قدرتی وسائل اور ان کا استعمال

اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں

www.KitaboSunnat.com

عبد المنان چیمہ

ASIAN RESEARCH INDEX
2023

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

یہ تصنیف عصر حاضر میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور
استعمال کے اسلامی آداب واخلاق جاگر کرتی ہے

قدرتی وسائل اور ان کا استعمال

اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں

عبد المنان چیمہ

ایشین ریسرچ انڈکس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کے حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔ کسی بھی قسم کی اشاعت مصنف کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔

نام کتاب	قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں
مصنف	عبدالمنان چیمہ
ناشر	ایشین ریسرچ انڈکس، اسلام آباد
طبع	دوم
اشاعت	2023
آئی ایس بی این	9786277680060
آے آر آئی ڈی	1686875689131
آن لائن حصول	https://asianindexing.com/
لائسنس	OPEN ACCESS

Licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

التماس: انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کی پروف ریڈنگ، تسہیل، طباعت اور اشاعت میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہر حال باقی رہتا ہے۔ بشری تقاضے اپنی جگہ ہیں۔ لہذا کتاب میں اگر سہواً کوئی غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو مصنف، ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر معافی کے طلب گار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کسی بھی قسم کی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جاسکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے اپنے جینے کا حق چاہئے
زمیں جس پہ میرے قدم ٹک سکیں
اور تاروں بھرا کچھ فلک چاہئے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہئے
نعمتیں جو میرے رب نے دھرتی کو دیں
صاف پانی ہوا بارشیں چاندنی
یہ تو ہر ابن آدم کی جاگیر ہیں
یہ ہماری تمہاری کسی کی نہیں
مجھ کو تعلیم صحت اور امید کی
سات رنگوں بھری اک دھنک چاہئے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہئے
نہ ہوا صاف ہے نہ فضا صاف ہے
وہ جو آب بقا تھا وہ ناصاف ہے
زمیں ہو سمندر ہو یا آسماں
اک ذرا سوچیے اب کہ کیا صاف ہے
موت سے پر خطر ہے یہ آلودگی
دوستو دل میں تھوڑی سی کسک چاہئے
مجھے اپنے جینے کا حق چاہئے

امجد اسلام امجد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنی شریکِ حیات

حفصہ طاہرہ باجوہ

جس نے دن رات خدمت گزاری کی،

میرے لئے ریسرچ کا ماحول میسر کیا، تعلیم و تحقیق کے سفر میں

میرا بھرپور ساتھ دیا

اور

پیاری بیٹیوں (مریم-آمنہ -مسفرہ-خنسہ)

جن کی نیک تمنائیں ہمیشہ میرے ہمقدم رہتی ہیں

کے نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

پیش لفظ ..... ر

حرفے چند ..... ش

حرفِ اوّل ..... ص

عرضِ مصنف ..... ط

باب اول: قدرتی وسائل کا مطالعہ 19

قدرتی وسائل کا تعارف 19

بگ بینگ (Bing Bang) 29

سیاہ شگاف (Black Holes) 34

نظام شمسی (SOLAR SYSTEM) 35

علم ارضیات (Geology) 40

قدرتی وسائل کی اہمیت وافادیت 46

مٹی (Soil) 54

ہوا (Air) 55

پانی (Water) 59

معدنیات (Minerals) 60

نباتات (Plants) 60

حیوانات (Animals) 60

قدرتی وسائل کا تحفظ 61

کنزرویشن (Conservation) 61

خلیفۃ الارض (Vicegerent of Earth) 63

آبادی (Population) 66

مغرب اور کنزرویشن 67

اسلام اور کنزرویشن 70

باب دوم: ماحولیاتی تحفظ کا مطالعہ 75

ماحولیات کا تعارف 75

ایکولوجی (Ecology) 79

ماحولیاتی نظام (Ecosystem) 80

ماحولیاتی آلودگی اور جدید دور 82

فضائی آلودگی (Air Pollution) .. 84

سموگ (Smog) 85

زمینی آلودگی (Land Pollution) 86

آبی آلودگی (Water Pollution) 87

پلاسٹک آلودگی (Plastic Pollution) 88

ماحولیاتی آلودگی کے اسباب 89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

ماحولیاتی آلودگی کے اثرات 91
ماحولیاتی آلودگی اور عالمی برادری 92
ماحولیاتی کانفرنس (1972) 92
ماحولیاتی کانفرنس (1992) 93
ماحولیاتی کانفرنس (2015) 95
ماحولیاتی کانفرنس (2021) 95
ماحولیاتی کانفرنس (2022) 96
ماحولیاتی کانفرنس (2023) 96
ماحولیاتی تحفظ اور اسلام 97
باب سوم: آبی وسائل کا مطالعہ 100
پانی کی اہمیت وافادیت 100
تعارف (Introduction) 100
علم آب (Hydrology) 101
کرہ آب (Hydrosphere) 102
پانی کا تجزیہ (Analysis of Water) 103
پانی کی اقسام 105
1۔ آب زمزم (Zamzam Water) 105
2۔ سخت پانی (Hard Water) ... 106
3۔ ہلکا پانی (Soft Water) 107
4۔ معدنی پانی (Mineral Water) 107
5۔ بھاری پانی (Heavy Water) 108
6۔ میٹھا پانی (Sweet Water) ... 108
7۔ کھاری پانی (Bitter Water) 109.
8۔ خالص پانی (Pure Water) . 110
پانی کا چکر (Water Cycle) 110
پانی اور قرآن (Water and Quran) 112
تہذیبوں کا جنم (Appearance of Civilizations) 113
تخلیق کائنات (Creation of Universe) 114
درجہ حرارت (Temperature) 120
صفائی (Cleanliness) 121
معاشی ضرورت (Economic Need) 123
سماجی ضرورت (Social Need) 127
آبی حیات (Water Life) 129
پانی کے ذرائع 129
سمندر (Sea) 130

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارش (Rain) 133
گلیشیرز (Glaciers) 137
دریا (River) 139
زیرِ زمین پانی (Underground Water) 140
کنواں (Well) 141
چشمے (Springs) 143
آبی بحران اور اس کے اسباب و اثرات 144
آبی بحران (Water Crisis) 144
عالمی رپورٹس (World Reports) 145
آبی بحران کے اسباب 148
آبی بحران کے اثرات 151
آبی بحران اور اسلام 152
آبی وسائل کا تحفظ 154
ڈیم مآرب (Dam Maarb) 155
آبی زمینیں (Wetlands) 156
آبی ذخائر (Dams) 157
تحفظِ آب اور ترقی یافتہ ممالک 158
پانی کا تحفظ اور پاکستان 163
کالا باغ ڈیم (Kalabagh Dam) 165.
تحفظِ آب کے جدید سائنسی طریقے .166
ڈرپ اریگیشن (Drip Irrigation) 166
قطریاتی آبپاشی (Diameteric Irrigation) 166
اڈاپٹو آئی سافٹ ویئر (Adoptive I. Software) 167
ایٹماسفیرک ہارویسٹنگ (Almospheric Havesting) 167
پانی کا تحفظ اور اسلام 167
آبی آلودگی (Water Pollution) 169
اسباب (Causes) 170
اثرات (Impact) 173
آبی آلودگی اور اسلام 175
باب چہارم: معدنی وسائل کا مطالعہ .. 178
معدنیات کی اہمیت و افادیت 178
تعارف (Introduction) 178

ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

کیمیائی ترکیب (Composition) 180
کلاسیفکیشن (Classification) 182
ایلیمنٹس (Elements) 183
معدنیات کی اقسام (Types of Minerals) 184
1۔ دھاتیں (Metals) 184
2۔ غیر دھاتیں (Non Metals) 184
ممالک کی ترقی (Development of Countries) 185
معدنی پانی (Mineral Water) .. 186
مٹی کی ساخت (Structure of Soil) 187
انسانی جسم (Human Body) ... 190
نباتات کی نشوونما (Growth of Plants) 191
قدرتی گیس (Natural Gas) ... 192
پٹرولیم (Petroleum) 194
کوئلہ (Coal) 196
نمک (Salt) 199
مسلم دنیا (Muslim World) ... 201
معدنیات کا تحفظ 203
قرآن میں مذکورہ معدنیات 206
سونا (Gold) 206
لوہا (Iron) 209
تانبا (Copper) 213
چاندی (Silver) 215
باب پنجم: پہاڑوں کا مطالعہ 217
زمین کا توازن (Balance of Earth) 217
پہاڑوں کی اقسام (Types of Mountains) 221
باب ششم: قابل تجدید وسائل کا مطالعہ 224
شمسی توانائی (Solar Energy) .. 225
ہوائی توانائی (Wind Energy) .. 227
ٹائڈل توانائی (Tidal Energy) . 229
پن بجلی (Hydropower) 230
ارضی حرارتی توانائی (Geo Thermal Power) 232
نباتاتی توانائی (Bio Mass Energy) 233
باب ہفتم: نباتاتی وسائل کا مطالعہ 235

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نباتات کا تعارف 235

علم نباتات (Botarny) 236

نباتیات کی شاخیں (Branches of Botany) 238

درجہ بندی (Botanical Classification) 240

نباتاتی نام (Botanical Names) 244

نباتات کی اقسام (Types of Plants) 244

1۔ پھولدار پودے (Flowering Plants) 244

بارآوری (Pollination) 249

حیاتِ انسانی میں نباتات کا کردار ... 251

باغات (Gardens) 251

ماحول Environment () 253

ماحولیاتی نظام (Ecosystem) ... 255

آرائش وزیبائش (Decoration) 255

ایندھن (Fuel) 257

فوسل فیولز (Fossil Fuels) 259

کاغذ و ربڑ کی صنعت (Paper and Rubber Industry) 260

غذائیت (Nutrition) 261

وٹامنز (Vitamins) 263

حدیث لٹریچر میں نباتات کا تذکرہ .. 264

گندم (Wheat) 264

لیموں (Lemon) 267

چاول (Rice) 268

تربوز (Watermelon) 268

سفر جل (Quince) 270

جو (Barley) 271

چقندر (Beetroot) 272

مہندی (Henna) 273

اجوائن (Celery) 274

کستوری (Musk) 275

میتھی (Fenugreek) 276

کاسنی (Endive) 276

کتم (Indiho Leaves) 278

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

لبان(Benzoan) 278

کلونجی(Black Cumin) 279

عودہندی(Eagle Wood) 280

ہلدی(Flamirgia Grahammana) 281

قرآن میں نباتات کا تذکرہ 282

1-کھجور(Date Palm) 282

2-پیاز(Onion) 284

3-لہسن(Garlic) 287

4-مشک بور(Camphor) 289

4-ترکاری(Cocumber) 290

5-انجیر(Fig) 291

6-کدو(Bottle Gourd) 293

7-مسور(Lentil) 295

8-کیلا(Banana) 296

9-زیتون(Olive) 296

10-انار(Pomegrenate) 298

11-انگور(Grapes) 301

12-بیری(Jujub) 303

13-ادرک(Ginger) 304

14-ریحان(Basil) 306

15-کھنبی(Manna) 307

16-تھوہر(Euphorbia) 309

نباتات کا تحفظ 310

ماحولیاتی توازن (Ecological Balance) 311

آکسیجن(Oxygen) 314

کاربن کا انجذاب (Absorption of CO_2) 317

گلوبل وارمنگ(Global Warming) 322

موسمیاتی تبدیلی(Climate Change) 323

نباتات کا تحفظ اور اسلام 324

ڈی فارسٹیشن(Deforestation) 324

اسراف(Extravagance) 325

گرین بیلٹ(Greenbelt) 326

باب ہشتم: حیواناتی وسائل کا مطالعہ ...328

حیوانات کا تعارف 328

حیوانات کی اقسام (Types of Animals)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

333 .....

علم حیوانات (Zoology) 334

زوالوجیکل کلاسیفکیشن (Zoological Classification) 336

ورٹیبریٹس (Vertebrates) 338

1- مچھلیاں (Fishes) 339

2- ممالیہ (Mammals) 339

پرندے (Birds) 340

4- ایمفیبین (Amphibian) 342

5- ریپٹائلز (Reptiles) 342

حیوانات کی اہمیت وافادیت 343

کھالیں (Skins) 348

غذائیت (Nutrition) 349

گوشت (Meat) 349

چربی (Fat) 355

دودھ (Milk) 356

مکھن (Butter) 358

شہد (Honey) 358

انڈہ (Egg) 359

حیوانات کا تحفظ 360

حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) .. 360

مغربی دنیا اور حیوانات کا تحفظ 363

حیوانات کا تحفظ اور قدیم اقوام 364

حیوانات کا تحفظ اور اسلام 365

تشدد کی ممانعت (Prohibtion of Cruelty) 367

نشانہ بازی (Shooting Practice) 368

چہرے پر مارنا (Beating on Face) 369

اچھا برتاؤ (Kindness to Animals) 369

قرآن میں حیوانات کا تذکرہ 372

1- ممالیہ (Mammals) 372

2- مچھلیاں (Fishes) 395

3- پرندے (Birds) 397

4- رینگنے والے جانور (Reptiles) . 404

5- ایمفیبین (Amphibian) 405

6- حشرات (Insects) 408

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب نہم: قدرتی وسائل کے آداب واخلاق 421

طہارت ونظافت کا اصول 421

قلبی پاکیزگی (Heart Purification) 422

غسل (Taking Bath)..... 424

مسواک (Tooth Brush)..... 425

صاف لباس (Clean Dress) ... 426

وضو (Ablution) 428

صاف ماحول (Clean Environment) 429

پاکیزہ اشیاء (Clean Things) ... 430

پانی کا استعمال (Use of Water). 432

اشیاڈھانپنا (Covering Things) 433

حیوانات کا استعمال (Use of Animals) 434

انسانی باقیات کی تدفین (Burying Dead Bodies) 435

عوامی مقامات کی صفائی (Cleanling Public Places) 438

حفظان صحت (hygienic) 438

محبتِ الٰہی (Love of Allah).... 441

غفلت پر وارننگ (Warning on Negligence) 442

اسراف وضیاع کی ممانعت 444

وسائل کی منصوبہ بندی (Planning of Resources) 446

خلیفہ اول کی ہدایات (Instructions of Caliph1)..... 449

اسراف کی ممانعت (Prohibtion of Extravagance)..... 451

اعتدال وتوازن کا اصول 453

پانی کا مناسب استعمال (Proper Use of Water)..... 454

مومنین کی پہچان (Identification of Believers)..... 455

فساد برپا کرنے کی ممانعت..... 458

حفاظتِ جان (Life Safety).... 460

موسمیاتی تبدیلی کی ممانعت (Prohibtion of Climate Change) 462

ضرر ولا ضرار (Self and Public Safety)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

467 .....

عوامی مقامات کی صفائی Cleanliness of

468 ..... (Public Places)

شجر کاری کی ترغیب و تشویق 469

ابن بیطار (Iban-e-Baitar) .. 474

شجر کاری کی تشویق (Motivation for

475 .....(Plantion)

قرآن باغ (Quran Garden) . 477

ماحولیاتی بحران (Environmental Crisis)

478 .....

ماحولیاتی اداروں سے تعاون..... 479

خلاصہ بحث 483

نتائج تحقیق.....486

سفارشات و تجاویز 487

کتابیات (Bibliography) 489

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

جدید انسان کی سرمایہ دارانہ اور مادیت پسند فکر نے قدرتی ماحول اور قدرتی وسائل کا بری طرح استحصال کیا ہے اور حیاتِ انسانی وحیوانی کی بقا کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ حضرت انسان کی غفلت اور لا پرواہی سے قدرتی وسائل وذرائع کی بقا کا مسئلہ اس وقت پوری دنیا کے لئے سنگین شکل اختیار کر گیا ہے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جدید انسان نے ماحول اور اس میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کے تحفظ کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ جس کی بنا پر قدرتی وسائل ہوا، پانی، معدنیات، حیوانات، نباتات اور زمین کی طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں ناپسندیدہ اور نامناسب تبدیلیاں پیدا ہوتی جارہی ہیں، اس طرح ماحولیاتی تبدیلی (Climate Change)، گلوبل وارمنگ (Global Warming) اور ماحولیاتی آلودگی (Environmental Pollution) کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے بغیر نئے نئے کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔ ان صنعتی اداروں میں ماحولیاتی سہولیات کی عدم موجودگی کی وجہ سے ماحول میں گرین ہاؤسز گیسز کی مقدار بڑھتی جارہی ہے اور یوں قدرتی ماحول بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ضروریات حیات یعنی قدرتی وسائل میں سے ہوا، پانی، نباتات، حیوانات، صاف ماحول پر انسانی زندگی کا انحصار اتنا زیادہ ہے کہ ان کے بغیر کوئی انسان زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جبکہ عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ شدید سے شدید تر ہوتے جارہے ہیں۔ ایک تازہ ترین عالمی تحقیقی رپورٹ بتاتی ہے کہ عالمی موسمیاتی تبدیلی سے 2 دہائیوں میں عالمی معیشت کو 16 ہزار ارب ڈالر کا نقصان پہنچ چکا ہے۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے سب سے زیادہ جانی ومعاشی نقصان ترقی پذیر اور غریب ممالک کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ترقی یافتہ ممالک کی موسمیاتی تبدیلیوں سے سالانہ تقریباً 1.5 فیصد نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ اس کے برعکس غریب اور ترقی پذیر ممالک کو موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث تقریباً 6.7 فیصد سالانہ کا مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ جبکہ جانی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ ہمارا وطن عزیز پاکستان بھی ایسے ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سب سے زیادہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک موقر رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلی کے باعث سالانہ لاکھوں افراد لقمہ اجل بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ یونیسیف UNICEF کی رپورٹ بتاتی ہے کہ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی غیر معمولی بارشوں سے معاشی عدم مساوات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ اس کی ایک جھلک ہم سندھ، بلوچستان اور خیبر پختون خواہ میں 2022 کے سیلاب کی شکل دیکھ چکے ہیں۔

عالمی موسمیاتی و ماحولیاتی تبدیلیوں کی تشویشناک صورتحال پر غور و فکر کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے زیر نگرانی کوپ COP کے نام سے ہر سال عالمی ماحولیاتی کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔ عالمی موسمیاتی سربراہی کانفرنس (COP-27) 6 تا 18 نومبر 2022 میں مصر کے شہر الشرم الشیخ میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان کے وزیر اعظم سمیت دنیا بھر سے ماحولیاتی ماہرین کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ جبکہ کلائمیٹ چینج کی پاکستانی وفاقی وزیر شیری رحمان نے (کوپ-27) میں پاکستان پر موسمیاتی تبدیلیوں کے مرتب ہونے والے مہلک اثرات کے حوالے سے پاکستان کا مؤقف بھرپور طریقے سے پیش کیا۔

اس تناظر میں اسلامی اور مذہبی تعلیمات نے بہت اہمیت اختیار کر لی ہے۔ یاد رہے کہ اسلام محض چند عبادات و روایات کے مجموعہ کا نام نہیں ہے بلکہ ایک عظیم ترین تہذیب کی تحریک کا آئینہ دار ہے۔ اسلام کامل دستورِ حیات ہے جس نے ہمیں دنیا میں قدرتی اشیا کے استعمال کے لئے رہنما اصول و آداب فراہم کئے ہیں۔ انڈسٹریلائزیشن (Industrialization) اور گلوبلائزیشن (Globalization) کے موجودہ دور میں دنیا کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات ارا صولوں سے رہنمائی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ سماجی اور قدرتی تناظر میں مطالعہ اسلام ہی واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے دنیا کے درپیش موجودہ ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسلام ایک ماحول دوست دین ہے اور پوری دنیا میں تقریباً 40 فیصد مسلمان آباد ہیں جو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ نے متعدد مسلمان عرب علماء کرام سے اسلام کی ماحولیاتی تعلیمات پر متعدد تصانیف و کتب لکھوائیں ہیں۔ اور اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ کی یہ کتاب بعنوان "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" قدرتی وسائل کے بارے میں سائنسی و علمی تحقیق پر مبنی ہے جسے موصوف نے انتہائی محنت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔ یہ تحقیقی کتاب بقائے انسانی کے لئے قدرتی وسائل کے درست اور متوازن استعمال کے اسلامی اصول و آداب اجاگر کرتی ہے جو ماحولیاتی آلودگی کے حل کے لئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں چشم کشا تحقیقی رپورٹس کے ذریعے قارئین کو متنبہ کیا گیا ہے کہ کس طرح سے قدرتی ماحول کو آلودہ کیا جارہا ہے اور بڑی درد مندی کے ساتھ دنیا کو زمینی ماحولیاتی آلودگی کی کربناک حقیقت سے بھی روشناس کروانے کی سعی کی گئی ہے کہ انڈسٹری پرسنز نام نہاد ترقی و آسائش کی دوڑ میں اسلامی اور ماحولیاتی اصولوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے 17 اہداف میں قدرتی ماحول کا تحفظ بھی شامل ہے۔

ڈاکٹر جیمہ کی پیش نظر کتاب ڈاکٹریٹ کے مقالہ کی کتابی شکل ہے جس میں اہم قدرتی وسائل (زمین، ماحول، ہوا، پانی، معدنیات، نباتات، حیوانات وغیرہ) کے استعمال اور تحفظ کے اصول و آداب کو اسلامی تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر جیمہ نے اپنی علمی و تحقیقی کاوش بعنوان "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" تحریر کر کے ایک دینی و انسانی فریضہ سر انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس قابلِ ستائش کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور انسانوں کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے۔! آمین!

ڈاکٹر ریاض احمد سعید
پوسٹ ڈاک فیلو، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لنگویجز، اسلام آباد۔ پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

عصر حاضر میں موسمیاتی تبدیلی بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ انٹر نیشنل کلائمیٹ چینج پینل کی تازہ ترین رپورٹ بتاتی ہے کہ اس وقت ماحولیاتی تبدیلیاں پوری دنیا کو بری طرح متاثر کر رہی ہیں۔ عالمی موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثرہ ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے۔ سیلاب 2022ء موسمی تبدیلی کے اثرات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ پاکستان میں سیاسی و معاشی بحران کی وجہ موسمیاتی تبدیلی کے خوفناک اثرات کا مسئلہ پس پردہ چلا گیا ہے۔ مسئلہ حقائق کا نہیں بلکہ اقدامات اٹھانے کا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو انفرادی اور اجتماعی طور پر روکنے کے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کی مدد سے ماحولیاتی مسائل (موسمیاتی تبدیلی، گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی) کو اجاگر کرنا چاہئے۔ یہ ایک خالصتاً انسانی و قومی مسئلہ ہے۔

قدرتی وسائل کا غیر دانشمندانہ استعمال ہی موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ ان موسمیاتی تبدیلیوں پر قابو پانا حضرت انسان کے لئے ایک چیلنج بن چکا ہے۔ اس کے لئے اقوام متحدہ کے زیر نگرانی کوپ (COP) کے نام سے ماحولیاتی کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں۔ اس وقت ماحولیات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا قومی فریضہ ہے۔ میرے عزیز ترین شاگرد ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ نے "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" کے موضوع پر قلم اٹھا کر ایک قومی خدمت سرانجام دی ہے۔ ڈاکٹر چیمہ نے اس کتاب میں قدرتی وسائل اور ماحولیاتی تحفظ کے اسلامی اصول و آداب پیش کئے ہیں۔ پیش نظر کتاب ڈاکٹر چیمہ کی تحقیقی بصیرت کی آئینہ دار ہے۔ امید ہے کتاب "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" کا مطالعہ قارئین کے لئے مفید و نافع ثابت ہو گا۔

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی
پوسٹ ڈاکٹریٹ، منک سکول آف گلوبل افیئرز، یونیورسٹی آف ٹورنٹو، کینیڈا
چیئرپرسن، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا-پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر عبد المنان چیمہ شہر اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ انتہائی محنت اور لگن سے اپنی ابتدائی تعلیم شہر اقبال سیالکوٹ میں مکمل کرنے کے بعد عملی زندگی کا سفر شروع کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے شوق اور حصول کے لئے برادر عبد المنان چیمہ نے یونیورسٹی آف سرگودھا کا انتخاب کیا۔ 2010ء میں ایم فل میں داخلہ کے لئے شاہینوں کے شہر سرگودھا کا رخ کیا۔ ایم فل کے بعد 2014ء میں جامعہ سرگودھا میں پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا۔ ڈاکٹر عبد المنان چیمہ نے 2022ء میں "اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب" کے عنوان پر میری نگرانی میں ایک انتہائی خوبصورت اور جاندار لکھ کر ڈاکٹر یٹ کی ڈگری حاصل کی۔ یہ مقالہ اپنے موضوع اور مواد کے حوالے سے انتہائی اہمیت اور انفرادیت کا حامل ہے۔ انسانی زندگی کے لئے حیوانات، نباتات اور معدنیات جیسوں وسائل کی مثلث کا پایا جانا انتہائی ناگزیر ہے۔ ان کا استعمالات میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا-)، اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کو پانی سے پیدا کیا۔ (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ القرآن)

یہ بات میرے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا باعث ہے کہ ڈاکٹر چیمہ نے اپنے مقالہ کو مزید بہتر بناتے ہوئے افادہ عام کے لئے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

کتاب "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" کو نو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں قدرتی وسائل کا تعارف و جماعت بندی، ماحول کا تحفظ، آبی وسائل، معدنی وسائل، پہاڑ، قابل تجدید وسائل، نباتاتی وسائل، حیواناتی وسائل اور قدرتی وسائل کے استعمالات اور تحفظ کے اصول و آداب شامل ہیں۔ اس دنیا میں ماضی اور حال میں بنی نوع انسانیت نے جتنی جنگوں کا سامنا کیا ہے۔ وہ سب انہی وسائل پر قابو اور کنٹرول پانے کے لئے لڑی گئیں۔ آج عصر حاضر میں حضرت انسان کے سامنے ان وسائل کا تحفظ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ اس کے لئے بین الاقوامی سطح پر سیمینار اور کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر چیمہ نے ان تمام وسائل کی افادیت اور تحفظ کے لئے انتہائی گیرائی اور گہرائی سے اپنا مطالعہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے آخری باب میں قدرتی وسائل کے استعمالات اور تحفظ کے اسلام میں اصول و آداب لکھ کر اہل دانش کو یہ بات باور کرانے کی سعی کی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام مسائل کا حل قرآن و سنت میں موجود ہے۔ ان سے رہنمائی لے کر ہم ان تمام مسائل سے عہدہ بر آ ہو سکتے ہیں۔ حضرت ابو بکر خلیفہ اوّل نے حضرت اسامہ بن زید کا لشکر روانہ کرنے کے وقت ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: عمارتوں کو مت جلانا، پھل دار درختوں کو مت کاٹنا، فصلوں کو نہ جلانا، ضرورت سے زیادہ جانور ذبح نہ کرنا۔ مقصد یہ ہے کہ ان وسائل کو ضائع ہونے سے بچانا ہے تاکہ دوسرے انسان اس سے مستفید ہو سکیں۔ ڈاکٹر عبد المنان چیمہ قومی اور بین الاقوامی جرائد و رسائل میں وقتاً فوقتاً اپنی تحقیقات شائع کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے اور انسانیت کی تعمیر و فلاح میں اپنا حصہ ڈالتے رہیں! آمین! (خیر الناس من ینفع الناس)۔

ڈاکٹر ساجد اقبال

ایسوسی ایٹ پروفیسر

گورنمنٹ ڈگری کالج، بھلوال، سرگودھا-پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عصر حاضر میں قدرتی وسائل کا استحصال سنگین مسئلہ کی نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے 17 اہداف میں قدرتی وسائل کا تحفظ بھی شامل ہے۔ لیکن جدید انسان نے پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے اصول و اہداف کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سرمایہ و منافع کو کسی بھی جائز و ناجائز طریقے سے کمانے، پیداوار کو تیز رفتاری سے بڑھانے کی شدید آرزو اور ذاتی خواہشات کو سماجی و دینی مفاد پر اور جلدی حاصل ہونے والے مادی فائدے کو دیرپا ترقی (Sustainable Development) پر ترجیح دینا سرمایہ دار کا شیوہ بن کر رہ گیا ہے۔ جس کی بنا پر فضا، پانی، معدنیات، حیوانات، نباتات اور زمین کی طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں غیر مناسب تبدیلیاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں۔ جس کے نتیجے میں گلوبل وارمنگ، موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ الغرض گلوبلائزیشن (Globalization) کے موجودہ دور میں آسائش و ترقی کی آڑ میں موجودہ انسان نے اپنے ہی ہاتھوں سے حیاتِ انسانی کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین کا خلیفہ بنایا اور انسان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ زمین کا تحفظ کرے اور اس میں پائے جانے والے وسائل کا دانشمندانہ استعمال کرے تاکہ ساری انسانیت اور آئندہ نسل اس سے مستفید ہو سکے۔ لیکن جدید سرمایہ دارانہ فکر کے حامل انسان نے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر اپنے اختیارات سے تجاوز کیا اور ماحولیاتی توازن بگاڑ دیا۔ بقول شاعر

اوزون کی چادر ہوئی چھلنی، سو وہ میں ہوں
صنعت کی ترقی کا ہے باعث یہ حرارت
اوزون کی چادر ہوئی چھلنی، سو وہ میں ہوں
نائب خدا کا ہوں، مری مرضی میں جو کروں!

قدرتی وسائل کے غیر دانشمندانہ استعمال کا ہی نتیجہ ہے کہ ماحولیاتی آلودگی ایک عالمی مسئلہ بن چکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے عالمی سطح پر کوپ (COP) کے عنوان سے ماحولیاتی کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں۔ نومبر 2022ء میں کوپ 27 ماحولیاتی کانفرنس مصر کے شہر شرم الشیخ میں منعقد ہوئی جس میں پاکستان کی موجودہ وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی شیری رحمان نے عالمی موسمیاتی تبدیلیوں کے پاکستان پر مہلک اثرات اور سیلاب 2022ء کی تباہ کاریوں کا مقدمہ بہترین انداز میں پوری دنیا کے سامنے پیش کیا۔ رواں سال (2023ء) عالمی ماحولیاتی کانفرس کوپ -28 دوبئ میں منعقد ہو گی۔اس کانفرنس میں پاکستان کو بھرپور تیاری کے ساتھ موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات کے حوالے سے اپنا مؤقف پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

اسلام ماحول دوست دین ہے۔ دنیا کی آبادی کا بڑا حصہ (40 فیصد) دینِ اسلام سے وابستہ ہے جو ماحولیات کے عالمی مسئلہ کو حل کرنے میں جاندار کردار ادا کر سکتا ہے۔علاوہ ازیں اسلام قدرتی وسائل کے ایسے آداب و اخلاق متعارف کرواتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر دیر پا ترقی (Sustainable Development) کا خواب پورا ہو سکتا ہے اور ماحولیاتی مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر معاصر دنیا میں یو -کے بیسڈ اسلامی ماحولیاتی تنظیم "اسلامک فاؤنڈیشن فار ایکولوجی اینڈ انوائرنمنٹل سائنس (IFEES)" نے عالمی سطح پر ماحولیاتی مسئلہ کنٹرول کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا ہے اور ایکو اسلام (Eco-Islam) کا تصور پوری دنیا کے سامنے کامیابی سے پیش کیا ہے۔

ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی وسائل کے درست استعمال کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ایک انسانی و قومی ضرورت ہے۔اسی قومی و انسانی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے راقم الحروف نے کتاب "اسلام اور قدرتی وسائل" شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو راقم الحروف کے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کی کتابی شکل ہے۔اس کتاب میں حیاتِ انسانی میں قدرتی وسائل کے کردار، ماحولیاتی تحفظ، معدنیات، پہاڑ، ماحول دوست قابل تجدید وسائل کا استعمال، نباتات، حیوانات کے متوازن استعمال کے اسلامی آداب و اخلاق سے روشناس کروانے کی سعی کی گئی ہے۔ مزید برآں عالمی تحقیقی رپورٹس کی روشنی میں انسانیت پر ماحولیاتی آلودگی کے منفی اثرات سے بھی متنبہ کیا گیا ہے تاکہ اس مسئلہ کی حساسیت کی طرف اہل دانش کی توجہ مبذول کی جاسکے۔ قدرتی وسائل کے استعمال اور تحفظ کے بارے میں مغربی نقطہ نظر اور عالمی کردار بھی واضح کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مصنف

امید واثق ہے کہ "قدرتی وسائل اور ان کا استعمال: اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں" ماحولیات اور علوم اسلامیہ سے وابستہ محققین (Resarchers) کے لئے سود مند ثابت ہو گی (انشاءاللہ)۔ صاحبین علم ودانش سے اصلاح اور مزید بہتری کے لئے تجاویز کی استدعا ہے۔

اُن تمام اساتذہ کرام اور احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب کی تکمیل میں میری معاونت فرمائی۔ خاص طور پر معروف محقق ڈاکٹر ریاض سعید (نمل یونیورسٹی) نے کمال محبت سے تحقیق کے جدید فن و اسلوب سے روشناس کرایا اور کتاب کے لئے پیش لفظ بھی تحریر فرمایا۔ ڈاکٹر زوہیب احمد، (شعبہ ادیان عالم وبین المذاہب ہم آہنگی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) نے کتاب کی تکمیل میں لائق تحسین کردار ادا کیا۔ استادِ محترم ڈاکٹر ساجد اقبال (صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج بھلوال، سرگودھا) نے کتاب کے لئے پر مغز تبصرہ قلمبند فرمایا۔ استاذ گرامی ڈاکٹر فرحت علوی صاحبہ (چیئرپرسن شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ سرگودھا) نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کتاب کے لئے حرفے چند عنایت فرمایا۔ ڈاکٹر جمیل باجوہ (اسلام آباد) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی وہمت افزائی کی بدولت تحقیق کا سفر میرے لئے خاصا آسان ہو گیا۔

والدہ مرحومہ (رقیہ بی بیؒ) کو میرے ساتھ بے پناہ محبت تھی جن کی یاد ہمیشہ ستاتی ہے۔ ان کو مرحومہ لکھتے ہوئے قلم کانپ جاتا ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رقیہ بی بیؒ (والدہ)، ہاجرہ بی بیؒ (والدہ) اور محمد صدیق چیمہؒ (والد) کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے! آمین! میری کامیابی کے لئے پیاری بیٹیوں (مریم، آمنہ، مسفرہ اور خنسہ شہزادی) کی نیک تمنائیں اور دعائیں میرے ہم قدم رہیں۔ میرے ماموں ماسٹر حفیظ اللہ باجوہ، برادر ڈاکٹر نصیر احمد اسد اور ان کی مسز آسیہ جمیل میری تحقیقی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرنے پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہی کتاب کی تکمیل ممکن ہو پائی (الحمدللہ رب العالمین)، رب کریم سے دعا ہے کہ کتاب کو میرے لئے توشہء آخرت بنادے! آمین یارب العالمین!

ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ سیالکوٹ، پنجاب-پاکستان

03466626522

31 مئی 2023 بروز بدھ

ع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول: قدرتی وسائل کا مطالعہ

قدرتی وسائل کا تعارف

فیروز اللغات میں قدرتی کے لغوی معنی "طبعی، فطری، اصلی، حقیقی، پیدائشی"[1] بیان کئے گئے ہیں۔ جبکہ وسائل کا لفظ وسیلہ کی جمع ہے اس لئے فروز اللغات میں وسیلے کے لغوی معنی "وسیلے، واسطے"[2] کے بیان کئے گئے ہیں۔ علمی اردو لغت کے قدرتی کے لغوی معنی "قدرت سے منسوب، فطری، خلقی، پیدائشی، اصلی، ذاتی۔"[3] بیان کئے گئے ہیں۔ جبکہ اردو لغت میں وسیلہ کے معنی "ذریعہ، واسطہ، سبب"[4] بیان کئے گئے ہیں۔

"البحث اللغوی عند العرب" میں قدرتی وسائل کو بیان کیا گیا ہے:

"المعجم مبوب بحسب ما في الكون كله من آثار في الأرض، وآيات في السماء وبكل ما تحمل الدنيا ويدب فيها من إنسان أو حيوان أو طير أو نبات، وما تحفل به بطنها من معدن، أو ينتأ فوقها من صخر"[5]

کائنات میں زمین اہم قدرتی وسیلہ ہے جس پر انسان، جانور، پرندے، حیوانات اور دوسری اشیاء پائی جاتی ہیں۔ زمین کا پیٹمعدنیات سے بھرا ہوا ہے جبکہ دوسرے قدرتی وسائل زمین کی سطح پر پھیلی ہوئے ہیں۔ پانی، ہوا، خوراک اور روشنی و حرارت جیسے قدرتی وسائل کرہ ارض پر جانداروں کی حیات و بقا کے لئے بنیادی ضروریاتِ زندگی ہیں۔

معروف مسلم فلاسفر امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

---

[1] فیروز الدین، مولوی،، فیروز اللّغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، 1965ء، ص-884

[2] المرجع السابق، 1409

[3] وارث سرہندی ایم۔ اے، علمی اردو لغت جامع، علمی کتب خانہ، لاہور، 1993ء، ص-1041

[4] المرجع السابق، 1553

[5] أحمد مختار عبد الحميد عمر، البحث اللغوي عند العرب، عالم الكتب، 2003م، 315/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" الأموال إنما تحصل من المعادن والنبات والحيوان"[1]

امام غزالیؒ کے مطابق انسان کی معاشی ضروریات کرہ ارض پر پائی جانے والے قدرتی وسائل معدنیات، نباتات اور حیوانات سے پوری ہوتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ دنیا کا پورا معاشی نظام تین بنیادی اور بڑے قدرتی وسائل معدنیات، نباتات اور حیوانات پر انحصار رکھتا ہے۔

بھارت کا ماہر ماحولیات A R Agwān لکھتا ہے:

"Nature is a web of relations"[2]

تمام قدرتی اشیا کا آپس میں تعلق ہوتا ہے اور ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔ ہر قدرتی وسیلے کی بقا دوسرے قدرتی وسیلے سے کسی نہ کسی طرح جڑی ہوئی ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں میں ہے:

"Materials or conditions occurring in nature and capable of economic exploitation."[3]

قدرتی وسائل زمین پر قدرتی طور پر پائے جانے والے ایسے مادے ہوتے ہیں جن کا تعلق معاشی و اقتصادی صورتحال واستحصال سے ہوتا ہے۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں میں ہے۔

"The reserves are that part of the current economic and social conditions."[4]

---

[1] أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي، إحياء علوم الدين، دار المعرفة –بيروت، س–ن، 105/2

[2] A R Agwān, Isām and the Environment, Institute of Objective Studies N. Delhi, 1997,p.2

[3] The Concise Oxford Dictionary, Oxford University Press, Oxford،2002,p.907

[4] Rāj,Gurdeep,Dictionary of Environment, Anmol Publications,N.Dehlī ,1992,p.181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں قدرتی وسائل کو قدرتی ذخائر کا نام دیا گیا ہے۔ ذخائر یعنی قدرتی وسائل موجودہ معاشی اور معاشرتی ماحول کا حصہ ہیں۔ سماجی اور معاشی، اقتصادی ترقی و خوشحالی میں قدرتی ذخائر کا اہم کردار ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The primary necessities for maintaining life,food, water ,air and a source of heat have been available to humans for thousands of years."[1]

امریکہ کے ماہر ارضیات "جے۔ ایس۔ لیوس" بیان کرتے ہیں:

"The Earth ,with its atmosphere and oceans , its biosphere ,its crust of relatively oxidized , silica rich , sedimentary , igneous , and metamorphic rocks overlaying (a magnesium) silicate mantle and core) of metallic iron, with its ice caps ,deserts ,forests , tundra , jungles , grasslands , fresh –water lakes , coal beds , oil deposits , plants ,animals ,magnetic field , ionosphere , mid ocean ridges , convincing is a system of stunning complexity,"[2]

خوراک، پانی، ہوا اور حرارت زندگی برقرار رکھنے کے لئے بنیادی ضروریات ہیں جو ہزاروں سالوں سے انسانوں کے لئے وافر مقدار میں دستیاب ہیں۔ معدنیات، نباتات اور حیوانات بنیادی قدرتی وسائل ہیں جن سے ضروریاتِ زندگی حاصل ہوتی ہیں۔ خوراک، پانی، ہوا اور حرارت کرہ ارض پر زندگی برقرار رکھنے کے لئے بنیادی ضروریات اور قدرتی وسائل ہیں جو انسان کی منعفت و سہولت کے لئے دستیاب و میسر ہیں۔

حیوانات، نباتات، معدنیات اہمیت و افادیت کے حامل قدرتی وسائل ہیں جنہیں سائنسی اصطلاح میں "را

[1]The New Encyclopedia Britannica, Vol– 3,Chicago,1998 ,p.553

[2]F.Press,R.Siever, Earth,Newyork: W.H.Freeman,1986,p.2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میٹریل" کہا جاتا ہے۔

انڈیا کے جغرافیہ دان "ایم ایس راؤ" اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں:

"Refers to a substance intended for processing, fabrication or manufacture; it may be natural (animal, vegetable, mineral) or a product of some other activity (e.g. coal tar, wood pulp) ."[1]

خام مال اشیا کی تیاری کے لئے مطلوبہ قدرتی مادہ ہوتا ہے۔ یہ قدرتی مادہ (جانوروں، سبزیوں، معدنیات) یا کسی دوسری سرگرمی (جیسے کوئلے، لکڑی کا گودا) کی پیداوار ہو سکتا ہے۔ قدرتی وسائل کی اصطلاح اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی تمام اشیا اور نسل انسانی کی بنیادی ضروریات کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ڈاکٹر قبلہ ایاز اپنی معروف کتاب "کنزرویشن اور اسلام" میں رقمطراز ہیں:

"The term natural resources includes not only timber ,gas, oil, coal ,minerals, lakes and submerged lands ,but also features which supply a human need and contribute to the health, welfare and benefit of a community are essential to wellbeing thereof ,and proper enjoyment of property devoted to parks and recreational purposes."[2]

قدرتی وسائل کی اصطلاح میں نہ صرف جنگلات، گیس، تیل، کوئلہ، معدنیات، جھیلیں اور زرخیز زمین شامل ہیں بلکہ اس میں ساری اشیاء بھی داخل ہیں جن سے انسانی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں حصہ دار ہیں اور جو تفریحی مقاصد اور پارکوں کے لیے مختص ہیں اور فلاحِ انسانیت کے لیے ضروری ہیں۔

---

[1]M.S. Rāo, Dictionary of Geography,Anmol publications Pvt.Ltd New Delhi.,1998,p.293

[2]Dr.Kibla Ayāz,Dr.MehRāj-ul-Isam Zia,Dr.Muhammad Mumtaz Malik,Bahadur Nawab,Translator: Justice Dr. Munir Ahmad ,"Conservation and Isām",World Wide Fund for Nature Pakistan ,Isāmabad,2003,p.16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا تشریحات و توضیحات سے ثابت کرتی ہیں۔ قدرتی وسائل میں وہ تمام اشیاء شامل ہیں جن کو قدرت یعنی قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے۔ زمین، آبی وسائل، ہوا، سمندر، دریا، جنگلات و نباتات، نمکیات و معدنیات، مٹی، تیل، گیس، کوئلہ، دھاتی وسائل، لوہا، سونا، چاندی وغیرہ اہم قدرتی وسائل ہیں۔ قدرتی وسائل میں وہ تمام مادے شامل ہیں، جن کا استعمال انسان اور دوسرے جاندار اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، کرہ ارض پر موجود مختلف ماحولیاتی نظام اور ان میں بسنے والی حیات بھی قدرتی وسائل میں شامل ہے۔[1] قدرتی وسائل سے مراد اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ قدرتی ذرائع ہیں چاہے وہ زمین کے خشکی کے قطعات (براعظم) کی صورت میں ہوں یا زمین پر زرعی پیداوار کی صورت ہوں یا زیرِ زمین پائے جانے والے معدنیات کی صورت میں ہو یا زمین پر پائے جانے والے حیوانات و نباتات، دریاؤں کی صورت میں ہوں یا پھر سمندروں کی شکل میں پائے جائیں۔ یہ سب چیزیں قدرتی وسائل میں شامل و داخل ہیں۔

وسائل کی اقسام (Types of Resources)

قابل تجدید وسائل (Renewable Resources)

ایسے قدرتی وسائل جن کی تجدید کی جا سکتی ہے قابلِ تجدید ذرائع کہلاتے ہیں، دنیا بھر میں قابل تجدید ذرائع مقدار میں نا قابل تجدید ذرائع کی نسبت بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ علاقے کے قدرتی وسائل کے مطابق قابل تجدید توانائی کا حصول نا قابل تجدید ذرائع کی نسبت زیادہ مستحکم، دیرپا، سستا اور ماحول دوست ہوتا ہے۔ یہ معدنی ایندھن سے بہت زیادہ مقدار میں کرہ ارض پر بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ امریکہ کے محکمے توانائی نے اندازہ و تخمینہ لگایا ہے کہ وہاں ان ذرائع سے حاصل ہونے والے ایندھن کی سالانہ مقدار اس مقدار سے دس گنا زیادہ ہے جو اس ملک میں معدنی اور ایٹمی ایندھن کے ذخائر سے حاصل ہوتے ہیں اور خوشی و مسرت کی بات یہ ہے کہ یہ ذرائع وہاں بآسانی دستیاب و میسر ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق قابل تجدید وسائل:

---

[1] ممتاز حسین اور سیدہ سائرہ حامد، مطالعہ ماحول، آزاد بک ڈپو، لاہور، ص-67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Natural Resources are classified as either renewable or Nonrenewable .Living resources –animals and plants –can reproduce or renew themselves ;minerals cannot. Yet Renewable resources must be "mined "judiciously so that their numbers remain stable and the ecosystem in which that operate remains healthy."[1]

مذکورہ بالا عبارت سے نمایاں ہوتا ہے کہ قابل تجدید وسائل میں جاندار اشیاء، حیوانات اور نباتات قابل تجدید قدرتی وسائل میں شامل ہیں جبکہ معدنی ذخائر کو ناقابل تجدید وسائل قرار دیا جاتا ہے۔ ہوا، پانی اور شمسی توانائی قابل تجدید قدرتی وسائل ہیں۔ قابل تجدید وسائل کا استعمال انتہائی دانشمندی سے کرنا چاہئے کیونکہ ان وسائل پر ماحولیاتی نظاموں کی بقا کا انحصار ہوتا ہے۔ توانائی اور قدرتی وسائل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ قدرتی حرارت وروشنی کا منبع سورج ہے۔ توانائی و حرارت کی بدولت ہماری کائنات کے قدرتی وسائل و ذرائع اپنے اپنے دائرہ کار میں رواں دواں ہیں۔ قابلِ تجدید توانائی میں شمسی توانائی، مدوجزر کی توانائی، پن بجلی، نباتاتی گیس، ہوائی توانائی اور زیرِ زمین حرارتی توانائی شامل ہیں۔ ماہرین ارضیات کے مطابق قابلِ تجدید توانائی کے ذرائع پر توجہ دیے بغیر پاکستان توانائی کے بحران سے نہیں نکل سکتا۔

عبدالحمید لکھتے ہیں:

"Allah has seen fit to support mankind and all other creatures by His provision of renewable resources, those which by proper and judicious use are perfectly capable of nurturing all of life until the end of time."[2]

اللہ تعالیٰ نے قابل تجدید وسائل کی فراہمی کے ذریعہ بنی نوع انسان اور دیگر تمام مخلوقات کی مدد کرنے کے لئے مناسب وسائل پیدا کئے ہیں۔ جن کا مناسب اور درست استعمال کیا جائے تو یہ ساری انسانیت کے لئے کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جاندار اشیاء وعناصر قابل تجدید قدرتی وسائل میں شامل کئے جاتے ہیں۔ جاندار عناصر کو انگریزی زبان میں "بائیوٹیک" کہا جاتا ہے۔

[1] The New encyclopedia Briatannica, Chicago,V-3,1998,553-554

[2] ʿAbd-al-Ḥamīd, "Exploring The Isᾱmic Environmental Ethics", p.50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ڈکشنری آف جیوگرافی" میں ہے:

"The factors reflect the influence of living organisms in the development of soil and vegetation (e.g., bacteria, earthworms, ants, termites, moles, field-mice; in U.S.A. also prairie-dogs ground-squirrels and gophers.)"[1]

حیوانات اور نباتات دونوں جانداروں میں شامل ہیں۔ اور یہ سب قابل تجدید قدرتی وسائل کی مثالیں ہیں۔ ناقابلِ تجدید ذرائع سے چلنے والے بجلی گھروں کی جگہ مختصر سائزوں میں قابل تجدید ذرائع والے بجلی گھر بنائے جاسکتے ہیں۔ کوئلے سے چلنے والے عام پلانٹ جتنی جگہ گھیرتے ہیں اس کے تقریباً ہزارویں حصے میں ایسے پلانٹ لگائے جاسکتے ہیں جو سورج اور ہوا کی مدد سے چلتے ہیں اور توانائی کی مختلف اقسام ایک ساتھ پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کے مختصر پلانٹ گھروں میں بھی لگائے جاسکتے ہیں۔ توانائی کی ترسیل کو ماحول دوست بنایا جاسکتا ہے اور توانائی کے ضیاع کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے۔ دورِ حاضر میں میں ترقی یافتہ ممالک میں ناقابلِ تجدید قدرتی وسائل کوئلہ، تیل وغیرہ کی بجائے قابلِ تجدید ذرائع (شمسی توانائی، پن بجلی، ہوا کی توانائی وغیرہ) توانائی حاصل کرنے کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔

ناقابل تجدید وسائل (Non-Renewable Resources)

یہ وہ قدرتی وسائل ہیں جو ایک دفعہ استعمال ہو جائیں تو ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے ختم ہو جاتے ہیں، ان کی صرف شدہ مقدار کا بدل نہیں ملتا ہے فوسل ایندھن معدنیات ایندھن، معدنیات، پٹرولیم، نمک، قدرتی گیس اور کوئلہ وغیرہ ناقابلِ تجدید وسائل کی مثالیں ہیں۔[2]

نیو انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار ناقابلِ تجدید وسائل کے متعلق لکھتا ہے:

"Fossil fuels are classed as Non renewable .They are slow to form and are destroyed by use. Minerals are also Nonrenewable, but, some, such

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, 42

[2] ممتاز حسین، مطالعہ ماحول، 67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

as ,iron , are plentiful, and others ,such as ,aluminum can be recycled on economical basis."[1]

فوسل فیولز کو ناقابل تجدید وسائل کہا جاتا ہے۔ فوسل فیولز بننے میں سست ہیں اور استعمال سے ختم ہو جاتے ہیں۔ معدنیات بھی ناقابل تجدید وسائل ہیں لیکن کچھ معدنیات جیسے آئرن بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں اور دوسری معدنیات جیسے ایلومینیم کو اقتصادی بنیاد پر ری سائیکل کیا جاسکتا ہے۔ کرہ ارض ابتداء میں پودے اونچے اونچے درختوں، گھاس کے وسیع و عریض میدانوں اور جنگلات وغیرہ پر مشتمل تھی۔ بعد ازاں کیمیائی تبدیلی کی وجہ سے یہ عظیم الشان ڈھانچہ زیرِ زمین چلے گیا اور ایک خاص کیمیائی عمل کی وجہ سے تیل کی شکل وصورت میں تبدیل ہو گیا۔[2] فوسل فیولز کے بننے میں کئی ملین سال درکار ہوتے ہیں۔ فوسل فیولز عموماً ہائیڈروکاربن کے مرکبات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے جب انہیں استعمال کیا جاتا ہے تو یہ ماحول میں موجود آکسیجن کے ساتھ کیمیائی عمل کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بنتی ہے جو قدرتی ماحول کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیتی ہے۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں "فوسل فیولز" کی تعریف:

" The fuels derived from ancient organic remains: peat, coal, crude oil, and natural gas. Tar-sands and oil-shales, though currently no widely exploited, are included in resources of fossil fuels."[3]

قدیم نامیاتی باقیات سے حاصل شدہ ایندھن فوسل فیول کہلاتا ہے۔ پیٹ، کوئلہ، خام تیل اور قدرتی گیس۔ ٹار سینڈ اور آئل شیل، اگرچہ فی الحال ان کا بڑے پیمانے پر کوئی استحصال نہیں کیا گیا ہے لیکن وہ سب فوسل فیولز کے وسائل میں شامل ہیں۔ صنعت وحرفت اور ٹرانسپورٹ کو رواں دواں رکھنے کے لئے کوئلہ، تیل اور گیس جیسے فوسل فیولز دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ معدنی ایندھن نا

[1]The New encyclopedia Briatannica,Vlolume 3 , 553-554

[2]ہلوک، نور باقی، ڈاکٹر، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، مترجم: سیف فیروز گیلانی، انڈس پبلشنگ کارپوریشن، کراچی، 1998ء، 28-29

[3]Rāj, Gurdeep,Dicrtionary of Environment, p.84

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائیدار اور ناقابل تجدید ہیں اور ان سے حاصل کردہ توانائی ناقابلِ تجدید ہے۔ فوسل فیولز سے حرارتی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ فوسل فیولز سے حرارتی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ فوسل فیولز کوئلے، تیل اور قدرتی گیس پر مشتمل ہیں۔ حرارتی توانائی پر چین اور مشرقی ممالک میں ایک ٹریلین ڈالر کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ یہ توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

خام تیل کو کالا سونا بھی کہا جاتا ہے۔ تیل ایک اہم ناقابلِ تجدید قدرتی وسیلہ ہے۔ پاکستان میں تیل کی روزانہ پیداوار 70 ہزار بیرل ہے جبکہ کھپت روزانہ 822 ہزار بیرل ہے۔ زمین سے نکالنے کے بعد خام تیل سے کئی اقسام کے تیل اور دوسرے اجزاء حاصل کیے جاتے ہیں۔ کل توانائی ضروریات کا قریباً 44 فیصد حصہ تیل سے حاصل کیا جاتا ہے۔[1] ماہرین ماحولیات پٹرولیم، قدرتی گیس، کوئلہ اور دیگر معدنی وسائل کو ناقابل تجدید قدرتی وسائل میں شامل کرتے ہیں۔ ناقابل تجدید قدرتی وسائل کا استعمال مجبوری و معذوری کے تحت کفایت شعاری اور دانشمندی سے استعمال کرنا اور آنے والی نسلوں کے لئے ان کا تحفظ کرنا نسلِ انسانی کا اخلاقی و قومی فریضہ ہے۔

کائنات کی تخلیق (Creation of the Universe)

کائنات اور اس میں قدرتی طور پر پائی جانے والی تمام قدرتی اشیا کا بنانے والا اور ان کا حقیقی مالک اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر ماڈل یا نمونہ کے وسیع و عریض کائنات کو اپنی کمال قدرت و حکمت سے پیدا کیا ہے۔

اس کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:

" فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا "[2]

" آسمانوں اور زمین کا بنانے والا، جس نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لیے جوڑے پیدا کیے "

---

[1] ممتاز حسین، مطالعہ ماحول، 86

[2] الشوریٰ، 42:11

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید محمد طنطاویؒ مذکورہ بالا آیت کی تشریح فرماتے ہیں:

"فاطِرُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ أی هو خالقهما وموجدهما علی غیر مثال سابق، من فطر الشیء إذا ابتدعه واخترعه دون أن یسبق إلی ذلك"[1]

آسمانوں اور زمین کو بنانے والا یعنی ان کا موجد اور خالق اکیلا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کائنات کا وجود اس نے کسی سابقہ نمونے یا مثال کے بغیر ایجاد کیا ہے۔ کائنات کی تخلیق قدرتِ الٰہی کا عظیم شاہکار ہے۔ کائنات کی تخلیق اس قدر جامع، حیرت انگیز اور بے مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقانِ حمید میں دنیا کے تمام سائنسدانوں، فلسفیوں اور ماہرینِ فلکیات کو چیلنج کیا ہے کہ وہ بار بار کوش و کاوش کے باوجود قیامت تک کائنات کے اجزاء میں نقص و خلل، بے ترتیبی، بے ربطی اور عدم تناسب تلاش نہیں کر سکتے۔

امام سمرقندیؒ رقمطراز ہیں:

"مَّا تری فِی خَلْقِ السموات من عیب"[2]

اس کائنات کا نظام اور اس میں موجود ہر شے کی تخلیق و ترتیب اس قدر خوبصورت، محکم، مربوط اور کامل و اکمل ہے کہ اس میں کسی خلل، نقص، رخنے، بد نظمی یا عدم تناسب و غیر موزوں نیت کا کہیں شائبہ تک دکھائی نہیں آتا۔ اس حقیقت کا اعتراف و اقرار نسل انسانی نے اپنے اجتماعی علم کی بنیاد پر ہر زمانے میں دی ہے۔ ہر زمانے کے اہل فکر و دانش نے فلکیات، ارضیات، طبیعیات، حیوانیات، نباتات غرض سائنس کے تمام شعبوں میں حیران انگیز تحقیقات کی ہیں لیکن آج تک کوئی ایک محقق یا فلاسفر یہ نہیں کہہ سکا کہ قدرت کی بنائی ہوئی فلاں چیز میں فلاں نقص یا خرابی ہے یا یہ کہ فلاں چیز اگر ایسے کی بجائے ویسے ہوتی تو زیادہ عمدہ ہوتی۔

تخلیق کائنات سے پہلے ہر طرف گیسوں کا دھواں تھا۔ دورِ جدید کے سائنسدان اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ کائنات میں کہکشاؤں کی تخلیق سے قبل مادہ بنیادی طور پر مختلف گیسوں پر مشتمل تھا۔ دراصل

---

[1] سید محمد طنطاوی، التفسیر الوسید للقرآن، دار نهضة مصر للطباعة والنشر والتوزیع، الفجالة، القاهرة (1998ء)، 18/13

[2] أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهیم السمرقندي، بحر العلوم، 474/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہکشاؤں کی تخلیق سے پہلے گیسوں کا دھواں موجود تھا جسے دھواں کہنا زیادہ مناسب دکھائی دیتا ہے۔[1]

کتاب اللہ میں ہے:

" ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ "[2]

"پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت محض دھواں تھا۔"

مذکورہ آیتِ قرآنی میں کائنات کی تخلیق کے ابتدائی مرحلے کے بارے میں کچھ شواہد ثابت ہوتے ہیں۔ سائنسی شواہد و تحقیقات کے مطابق عظیم دھماکے (بگ بینگ) کے بعد آگ کا ایک بہت بڑا گولا وجود میں آیا۔ پھر اس گولے میں مزید دھماکے ہونا شروع ہوئے اور اس طرح اس مادے کے جو حصے الگ الگ ہوئے، ان سے کہکشاؤں نے وجود میں آنا شروع کر دیا۔

بگ بینگ (Bing Bang)

ماہرینِ فلکیات کے مطابق کائنات ایک عظیم دھماکہ سے وجود میں آئی جسے بگ بینگ کہا جاتا ہے۔ کائنات کی تخلیق کا مقبول عام نظریہ دی بگ بینگ نظریہ کہلاتا ہے۔ بینگ کے مطابق یہ دنیا آغاز میں بنیادی ستاروں کا ایک جھرمٹ تھی۔ اس کے بعد ثانوی علیحدگی انجام پائی جس کے نتیجے میں کہکشاں عمل میں اس کے بعد یہ ستاروں، سیاروں، سورج، چاند وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ اس دنیا کا منفرد آغاز تھا اور اس کے اتفاقاً وجود میں آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔[3] Big Bang کے بعد مادے کا جو ایک بہت بڑا گولا وجود میں آیا تو وہ ایک یکجا وجود (Homogenous mass) کی صورت میں تھا۔ پھر مادے کے اس گولے میں تقسیم ہوئی، مختلف ستاروں اور سیاروں کے گچھے بنے، کہکشائیں (Galaxies) وجود میں آئیں، سورج اور اس کے سیاروں کی تخلیق ہوئی' اور یوں ہماری زمین بھی پیدا ہوئی۔ گویا اس سارے تخلیقی عمل کا اظہار اس ایک جملے میں ہو گیا کہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے اور ہم نے انہیں کھول دیا، جدا جدا

---

[1] ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک، مترجم محمد زاہد ملک، قرآن پاک اور جدید سائنس، زبیر پبلشرز، لاہور، س-ن، 12

[2] فصلت، 41:11

[3] ذاکر عبدالکریم نائک، قرآن پاک اور جدید سائنس، 11

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔[1]

عالمی شہرت یافتہ مسلم سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک "بگ بینگ" کے متعلق رقمطراز ہیں:

"According to the 'Big Bang', the whole universe was initially on big mass (Primary Nebula) . Then there was a 'Big Bang' (Secondary Separation) which resulted in the formation of Galaxies. These then divided to from stars, planets, the sun, the moon, etc."[2]

'بگ بینگ تھیوری کے مطابق، پوری کائنات ابتدا میں بڑے مادہ کی شکل میں تھی۔ پھر ایک بڑے دھماکے کی صورت میں (ثانوی علیحدگی) ہوئی جس کا نتیجہ کہکشاؤں کی تشکیل میں وقوع پذیر ہوا۔ اس کے بعد یہ ستاروں، سیاروں، سورج، چاند وغیرہمیں منقسم ہے۔

معروف مسلم سکالر ہارون یحیٰ 'بگ بینگ' کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"The big bang theory holds that the Universe began with single explosion ."[3]

بگ بینگ تھیوری کا نظریہ اسطرح ہے کہ کائنات کا آغاز ایک ہی دھماکے سے ہوا تھا۔ بگ بینگ کے ثبوت گزشتہ کئی عشروں کے دوران مشاہدات و تجربات کے ذریعے ماہرین فلکیات کی جمع کردہ معلومات و حقائق موجود ہیں۔ بگ بینگ تھیوری کے مطابق ابتداء میں ساری کائنات ایک بڑی کمیت کی شکل میں تھی پھر ایک عظیم دھماکہ ہوا جس کا نتیجہ کہکشاؤں کی شکل میں ظاہر ہوا۔ پھر یہ کہکشائیں تقسیم ہو کر ستاروں، سیاروں، سورج، چاند وغیرہ کی صورت میں آئیں۔ سائنسی نظریہ "بگ بینگ" کا انکشاف قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے نہ صرف اس واقعے کا انکشاف پایا جاتا ہے بلکہ اس میں کچھ مزید سائنسی حقائق کی طرف اشارے و کنایے اور سائنسدانوں کی تحقیق و جستجو کے

[1] اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، حصہ سوم، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، 376

[2] Zakir Naik, The Quran and Modern Science,Isāmic Research Foundation, 2000,p. 8

[3] Yahya, Hārūn. The Creation of the Universe,p.34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ایسے نئے فکری زاویوں کی نشاندہی و بنیاد پائی جاتی ہے جو ابھی تک سائنسدانوں کی فکر و سوچ سے اوجھل ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ جستجو اور غور و تدبر کریں تو ان کی سائنسی تحقیق کے لیے قرآنی آیات نیا فکری و تحقیقی میدان فراہم کرتی ہیں۔

کتابِ الٰہی میں ہے:

" اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا "[1]

"کیا وہ لوگ جنہوں نے ﴿نبی کی بات ماننے سے﴾ انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا۔"

مذکورہ بالا آیتِ قرآنی سے سائنسی نظریہ بگ بینگ (Big Bang) کی تصدیق ہوتی ہے۔

امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی تالیف "اسرار الکون" میں بیان کرتے ہیں:

" كانت السموات والأرضون ملتزقتين، فلما رفع السماء وأنبذها من الأرض فكان فتقها الذي ذكر الله"[2]

مذکورہ بالا اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کو آپس میں جوڑ دیا گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اٹھایا اور زمین سے الگ کر دیا۔ سارے آسمان اور زمین ایک ٹھوس حالت میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پناہ قوت اور کمال قدرت کے ساتھ ان کو الگ الگ کر کے درمیان میں ہوا اور خلا کا فاصلہ کر دیا اور آسمانوں کو سات آسمان اور زمین کو سات زمین بنا دیا۔ آج کل سائنس بھی تسلیم کرتی ہے کہ کائنات پہلے ایک تودے کی شکل میں تھی، پھر ایک بہت بڑے دھماکے کے ساتھ جدا جدا ہوئی۔[3] مذکورہ آیت میں "رتق" اور "فتق" انتہائی اہم اور جامع الفاظ ہیں۔

---

[1] الانبیاء، 21:30

[2] عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي، أسرار الكون (الهيئة السَّنِية في الهيئة السُّنِّية، دار الكتب العلمية، بيروت، 2006 م، 42/1

[3] حافظ عبد السلام بن محمد، تفسیر القرآن الکریم، دار لاندلس پبلشرز وڈسٹری بیوٹر، لاہور س-ن، ص۔721

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون یحییٰ ان الفاظ کی تشریح انتہائی مناسب انداز میں کرتے ہیں:

"The fatq "we unstitched" is the verb fatk in Arabic and implies that some thing comes into being by tearing a part or destroying the structure of ratk.The sprouting of a seed from the soil is one of the actions for which this verb is applied."[1]

1925ء میں معروف سائنسدان ایڈون ہبل نے اس امر کا مشاہداتی ثبوت فراہم کیا کہ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہٹ رہی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ اسی فلکی و سائنسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کی سچی اور آخری کتاب قرآن مجید یوں بیان کرتی ہے:

"وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ "[2]

"اور ہم نے اس (کائنات) کو بنایا ہے اور یقیناً ہم اس (کائنات) کو وسعت اور پھیلاؤ دیتے جا رہے ہیں۔"

ابو القاسم الغرناطی اپنی معروف تفسیر "التسہیل لعلوم التنزیل" میں کائنات کی وسعت یوں بیان کرتے ہیں:

" جعلنا السماء واسعة، أو جعلنا بينها وبين الأرض سعة"[3]

مذکورہ اقتباس کے مفہوم کے مطابق آسمانوں کو اللہ سبحانہ نے آسمانوں کو اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا۔ اللہ تعالی کائنات کی توانائی اور قوت وطاقت کو وسعت دے رہا ہے۔ اللہ تعالی نے اس میں معاش کے مواقع کو وسیع کر دیا ہے۔

اسٹیفن ہاکنگ[4] عصر حاضر کا معروف ماہر فلکیات ہے۔ اس نے اپنی معروف تصنیف "اے بریف ہسٹری

[1] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe, p.30-31

[2] الزاریات، 51:47

[3] محمد بن أحمد بن محمد بن عبد الله، ابن جزي الغرناطي، التسهيل لعلوم التنزيل، شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم – بيروت، 1416 هـ، 310/2

[4] اسٹیفن ہاکنگ کو بیسویں اور اکیسویں صدی عیسوی کا بہت بڑا ماہر فلکیات قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ ایک خطرناک بیماری فالج سے دوچار تھا۔ حتیٰ کہ وہ کرسی سے اٹھنے سے معذور تھا۔ اور نہ ہی قوت گویائی رکھتا تھا۔ وہ ہاتھ پاؤں کو حرکت دینے سے بھی قاصر تھا۔ اس نے اپنی بیماری کے باوجود فلکیاتی سائنس پر اپنی تحقیق و جستجو نام کمایا۔ انہوں نے فقط آنکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آف ٹائم" میں لکھا ہے کہ یہ کائنات پھیل رہی ہے، بیسویں صدی عیسوی کے عظیم علمی و فکری انقلابات میں سے ایک ہے۔[1]

ڈاکٹر ذاکر نائیک[2] کائنات کی وسعت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"In 1925, an American astronomer by the name of Edwin Hubble, provided observational evidence that all galaxies are receding from one another , which implies that the universe is expanding. The expansion of the universe is now an established fact."[3]

1925ء میں امریکی ماہر فلکیات "ایڈون ہبل" نے تحقیقات کے بعد ثابت کیا کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ اسطرح کائنات کا پھیلاؤ سائنسی طور پر تسلیم کی ہوئی حقیقت ہے۔ جسے قرآن پاک میں تقریباً 1400 برس پہلے ہی کر دیا گیا ہے۔ یہ سائنسی انکشاف دنیا بھر کے غیر مسلموں کے لئے دعوتِ اسلام کے عالمگیر پیغام کی حیثیت رکھتا ہے۔

ممتاز سکالر ہارون یحی کائنات کی وسعت و پھیلاؤ اور کہکشاؤں کی تعداد کے بارے تحریر فرماتے ہیں:

"Scientists estimate that there are over 300 billion galaxies in the whole universe. These galaxies have a number of different forms

---

کے اشاروں کی مدد سے اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کیا۔ اس کی وفات مارچ 2018ء میں ہوئی۔

[1] ہفت روزہ ایشیاء (لاہور: 11 تا 17 اکتوبر 2018ء)، ص، 17

[2] ذاکر عبد الکریم نائیک بھارت کے شہر ممبئی میں 1965ء میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر ذاکر تقابل ادیان اور مناظروں کے لحاظ سے عالمی پہچان رکھتے ہیں۔ احمد دیدات جیسے استاد کے شاگرد رہے۔ وہ پیشہ کے اعتبار سے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے 1991ء سے اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آپ اسلامی ریسرچ سنٹر اور اسلامی پیس ٹی وی چینل چلا رہے ہیں۔ عوام الناس کی کثیر تعداد آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر چکی ہے۔ عیسائیت اور ہندومت کے رہنماؤں سے مناظرہ میں خاص دسترس رکھتے ہیں۔ آپ کتب کثیرہ کے مؤلف ہیں۔ معروف مسیحی مناظر ولیم کیمپل کو شکست دے کر عالمی سطح پر اسلام کی حقانیت کا لوہا منوایا۔

[3] Zakir Naik,, The Quran and Modern Science: Compatible or Incompatible, 16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(spiral ,elliptical, etc) and each contains about as many stars as the universe contains galaxies. One of the these stars, the sun, has nine major planets rotating around in it in great harmony .All of us live on the third of those planets counting from the sun ."[1]

جدید سائنسدانوں کے مطابق کائنات میں 300 بلین سے زائد کہکشاؤں کا وجود پایا جاتا ہے۔ ہر کہکشاں کھربوں ستاروں پر مشتمل ہے۔ ان کھربوں ستاروں میں سے سورج بھی ایک ستارہ ہے جس کے گرد 9 سیارے گردش کر رہے ہیں اور سورج کے ان سیاروں میں تیسرے نمبر زمین کا سیارہ ہے جس پر انسان اپنی حیات بسر کر رہا ہے۔

سیاہ شگاف (Black Holes)

سیاہ شگاف ستارے کے فنا ہونے کی وجہ سے خالی رہ جانے والی جگہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ایک ستارہ ایک مخصوص حجم رکھتا ہے۔ ستارے کا فنا ہونا یا مر جانے کا مطلب ہے کہ وہ توانائی جو اسے قائم رکھے ہوئے تھی ختم ہو چکی ہے، جیسے ہی ایک ستارہ مرتا ہے وہ اپنی ہی کشش ثقل سے دب کر اتنا سکڑ جاتا ہے کہ نظر نہیں آتا۔ یہ اپنے قریب سے گزرنے والے ستاروں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔ سیاہ شگاف کو ایک ستارے کا پر اسرار مقبرہ کہا جا سکتا ہے جو تمام مادی اشیاء اور وقت کو کھینچ لیتا ہے۔[2]

معروف ماہرِ فلکیات اسٹیفن ہاکنگ "سیاہ شگاف" کی تعریف بیان کرتا ہے:

"سپیس ٹائم کا ایک خطہ جہاں سے کچھ بھی، حتیٰ کہ روشنی بھی، باہر نہیں نکل سکتی کیونکہ تجاذب کی قوت نہایت زوردار ہوتی ہے۔"[3]

قرآن کریم ستاروں کے قبرستان یعنی بلیک ہولز کی قسم کھائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

[1] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,p.34

[2] ہلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔28-29

[3] اسٹیفن ہاکنگ، لیونارڈ ملوڈینو، کائنات کی ساخت، مترجم: یاسر جواد، ص۔146

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ"[1]

"میں قسم کھاتا ہوں ان جگہوں کی جہاں ستارے گرتے ہیں"

معروف تفسیر "ایجاز البیان" میں مواقع النجوم کی تشریح و توضیح یوں بیان کی گئی ہے:

"بِمَواقِعِ النُّجُومِ: مطالعها ومساقطها أو انتثارها يوم القيامة "[2]

روزِ قیامت تمام ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ مواقع النجوم کا معنی ستارے گرنے کی جگہیں ہیں جنسے مراد ستاروں کے غروب ہونے کے مقامات ہیں، یا شہاب ثاقب کی صورت میں شیاطین پر برسنے والے ستاروں کے گرنے کے مقامات ہیں۔[3] جدید سائنس کے مطابق ستارے گرنے کو جگہوں کو "بلیک ہولز" کہا جاتا ہے۔ بلیک ہولز کی طرح وائٹ ہولز[4] بھی پائے جاتے ہیں۔

نظام شمسی (SOLAR SYSTEM)

ہماری زمین کائنات کے جس حصے میں واقع ہے اسے نظام شمسی کہتے ہیں اس کے بڑے ستارے کو سورج کہتے ہیں۔ سورج نظام شمسی کا مرکزی حصہ ہے۔ سورج روشنی و حرارت کا قدرتی وسیلہ و ذریعہ ہے۔ قرآن پاک میں سورج اور دوسرے اجرامِ فلکی کی اہمیت وافادیت کا تذکرہ جابجا آیا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

"هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً "[5]

---

[1] الواقعہ، 56:75

[2] النيسابوري، نجم الدين، إيجاز البيان عن معاني القرآن، دار الغرب الإسلامي بيروت، 1415 هـ، 799/2

[3] عبد السلام بن محمد، حافظ، تفسیر القرآن الکریم، ص۔ 567

[4] سفید شگاف دراصل ناقابلِ یقین مقدار میں توانائی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے بے پناہ توانائیاں کائنات میں ایک مقام سے چھوڑی جاتی ہیں، فاصلوں تک پہنچتی ہیں۔ یہ کوثریں اتنی زیادہ قوت کی مالک ہوتی ہیں کہ یہ کہکشاں یا اربوں ستاروں کا گچھا بناتی ہیں۔ کچھ سائنسدان ان کوثروں کو کہکشاں کے بیج تصور کرتے ہیں، جن سے مزید اجرامِ فلکی نکلتے ہیں۔ (ہلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص-36)

[5] یونس، 10:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وہی ہے جس نے سورج کو اجیالا بنایا"

ہماری زمین، سورج، نظام شمسی اور چھوٹے بڑے بیشمار ستاروں اور سیاروں کا ایک عظیم الشان اور لامتناہی نظام بھی اس کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے۔ دورِ جدید کا انسان جانتا ہے کہ اس نظام کے اندر ایسے ایسے ستارے بھی ہیں جن کے مقابلے میں ہمارے سورج کی جسامت کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ یہ اتنے بڑے بڑے اجرام سماویہ اللہ ہی کے حکم سے اپنے اپنے مدار پر قائم ہیں اور یوں اس کی مشیت سے کائنات کا یہ مجموعی نظام چل رہا ہے۔[1]

ہارون یحییٰ رقم طراز ہیں:

> "The sun is specially created for us. This great ball of fire in the sky is gigantic "lamp" that was created so as to meet our needs .Recent research indicates that sunlight has magnificent features that inspires amazement."[2]

سورج نسل انسانی کی حیات وبقا کے لئے خاص نعمتِ خداوندی ہے۔ یہ لیمپ کی طرح بہت بڑا آگ کا گولا ہے جس سے کرہ ارض پر بسنے والے انسانوں کی حرارت وروشنی کی ضروریات منسلک ہیں۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی حیرت انگیز خواص کی حامل ہوتی ہے جو کرہ ارض پر زندگی کی روانی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

سائنس انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

> "The sun and all the celestial objects that move in Orbit around it, including the nine known planets (Mercury; Venus; Earth; Mars; Jupiter; Saturn; Uranus; Neptune; Pluto) , their 58 known moons, the Asteroids, Comets, meteoroidsand a large quantity of gas and dust"[3]

---

[1] ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، حصہ چہارم،، ص۔239

[2] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,P.111

[3] The Ecyclopedic Dictionary of Sceince, P.220

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج کے گرد گھومنے والے حصوں کو سیارے کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد 9 ہے۔ ان میں زمین بھی ایک سیارہ ہے۔ نظام شمسی میں 9 سیارے، 60 چاند اور بے شمار سیارچے، دم دار ستارے اور کائناتی اجسام شامل ہیں۔ اس نظام کے مرکز میں سورج ہے، سورج سے توانائی حاصل ہوتی ہے۔ نظام شمسی میں شامل تمام سیارے سورج کے گرد بھی گھوم رہے ہیں اور خود اپنے مدار کے گرد بھی گھوم رہے ہیں۔[1]

جغرافیہ دان "ایم ایس راؤ" لکھتے ہیں:

> "It is an incandescent, almost spherical body, the centre of the solar system, moving a diameter of about 865,000 miles, a mean surface temperature of about 5700^0C., and a very high internal temperature."[2]

سورج نظام شمسی کا مرکز ہے، سورج کا قطر 865000 میل ہے جبکہ اس کی بیرونی سطح کا درجہ حرارت 5700 ڈگری سنٹی گریڈ ہے۔ زمین پر زندگی کی روانی کے لیے سورج کی روشنی و حرارت بنیادی وکلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ دنیا کی تمام موجودات و مخلوقات دنیا کی رنگینیاں ورعنائیاں دیکھنے کے لیے سورج کی روشنی و حرارت پر انحصار کرتی ہیں۔ سورج وسیع و عریض کائنات کی لاتعداد کہکشاؤں میں سے ایک کہکشاں[3] ملکی وے کے کنارے پر واقع ہے۔ سورج حرارت وروشنی کے اخراج کا دیو قامت سرچشمہ ہے جو انتہائی زیادہ درجہ حرارت کے ساتھ پوری آب و تاب سے مسلسل چمک رہا ہے۔ اس کا قطر زمین کے قطر سے 100 گنا بڑا ہے اور یہ کائنات کے ہلکے ترین عناصر ہائیڈروجن اور ہیلئم پر مشتمل ہے۔ اس کی کمیت زمین کی کمیت سے تین لاکھ گنا زیادہ ہے۔[4]

نامور مفکر ہارون یحییٰ اپنی تالیف "Creation of The Universe" میں سورج کی افادیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

---

[1] نعمان طارق، تعلیمی انسائیکلوپیڈیا، نشریات اردو بازار لاہور، 2009ء، ص۔19-20

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography,p.345

[3] ماہرین فلکیات کے مطابق اب تک دس ارب کہکشاؤں کا سراغ لگایا جا چکا ہے۔ ہماری کہکشاں کا نام ملکی وے ہے۔

[4] ڈاکٹر محمد طاہر القادری، تخلیق کائنات، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، 2017ء، ص۔105

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"It keeps the world warm ,supports biological functions of complex life forms , enables photosynthesis , and allows the creatures of this world to see."[1]

سورج کرہ ارض کو حرارت فراہم کرتا ہے۔ سورج کی حرارت و روشنی کی مدد سے بہت حیاتاتی عوامل انجام پاتے ہیں۔ پودے سورج کی روشنی کی مدد سے ضیائی تالیف کے کیمیائی عمل کے دوران فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں اور فضا میں آکسیجن چھوڑتے ہیں۔ آکسیجن کے بغیر کرہ ارض پر انسانی و حیوانی حیات برقرار رہنا ناممکن ہے۔

ایک مغربی مفکر ڈاکٹر ہیرونگ یوں اعترافِ حقیقت کرتے ہیں کہ ہمیں قرآن مجید کے سرچشمہ علوم ہونے پر متحیر نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے ہر موضوع پر جس کا تعلق ارض و سما سے ہو متعدد مقالوں کو ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ جب اسلامی دنیا میں روحانی فکر و عمل کا آغاز ہوا، یہ محفل علم الٰہیات کی مذہبی موشگافیوں اور قیاس آرائیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے برعکس آپ ﷺ نے بار بار مناظر فطرت، شمس و قمر اور فلکیاتی گردش کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے کہ یہ سب معجزات الٰہیہ اور شعائر ربانیہ کے مظاہر ہیں جنہیں انسانی خدمت کے لیے مسخر کیا گیا ہے۔[2] سورج خلا میں تقریباً 240 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سفر کرتا ہے اور ملکی وے کہکشاں کے مرکز کے گرد ایک چکر پورا کرنے کے لئے اسے دو سو ملین برس درکار ہوتے ہیں۔ جدید علم فلکیات کی تحقیق کے مطابق سورج اور چاند کے انفرادی مدار موجود ہیں اور وہ اپنے مدار کے گرد گردش کے ساتھ ساتھ خلا میں محوِ سفر ہیں۔ سورج اپنے نظام شمسی کے ہمراہ جس مقررہ جگہ کی جانب سفر کر رہے ہیں، جدید ماہرینِ فلکیات اسے "سولر اپیکس" کا نام دیتے ہیں۔[3]

سورج کے خلا میں سفر کو قرآن بیان کرتا ہے:

---

[1] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,P.122

[2] حافظ حقانی میاں قادری، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن و حدیث کی روشنی میں، دار الاشاعت کراچی، نومبر 2000ء، ص۔35

[3] ذاکر، عبدالکریم نائک، ڈاکٹر، مترجم محمد زاہد ملک، قرآن پاک اور جدید سائنس، زبیر پبلشرز، لاہور، س۔ن، ص 17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ"[1]

"نہ سورج کے بس میں یہ ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔"

ترکی کے معروف مفکرِ اسلام ہارون یحییٰ نظامِ شمسی کے بارے میں مختلف سائنسدانوں کا نقطہ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

> "Galileo,Kepler,and Newton all recognized that the structure of Universe ,the order in the solar system, the laws of physics and their states of equilibrium were all created by Allah and they arrived at that conclusion as a result of their own research and observations."[2]

گلیلیو، کیپلر اور نیوٹن جیسے سائنسدان اعتراف و اقرار کرتے ہیں کہ اجرام فلکی کے ترتیب و توازن اور جدید فزکس کے قوانین و اصول میں مکمل طور پر ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ان سائنسی تحقیقات و مشاہدات کے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں توازن سے ہر شے بنائی ہے۔

سائنس انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

> "The largest of the inner planets of Solar system, the third planet from the sun and, so far as is known, the sole home of life in the Solar system."[3]

شمسی نظام کے تمام سیاروں میں سے صرف زمین ہی ایسا سیارہ ہے جہاں زندگی کا وجود پایا جاتا ہے۔ مریخ اور زمین میں کافی اشیاء کے لحاظ سے ہم آہنگی پائی جاتی ہے لیکن مریخ کا ماحول بھی زندگی کی روانی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

---

[1] یٰس، 36:40

[2] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,p.13

[3] The Encyclopedic Dictionary of Science, P.82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم ارضیات (Geology)

زمین کا مطالعہ ارضیات کہلاتا ہے۔ ارضیات کا علم ایک سائنس ہے۔ ارضیاتی سائنس کی اہمیت کے پیش نظر جامعات میں جیالوجی (ارضیات) کے شعبہ جات بنائے گئے ہیں۔

علامہ الجاحظؒ لکھتے ہیں:

"والأرض هي أحد الأركان الأربعة، التي هي الماء والأرض والهواء والنار"[1]

زمین کی مٹی کائنات کے چار بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ اس لئے زمینی علوم کی تحقیق (Geology) انتہائی اہم فن و علم ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں جیالوجی کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"The science which deals with the structure and history of the earth."[2]

مقالہ نگار محسن جمیل بٹ جیالوجی کی تعریف کرتے ہیں:

"Goelogy is the study of exploration of minerals, hydrocarbons, earth-related potential hazards, such as volcanoes, landslides, and earthquaks. Geological studies are critical for urban planning and constructions."[3]

مذکورہ بالا تعریفات کی رو سے زمین کی مطالعہ معدنیات کی دریافت اور آفات سے بچاؤ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جیالوجی کے مطالعے سے شہر بسانے کی منصوبہ بندی اور تعمیرات کرنے میں معاونت اور آسانی پیدا ہوتی ہے۔ عطارد اور زہرہ کے بعد سورج کے قریب ترین سیارہ زمین ہے، زمین سورج 9 کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے۔ زمین کا قطر 7910 میل ہے۔ زمین کی کثافت پانی کی کثافت سے ساڑھے پانچ گنا زیادہ ہے۔ زمین اپنے محور کے گرد اور سورج کے گرد چکر لگاتی ہے، مشرق سے مغرب کی طرف

[1] ابوعثمان، الجاحظ، الحيوان، دارالكتبالعلميه، بيروت، 1424ھ، 24/1

[2] Reetā Rānī, Dictionary of Biology, Anmol Publications, New Dehlī ,P.163

[3] Mohsin Jamil Butt, Capacity Bulilding and Employment- Generation in the Field of Employment Satellite Remote –Sensing,Comsats-Comstech National Seminar,11-12 August 2009, P.153

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھومتی ہے، سورج کے گرد گھومتے ہوئے اس کی رفتار ساڑھے 18 میل فی سیکنڈ ہے جو قریباً 70 ہزار میل فی گھنٹہ بنتی ہے۔

زمین (Earth)

زمین اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ وسیع و عریض کائنات میں زمین ہی وہ سیارہ ہے جہاں جانداروں کے زندہ رہنے کے لیے مناسب اور
موزوں قدرتی ماحول پایا جاتا ہے۔

ہارون یحییٰ رقمطراز ہیں:

"Earth is a planet which Allah created as a hospitable environment for life."[1]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ "[2]

"وہی ہے جس نے تمہارے لیے اس زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہاری خاطر راستے بنا دیے تاکہ تم اپنی منزل مقصود کی راہ پا سکو۔"

امام فخر الدین الرازیؒ مذکورہ بالا آیت کی تشریح و توضیح کرتے ہیں:

" أَنَّ الْأَرْضَ لِلْخَلْقِ كَالْمَهْدِ لِلصَّبِيِّ، وَهُوَ الَّذِي مُهِّدَ لَهُ فَيُنَوَّمُ عَلَيْهِ"[3]

زمین کائنات کے بنیادیکرہ ارض اور اس کی سطح کو مخلوقات کے لئے ہموار بنایا گیا ہے تاکہ وہ اس پر بسیرا کر سکیں۔ عناصر اربعہ میں سے ایک ہے جن سے کائنات وجود میں آئی ہے۔

الجاحظؒ رقمطراز ہیں:

---

[1] Yahya, Hᾱrūn, The Creation of the Universe, p.91

[2] الزخرف، 43:10

[3] محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين الملقب بفخر الدين الرازي، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 1420 هـ، 8/31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" والأرض هي أحد الأركان الأربعة، التي هي الماء والأرض والهواء والنار"[1]

مذکورہ عبارت کے مطابق پانی، زمین کی مٹی، ہوا اور آگ کائنات کے چار قدرتی عناصر ہیں جن سے ساری کائنات وجود میں آئی ہے۔ اس سے زمین کی مٹی کی افادیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

معروف محقق ابو بکر احمد اپنے ایک آرٹیکل میں زمینی وسائل کی اہمیت وافادیت یوں بیان کرتے ہیں:

"The land and soil are essential for the perpetuation of our lives and the lives of other creatures."[2]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"لَمَّا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ جُزْءٌ أَرْضِيٌّ، وَجُزْءٌ هَوَائِيٌّ، وَجُزْءٌ مَائِيٌّ"[3]

امام ابن القیمؒ کے مطابق اشرف المخلوقات انسان تین بنیادی اجزاء زمین کی مٹی، ہوا اور پانی کا مرکب ہے۔ زمین حرارتی قوت کا قدرتی سرچشمہ ہے۔ زمین کے اندر بہت زیادہ حرارت و توانائی موجود ہے۔ گرم پانی کے چشمے اور آتش فشاں پہاڑ اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کسی بھی کان میں ذرا سی گہرائی میں جاکر اس بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ زمین کا اندرونی حصہ اس قدر حرارت و توانائی کا حامل ہے کہ زمین کی تہہ میں چٹانوں ہر مکعب میل سے بے پناہ توانائی حاصل ہو گی۔[4]

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"The planet Earth is a part of the solar system... Earth is the third planet from the Sun."[5]

---

[1] عمرو بن بحر بن محبوب الكناني بالولاء، الليثي، أبو عثمان، الشهير بالجاحظ، الحيوان، دار الكتب العلمية – بيروت، 1424 هـ، 24/1

[2] Abūbakar Ahmad Bakadar,Isᾱmic Principles for the Conservation of the Natural Environment, (Isᾱm ant the Environment: Edited by A R Agwᾱn) ,p.79

[3] محمد بن أبي بكر بن أيوب ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، دار الهلال –بيروت، س- ن، 16/1

[4] محمد سعید، سائنس اور کائنات، قومی کتب خانہ ریلوے روڈ، لاہور، اکتوبر 1955ء ص۔44

[5] Haroon Yahya,The Creation Of The Universe,p.71

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت واضح کرتی ہے کہ نظام شمسی میں ایک ستارہ یعنی سورج کے گرد بڑے سیارے، 54 سیٹلائٹ اور لاتعداد سیارچے مسلسل گردش کر رہے ہیں۔ زمین شمسی نظام کا ایک سیارہ ہے جو سورج سے تیسرے نمبر پر واقع ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

"الأرض: الجرم المقابل للسماء، وجمعه أرضون"[1]

کرہ ارض آسمان کے مقابل واقع ہے جبکہ ارض کی جمع ارضون ہے۔ زمین سے مراد قدرتی عامل پیدائش ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے، اور اس کے پیدا کرنے میں کسی انسانی فعل کا کوئی دخل نہیں۔[2] اللہ تعالیٰ نے زمین کے اس حیرت ناک کرے کو بچھایا اور پہاڑوں کے عظیم الشان لنگر ڈال دیے تاکہ اس میں تمام مخلوقات امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکیں اور یہ کرہ ارضی مخلوقات کو لے کر ڈولنے یا لرزنے نہ لگے۔ نباتاتی وسائل اور پہاڑوں کی بدولت زمین کا منظر بھی نہایت خوبصورت اور دلربا ہے اور اس کے اندر انسان کے لئے طرح طرح کے عظیم الشان فوائد و منافع بھی ہیں۔

صاحب "ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" لکھتا ہے:

"Biosphere: The part of the earth and its atmosphere in which organisms live."[3]

مذکورہ عبارت کا تجزیہ کا نتیجہ یوں ہے کہ زمین کی فضا و ماحول کو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنی قدرت و حکمت جانداروں کے لئے موزوں بنایا ہے۔ زمین کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر انسان، حیوانات اور نباتات و جمادات کے لئے تخلیق کیا ہے۔ سائنسی زبان میں اسے "بائیو سفیئر" کہا جاتا ہے۔ زمینی مٹی میں پودے نشو و نما پاتے ہیں اور یہ مختلف العناصر کا مجموعہ ہے۔ جس میں معدنیاتی معدے، چکنی مٹی، سلٹ، چکنی مٹی

---

[1] راغب الأصفهاني، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، 1412 ھ، 73/1

[2] عثمانی، محمد تقی، مفتی، جسٹس، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ادارۃ المعارف کراچی، 1414ھ، ص۔45

[3] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا گارا، ریت وغیرہ گلا سڑا ہوا نامیاتی مادہ اور خوردبینی حیات شامل ہیں۔ مٹی پودوں کو مضبوطی مہیا کرتی ہے، پودوں کو پانی کے ذریعے حل شدہ غذا مہیا کرتی ہے۔

ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

" It is penetrated by the roots of plants, that derive from it nutrients and moisture; in fact, from the standpoint of agriculture, soil is made up of the top few cm of mantle rock in which cultivated plants are grown."[1]

مذکورہ عبارت واضح کرتی ہے کہ مٹی کی بیرونی تہہ کرہ ارض پر نباتات کے لئے کار آمد اور ساز گار ماحول فراہم کرتی ہے۔ نباتات اور اس کی جڑوں کی نشوونما کے لئے زمین کی بیرونی تہہ میں غذائیت، نمی اور ہوا پائی جاتی ہے۔

زمین کی ساخت (Structure of Earth)

نمبر شمار	اردو	انگریزی	لمبائی
1	قشرِ ارض	The Crust	40 کلومیٹر
2	کرہ حجری	The Mantle	2800 کلومیٹر
3	بیرونی مرکزہ	The outer Core	2300 کلومیٹر
4	اندرونی مرکزہ	The Inner Core	1220 کلومیٹر

زمین نظام شمسی کا چھوٹا سا رکن ہے۔ زمین میں بھی ایسے ہی مقناطیسیت موجود ہے جیسے لوہے کی ایک سلاخ میں ہوتی ہے جسے مقناطیس بنایا گیا ہو۔ زمین کے اندر لوہا اور دوسری دھاتیں ہیں جن میں نکل بھی شامل ہے۔ زمین لوہے، کثیف چٹانوں، گرینائٹ، گاؤ آمیز چٹانوں اور سمندر پر مشتمل ہے۔ زمین میں لوہے کی مقدار دوسرے نمبر پر ہے لیکن وہ زمین کے بیرونی حصے پر بہت کم ہے۔ اس کا بیشتر حصہ زمین کے اندر ہے جو پگھلا ہوا ہے۔[2]

---

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography ,p.327

[2] راٹھور، افتخار الدین طارق، اسلام اور سائنس، علمی کتب خانہ لاہور، 1985ء، ص۔ 25-420

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہرین ارضیات نے زمین کے اندرون کو تین حصوں کریسٹ، مینٹل اور کور میں اجمالی طور پر تقسیم کیا ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ مینٹل کی نچلی پرت پر موجود ہے۔[1] زمین ناشپاتی کی طرح گول ہے۔ اور زمین کا محیط 40،000 میٹر اور سطح کا رقبہ 31،50،00،000 مربع کلو میٹر ہے جس میں سے 89،60،000 کلو میٹر خشکی اور باقی پانی ہے۔ زمین کا وزن 5.98×10^{21} میٹرک سوٹن ہے۔ زمین اپنے محور پر گھومنے کے علاوہ 29.40 میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سورج کے چاروں طرف گردش کرتی ہے وہ اس کا مدار ہے۔[2] کرسٹ کے نیچے مینٹل کی تہہ ہے جبکہ مینٹل کے نیچے گہرائی میں کور کی تہہ واقع ہے۔

صاحب "ڈکشنری آف جیوگرافی" یوں لکھتا ہے:

> "Refers to the layer of rock lying below the earth`s crust or Lithosphere, made up of rocks higher density than those of the latter, and separated from it by the Moho; it extends downwards to about 2900 km (1800 miles) under earth`s surface. Below the mantle is the Core."[3]

معروف سائنسدان کوپر نیکس نے 16 ویں صدی میں عیسوی میں نظام شمسی پر نہایت شاندار کتاب لکھی، کتاب کا نام (ریولیوشنز) ہے۔ یہ کتاب نظام شمسی اور کرہ ارضی کے حوالے علم کا خزانہ ہے۔[4]

قدرتی وسائل میں فطرت و قدرت کی طرف سے پیدا ہونے والے سارے مادے داخل ہوتے ہیں اور انسانوں کی جانب سے ان کے فائدے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ زمین، ہوا، پانی، درخت، معدنیات اور حیوانات بنیادی قدرتی وسائل ہیں۔ بعض اوقات انسان خود انسان ان قدرتی عطیات کو

---

[1] معارف (ماہنامہ) اپریل 2019ء، دار المصنفین شبلی اکیڈمی یوپی انڈیا، ص۔297

[2] حافظ حقانی میاں قادری، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں، دار الاشاعت کراچی، نومبر 2000ء، ص۔37-38

[3] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, p.225

[4] نعمان طارق، تعلیمی انسائیکلوپیڈیا، نشریات اردو بازار لاہور، 2009ء، ص۔20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تباہی سے دوچار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم دنیا میں قدرتی وسائل جیسے ہوا، پانی، مٹی، معدنیات، درخت، جانور، غذا اور گیس پر انحصار کرتے ہیں۔ کرہ ارض پر زندگی میں توازن رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ زمین پر موجود تمام قدرتی وسائل اور جانداروں کی بقا قائم رہے۔ کسی ایک جاندار یا قدرتی وسیلے کی بقا کو بھی خطرہ ہو گا تو پوری زمین خطرے سے دوچار ہو جائے گی کیونکہ کرہ ارض پر تمام جاندار اور قدرتی وسائل وذرائع ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

قدرتی وسائل کی اہمیت وافادیت

قدرتی وسائل انسانی زندگی ہی نہیں بلکہ کائنات کے وجود و بقا کے لیے خالق کائنات کی پیدا کردہ نعمتوں میں سے عظیم نعمتیں ہیں۔ انسان کی پیدائش و تخلیق سے لے کر کائنات کے قائم ہونے تک سبھی چیزوں میں قدرتی وسائل کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔ اس کرہ ارض پر جتنے بھی جاندار ہیں ان سب کی زندگی کی بقا قدرتی وسائل پر ہی منحصر ہے۔

زمین پر قدرتی وسائل انسان کے لیے بیش بہا قیمتی چیزیں ہیں۔ زمین دوسرے سیاروں سے بہت زیادہ مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانداروں کو تخلیق کرنے سے پہلے دو دن میں جانداروں کی ضرورت کی تمام اشیاء پیدا کیں۔ خلاء میں جانے والے سائنس دانوں کو سانس لینے کے لیے کمر پر بیس کلوزنی آکسیجن سلنڈر اٹھانا پڑتا ہے۔ قدرتِ الٰہی نے جانداروں کے سانس کے لیے زمین کی فضا میں کثیر مقدار میں آکسیجن پیدا کرنے کے لئے کرہ ارض کو نباتات سے مزین کر دیا۔ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب میں قدرتی وسائل کا تذکرہ ملتا ہے۔ زرتشت مذہب کے ماننے والے زمین اور اس میں پائے جانے والے قدرتی وسائل وذرائع کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ ہر پھول کو فرشتہ قرار دیتے ہیں۔

اس ضمن میں آے۔ آر۔ آگوان لکھتا ہے:

> "The Parsees, contemporary followers of Zoroaster, are told that "every flower is appropriate to an angel." In their Jashan ceremony, they revere and remember fire, water, the animal and the vegetable kingdoms, the earth, the minerals and metals in the earth and the air, and

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

even the other that occupies space."[1]

پارسی قدرتی وسائل کی اہمیت کے پیش نظر ان کے احترام واکرام میں محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور وہ اپنی تقریبات میں آگ، ہوا، پانی، حیوانوں، عالم نباتات، زمین، معدنیات اور دھاتوں کی تعریفات کا پل باندھ دیتے ہیں جبکہ ان وسائل کو پیدا کرنے والی ذاتِ باری کی وحدانیت سے جی چراتے ہیں۔

معروف سکالر عبد الحمید بنیادی قدرتی وسائل کی اہمیت اسطرح لکھتے ہیں:

"Clearly, as a living, social creatures, man has biological and ecological needs such as light, air , water, food, shelter and community, and he may utilize the resources of the earth to secure those basic necessities , as may every other living creature on earth."[2]

کرہ ارض پر مخلوقات کی ماحولیاتی اور حیاتیاتی بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنے لئے قدرتی وسائل و ذرائع کو تخلیق کیا گیا۔ روشنی، ہوا، پانی، خوراک بنیادی ضروریاتِ زندگی کی عام مثالیں ہیں۔ زمین نسلِ انسانی اور تمام مخلوقات کے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم تحفہ ہے، نامیاتی اور غیر نامیاتی مرکبات نے زمین کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ زمین کی سطح اور اس کے اندر موجود قدرتی وسائل و ذرائع اس کے حسن کو چار چاند لگا دیتے ہیں، پھولوں پھلوں اور بھرے باغات زمین کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اللہ وہی تو ہے جس نے انسان کے لئے زمین تخلیق کی اور اس میں نباتات، جمادات اور حیوانات کے ڈھیر لگا دیئے تاکہ اشرف المخلوقات انسان اس سے بھرپور فوائد و منافع اٹھائے پھر اس میں دریا، سمندر، پہاڑ اور ہواؤں، فضاؤں کا ایسا انتظام وانصرام کر دیا جو اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] A. R. Agwān, Isām and the Environment,Institute of Objective Studies N. Delhi,1997,P.9

[2] 'Abd-al-Ḥamīd,Exploring The Isāmic Environmental Ethics, P.46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا"[1]

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔"

اس تناظر میں ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"The Earth `s resources are useful for living beings but also that dead bodies dissolve within the Earth, in short ,all things on the Earth have been created to serve mankind."[2]

مذکورہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ تمام موجودات عالم انسان کے فوائد کے لیے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نسلِ انسانی پر عظیم احسان ہے کہ اس نے زمین پر ان کے فائدے کے لیے بے شمار قدرتی وسائل مثلاً مختلف رنگ کے حیوانات اور مختلف انواع و اقسام کے نباتات، جمادات اور معدنیات پیدا کیے، جن میں گوناگوں منفعت و خاصیت ہوتی ہے۔ انسان کی ترقی و خوشحالی اور ضروریات کے پیش نظر دنیا کی ساری چیزوں کو اس کے زیر تصرف کر دیا گیا ہے۔ ان اشیا میں جاندار بھی ہیں اور بے جان بھی۔ ایک جرثومہ سے لے کر سورج جیسے فلکی اجسام سبھی انسان کی نفع رسانی کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں۔ شجر، حجر، معدنیات، ہوا، پانی، جنگلات، حیوانات، چرند و پرند اور خود انسان قدرتی وسائل کا حصّہ ہیں۔ جن قوموں کے پاس قدرتی وسائل و ذرائع کی بھرمار ہوتی ہے انہیں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اپنے عوام کی حالت بہتر کرنے اور دنیا میں اپنا مقام بنانے میں دیر نہیں لگتی۔ کثیر الجہتی وسائل کی بنیاد پر وقوع پذیر ہونے والی یہ ترقی و خوشحالی قطعی طور پر ناقابل فہم نہیں۔ جن ممالک میں قدرتی وسائل کی فراوانی ہے، وہاں ترقی و خوشحالی کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ قدرتی وسائل انسان کے لیے زمین میں پیدا فرمائے ہیں۔ اس میں زمین پر پیدا ہونے والے سب قدرتی وسائل شامل و داخل ہیں۔ یہ قدرتی وسائل رنگ برنگے ہیں، ان کی مختلف شکلیں اور صورتیں ہیں اور طرح طرح کی انواع و اقسام ہیں۔ حقیقت میں ان سب میں انسان کی نسلکے لیے منفعت

---

[1] البقرہ، 2:29

[2] Kibla Ayāz,Dr.,Conservation and Isām,p.19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ونافعیت پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی شے یعنی کوئی قدرتی وسیلہ بے مقصد اور فضول پیدا نہیں کی۔ ایک ایٹم سے لے کر وسیع و عریض اجرامِ فلکی تک ہر چیز انسان کے نفع و سہولت و آسائش کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

"وَمَاخَلَقْنَاالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ "[1]

"ہم نے زمین اور آسمان کو اور ان کی موجودات کو حق کے سوا کسی اور بنیاد پر خلق نہیں کیا ہے۔"

امام ابن جریر طبریؒ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر و تشریح کرتے ہیں:

" يقول تعالى ذكره: وما خلقنا الخلائق كلها، سماءها وأرضَها، ما فيهما وما بينهما، يعني بقوله (وَمَا بَيْنَهُمَا) مما في أطباق ذلك (إلا بِالْحَقِّ) يقول: إلا بالعدل والإنصاف"[2]

مذکورہ بالا عبارت ظاہر کرتی ہے کہ زمین و آسمان میں پائی جانے والی تمام مخلوقات و عجائبات عدل و انصاف سے اپنی دی ہوئی ذمہ داری پر گامزن ہیں۔ اس وسیع و عریض کائنات میں انسان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دنیا کیتمام اشیاء کو اس کے زیر تسلط کر دیا گیا ہے۔ ان میں جاندار اشیاء بھی ہیں اور بے جان اشیاء بھی۔ ایکذرے (ایٹم) سے لے کر سورج جیسے وسیع فلکی اجسام سبھی کو انسان کی خدمت و فائدے کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔

سعید بن علی قحطانیؒ "العروۃ الوثقیٰ" میں رقمطراز ہیں:

" فقد شمل هذا الامتنان جميع النعم: الظاهرة والباطنة، الحسيّة والمعنوية، فجميع ما في السموات والأرض قد سُخّر لهذا الإنسان، وهو شامل لأجرام السموات والأرض، وما

---

[1] الحجر، 15:85

[2] محمد بن جرير الطبرى، جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 2000 م، 128/17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أودع فيهما من: الشمس، والقمر، والكواكب، والثوابت والسيارات، والجبال، والبحار، والأنهار، وأنواع الحيوانات"[1]

اللہ تعالیٰ نے زمین میں موجود تمام قدرتی وسائل و ذرائع کو انسان کے زیرِ تسلط کیا ہے، اجرامِ فلکی، چاند، سورج، ستارے، سیارے، زمین، ہوا، پانی، معدنیات، مٹی، پہاڑ، جنگلات، حیوانات، دریا، سمندر وغیرہ قدرتی وسائل ہیں جو انسانی زندگی کی بقا کے ضامن ہیں۔ زمین اور اس میں موجود تمام قدرتی وسائل و ذرائع اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسان کے نفع کے لیے پیدا کیے ہیں۔

ہارون یحییٰ رقمطراز ہیں:

"All the elements whose existence serve some function in human life. Not of them is either superfluous or purposeless. This situation is further evidence that the universe was created by Allah for mankind."[2]

اس حقیقت کو غیر مسلم سائنسدان اور مفکرین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کائنات اور اس میں موجود قدرتی وسائل و ذرائع کو خاص طور پر انسان کی رہائش کو ممکن بنانے کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔

ایک غیر مسلم سائنسدان "ڈینٹن" کے مطابق کائنات کی تخلیق کا مقصد یوں ہے:

"The Universe was specially created to make humane life possible."[3]

امام ابوالبرکات نسفیؒ قدرتی وسائل کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہیں:

"{والأرض وضعها} خفضها مدحورة على الماء {لِلأَنَامِ} للخلق وهو كل ما على ظهر الأرض من دابة وعن الحسن الإنس والجن فهي كالمهاد لهم يتصرفون فوقها "[4]

---

[1] سعيد بن علي بن وهف القحطاني، العروة الوثقى في ضوء الكتاب والسُّنَّة، مطبعة سفير، الرياض، مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان، الرياض، 126/1

[2] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe, P.168

[3] Ibid,P.30

[4] أبو البركات عبد الله بن أحمد النسفي، تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل) ، دار الكلم الطيب، بيروت، 1998 م، 411/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان گنت قدرتی وسائل انسان کے فائدے اور زمین کی آرائش زیبائش کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور تمام قدرتی وسائل کو انسان کے زیرِ تسلط کر دیا گیا ہے۔ سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 13 میں بتایا گیا ہے کہ لوگوں کے لیے معدن (سونا، چاندی)، حیواناتی وسائل (گھوڑے، مویشی) اور نباتاتی وسائل (زرعی کھیت) کو بڑا خوش آئند اور زینت بنا دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ قدرت سے طرف سے پیدا کردہ اشیا کا ایک مقصد انسان کی جمالیاتی حس کی تسکین کے لئے زینت و سجاوٹ کا بندوبست بھی ہے۔

قدرتی وسائل پر تحقیق (Research on Natural Resources)

اسلام زمین اور اس میں پائے جانے والے فطرتی عناصر اور اس سے متعلق مسائل پر ایک ہمہ جہتی نقطۂ نظر رکھتا ہے۔ شریعت اسلامی انسان کے دیگر جان داروں (نباتات و حیوانات)، طبعی ماحول اور سماجی ماحول سے متعلق واضح ہدایات رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت و مصلحت ہے۔ متعدد آیات میں کائنات کے رموز و اسرار میں غور و فکر کرنے اور ان کی تعلیم و تحقیق کی ترغیب و تاکید کی گئی ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

" اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ "[1]

"کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کے انتظام پر کبھی غور نہیں کیا اور کسی چیز کو بھی جو خدا نے پیدا کی ہے آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا؟"

امام بیضاویؒ رقمطراز ہیں:

" أَوَلَمْ يَنْظُرُوا نظر استدلال. فِي مَلَكُوتِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ وَما خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ مما يقع عليه اسم الشيء من الأجناس التي لا يمكن حصرها ليدلهم على كمال قدرة صانعها، ووحدة مبدعها وعظم شأن مالكها، ومتولي أمرها ليظهر لهم صحة ما يدعوهم إليه"[2]

---

[1] الاعراف 7:185

[2] ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر البيضاوي، أنوار التنزيل وأسرار التأويل، دار إحياء التراث العربي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں متعدد قدرتی وسائل و ذرائع کا تذکرہ موجود ہے اور متعدد آیاتِ قرآنی بنی نوع انسان کو ترغیب دلاتی ہیں کہ وہ ان قدرتی وسائل و ذرائع کے بارے گہرائی سے فکر و تدبر کریں۔ عالمی سائنسی ماہرین بھی قرآنی صداقتوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسلام اور سائنس میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ"[1]

"یقیناً رات اور دن کے الٹ پھیر میں اور ہر اس چیز میں جو اللہ نے زمین اور آسمانوں میں پیدا کی ہے، نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ﴿غلط بینی و غلط روی سے﴾ بچنا چاہتے ہیں۔"

امام فخر الدین رازیؒ نے مفاتیح الغیب میں سائنسی علوم فلکیات، آبیات، بحریات، معدنیات، نباتیات، حیوانیات کے حصول کا تذکرہ کیا ہے۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں:

"الْأَحْوَالُ الْحَادِثَةُ فِي الْعَنَاصِرِ الْأَرْبَعَةِ، وَيَدْخُلُ فِيهَا أَحْوَالُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ وَالسَّحَابِ وَالْأَمْطَارِ وَالثُّلُوجِ وَيَدْخُلُ فِيهَا أَيْضًا أَحْوَالُ الْبِحَارِ، وَأَحْوَالُ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ، وَأَحْوَالُ الصَّوَاعِقِ وَالزَّلَازِلِ وَالْخَسْفِ. وَثَانِيهَا: أَحْوَالُ الْمَعَادِنِ وَهِيَ عَجِيبَةٌ كَثِيرَةٌ. وَثَالِثُهَا: اخْتِلَافُ أَحْوَالِ النَّبَاتِ. وَرَابِعُهَا: اخْتِلَافُ أَحْوَالِ الْحَيَوَانَاتِ"[2]

مذکورہ بالا دلائل و براھین دلالت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارض و سماء اور ان میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کا بے مقصد نہیں بنایا۔ یہ وسائل و ذرائع کو انسان کی سہولت و آسائش لئے مصروفِ عمل ہیں۔ قدرتی وسائل کے علوم پر تعلیم و تحقیق کرنا اسلامی احکام و ہدایات کے عین مطابق ہے۔

بیروت، 1418 ھ، 44/3

[1] یونس،6:10

[2] أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين الملقب بفخر الدين الرازي، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 210/17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدرتی وسائل میں فہم وادراک (Percieving Skill of Natural Resources)

اللہ تعالیٰ نے قدرتی وسائل و ذرائع (حیوانات، نباتات ومعدنیات و جمادات) میں فہم و ادراک پیدا کر دیا ہے، جس سے وہ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ بے جان اشیاء میں بھی خوفِ الٰہی کا ادراک پایا جاتا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق پتھر اللہ تعالیٰ کی ذات کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور ان کا ریزہ ریزہ ہو جانا خشیتِ الٰہی کی علامت ہے۔ پہاڑ، پودے اور درخت خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ سنگریزے، نبادات، جمادات، حیوانات اور پانی کے قطرے بھی ذاتِ باری تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں رطب اللسان ہیں۔ پہاڑ حضرت داؤدؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے تھے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں باور کروایا گیا ہے کہ کائنات کی کل اشیاء اللہ کی تسبیح و تحمید کرتی ہیں۔

قرآن کریم میں موجوداتِ کائنات کی تسبیح و تحمید کو بیان کیا گیا ہے:

"أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ"[1]

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں؟ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے، اور یہ سب جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔"

ابن عطیہ الاندلسیؒ لکھتے ہیں:

" قال المفسرون قوله مَنْ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ عامة لكل شيء من له عقل وسائر الجمادات"[2]

کائنات کی ہر چیز زندہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ زندہ چیزوں میں بھی ہائیڈروجن ایٹم استعمال ہوتے ہیں اور خود ہائیڈروجن گیس میں ہائیڈروجن ہے، لیکن یہ ہمارا مغالطہ ہے کہ ہائیڈروجن

---

[1] النور، 24:41

[2] ابن عطية الأندلسي، المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، دار الكتب العلمية بيروت1422 هـ، 188/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیس مردہ ہے۔ سب اشیاء زندہ ہیں اور سب تسبیح پڑھتے ہیں۔[1]

ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں:

"قوله عزّ وجلّ: سَبَّحَ لِلَّهِ ما فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ أمّا تسبيح ما يعقل، فمعلوم، وتسبيح ما لا يعقل، قد ذكرنا معناه في قوله عزّ وجلّ: وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ"[2]

مذکورہ تشریحات و توضیحات سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات میں موجود تمام قدرتی وسائل و ذرائع فہم و ادراک رکھتے ہیں جس انسانی علم ادراک نہیں کر سکتا۔ قدرتی وسائل و ذرائع کی قدر و قیمت اور اہمیت کھل کر واضح ہو جاتی ہے۔

مٹی (Soil)

اللہ تعالیٰ نے ہر قدرتی وسیلے کو مفید اور خوبصورت بنایا ہے۔ مٹی کے شرف و عظمت کی داستان طویل ہے اشرف المخلوقات کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ"[3]

"جو چیز بھی اس نے بنائی خوب ہی بنائی اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی"

انسان تین عناصر مٹی، ہوا اور پانی پر مشتمل ہے۔ معروف یونانی فلاسفر "ارسطو کے مطابق ہر چیز کے چار بنیادی عناصر ہیں۔ مٹی ان

میں سے ایک ہے۔ ہر چیز چار عناصر مٹی، آگ، پانی اور ہوا سے مل کر بنی ہے۔

ابو بکر احمد اپنے ایک آرٹیکل میں مٹی کی اہمیت و افادیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"God has made the land a source of sustenance and livelihood for us and other living creatures: He has made soil fertile to grow the

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 14 جون 2019ء

[2] عبدالرحمٰن ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، دارلکتاب۔عربی بیروت، 1422ھ، 232/4

[3] السجدہ، 32:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

vegetation upon which we and all animal life depend."[1]

ثابت ہوا کہ مٹی بہت قیمتی قدرتی وسیلہ ہے۔ یہ سیارہ زمین پر اپنی فراوانی کی وجہ سے سستی ہے۔ یہ اپنے اندر پانی ذخیرہ کرتی ہے اور اس میں بیج پھوٹ سکتا ہے۔ پھر اس سے پھوٹنے والا پودا آکسیجن پیدا کرتا ہے اور اس آکسیجن کو زمین کی کشش ثقل فرار نہیں ہونے دیتی ہے۔ مٹی جانداروں کے لیے خاص الخاص تحفہ ہے۔ زمین کی کشش ثقل سے نکلا جائے تو زندگی بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ اگر کلی کی جائے تو پانی نیچے جانے کی بجائے آپ کے منہ کے آگے نہیں ہی پڑا رہ جائے گا۔ صفائی کرنا مشکل ہو جائے۔ جبکہ سیارہ زمین کی مٹی سب کچھ جذب کر لیتی ہے۔ زمین کی کشش ثقل پانی کو بھی فرار نہیں ہونے دیتی۔ زمین پر ہر قدرتی وسیلے کا پورا انظام موجود ہے۔

بھارت کے جغرافیہ دان ایم ایس راؤ لکھتے ہیں:

"Biotic Complex: Refers to the interacting complex of soils, plants and animals that, in response to climatic and other environmental conditions, forms a varied covering over much of the earth."[2]

پاکستان دنیا کی زرخیز ترین مٹی رکھتا ہے۔ پاکستان کرہ ارض پہ بہترین معدنی وسائل رکھنے والی سرزمین ہے۔ پاکستانی قوم دنیا کی سات ذہین اقوام میں سے ایک ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ تقریباً 79 ملین ہیکٹر ہے۔ تقریباً ان 23 ملین ہیکٹر قابلِ کاشت زمین ہے۔ جو کل رقبے کا 28 فیصد بنتا ہے۔ 16 ملین ہیکٹر رقبہ زیرِ کاشت ہے جبکہ اسکا نصف سے زائد یعنی 8 ملین ہیکٹر سے زائد رقبہ فصلوں کو ترس رہا ہے۔

ہوا (Air)

ہوا ایک اہم ترین قدرتی وسیلہ ہے۔ کرہ ارض پر زندگی کی روانی کے لئے ہوا لازمی عنصر ہے۔ ہوا کے بغیر

---

[1] Abūbakar Ahmad Bakadar,Isāmic Principles for the Conservation of the Natural Environment, (Isām ant the Environment: Edited by A R Agwān) ,p.79

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography,p.42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک لمحہ بھی سانس لینا دشوار ہوتا ہے۔ نور للغات میں ہوا کے معنی "وہ فضا جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔"[1] بیان کئے گئے ہیں۔

بھارت کے ماہر جغرافیہ ایم۔ ایس راؤ "فضا" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"The Earth`s atmosphere consists mainly of nitrogen (78 percent by volume) and oxygen (21 percent) .Of the other constituents the most abundant are water vapor, argon and carbon dioxide."[2]

کرہ ارض کی فضا میں نائٹروجن 78 فیصد، آکسیجن 21 فیصد، پانی کے بخارات، آرگون اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"Proportion and chain nitrogen ,oxygen and carbon dioxide in the air ,spread of seas on 3/4th of the globe ,the distance of Earth from the sun ,the bending of the earth`s centre ,daily and annual circulations of the earth and their duration and such other states have made the environment proper and balanced for human life."[3]

معروف و مشہور سائنسدان جیرلڈ بیوس کے مطابق ہوا کا خول 200 اور 300 میل کے درمیان ہے۔ عام ماہرین 500 سے 600 میل تک ہوا کی موجودگی کے قائل ہیں البتہ 25 میل سے اوپر ہوا کا احساس نہیں ہوتا۔ ہوا باقاعدہ وزن رکھتی ہے۔ کرہ ارض کے گرد ہوائی کمبل ہمارے جسم کے ہر مربع انچ پر قریباً 15 پونڈ کا دباؤ ڈالتا ہے۔ 5 سے 6 میل کی بلندی پر بیرونی ہوا کا دباؤ کم ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوہِ ہمالیہ کی چوٹیاں سر کرتے وقت کوہِ پیما آکسیجن ساتھ لے جاتے ہیں۔ چاند پر ہوا نہیں ہے۔ ہوا میں آبی اور خاکی

---

[1] نور الدین، مولوی، نور اللغات (دوئم)، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طبع سوم 2006ء، ص۔ 2053

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography ,p.25

[3] Kibla Ayāz, Dr.,Conservation and Isām,p.34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذرات آئینہ کی طرح روشنی منعکس کر کے وہ ذرات سائے اور کمروں میں بھیجتے ہیں۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو کمروں اور میں گھٹاٹوپ تاریکی ہوتی۔ چونکہ چاند پر ہوا نہیں ہے اس لیے وہاں سائے میں رات کا سماں ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی میں موجود تیز بنفشی شعائیں کسی زندہ چیز پر زیادہ مقدار میں پڑتی رہیں تو وہ چیز مر جاتی ہے۔ زمین کا ہوائی غلاف ان خطرناک شعاعوں کو بڑی حد تک کمزور کر دیتا ہے۔[1]

بقائے حیات کے لئے ہوا کے کردار کو ایک سکالر اسطرح بیان کرتا ہے:

> "This element is no less important than water for the perpetuation and preservation of life. Nearly all terrestrial creatures are utterly dependent on the air they breathe."[2]

ہوا اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کے بغیر زندگی ناممکن ہے، جدید سائنس کے مطابق سانس کے ذریعے آکسیجن جسم میں داخل ہوتی ہے اور جسم کے ہر حصے میں پہنچ کر غذا کو تحلیل کرنے اور توانائی پیدا کرتی ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے جو جاندار کے لیے ایک زہریلی گیس ہے۔ خون اسے جسم کے ہر حصے سے لا کر پھیپھڑوں میں چھوڑ دیتا ہے جہاں سے یہ سانس کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے۔[3] کرہ باد زمین سے قریباً 500 کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ ہوا کرہ باد کا اہم حصہ ہے۔ ہوا کے بغیر زمین پر زندگی، بارش، دھوپ، بادل، گرمی، سردی، برف وغیرہ کا تصور نہیں جا سکتا۔ کرہ ارض پر ہوا کی موجودگی زندگی کی علامت ہے۔ ایک صحت مند انسان روزانہ 16 کلو گرام ہوا سانس کے ذریعے استعمال کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] محمد موسیٰ، فلکیات جدیدہ، ادارہ تصنیف و ادب لاہور، 1392ھ، ص۔87-88

[2] Abū Bakr Ahmad Bakadar,Isᾱmic Principles for the Conservation of the Natural Environment ,p.78

[3] قاسمی، ولی اللہ مجید، اسلام اور ماحولیات کا تحفظ، سہ ماہی تحقیقات اسلامی، جولائی–ستمبر 2018ء، ص۔40-41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ "[1]

"ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، بیشمار نشانیاں ہیں۔"

بنی نوع انسان کے لیے ٹھنڈی، گرم، جنوبی، شمالی، شرقی اور غربی ہوائیں فائدہ مند ہیں۔ یہ ہوائیں بارش کا پانی لے کر اللہ کے حکم سے کرہ ارض کے گوشے گوشے میں پہنچاتی ہیں اور کرہ ارض کے ماحول کو انسانی حیات کے لئے ساز گار بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔

اس ضمن میں ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

> "The lowest atmosphere layer, the troposphere, which contains most of the clouds and water vapor, is heated by infrared radiation from the ground; its temperature falls with increasing height."[2]

خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے ہوا ایسی شے ہے کہ اس کے بغیر کوئی ذی روح چند لمحے بھی زندہ رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس لیے قدرت نے اس سے سارا کرہ ارض دوسری تمام ضروریاتِ زندگی سے گھیر کر اسے ہر وقت ہر لمحہ موجود رکھا ہے اور ہر جاندار حسبِ ضرورت بغیر کسی روک ٹوک کے نہایت آسانی سے ہر لمحہ اسے استعمال میں لاتا رہتا ہے۔[3] حضرت سلیمانؑ کے لیے ہوا تابع ہو گئی جو صبح وشام کے ہر وقفے میں ان کے تخت کو لیکر ایک ماہ کا فاصلہ کر لیا کرتی تھی۔ سورہ الانبیاء آیت: 81 کی رو سے حضرت سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا گیا۔ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی ہوتی۔ نہ صرف پرندوں کی پرواز بلکہ ہوا کے اس سلیمانی جہاز نے بھی انسان کو یہ مفروضہ دیا تھا جس کی بنیاد پر وہ ہوائی جہاز اڑا کر فضاؤں کو مسخر کرنے میں کامیاب و کامران ہوا۔

---

[1] البقرہ، 2:164

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography,p.25

[3] فارابی، فضل کریم، اسلامی اصول صحت، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، 1991ء، ص۔15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا کا معیار اس وقت معیاری ہوتا ہے جب ہوا میں آلودگی کے عناصر کم مقدار میں ہوں۔ زندگی کی بقا کے لیے تازہ اور صاف ہوا ناگزیر ہے۔ ہوا کے بغیر جاندار ایک منٹ بھی زندہ رہنا محال ہو جاتا ہے۔ زمین میں آکسیجن اتنی بے پناہ رکھی گئی ہے۔ کہ ہر جگہ اور ہر جاندار کے لیے موجود ہے۔ اور اس کی صفائی اور آمد کا مسلسل انتظام ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے۔ دورِ حاضر میں انسان خود اپنے عمل سے اس قدرتی عطیہ کو اپنے عمل سے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مغرب نے ایسے ہتھیار تیار کر لیے ہیں کہ جب کسی علاقے میں اس کا استعمال ہو تو کچھ وقفہ کے لے آکسیجن ختم کر دے۔[1]

ہوا میں نائٹروجن، آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسی گیسیں انسانی صحت کے لئے موزوں اور متوازن مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہوا پودوں کی بارآوری میں خاص حصہ ڈالتی ہے۔ بعض نر اور مادہ پھول قریب قریب ہوتے ہیں۔ جب ہوا یا کسی اور ذریعے سے شاخیں ہلتی ہیں تو پولن مادہ پھول پر گرتا ہے۔ اگر نر اور مادہ دور دور ہوں تو یہ کام ہوا سر انجام دیتی ہے۔

پانی(Water)

پانی کرہ ارض کا بنیادی اور ایک اہم قدرتی وسیلہ ہے۔ پانی میں اللہ تعالیٰ نے صحت اور بقائے حیات کی صفت رکھی ہے۔ اسلام نے پانی کے تحفظ کو بڑی اہمیت دی ہے۔ پانی ایسا سرمایہ ہے جو تمام قیمتی اشیاء سے زیادہ قیمتی ہے۔ اٹلی کے ماہر حیاتِ نو "لی نارڈو" لکھتے ہیں:

"Water is the driving force of all nature."[2]

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں:

"كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ"[3]

ہر شے کی بقا کا انحصار پانی دستیابی پر ہے۔ پانی سے بھی ہر شے کا وجود میں آنا مسلمہ حقیقت ہے۔ جدید

---

[1] خالد سیف اللہ رحمانی، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، انڈیا، 2012ء، ص۔ 7

[2] Natura,quarterly magazine,WWF Pakistan ,vol 42 ,Issue 1 ,2018

[3] أبو عبد الله الحاكم، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية، بيروت، 1411ھ، حدیث، 7278

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہرینِ علم الحیات کی تحقیق کے مطابق ہر جاندار کی ترکیب میں اصلی مادہ پروٹوپلازم کا ہوتا ہے اور یہ پانی کا بنا ہوا ہے۔ تمام جاندار چیزوں کا کا اصلی مادہ پانی ہی ہے۔ پانی کے دانشمندانہ استعمال، اسے متعلقہ بہتر پالیسیوں، قوانین اور اقدامات کے عمل کو تقویت دینے کی غرض سے دنیا کے کم و بیش دنیا کے ہر ملک میں برس 22 مارچ کو پانی کا گلوبل ڈے مناتے ہیں۔

معدنیات (Minerals)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی معاشی و مالی اور دوسری اہم ضروریات کی تکمیل کے لئے زمین کے اندر معدنیات پیدا کی ہیں۔ انسان شروع سے ہی معدنی وسائل سے استفادہ کرتا آیا ہے۔ سونا، چاندی، تانبا اور لوہا اہم معدنیات ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے۔ نمک، پیٹرولیم، قدرتی گیس اور کوئلہ وغیرہ کا تعلق بھی معدن سے ہے۔ یہ ناقابل تجدید وسائل میں سے ہیں اس لئے انہیں انتہائی سمجھداری سے استعمال کرنا چاہئے۔

نباتات (Plants)

نباتات کرہ ارض پر انسانی حیات کو برقرار رکھنے کے لئے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرہ ارض کو مختلف انواع و اقسام کے نباتات سے مزین کیا ہے۔ پودوں سے بے ادویات بھی بنائی جاتی ہیں۔ ایک اوسط سائز کا درخت دو خاندانوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے ہوا میں کافی آکسیجن پیدا کر دیتا ہے۔

حیوانات (Animals)

حیواناتی وسائل انسانی زندگی کے حسن اور اس کی معیشت دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، ان کی کھالیں، دانت ہمیشہ سے ملبوسات اور خوبصورتی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض جانوروں سے دودھ اور گوشت استعمال ہوتا ہے۔ بعض جانوروں کو بار برداری اور زرعی مقاصد کے لیے زیرِ استعمال ہوتے ہیں۔[1] بہت سارے حیوانات ہیں، جن کا تذکرہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ جن میں حیوانات (چرندو

[1] نیشنل ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن، اسلام اور ماحول، پشاور، مارچ 2003ء، ص۔29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرند) کا ذکر آتا ہے۔ متعدد حیوانات نوع انسانی کی آرائش و زیبائش اور آسائش و آرام کا باعث ہیں۔ ان کی کھالوں سے سامانِ حرب، مشکیزے، لباس اور دوسری کارآمد اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

قدرتی وسائل کا تحفظ

زمین اور نسلِ انسانی کے لیے اللہ تعالیٰ کا عظیم تحفہ ہے، جس کے حسن و جمال کو قدرتی وسائل و ذرائع دو بالا کرتے ہیں۔ کرہ ارض کی سطح اور اندرونی حصوں میں بے شمار مفید اور قیمتی قدرتی وسائل موجود ہیں۔ چونکہ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے لہٰذا زمین اور اس کے قدرتی وسائل کی ذمہ داری بھی انسان پر عائد ہوتی ہے۔ نام نہاد ترقی و خوشحالی اور آسائش و آرام کی آڑ میں زمین کے فطرتی حسن و جمال کو بے دردی اور تسلسل سے مسخ کیا جارہا ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر قدرتی وسائل کا درست استعمال اور تحفظ بنی نوع انسان کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ قدرتی وسائل و ذرائع کا غیر دانشمندانہ استعمال جاری و ساری ہے، قدرتی وسائل کے ضیاع کا سب سے بڑا سبب عوام الناس میں قدرتی وسائل کی اہمیت و افادیت کے بارے میں شعور کی کمی ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی اور انجنیئرنگ و میڈیکل کے شعبہ جات میں کمالات و جمالات کتنے ہی زیادہ ہوں پھر بھی انسانی و حیوانی زندگی کی بقا کا دارومدار اور انحصار حیاتیاتی و قدرتی وسائل کے تحفظ اور درست استعمال پر ہے۔

کنزرویشن (Conservation)

قدرتی وسائل و ذرائع کے تحفظ کو سائنسی اور انگریزی زبان میں "کنزرویشن" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

امریکی ماہر جنگلات لکھتا ہے:

"Conservation means the wise use of the earth and its resources for the lasting good of men" [1]

ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

[1] Natura,quarterly magazine,WWF Pakistan ,vol 42 ,Issue 1 ,2018

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Conservation means that nature be kept in as pristine a state as possible.It means the wise use and not miserly hoarding of natural resources,"[1]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار "کنزرویشن" کے بارے میں لکھتا ہے:

"Planned management of a natural resource or the total environment of a particular ecosystem to prevent exploitation, pollution,destruction ,or neglect and to ensure the future use of the resource."[2]

ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

"Refers to the preservation from destruction of natural resources (soil, vegetation, animals) by careful control and management, for the benefit of posterity."[3]

"کنزرویشن" کا مفہوم و مطلب زمین اور اس میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کا دانشمندانہ استعمال ہے تاکہ ان کارآمد اور قیمتی وسائل کا فائدہ و نفع دیرپا ہو۔ قدرتی وسائل کے دانشمندانہ استعمال سے مراد قدرتی وسائل کا ضیاع نہ کرنا ہے تاکہ آنے والی نسلیں بھی ان وسائل و ذرائع سے مسفید و مستفیض ہو سکیں۔

Donald Worster قدرتی وسائل کے تحفظ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اسطرح کرتا ہے:

"One of the most important ethical issues raised anywhere in the past few decades has been whether nature has an order, a pattern that we human are bent to understand and respect and preserve."[4]

---

[1] Kibla Ayāz,Dr.,Conservation and Isām,p.15

[2] The New Encyclopedia Britannica,Volume 3 ,p.553

[3] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.81

[4] Worster, Donald, Nature`s Economy: A History of Ecological Ideas, Cambrdge

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہ ہے کہ بطور انسان ہمارا فرض ہے کہ قدرتی وسائل کے تحفظ کی اہمیت و افادیت کا فہم و ادراک حاصل کریں اور انسان کا اخلاقی فرض ہے کہ قدرتی وسائل کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Care of any delicate, fragile, entity; used particularly of the natural environment, or biosphere.[1]

مذکورہ بالا عبارت کے مطابق قدرتی وسائل کے تحفظ سے مراد کرہ ارض پر ہر قدرتی وسیلے کی دیکھ بھال کرنا اور قدرتی ماحول اور حیاتیاتی وسائل کا خصوصی خیال رکھنا ہے۔ قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے ایسے اقدامات اٹھانا ضروری ہے جس سے قدرتی ذخائر کی بچت ہو، کرہ ارض پر منفی انسانی سرگرمیوں کو محدود کر دیا جائے، ایسی آلودگی کا تدارک کیا جائے جس سے جانداروں کی انواع خطرات میں گر جائیں یا قدرتی ماحول میں منفی تبدیلیاں پیدا ہو جائیں۔ پودوں کی خطرات میں گری ہوئی انواع کی نشوونما کرنا اور معدومی کے خطرے سے دوچار جانوروں کے شکار کی روک تھام کا بندوبست کرنا بھی قدرتی وسائل کے تحفظ میں شامل و داخل ہے۔ دورِ حاضر میں قدرتی وسائل کا تحفظ عالمی مسئلہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

خلیفۃ الارض (Vicegerent of Earth)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کرہ ارض پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور زمین اور اس کے اندر چھپے خزانوں کو اس کے تابع کر دیا۔ انسان نے نام نہاد ترقی کی آڑ میں زمین کی خوبصورتی کو مسخ کرنا شروع کر دیا ہے، انسان کا فرض ہے کہ قدرتی وسائل و ذرائع کو ایسے دانشمندانہ طریقے سے استعمال میں لائے کہ آئندہ نسلیں بھی

University Press, 1977, p.ix

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File Publications, Oxford, England, 1988,p.68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھرپور مستفید و مستفیض ہو سکیں، کیونکہ قدرتی وسائل آئندہ نسلوں کا حق ہے۔ انسان نے وسیع پیمانے پر قدرتی وسائل کا بے دریغ ضیاع کیا ہے اور زمین کی خوبصورتی کو خراب کر دیا ہے۔ دورِ حاضر میں زمین کی بگڑتی ہوئی صورتحال انسان کے بہت بڑا چیلنج ہے، زمین اور قدرتی وسائل کی تباہی و بربادی کا ذمہ دار انسان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے نائب کا درجہ دیکر اتارا ہے۔ پوری کائنات میں صرف زمین ہی ایسا مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً "[1]

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

معروف مسلم سکالر عبدالحمید اپنے تحقیقی مقالے میں خلیفہ کی ذمہ داریاں یوں بیان کرتے ہیں:

> "Among contemporary Muslim commentators it is often held that, according to Isᾱmic principles, a man who does not work to tap the resources of the earth and the universe is a disobedient servant of Allah does not work for the purpose for which he has been created"[2]

خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کسی کی ملک میں اس کے تفویض کردہ اختیارات اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال کرے۔ خلیفہ مالک نہیں ہوتا، بلکہ اصل مالک کا نائب ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات ذاتی نہیں ہوتے، بلکہ مالک کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے منشا کے مطابق کام کرنے کا حق نہیں رکھتا، بلکہ اس کا کام مالک کے منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ خود اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھے اور تفویض کردہ اختیارات کو من مانے طریقے سے استعمال کرنے لگے، یا اصل مالک کے سوا کسی اور کو مالک تسلیم کر کے اس کے منشا کی پیروی اور اس کے احکام کی تعمیل کرنے لگے، تو یہ سب غداری اور بغاوت کے افعال ہونگے۔[3] اگر زمین اور اس

---

[1] البقرہ، 2 :30

[2] 'Abd-al-Ḥamīd, Exploring the Isᾱmic Environment Ethics,p.39

[3] مودودیؒ، مولانا، سید، تفہیم القرآن (جلد اول)، ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور، دسمبر 2013ء ص۔62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ماحول کا مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی حدود و قیود سے تجاوز کرتے ہوئے قدرتی وسائل وذرائع کا بے دردی اور بے رحمی سے استحصال کر رہا ہے۔

معروف محقق اے-آر-اگوان اسلام میں خلیفہ کے تصور کو واضح کرتے ہیں:

"In Isᾱm , humanity is the wise inheritor , (khalifah) of the planetary ecosystem as well as the one for whom all things in the earth life may fully benefit from the bounties of nature."[1]

اس تناظر میں ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"A man advances his own destruction by exercising unjust control over natural resources."[2]

دورِ جدید میں ہونے والی قدرتی وسائل کی تباہی و بربادی اور موسمیاتی تبدیلیوں کا ذمہ دار جدید انسان اور اس کی منفی سرگرمیاں ہیں۔

معروف مسلم مفکر حسین نصر رقمطراز ہیں:

"It means the dominion over things which man is allowed to exercise only on the condition that it be according to God ,laws and precisely because he is God`s vicegerent on Earth."[3]

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ساری چیزیں انسان کے فائدے کے لیے ہیں اور خاص مقدار میں ہیں۔ ان سارے قدرتی وسائل میں حد درجہ توازن اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ انسان اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ انسان قدرتی وسائل کا مالک نہیں بلکہ محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جس موزونیت اور

---

[1] A. R. Agwᾱn, Isᾱm and the Environment, P.5

[2] Kibla Ayᾱz,Dr.,Conservation and Isᾱm,p.23

[3] Seyyed Hossein,The Need for a Sacred Science,Routledge, 2005,p.134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تناسب کو قائم کیا ہے اور انسان ہی اسکی بقا کا ذمہ دار ہے۔[1] قدرتی وسائل کی اہمیت کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے آلودگی جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، وسیع پیمانے پر جنگلات کی کٹائی، جنگلی حیات کا غیر قانونی شکار اور باغیچوں کے غلط استعمال سے قدرتی وسائل و ذرائع تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔

بریگیڈیئر (ر) مختار احمد اظہارِ خیال کرتے ہیں:

"Elements such as pollution ,lack of awareness of importance of natural resources ,massive cutting of forests, illegal hunting of wildlife and misuse of orchards are destroying the resources."[2]

اسلامی نظریہ حیات کے مطابق خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تحفظ کرنا ضروری ہے۔ یہ خارجی نعمتیں قدرتی وسائل پر مشتمل ہیں جن سے انسان کسب معاش کرتا ہے لہٰذا یہ ضروری ٹھہرا کہ ان وسائل سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جائے۔ قابل کاشت زمین ہو یا دھاتوں کے خزانے۔ تند خو سمندر ہوں یا وسیع و عریض فضائیں، نباتات و جمادات کے ذخیرے ہوں یا حیوانات کی قسمیں۔ کھلی وادیاں ہوں یا بلند و بالا پہاڑ۔ ان سب سے کام لیکر معیشت کو مضبوط و مستحکم بنانا منشائے ایزدی کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔[3]

آبادی (Population)

پاکستان میں انسانی آبادی انتہائی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس لئے بڑھتی ہوئی آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر قدرتی وسائل کا تحفظ بہت ضروری ہے۔

ڈاکٹر فضل کریم لکھتے ہیں:

"Pakistan possesses a large population, modest resources and low technology. Resources are not fully developed; the standard of living is

---

[1] قاسمی، ولی اللہ مجید، مولانا، اسلام اور ماحولیات کا تحفظ، سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی، جولائی۔ ستمبر 2018ء، ص۔29

[2] Kibla Ayāz Dr.,Conservation and Isām,p-9

[3] ڈاکٹر رفیق احمد، اسلامی معاشی اقدار اور اجتہاد کی اساس، القلم، جامعہ پنجاب لاہور 1993، ص۔81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

low and Pakistan is counted as a poor counry. The population is growing at an explosive rate. The population doubled in 50 years from 1901 to 1951 and it doubled again in 21 years from 1951 to 1952... The population in 1981 was 84.3 million.This will increase to 150 million by AD 2000 if the present growth rate continoues.This large population has to be fed, housed and clothed and it will depend on how best we make use of our environment, climate , land, water, and minerals."[1]

مذکورہ بالا عبارت میں مذکورہ حقائق و شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ہمیں معدنیات، پانی اور دوسرے قدرتی وسائل کا استعمال انتہائی دانشمندی اور اعتدال و میانہ روی سے کرنا چاہئے۔

مغرب اور کنزرویشن

مغرب میں چند صدیاں قبل قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں بیداری آئی ہے۔ مغرب میں قدرتی وسائل کے تحفظ کے قوانین منظور کئے گئے اور سرکاری اور نجی سطح پر مختلف سوسائٹیاں قائم ہوئیں۔ امریکہ میں آج سے سو سال پہلے قدرتی وسائل کے تحفظ کی اصطلاح کا ظہور ہوا اور اس پر مختلف طریقوں سے عمل درآمد کا آغاز ہوا۔

اس تناظر میں ایک مغربی مصنف لکھتا ہے:

"For more than a century, the United States had exprerimented with the management of natural resources including forests, forage, soil, fisheries, wildlife, water, and minerals.."[2]

---

[1] Fazle Karīm Khān, A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press Oxford,1991,p.67

[2] Mar L, Miller, Richard P. Gale, Perry J. Brown, Natural Resource Manangement Systems, Westview Press ,Boulder and London,1987, p.3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحفظِ وسائل کی اصطلاح مغربی ممالک میں سے سب سے پہلے امریکہ میں استعمال ہوئی۔ قدرتی جنگلات، جنگلی حیات، پانی اور معدنیات وغیرہ کے تحفظ کے لئے کاوش کی گئی۔ انسان کے لئے قدرتی وسائل کا تحفظ انتہائی ضروری ہے، اس میں جنگلی جانور، عمارتی لکڑی، زرخیز زمین اور چراگاہیں شامل ہیں، ابتداء یورپ میں ہوئی، امریکہ میں 1871ء میں ابتداء ہوئی۔ جب فشریز کمشنر کا عہدہ قائم کیا گیا، 1891ء میں۔ 1909ء میں قومی تحفظ کا کمیشن اور 1916ء میں نیشنل سروس کا قیام عمل میں آیا۔ تھیوڈور، روزویلٹ اور گفرڈ پنچاٹ مشہور امریکی لیڈر گزرے ہیں۔ پاکستان میں صدر ایوب خاں کی حکومت نے محکمہ جنگلات، ماہی گیری اور محکمہ معدنی وسائل کی از سر نو تنظیم کی۔ زمین کی خرابیوں، سیم، تھور کے خاتمے کے لیے امریکی حکومت نے مدد کی۔[1]

International Union for the Conservation of Nature and Natural Resources	**IUCN**
World Wild Fund For Nature	**WWF**
Natural Wildlife Federation	**NWF**
United Nations Development Program	**UNDP**
Geological Survey of Pakistan	**GSP**
Gloabal Forest Watch	**GFW**
Green Peace	**GP**
World Resourcs Institute	**WRI**
International Referral System	**IRS**
World Conservation Union	**WCU**

بین الاقوامی ادارہ برائے تحفظ قدرتی وسائل (IUCN)

بین الاقوامی ادارہ برائے تحفظ قدرتی وسائل International Union for the Conservation of Nature and Natural Resources قدرتی وسائل کے تحفظ کا عالمی ادارہ ہے جس کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"In 1948 an international conference was held at Fontainebleau at which 33

[1] اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، 1988ء، ص۔1132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

countries were represented and founded the International Union for the protection of Nature, renamed in 1956 the international Union for the Conservation of Nature and Natural Resources. This organization promotes nature conservation from a scientific point of view."[1]

ماہرِ ماحولیات گردیپ راج لکھتے ہیں:

"It promotes and initiates scientifically based conservation measures and cooperates with United Nations and other inter-government agencies , and with its sister organization the World Wildlife Fund, which exists primarily to raise and allocate funds, mainly by national appeals."[2]

ادارہ برائے تحفظ جنگلی حیات(Natural Wildlife Federation)

یہ امریکہ کا ادارہ ہے جو قدرتی وسائل کے درست استعمال کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ قدرتی جنگلی حیات کے تحفظ کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کے لئے قومی جنگلی حیات ہفتہ منانے کا اہتمام کرتا ہے۔ اس فیڈریشن نے بہت بڑی لائبریری بھی قائم کی ہے جس میں قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں کثیر مقدار و تعداد میں پایا جاتا ہے۔

International Referral System قدرتی وسائل اور ماحولیات کا عالمی ادارہ ہے۔

راج گردیپ لکھتے ہیں:

"A program for the exchange of information on environmental problems, started as part of the Action Plan agreed at the 1972 UN Conference on the Human Environment." [3]

---

[1] Encyclopedia Britannica, Volume23,Encylopedia Britannica,Hazen Watson & Viney Limited, 1962,p.606

[2] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p. 110

[3] Ibid, p.109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور کنزرویشن

تحفظ قدرتی وسائل کے تحفظ کی جدید اصطلاح کنزرویشن کچھ عرصہ قبل وجود میں آئی تھی لیکن اسلام میں اس کا مفہوم اس کے ابتدائی زمانہ سے ہی موجود ہے۔ پوری کائنات کا خالق ایک اللہ ہے اور ایک مذہب کے طور پر اسلام میں یہ بات بھی واضح ہے، کرہ ارض پر انسانوں کو کس طرح رہنا چاہیئے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں کئی ہدایات ہیں۔ احکامات والی آیات سے فطرتی اور قدرتی مظاہر والی آیات زیادہ ہیں۔ اسلام جس طرح اپنے پیروکاروں کی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے، اسی طرح قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں بھی اصولی امور متعارف کرواتا ہے۔ تمام مخلوقات کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔ دنیا کی بقاء کا دارومدار کے سنہری اصول اعتدال وتوازن پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ کرہ ارض پر پائے جانے والے تمام قدرتی وسائل انتہائی قیمتی اثاثہ ہیں۔ قدرتی وسائل کے استحصال، ان کے غلط استعمال، ان کی تباہی وبربادی اور آلودہ کرنے سے کائناتی توازن متاثر ہو رہا ہے۔ قدرتی وسائل کا استحصال وضیاع دراصل فطرت سے جنگ کے مترادف ہے۔ قدرتی وسائل وذرائع کے تحفظ وبقا میں انسان اور دوسرے جانداروں کا تحفظ وبقا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر قدرتی وسائل کی حفاظت وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

تعلیماتِ اسلامی میں قدرتی وسائل کے تحفظ کی ترغیب وہدایت دی گئی ہے۔ قدرتی وسائل کے تحفظ کا درس صرف دنیا تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں یعنی قدرتی وسائل کا حساب وکتاب لیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ"[1]

"پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا ہے جیسے پانی، ہوا، نباتات، حیوانات، معدنیات وغیرہ۔ اللہ

[1] التکاثر، 102:8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی بے مثال نعمتوں کی مثالیں ہیں۔ قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گا کہ کس نے ان نعمتوں کو اسلام کے حکم کے مطابق استعمال کیا اور کس نے ناقدری کرتے ہوئے ان کا بے دریغ ضیاع کیا۔

اس ضمن میں ابو قاسم محمد بن احمد الغرناطیؒ اپنی تفسیر "التسهيل لعلوم التنزيل" میں رقم طراز ہیں:

" وقال صلى الله عليه وسلم كل نعيم فمسؤول عنه إلا نعيم في سبيل الله، وأكل صلى الله عليه وسلم يوما مع أصحابه رطبا وشربوا عليه ماء فقال لهم هذا من النعيم الذي تسئلون عنه"[1]

مذکورہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں یعنی قدرتی وسائل کو کفایت شعاری سے استعمال کرنا چاہئے اور ان کا تحفظ کرنا چاہئے کیونکہ روزِ قیامت ہر نعمت کو استعمال کرنے پر باز پرس ہو گی۔

زمین ایک ایسی قیمتی امانت ہے جسے ایک نسل نے دوسری نسل کے منتقل کرنا ہوتا ہے، ہمیں وسائل کو نہایت بصیرت و بصارت کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے کیونکہ آنے والی نسلیں کسی اور کی نہیں بلکہ ہماری ہی ہیں۔

امریکہ کے "مارٹن" لکھتے ہیں:

"Each generation takes the Earth as trustees. We ought to bequeath to prosperity as many as we exhausted and consumed."[2]

زمین اور اس میں پائے جانے والے قدرتی وسائل انسان کے پاس اللہ تعالی کی امانت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام میں امانت کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ امانت کے تحفظ کے بارے میں کتاب و سنت میں تفصیل سے ہدایات ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] محمد بن احمد، اتس‌ہیل لعلوم التنزیل، شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بیروت، 1416ھ، 510/2

[2] Natura,quarterly magazine,WWF Pakistan ,vol 42 ,Issue 1 ,2018

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"[1]

"اے ایمان لانے والو، جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو۔"

ابو زید عبد الرحمٰن الثعالبی رقمطراز ہیں:

" وقوله سبحانه: يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ هذا خطابٌ لجميع المؤمنين إلى يوم القيامة، وهو يجمع أنواع الخياناتِ كلَّها قليلَهَا وكثيرَهَا"[2]

پس ثابت ہوا کہ کرہ ارض پر پائے جانے والے قدرتی وسائل کے استعمال میں خیانت یعنی ان کو تباہ و برباد کرنا اسلامی اصول و ضوابط کے برعکس ہے۔ اسی طرح قومی اور بین الاقوامی قوانین بھی قدرتی وسائل کے استعمال میں ضیاع، خیانت اور دھوکہ دہی سے روکتے ہیں۔

کلام پروردگار میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ "[3]

"اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

مذکورہ بالا آیتِ قرآنی میں بنی نوع انسانی کو حکم ہے، یہ دنیا وہی اشیاء یعنی قدرتی وسائل اسی کے لیے ہی بنائے گئے ہیں اور ان قدرتی وسائل سے جائز اور اعتدال سے استفادہ کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ان قدرتی وسائل کے بے جا استعمال اور اسراف سے اجتناب بھی ضروری ہے کیونکہ اسراف و ضیاع اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام میں قدرتی وسائل کے بے جا اسراف اور ضیاع سے سختی سے ممنوع ہے اور قدرتی وسائل کی حفاظت کرنا لازمی امر ہے۔

امام ابن کثیرؒ رقمطراز ہیں:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَحَلَّ اللَّهُ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ، مَا لَمْ يَكُنْ سرَفًا أو مَخِيلة "[1]

---

[1] الانفال، 27: 8

[2] أبو زيد عبد الرحمن الثعالبي، (بيروت: الجواهر الحسان في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي، 1418 هـ) ، 126/3

[3] الاعراف، 7:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی اشیاء کو انسان کے استعمال کے لئے حلال و جائز کیا ہے لیکن انہیں ضائع نہیں کرنا چاہئے جبکہ ان کا تحفظ کرنا ہر انسان کا اخلاقی فرض ہے۔

اس ضمن میں ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"The natural resources of Earth are used blindly and ruthlessly causes an imbalance"[2]

مذکورہ بالا تحریر کا حاصل یہ ہے کہ دورِ حاضر میں قدرتی وسائل کے بے تحاشا استعمال کے باعث دنیا کے توازن میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ سیلاب، زلزلے اور دوسری آفات کی بڑی وجہ کرہ ارض میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کا اندھا دھند استعمال ہے۔

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The need has become more urgent and techniques of conservation better developed, though the level of implementation of these is still inadequate."[3]

دنیا بھر میں قدرتی وسائل کی حفاظت کے متعلقہ قوانین و اصول پائے جاتے ہیں۔ لائق تاسف امر یہ ہے کہ قدرتی وسائل کے تحفظ کے قوانین پر مکمل طور پر عملدرآمد نہیں ہو پا رہا۔

قدرتی وسائل کے تحفظ کے عالمی دن (International Days For Conservation)

یوم آب	یوم ارض	یوم جنگلات	یوم حیاتیاتی تنوع	یوم ماحولیات	یوم جبل
22مارچ	22اپریل	21مارچ	22مئی	5جون	11دسمبر
یومِ نباتات	یومِ حیوانات	یوم صخرہ	یوم توانائی	یومِ بحر	یوم شجر کاری

[1] إسماعيل بن عمر بن كثير ، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، 1999 م، 406/3

[2] Kibla Ayāz,Dr.,Conservation and Islām,p.21

[3] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18 مئی	4 اکتوبر	13 جولائی	22 اکتوبر	8 جون	21-3 مارچ

قدرتی وسائل کے تحفظ کا تقاضا ہے کہ فوسل انیدھن کا استعمال فوراً بند کرنا ضروری ہے۔ سرمایہ داری کے مسلسل پھیلاؤ کا مطلب نہ صرف انسانوں کا بے رحمانہ استعمال بلکہ زمین کے قدرتی وسائل کی لوٹ مار اور بربادی بھی ہے۔ توانائی کے حصول کے لئے 100 فیصد قابلِ تجدید نظام کی طرف جانا وقت کی ضرورت ہے۔ اس ری سائیکل شدہ توانائی کا استعمال اور ماحولیاتی انصاف ہو گا۔ فوسل فیول کی سرمایہ کاری ترک کرنا ہو گی، سرمایہ دارانہ نظام کو خیر باد کہنا ہو گا۔ سائنس، صنعت اور ٹیکنالوجی کو ماحول، قدرتی وسائل اور انسانیت کے تحفظ کے لیے استعمال کرنا وقت کی اہم ترین پکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: ماحولیاتی تحفظ کا مطالعہ

ماحولیات کا تعارف

ماحول کو عربی زبان میں "بیئۃ" کہا جاتا ہے۔ اس کا مادہ "بوأ " ہے۔

صاحب "معجم الوسیط" رقمطراز ہیں:

" (البيئة) الْمنزل وَالْحَال وَيُقَال بيئة طبيعية وبيئة اجتماعية وبيئة سياسية"[1]

احمد بن خلیل اپنی تالیف "کتاب العین" میں کرتے ہیں:

"بوأ:الباءةُ والمَباءة: منزل القوم حين يَتَبَوَّءُونَ في قِبَلِ وادٍ، أو سَنَد جَبَلٍ، ويقال: [بل هو] كلّ منزلٍ يَنْزِلُه القَوْم، يقال: تَبَوَّءُوا منزلا.. وقال تعالى: وَلَقَدْ بَوَّأْنا بَنِي إِسْرائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ "[2]

ابو نصر فارابیؒ لکھتے ہیں:

"[بوأ]المباءة: منزل القوم في كل موضع، ويسمى كِناس الثور الوحشي: مباءةً "[3]

احمد بن فارس الرازی رقمطراز ہیں:

" (بَوَأَ) الْبَاءُ وَالْوَاوُ وَالْهَمْزَةُ أَصْلَانِ: أَحَدُهُمَا الرُّجُوعُ إِلَى الشَّيْءِ، وَالْآخَرُ تَسَاوِي الشَّيْئَيْنِ.فَالْأَوَّلُ الْبَاءَةُ وَالْمَبَاءَةُ، وَهِيَ مَنْزِلَةُ الْقَوْمِ"[4]

ابن الاثیرؒ (م606ھ) ماحول کی لغوی تشریح فرماتے ہیں:

---

[1] المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية بالقاهرة، (إبراهيم مصطفى / أحمد الزيات / حامد عبد القادر / محمد النجار) ، دار الدعوة، 75/1

[2] ابو عبدالرحمٰن احمد بن خلیل، کتاب العین ، دار ومکتبۃ الھلال، 411/8

[3] ابو نصر الفارابی، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية ، دار العلم للملايين – بيروت، 1987م، 37/1

[4] احمد بن فارس الرازی، معجم مقاييس اللغة، ، دارلفکر، 1979م، 312/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ كَذب عَلَيَّ مُتَعَمّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقعده مِنَ النَّارِ قَدْ تَكَرَّرَتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ فِي الْحَدِيثِ، وَمَعْنَاهَا لِيَنْزِلْ مَنْزِلَه مِنَ النَّارِ، يُقَالُ بَوَّأَهُ اللَّهُ مَنْزِلا، أَيْ أَسْكنَه إِيَّاه، وتَبَوَّأْتُ منزِلا، أَيِ اتَّخَذْته، والمَبَاءَة: الْمَنْزِلُ"[1]

مذکورہ بالا مباحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹھکانہ، مسکن، ارد گرد کے مقامات، رہائش کا مقام وغیرہ ماحول کے مفہوم میں شامل ہیں۔ "بَوَّأَ" کا معنی ٹھکانہ، قیام کی جگہ، منزل، مسکن، رہنے سہنے کا مقام یعنی ماحول ہے۔ ماحول اتنا اہمیت کا حامل ہے کہ کتاب اللہ میں بھی ماحول کو مختلف زاویوں سے ذکر کیا گیا ہے۔ کلامِ ربانی میں ماحول کے تذکرہ سے اس کی افادیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً "[2]

"جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا ٹھکانا دیں گے"

ابن جریر طبریؒ مذکورہ بالا آیت کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"(لَنُبَوِّئَنَّهُمْ) : لنحلنهم ولنسكننهم، لأن التبوء في كلام العرب الحلول بالمكان والنزول به، ومنه قول الله تعالى (وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ) "[3]

جامع ازہر کے "مجمع البحوث الاسلامیہ" کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

" {لَنُبَوِّئَنَّهُمْ}: لنسكنهم وننزلنهم على وجه الإقامة.{غُرَفًا}: جمع غرفةٍ والمراد بها: علالي وقصور جميلة"[4]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] ابن الاثیر، النهاية في غريب الحديث والأثر، المكتبة العلمية – بيروت، 1399ھ، 159/1

[2] النحل، 16:41

[3] محمد بن جرير طبری، جا مع البيان فی تاويل القرآن ، مؤسسة الرسالة، 1420ھ، 206/17

[4] مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر' التفسير الوسيط للقرآن الكريم، الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية، 1983م، 12/8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا "[1]

صاحب "تفسیر المنار" ماحول کی تشریح و توضیح کرتے ہیں:

" وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ، أَيْ أَنْزَلَكُمْ فِيهَا وَجَعَلَهَا مَبَاءَةً وَمَنَازِلَ لَكُمْ "[2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۤىِٕفِيْنَ وَالْقَاۤىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ "[3]

"یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے اس گھر ﴿خانہ کعبہ﴾ کی جگہ تجویز کی تھی اس ہدایت کے ساتھ ﴿کہ "میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو"

جامعہ ازھر کے مجمع البحوث الاسلامیہ میں ہے:

"{وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ}: أي جعلنا مكانه مباءَة ومرجعا يعود إليه إبراهيم للعبادة والعمارة، ويقال: بوأته الدار, وبوأت له الدار بمعنى: أسكنته إياها."[4]

"بَوَّأَ" کے مترادف مسکن کی سائنسی اصطلاح ہے۔ مسکن کو انگریزی میں (habitat) کہا جاتا ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں ہے:

"Habitat: Refers to the natural home or dwelling place of an organism."[5]

معروف مصنف اختر بھٹی لکھتے ہیں:

---

[1] الاعراف، 74: 7

[2] محمد رشید بن علی رضا، تفسیر المنار ، لهيئة المصرية العامة للكتاب' 1990م، 448/8

[3] الحج، 26: 22

[4] التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 1206/6

[5] Reetā Rānī, Dictionay of Biology,Anmol Publications, N ew Delhi,p.172

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"The word "environment" indicates everything external to an organism, which itself is part of the environment of other creatures."[1]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Environment, the complex of physical chemical,and biotic factors that act upon an organism or an ecological community and ultimately determine its form and survival."[2]

"ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" میں ہے:

"Environment. the physical , chemical an biotic conditions surrounding an organism ."[3]

ایم۔ایس۔راؤر قمطراز ہیں:

"Environment: Refers to the whole sum of the surrounding external conditions within which an organism, a community or an object exists."[4]

مذکورہ بالا تعریفات و توضیحات سے ثابت ہوتا ہے کہ ماحول میں کسی بھی چیز یا جاندار کے ارد گرد پائی جانے والی تمام اشیا (جاندار یا بے جان) شامل ہیں جو اس پر کسی بھی طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہمارے ارد گرد پائی جانے والی تمام اشیا ہمارا ماحول کہلاتا ہے۔ کرہ ارض پر پائی جانے والی نباتات، حیوانات و جمادات، گھر، ہوا، پانی، پھل، پھول، جنگلات، پہاڑ، دریا، صحرا، پرند، چرند اور زمین ماحولیاتی عناصر ہیں اور یہ سب ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

---

[1] Eng. Akthtar K. Bhattī, Dr. Gul-e-Jannat,The Holy Quran On Environment, Royal Book Company, Karachi,1995, p.20

[2] The New Encyclopedia of Britannica,Volume-3,p.512

[3] Rāj, Gardeep, Dictionary of Environment, p.70

[4] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.137

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"The atmosphere of Mars cannot sustain human life because it is mostly carbon dioxide."[1]

مریخ سمیت کسی بھی سیارہ پر زندگی کے آثار نہیں پائے جاتے۔ کیونکہ وہاں کی فضا اور ماحول جانداروں کی بقا کے لیے موافق و موزوں نہیں ہے، کیونکہ مریخ کے ماحول میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بہتات ہے۔
ماحولیاتی سائنس، سائنس کا ایک کثیر الجہتی شعبہ ہے، جس کا تعلق بائیولوجیکل، فزیکل، سوشل اور کیمیکل دائرہ کار تک وسعت رکھتا ہے۔ ماحولیاتی سائنس کو بین الکلیاتی فیلڈ بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی مختلف کلیات جیسے کہ کیمسٹری، بائیولوجی اور جیالوجی کی معلومات و خیالات و میلانات ماحولیاتی مطالعہ میں شامل کیے جاتے ہیں۔ ماحولیاتی سائنس دراصل نیچرل، سوشل سماجی سائنس کا امتزاج ہے۔
ماحولیاتی تحفظ اور انسانی زندگی کی بقا کی خاطر انسان کا فرض ہے کہ اپنے ارد گرد زیادہ سے زیادہ پودے اور درخت لگائے کیونکہ درخت ماحول کو صاف رکھتے ہیں۔ کارخانوں سے نکلنے والا زہریلا مواد دریا اور نہریں آلودہ ہو رہی ہیں۔ سائنس کی ترقی نے آسان طرزِ زندگی کے ساتھ ساتھ بہت سی آلودگیوں کو بھی جنم دیا ہے۔ موحولیاتی آلودگی کے نتائج گلوبل وارمنگ اور مہلک بیماریوں کی صورت میں سامنے آرہے ہیں۔

ایکولوجی (Ecology)

ماحولیات اور جانداروں کے مابین تعلق کو ماحولیاتی زبان میں 'ایکولوجی' معروف جدید اصطلاح ہے۔
'ایکولوجی' کی تعریف درج ذیل ہے:

"The study of the relationship between living organisms and their environment."[2]

نیو انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

---

[1] Haroon Yahya (Adnan Oktar) ,The Creation Of The Universe,p.86

[2] Rāj, Gardeep, Dictionary of Environment, p.67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Ecology, also called BioEcology, BioNomics, or Environmental Biology,study of the relationships between organisms and their environment."[1]

ثابت ہوا کہ جاندار اور ان کے ارد گرد پائی جانے والی اشیا کے تعلق مطالعہ ایکولوجی کہلاتا ہے۔

ماحولیاتی نظام(Ecosystem)

تمام جاندار اپنی حیات و بقا کے لئے ایک دوسرے پر انحصار رکھتے ہیں۔ جاندار ایک کمیونٹی کی شکل میں قدرتی ماحول میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ ان کا آپس میں میل جول اور لین دین ماحولیاتی اصطلاح میں ماحولیاتی نظام کہلاتا ہے۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں ماحولیاتی نظام (ایکو سسٹم):

"Ecosystem; Refers to a community of interdependent organisms together with the environment which they inhabit and with which they interact (e.g. , a pond , an Oakwood) ."[2]

شجر، حجر، معدنیات، ہوا، پانی، آگ، مٹی، جنگلات، حیوانات، چرند و پرند اور خود انسان اس عظیم ماحولیاتی نظام کا حصّہ ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Ecosystem, the complex of living organisms, their physical environment, and all their intetrelationships in a particular unit of space."[3]

---

[1] The New Encyclopedia Britannica ,Vol-4,p.354

[2] Rāj, Gardeep, Dictionary of Environment, p.67

[3] The New Encyclopedia Britannica Vol- 4 1978,p.359

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

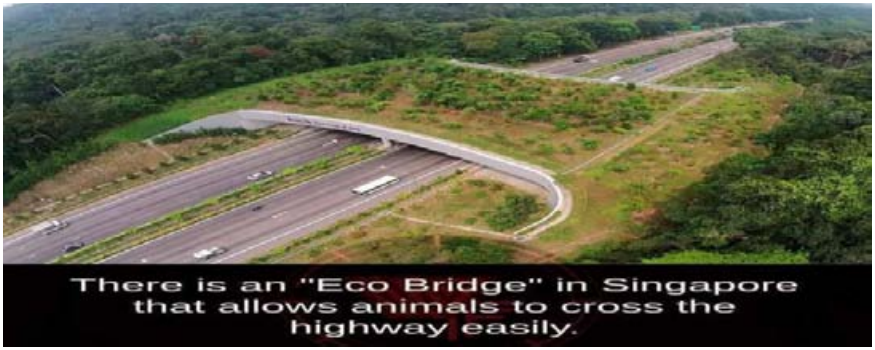

مذکورہ بالا تصویر میں سنگاپور کا ایکو برج Eco-Bridge پوری دنیا کے لئے قابل تقلید مثال ہے۔

قرآن مجید میں بھی مختلف ماحولیاتی عناصر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تمام ماحولیاتی عناصر کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ "[1]

"زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں۔"

محمد رشید بن علی رضاؒ "تفسیر المنار" میں رقمطراز ہیں:

" الْعِنَايَةُ بِحِفْظِ أَنْوَاعِ الْحَيَوَانِ وَالرِّفْقُ بِمَا سَخَّرَهُ اللهُ مِنْهَا لِلْإِنْسَانِ، وَبِغَيْرِهِ۔۔۔وَقَدِ اسْتَدَلَّتْ إِحْدَى الصَّحَابِيَّاتِ بِالْآيَةِ عَلَى وُجُوبِ الرِّفْقِ بِالْحَيَوَانِ وَتَحْرِيمِ"[2]

اس ضمن میں امام ابن حزمؒ لکھتے ہیں:

"ولا أنواع الحيوان المائي والبري وسائر الحشرات، وإنما يعلم عددها باريها عز وجل، إلا أنه متناه محصور كما قدمنا "[1]

---

[1] الانعام، 6:38

[2] محمد رشيد بن علي رضا،تفسير المنار، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990 م، 257/8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہر علوم جغرافیہ ایم ایس راؤ لکھتے ہیں:

"The physical environment includes all phenomena apart from Man and the things created by him, while the non-human environment includes everything not in a social system, either made by him or not."[2]

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"The environment does not belong to man alone nor to the particular group of species he favors most; the environment is far all living things, and all are interconnected like a massive, intricate web."[3]

مذکرہ بالا حقائق و شواہد ظاہر کرتے ہیں، انسان اور ارد گرد پائے جانے والے جانداروں یا دوسری بے جان اشیا سے بہت زیادہ تعلق پایا جاتا ہے۔ ماحول میں پائی جانے والی سب اشیا کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے اور یہی ایکو سسٹم یعنی ماحولیاتی نظام کہلاتا ہے۔ کرہ ارض پر کئی اقسام کے ماحولیاتی نظام پائے جاتے ہیں۔ جنگلی حیات، آبی حیات وغیرہ عام مثالیں ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی اور جدید دور

جدید دور میں ماحولیاتی آلودگی سے کرہ ارض پر رہنے والی تمام مخلوقات کی حیات و بقا کے لیے سخت خطرہ لاحق ہو چکا ہے مگر زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ ترقی یافتہ قومیں اپنا راستہ نکال رہی ہیں جبکہ ماحولیاتی آلودگی کا سارے کا سارا ملبہ غریب اور نادار قوموں پر ڈالا جا رہا ہے۔

ایک انگریز لکھتا ہے:

"Pollution means the spoiling of a healthy and balanced environment

---

[1] علي بن أحمد بن سعيد بن حزم، رسائل ابن حزم، المؤسسة العربية للدراسات والنشر، بناية برج الكارلتون ساقية الجنزير بيروت، 1983، 126/4

[2] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.137

[3] David L. Bender and Bruno Leone, Animal Rights, Greenhaven Press, Inc.,U.S.A.,1989, P.164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

by adding substances to it. These substances (pollutants) may be completely be new to the environment, or they may be present naturally."[1]

معروف سکالر حسین نصر لکھتے ہیں:

"Of course, the environmental crisis is not only Western but global. And although the Muslims for most part endanger themselves in their heedless attitude towards the environment while the highly industrialized countries threaten the ecology of the whole globe, it is absolute essential for the Isᾱmic world to face this issue."[2]

انسائیکلوپیڈیک سائنس آکسفورڈ ڈکشنری کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The contamination of any natural environment resource on which life or the quality of life depends, by any substance or form of energy, at a rate resulting in abnormal concentrations of what is then termed the pollutant."[3]

روس نے ماحولیاتی اداروں کے احتجاج کے باوجود دنیا کا پہلا تیرتا ہوا نیوکلیئر ری ایکٹر سمندر میں (آرکٹک سی) کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کے سفر پر روانہ کر دیا ہے۔ جبکہ ماہرین ماحولیات نے اس برف زار علاقے میں چرنوبل جیسے ایک اور ممکنہ ہولناک ایٹمی حادثہ کے خطرے کی نشاندہی کی ہے۔

---

[1] Alan Collinson, Repairing The Damage Pollution, New discovery books New York,1992,p.4

[2] Nasr, Hossein Seyyed, Isᾱm and the Environment ,institute of Objective studies N. Dehlī) ,1997,p.31

[3] The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File publications New York,1988, P. 190

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چرنوبل کے مقام پر لگائے گئے ایٹمی ری ایکٹر سے تابکاری کا مواد نکلنے کے نتیجے میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔ یہ تیرتا ہوا ایٹمی ری ایکٹر ایٹمی فیول سے بھرا ہوا ہے، یہ پانچ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرے گا، اس کا وزن اکیس ہزار ٹن اور اس پر دو ایٹمی ری ایکٹر لگے ہوئے ہیں۔[1]

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام (Types of Environmental Pollution)

فضائی آلودگی (Air Pollution)

زہریلے دھویں، گرد و غبار، آلودہ پانی کی آمیزش سے فضا میں تحلیل ہونے والی آلودگی کو فضائی آلودگی کہا جاتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق فضائی آلودگی سے متاثرہ 184 ممالک میں پاکستان کا چوتھے نمبر پر ہے۔ عالمی معیار کے مطابق فضاء میں آلودگی کی شرح 80 مائیکرو گرام فی کیوبک میٹر ست زیادہ نہیں ہونی چاہیے لیکن لاہور کے بیشتر علاقوں میں آلودگی کی شرح 120 مائیکرو گرام فی کیوبک میٹر تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ فضاء میں شامل کاربن مونو آکسائیڈ اور صنعتی یونٹس سے پیدا ہونے والا دھواں دھند سے مل ایک ایسے آمیزے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو آنکھوں، ناک، گلے اور پھیپھڑوں پر جم جاتا ہے۔

ورلڈ بنک کی رپورٹ (کلیننگ پاکستانی ائیر، پالیسی آپشنز ٹو ایڈریس دی کوسٹ آف آوٹ ڈور پلیوشن) کے مطابق پاکستان جنوبی ایشیا کا واحد ملک ہے، جہاں شہر تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ آلودگی کی وجہ بننے والے پارٹیکل میٹر (پی ایم) خطے کے دیگر ممالک کے شہروں سے زیادہ ہیں۔ 2007ء تا 2011ء فضائی آلودگی کے ذرات (پی ایم) میں سلفر ڈائی آکسائیڈ اور سیسہ سرِ فہرست ہیں۔[2] ہوائی جہازوں اور جنگی جہازوں کی پروازوں سمیت ذرائع آمدورفت سے بھی فضائی آلودگی پھیلتی ہے۔ "پاکستان سوسائٹی آف نیورولوجی" کے مطابق پوری دنیا میں فضائی آلودگی سے سالانہ 9 ملین افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، جبکہ پاکستان میں فضائی آلودگی سے سالانہ 135000 افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔[3]

---

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 25 اگست 2019ء

[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 30 جنوری 2018ء

[3] روزنامہ جنگ لاہور، 22 جولائی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل کریم خان فضائی آلودگی کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"Air pollution is caused by vehicles and stationary sources.The vehicles like automobliles, trucks, rickshaws, aircraft and others run by internal combustion engines are responsible for carbon monoxide, hydrocarbons, nitrogen oxides, and lead pollution.Staionary sources of pollution are industrial plants, power-generating stations, construction projects and solid wastes."[1]

جرمن لنگز فاؤنڈیشن (German Lungs Foundation) کے چیئرمین ڈاکٹر ہیر الڈ مور کا کہنا ہے کہ الرجی کی بڑی وجہ گرد و غبار کے باریک ذرات ہیں۔ الرجی فاؤنڈیشن سے وابستہ ڈاکٹر آنیہ کا کہنا ہے کہ جرمنی کی تقریباً 10 فیصد آبادی گرد و غبار کے باعث الرجی کا شکار ہے۔[2]

سموگ (Smog)

سموگ فضائی آلودگی کی ہی اہم قسم ہے۔ سموگ انگریزی کے دو الفاظ سموک (دھواں) اور فوگ (دھند) سے مل کر بنتا ہے۔ فضا میں موجود آلودگی کے ساتھ مل کر سموگ بن جاتا ہے۔ اس میں کاربن مونو آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، میتھین اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسے زہریلے مواد شامل ہوتے ہیں۔

صاحب "ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" تحریر فرماتے ہیں:

"Smoke. An aerosol of minute solid or liquid particles (most less than 1 micron in diameter) formed by the incomplete combustion of a fuel. In air pollution it is mainly associated with the burning of coal."[3]

---

[1] Fazle Karīm Khān, "A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press,Oxford,1991,p.69

[2] روزنامہ دنیا گوجرانوالہ، 4 نومبر 2016ء

[3] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھارت کے ایم ایس راؤ لکھتے ہیں:

"Smog. Means a Fog that is heavily laden with smoke or similar atmospheric pollutant is thus quite common in industrial and densely-populated urban areas. The term was coined from the two words 'smoke' and 'fog'."[1]

سموگ نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں، پودوں اور فطرت کی ہر چیز کو نقصان پہنچاتی ہے۔ سموگ آکسیجن پر اثر انداز ہو کر سانس لینے میں شدید دشواری کا باعث بنتی ہے۔ جس سے بعض حالات میں موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی 2016ء کی ایک رپورٹ کے مطابق پشاور دنیا کا دوسرا، راولپنڈی تیسرا اور کراچی دنیا کا چودھواں آلودہ ترین شہر ہے۔ آلودگی کے لحاظ سے چین پہلے نمبر پر اور بھارت دوسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان دنیا بھر میں تیسرا آلودہ ترین ملک ہے۔[2]

زمینی آلودگی (Land Pollution)

زمینی آلودگی ماحولیاتی آلودگی کی اہم قسم ہے۔ "پاکستان انوائرمینٹل پروٹیکشن ایجنسی" کے ایک سروے کے مطابق اس وقت ملک میں 55 ارب پلاسٹک کے تھیلے استعمال ہو رہے ہیں، اور ہر سال اس میں 15 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں کل رقبے کا 76 فیصد حصہ زمینی کٹاؤ کا شکار ہو جاتا ہے، 40 فیصد کٹاؤ ہوا کی وجہ سے ہوتا ہے اور 36 فیصد کٹاؤ پانی کی وجہ سے ہوتا ہے، سیم کی وجہ سے سالانہ قریباً 2 ملین ہیکٹر رقبہ تباہ ہو رہا ہے اور تھور کی وجہ سے سالانہ قریباً 4 ملین ہیکٹر رقبہ تباہ ہو جاتا ہے۔[3] یونیسکو کی 1996ء کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں روزانہ تقریباً 48 ہزار ٹن کوڑا کرکٹ اور کچرا اکٹھا ہوتا ہے۔

ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق پورے ملک میں صرف ۳ فیصد ہی ایسے کارخانے ہیں۔ جن کے ذریعے

---

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi-110 002 (Indiā),1998,p.325

[2] روزنامہ جنگ لاہور، 21 مئی 2017ء

[3] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، ص۔6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زہریلے مواد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ یورپی کچرا مافیا ایشائی ممالک میں ماحولیاتی آلودگی پھیلانے میں مصروف ہے۔ یورپی کچرا مافیا منظم سازش کے تحت ایشیائی ممالک کو ایک مضر صحت کچرا بھیج کر آلودہ کر رہی ہے۔ کچرے کی آڑ میں کیمیائی فضلہ سری لنکا میں ڈمپ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ استعمال شدہ کپڑوں اور اسکریپ کی آڑ میں ایٹمی پلانٹس، اسپتالوں اور دیگر صنعتوں کا کیمیائی فضلہ کنٹینرز میں بھر کر ایشیائی ممالک کو بھیج دیا جاتا ہے۔ کمبوڈیا، ملائشیا، انڈونیشیا، فلپائن اور سری لنکا متاثرہ ممالک ہیں۔[1] پاکستان میں صنعتی ترقی تقریباً ۱۹۶۰ کی دہائی سے شروع ہوئی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہلکی اور بھاری صنعتوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ ترقی یافتہ ممالک کے برعکس وطنِ عزیز میں بنیادی سہولیات مہیا کیے بغیر ہی چھوٹی بڑی صنعتیں قائم کی جاتی ہیں۔ ان صنعتوں سے نکلنے والے استعمال شدہ مواد کو ٹھکانے لگانے کا کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا۔

آبی آلودگی(Water Pollution)

آبی آلودگی ماحولیاتی آلودگی کی اہم قسم ہے۔ دورِ جدید میں خطرناک اور زہریلے مادوں کے ذریعے پانی مسلسل آلودہ ہو رہا ہے۔ صنعتی اور کیمیائی فضلات اور دیگر آلودگی پیدا کرنے والی چیزوں کے ذریعے ندی، تالاب اور دریا کو آلودہ کیا جارہا ہے، آبی جانوروں اور انسانی زندگی ایک بڑی مصیبت اور ایک زبردست خطرے سے دوچار ہے۔

ورلڈ اکنامک فورم کے مطابق دنیا کے تمام سمندروں میں ہر سال 808 ملین ٹن پلاسٹک پر مشتمل کچرا پھینکا جاتا ہے۔ اور اس میں 60 فیصد آلودگی کا باعث بھارت ہے۔ ہر سال ایک لاکھ سے زائد سمندری جاندار اس کو کھانے سے مر جاتے ہیں۔ کیونکہ سمندر میں جانے والا پلاسٹک سمندری حیات اور سمندری نمک کے ذریعے انسانی خوراک میں شامل ہو جاتا ہے۔ 2017ء کی ایک ریسرچ کے مطابق انڈونیشیا اور کیلی فورنیا کی مارکیٹوں میں دستیاب مچھلیوں کا ٹیسٹ کیا گیا تو 25 فیصد مچھلیوں کے پیٹ میں پلاسٹک کے مصنوعی ذرات موجود تھے۔ ایک تحقیق کے مطابق امریکہ، یورپ اور چین کے سمندری نمک میں مائیکرو

[1] روزنامہ امت کراچی، 25 جولائی 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پلاسٹک پایا گیا ہے۔ 1 آبی آلودگی کا پتہ چلانے والی ٹیکنالوجی نیشنل سنٹر فار کمپوزیشنل کریکٹرائزیشن آف میٹریلز (این سی سی سی ایم) نے پانی میں فلورائیڈ، کرومیم اور لوہے کا پتہ لگانے کے لیے ایک ویژول (مرئی) کٹ تیار کی ہے۔ ان کٹوں کے اندر ریجنٹس رکھے جاتے ہیں جن کو پانی کے نمونوں میں ملا کر 2 منٹ چھوڑ دیا جاتا ہے۔[2]

پی سی ایس آئی آر نے بوتلوں میں فروخت ہونے والے پانی کا کیمیائی تجزیہ کیا تو کئی کمپنیوں کا پانی مضرِ صحت تھا۔ بوتلوں میں فروخت ہونے والا پانی صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں مضرِ صحت ہوتا ہے کیونکہ اس پانی کو پلاسٹک کی بوتلوں میں ڈالنے کے بعد جراثیم سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، خریدا ہوا پانی بھی بیماریوں سے پاک نہیں ہوتا۔[3] واٹر ریسرچ کونسل کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک کے 23 بڑے شہروں میں پینے کے پانی میں بیکٹریا، آرسینک، مٹی اور فضلے کی آمیزش پائی گئی ہے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق ملک میں 90 فیصد بیماریوں کی وجہ گندا پانی ہے۔[4]

پلاسٹک آلودگی (Plastic Pollution)

ماحولیاتی آلودگی کی ایک اہم قسم پلاسٹک کی آلودگی ہے۔ پلاسٹک ایسی چیز ہے جو پانی میں حل ہوتی ہے اور نہ مٹی میں جذب ہوتی ہے۔ جس کی بنا پر یہ میٹریل ماحولیات میں منفی کردار ادا کرتا ہے آسٹریلوی یونیورسٹی کی تازہ تحقیق ہمارا معدہ سات دن میں اوسطاً پلاسٹک 2000 ہضم کرتا ہے یہ ذرات کچھ کمپنیوں کے ٹوتھ پیسٹ، کپڑوں میں استعمال ہونے پلاسٹک اور فضا سے ہماری خوراک میں شامل ہوتے ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر استعمال ہونے والے کولڈ ڈرنکس، الکوحل اور سمندری نمک میں بھی پلاسٹک کے باریک ذرات شامل ہوتے ہیں۔[5]

---

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 23 جولائی 2018ء
[2] اصلاحی، ک-ص، اخبار، ماہنامہ معارف، دار المصنفین اکیڈمی اعظم گڑھ (یوپی) انڈیا ستمبر 2018ء، ص۔218
[3] روزنامہ جنگ لاہور، 4 اکتوبر 2018ء
[4] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 27 اکتوبر 2018ء
[5] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 17 جون 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تازہ ترین تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اوسطاً انسان بھی ایک ہفتے میں "ایک کریڈٹ کارڈ" کے برابر کا پلاسٹک کسی نہ کسی حوالے سے نگل جاتا ہے[1] ہوا میں موجود مائیکرو پلاسٹک کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی میں خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ ایک اوسط آدمی ہر ہفتے پانچ گرام تک پلاسٹک نگل رہا ہے جو ایک کریڈٹ کارڈ کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔ تحقیق کرنے والوں نے قرار دیا ہے کہ عوام ایک لاکھ زیادہ پلاسٹک کے بہت چھوٹے چھوٹے ذرے سالانہ نگل رہے ہیں جن کا سال بھر کا وزن 250 گرام تک کا ہو سکتا ہے۔ یہ مواد نوے فیصد سے زائد پانی کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ڈبلیو ڈبلیو ایف کے مطابق کراچی کے ساحلی علاقوں میں پچاس فیصد تک پلاسٹک کی آلودگی ساحل پر تفریح کے باعث پھیلنے والے کوڑا کرکٹ کی وجہ سے ہے۔ پولیتھین بیگز ماحولیاتی آلودگی اور نکاسی آب کے مسائل پیدا کرنے کے علاوہ انسانی صحت کے لیے بھی بے حد خطرناک ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کے اسباب

سائنسی ترقی نے دنیا کو بے شمار مسائل سے دوچار کیا ہے۔ ماحول کی آلودگی اور نیوکلیائی ہتھیاروں کی دوڑ نے جہاں نئے مسائل جنم دیئے ہیں، یہ تمام خرابیاں سائنس کے غلط استعمال سے ہوتیں ہیں۔ جدید انسان نے اپنی راحت اور زینت کے لیے سامان تیار کرنے کے لیے فیکٹریاں اور کارخانے لگائے۔ مگر دھوئیں کی چمنیوں پر ٹریٹمنٹ فلٹر نہیں لگائے۔ ترقی یافتہ ممالک نے آبی، شمسی اور ایٹمی بجلی حاصل کرلی اور پاکستان کو کوئلے سے چلنے والے پلانٹ بیچ دیئے ہیں۔ ظاہر بات یہ ہے ایسے ماحول دشمن پاور پلانٹ جہاں بھی لگیں گے وہاں مہلک امراض کا دور دورہ ہی ہو گا۔ دورِ حاضر میں انسان اپنے ہی ہاتھوں اپنا گلا گھونٹنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس نے اپنی مفسدانہ حرکتوں سے کائنات (universe) کی اشیاء کے توازن کو بگاڑ دیا ہے اور کسی چیز کو اپنی اصلی اور طبعی حالت پر باقی نہیں رہی۔ جس کے نتیجہ میں اسکا اپنا وجود خطرے میں ہے۔ اس کے کرتوتوں کی وجہ سے چرند، پرند، نباتات و جمادات ہر ایک جاندار کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ قدرتی وسائل و ذرائع کی تباہی کا سبب انسانوں کے کرتوت اور اس کی غلط حرکتیں ہیں۔ ماحولیاتی بحران کا

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 14 جون 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑا محرک دینِ اسلام کے شرعی اصولوں سے دوری اور تعلیماتِ اسلامی پر عمل سے گریز ہے۔
معروف مسلم مفکر حسین نصر لکھتے ہیں:

"The environmental crisis may in fact be said to have been accused by man's refusal to see God as the real environment which surrounds him and nourishes his life"[1]

ماحولیاتی بحران کے پہلو کو کئی آیاتِ قرآنی سے صراحتاً عیاں ہے۔ اور صاف طور پر ماحولیاتی بحران کی وجہ انسان کی منفی سرگرمیاں ہیں۔
پروردگار نے فرمایا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"[2]

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔"

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

" قال مجاهد: إذا ولي الظالم أساء بالظلم والفساد، فيحبس بذلك القطر، ويهلك الحرث والنسل. والله لا يحب الفساد. ثم قرأ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"[3]

اس تناظر میں ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"Many living things live in the universe. They all eat and drink from the environment surrounding them and also use it for other things. But it is man alone who has been made responsible for causing

[1] Nasr, Seyyed Hossein, The Need for a Sacred Science, p.134

[2] الروم، 41:30

[3] ابن قيم الجوزية، تفسير القرآن الكريم، دار ومكتبة الهلال بيروت، 1410 هـ، 432/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

disorder/ imbalance/ mischief/ injustice/ wrong in the universe."[1]

دنیا میں مختلف اقسام کے جاندار ہیں اور قدرتی وسائل و ذرائع سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔ لیکن قدرتی وسائل کے انتظام و انصرام کا ذمہ دار اکیلا انسان ہے۔ کائنات میں بگاڑ و فساد اور اس کے توازن میں خلل کا ذمہ دار انسان ہے۔

انسان اللہ کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر اپنے اختیارات کو استعمال کرنے کا مجاز و مختار نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی اور نت نئی مشینوں کی بدولت ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ درپیش ہے۔ نئے کیمیکلز کے استعمال سے سبزیاں اور پھل قبل از وقت تیار کر لیے جاتے ہیں۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق گیارہ سال کا ہر تین میں سے ایک بچہ اضافی وزن کا شکار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ صحت مندانہ سرگرمیوں کی کمی ماحولیاتی آلودگی ہے۔ ماحولیات پر جانداروں کی منفی سرگرمیاں اثر انداز ہوتی ہیں۔ "ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" میں ہے:

"Biotic Factors. Influences on the environment which are the result of the activities of living organisms."[2]

ایک محتاط اندازے کے مطابق اسوقت ملک بھر میں 17 ہزار کے قریب تعداد چھوٹی بڑی انڈسٹری کی ہے جس میں 14 ہزار کے قریب انڈسٹری گندا پانی اور دھواں خارج کر رہی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کا اہم سبب درختوں کی بے دریغ کٹائی ہے۔ پاکستان سالانہ 42000 ہیکٹر جنگلات سے محروم ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی تنظیم برائے فوڈ اینڈ ایگریکلچر کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 16 لاکھ 17 ہزار ہیکٹر رقبے پر محیط ہیں۔ جو کل رقبے کا 2·2 فیصد ہیں۔ جبکہ ہر ملک کے کم از کم 25 فیصد سے 40 فیصد رقبے پر جنگلات ہونا لازمی ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کے اثرات

ماحولیاتی آلودگی کے انسانی صحت پر تباہ کن اثرات ہیں۔ صنعتی انقلاب، ماحولیاتی عدم توازن اور غذائی

---

[1] Kibla Ayāz,Dr.,Conservation and Isām,p.24

[2] Rāj, Gurdeep,Dictiionary of Environment ,p.29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجناس میں اضافہ کے لیے نئے نئے تجربات کی وجہ سے بیماریاں بڑھ رہی ہیں اور امراض پیچیدہ تر ہوتے جا رہے ہیں۔ عصرِ حاضر میں دنیا میں ایک ملین کیمیائی اشیاء تیار ہو رہی ہیں۔ جن میں 50 فیصد اشیاء صحت و حیات کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ان کیمیائی اشیاء میں سالانہ 2000 اشیا کا اضافہ ہو رہا ہے۔ صنعتوں سے تقریباً 20000 ملین ٹن فضلہ خارج ہوتا ہے۔ 10 فیصد حصہ خطرناک مادے پر مشتمل ہے۔[1] بڑے چھوٹے شہر تو درکنار دنیا بھر میں سالانہ 8 اعشاریہ 1 بلین ڈالرز کی مہلک زہروں کے فصلوں پر اندھا دھند سپرے سے دیہی علاقوں کی فضا بھی بری طرح آلودہ ہو رہی ہے۔ مہلک زہروں کے بڑھتے ہوئے استعمال سے سانس کی بیماریوں میں دمہ، ٹی بی، سینے میں درد، نزلہ، زکام، بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس، جلدی امراض، امراضِ چشم، الرجی اور کینسر جیسے مہلک امراض میں انسان ہی کو مبتلا کرنے کا سبب نہیں رہے بلکہ حیوانوں میں بھی کئی خطرناک امراض کو جنم دے رہے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی اور عالمی برادری

ہر سال 5 جون کو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ماحولیات کا عالمی دن "یومِ ماحولیات" منایا جاتا ہے اور دنیا بھر کے لوگوں میں ماحول کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے سمینارز، واک، ریلیاں اور دیگر تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ عالمی ماحولیاتی تحریکوں نے اپنے زیادہ تر وسائل ایک عرصے تک مغربی ملکوں میں ماحول کے تحفظ کیلئے خرچ کیے ہیں لیکن اب ایشیائی اور عرب ممالک میں بھی اس حوالے سے توجہ دی جا رہی ہے۔ ماحولیات کے عالمی دن پر دنیا کے تمام ممالک میں درخت لگانے اور واک کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پودوں کی بوائی ہوتی ہے، صفائی و آگاہی مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہریوں کی طرف سے صاف ماحول کے عہد، معلوماتی و آگاہی کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ اس دن کو منانے کا مقصد ماحول کے تحفظ اور اسکی اہمیت سے شہریوں کو آگاہ کرنا ہے۔

ماحولیاتی کانفرنس (1972)

اقوام متحدہ نے 1972ء میں ماحولیات کی کانفرنس میں ماحولیات کی دیکھ بھال اور تحفظ کے لیے ایک

[1] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، آزاد بک ڈپو اردو بازار لاہور ص۔ 53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروگرام پیش کیا، جسے "یونائیٹڈ نیشنز انوائرنمنٹ پروگرام" کہا جاتا ہے۔
اس پروگرام کی تفصیل راج گردیپ بیان کرتا ہے:

"UN agency charged with the coordination of inter-governmental measures for environmental monitoring and protection. Formed after the 1972 UN Human Environment Conference.UNEP`s first Executive Director was Mr Maurice Strong, who had been Secretary General of the 1972 conference. He was succeeded, in 1975, by Dr. Mostafaa K. Tolba. UNEP operates the Earth watch prgramme and funds Earth scan. Its headquarters are in Nairobi, Kenya."[1]

Isāmic Foundation For Ecology and Environmental Sciences	**IFEES**
Environment Protection Department	**EPD**
Environment Protection Agency	**EPA**
Global Environment Facility	**GEF**
Sindh Environmental Protection Agency	**EPAS**
Environmental Protection Agency,Blochistan	**BEPA**
United Nations Environment Programme	**UNEP**

ماحولیاتی کانفرنس(1992)

ماحولیاتی مسائل کا مسئلہ عالمی اور اہم ترین مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے اقوام متحدہ نے 1992ء میں برازیل میں کانفرنس کا انعقاد کیا۔
اے آر آگوان مذکورہ عالمی ماحولیاتی کانفرنس کے بارے میں لکھتا ہے:

"The United Nations Conference on Environment and Development (UNCED), held in Rio de Janeiro, Brazil, during 13-14 June 1992, was the latest and so far the largest assembly of world leaders convened for the specific purpose of discussing environmental issues. This conference , also called the Earth Summit ,brought to light once again

[1] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.223

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the differing perceptions of developed and developing nations on the genesis, state , and management of the ecological crisis.[1]

حکومت پاکستان ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لیے عالمی بنک کے تعاون سے مختلف پراجیکٹ لانے کا منصوبے بناتی رہتی ہے۔ مختلف منصوبوں کے تحت عالمی بنک آلودگی ختم کرانے کے لیے مختلف سٹڈیز کراتا ہے اور احتیاطی تدابیر وضع کرتا ہے جن پر عمل درآمد آلودگی کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ماہر ماحولیات گردیپ راج رقمطراز ہے:

Atmospheric Dispersion. The mechanism of dilution of gaseous or smoke pollution whereby the concentration is progressively decreased. The dilution rate has been very variable and pollution incidents occur when the atmospheric dispersion is insufficiently effective. Atmospheric dispersion is a most important world –wide mechanism for the distribution of salts by rain and is relied upon for the removal the products of combustion.[2]

مغربی ملکوں میں پیدا ہونے والے مسلمان بچوں میں ماحولیاتی تحفظ کا شعور اپنے والدین کی نسل کے مقابلے میں قدرے زیادہ ہے۔ دینی تعلیم یا سماجی تربیت کے دوران جب ایسے بچوں کو صفائی اور ماحول کو آلودگی سے بچانے کے بارے میں کچھ بتایا جاتا ہے تو وہ اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے ہیں اور اس پر پورا اترنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ یہ بچے فرش پر نہ تو کوڑا پھینکتے ہیں اور نہ ہی وہ زمین پر تھوکتے ہوئے نظر آئیں گے۔

ناروے ایسی کاروں کو فروغ دے رہا ہے، جو موحولیاتی آلودگی کا باعث نہ ہوں۔ ناروے حکومت نے منصوبہ بندی کی ہے کہ 2025ء تمام کاروں کو فوسل فیول کی بجائے الیکٹرک توانائی سے تبدیل کیا جائے

[1] A. R. Agwān, Isām and the Environment, P.11-12

[2] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment , p.19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔[1] ماحولیاتی ٹیکس لگانے سے ماحولیاتی آلودگی میں خاطر خواہ کمی آسکتی ہے۔ برطانیہ میں سیسے کی آمیزش والے پٹرول پر ٹیکس بڑھایا گیا تو اس کی آمیزش سے پاک پٹرول کی فروخت میں اضافہ ہوا۔ 1989ء کے آخر میں امریکی کانگریس نے کلورو فلورو کاربنز پر ٹیکس عائد کر دیا۔ جس کا مقصد کلورو فلورو کاربنز کا خاتمہ کر کے ماحولیاتی آلودگی کا تدارک تھا۔[2] عالمی ماحولیاتی معاہدے پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے برلن حکومت کو کوئلے اور جوہری توانائی پر بتدریج انحصار ختم کر کے متبادل ذرائع سے بجلی پیدا کرنا ہے۔ اشٹنٹ گارٹ یونیورسٹی کے اندازوں کے مطابق جرمنی میں کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں کی انتہائی باریک راکھ کے باعث جرمنی اور اس کے ہمسایہ ممالک میں ہر سال تین ہزار ایک سو انسان قبل از وقت موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔[3] جرمنی میں اس وقت کوئلے کی مدد سے پیدا کی جانے والی بجلی مجموعی پیداوار کا چالیس فیصد بنتی ہے۔

ماحولیاتی کانفرنس (2015)

2015ء میں طے پانے والے تحفظِ ماحول کے لیے جرمنی کے شہر بون میں ایک عالمی ماحولیاتی کانفرنس (کوپ -15) دو ہفتے تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں ۲۵ ہزار مندوبین شریک ہوئے۔ ضرر رساں گیسوں کے اخراج کو کم کرنے پر زور دیا گیا۔ عالمی درجہ حرارت کے اضافہ ۲ ڈگری سنٹی گریڈ تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی۔

ماحولیاتی کانفرنس (2021)

عالمی ماحولیاتی کانفرنس کوپ -26 (31 اکتوبر تا 12 نومبر 2021ء) اقوام متحدہ کے "فریم ورک کنوینشن آن کلائمیٹ چینج" کے زیرِ اہتمام سکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں منعقد کی گئی۔ اس ماحولیاتی کانفرنس کے مقاصد میں کلائمیٹ چینج فنڈ 100 بلین ڈالر مقرر شامل کرنا تھا۔ اس کانفرنس میں تحفظِ ماحول کے لئے

---

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 4 جنوری 2019ء
[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 124
[3] روزنامہ خبریں لاہور، 20 فروری 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخت اقدامات کرنے پر معاہدہ ہوا جس پر 120 ممالک کے نمائندگان نے دستخط کئے۔ دنیا بھر سے ہزاروں ماحولیاتی کارکنان، ماحولیاتی تنظیموں کے نمائندگان، سائنس دان اور عالمی ماحولیاتی ماہرین نے اس ماحول دوست کانفرنس میں شرکت کی۔ اس ماحولیاتی کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے بھی تحفظ ماحول کے لئے اقدامات اٹھانے کا وعدہ کیا گیا۔

ماحولیاتی کانفرنس (2022)

نومبر 2022 منعقد ہونے والی حالیہ عالمی موسمیاتی کانفرنس کوپ 27 کا موضوع "عمل درامد" Implementation رکھا گیا۔ موسمیات کی وفاقی وزیر شیری رحمان کا اعزاز ہے کہ وہ کوپ۔27 کا ایجنڈہ تیار کرنے والے 9 عالمی ماہرین کی ٹیم میں شامل تھیں۔ عالمی موسمیاتی سربراہی کانفرنس (کوپ۔27) 6 تا 18 نومبر 2022 کو مصر کے شہر الشرم الشیخ میں منعقد ہوئی جس میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اور موسمیاتی تبدیلی کی وفاقی وزیر شیری رحمان نے بھی وفد کے ہمراہ شرکت کی۔ کوپ۔27 میں دنیا بھر سے عالمی ماحولیاتی ماہرین کی بڑی تعداد شریک ہوئی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موسمیاتی سربراہی کانفرنس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں موسمیاتی تبدیلیوں کا شکار ہونے والے ترقی پذیر ملکوں کو امداد یا معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ مصر کے شہر شرم الشیخ میں نومبر 2022 میں منعقد ہونے والی کوپ۔27 پاکستان کے لیے خاص طور پر اہم رہی۔ موسمیاتی سربراہی اجلاس میں پاکستان کی طرف سے عالمی موسمیاتی تبدیلی کے مہلک اثرات بہترین انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیے گئے۔ اس کانفرنس میں ماحولیاتی و موسمیاتی تبدیلی کے ذمہ دار ترقی یافتہ ممالک کی نشاندہی بھی کرنا چاہیے تھی۔ تاہم موسمیاتی تبدیلی کی وفاقی وزیر شیری رحمان نے کوپ۔27 میں پاکستان پر موسمیاتی تبدیلیوں کے مرتب ہونے والے مہلک اثرات کے حوالے سے پاکستان کا موقف پوری تیاری کے ساتھ پیش کیا۔[1]

ماحولیاتی کانفرنس (2023)

عالمی ماحولیاتی کانفرس کوپ -28 دوبئ میں رواں سال 2023ء میں منعقد ہو گی۔ پاکستان کی وزارتِ

[1] ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ، فروزاں-ماحولیات کا ترجمان، (کراچی: 28 مئی 2023)
https://farozaan.com.pk/climate-change-and-international-community/

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسمیاتی تبدیلی کو عالمی ماحولیاتی تبدیلیوں کے پاکستان پر منفی اثرات کا مقدمہ پوری تیاری کے ساتھ اس کانفرنس میں پیش کرنا چاہئے اور ان اثرات کو کنٹرول کرنے کے لئے عالمی برادری کی لاجسٹک سپورٹ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ماحولیاتی تحفظ اور اسلام

تعلیماتِ اسلامی سے ہمیں ماحولیات کے مختلف پہلوؤں پر رہنمائی ملتی ہے۔ بالخصوص قدرتی وسائل کا استعمال اور ان کا تحفظ، وسائل کا مناسب استعمال، ان میں اسراف سے پرہیز وغیرہ۔ انھی تعلیمات کے بدولت اسلامی تہذیب و تمدّن میں آلودگی سے پاک ماحول کو پروان چڑھایا گیا ہے۔

جس طرح پاکیزگی نفس ایک نعمت ہے، اسی طرح پاکیزگی جسم بھی ایک نعمت ہے۔ انسان پر اللہ کی نعمت اسی وقت مکمل ہو سکتی ہے جبکہ نفس و جسم دونوں کی طہارت و پاکیزگی کے لیے پوری ہدایت اسے مل جائے۔[1] مذکورہ بحث سے جسمانی طہارت و نظافت کی اہمیت و افادیت اور ماحولیاتی آلودگی کا تدارک کی ہدایت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ وسائل کے استعمال اور انسانوں کی ماحولیاتی ذمہ داریوں کے لحاظ سے اسلام فطرت کی پیدا کردہ ہر شے کے استعمال میں احتیاط پسندی کا درس دیتا ہے۔

خالقِ کائنات کا فرمان ہے:

"وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ"[2]

"اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اسلام نے ماحول کی حفاظت کرنیکی تلقین و تاکید کی ہے، اسلام نے اس مسئلے کی اہمیت اسوقت سمجھا دی تھی جب دنیا ماحولیاتی آلودگی کے نام سے بھی ناواقف تھی۔ قرآن مجید نے انسانی نسل کی بقاء کیلئے بہت سے چیزوں کی نشاندہی کی۔ خالق کائنات نے قرآن کریم کے ذریعے انسان کو آگاہ کیا کہ وہ زمین کو برباد کرکے اس کے فوائد سے محروم نہ ہو۔ تندرستی و زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑا عطیہ ہے اور حتیٰ المقدور

---

[1] مودودی، سید، تفہیم القرآن (جلد اول)، ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور، دسمبر 2013ء، ص۔449

[2] الانعام، 6:141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ جان انسان کا فریضہ اور اس کی ذمہ داری بھی ہے۔ آبادیوں میں زہریلا پانی اور دھواں چھوڑنے والے کارخانوں کے مالکان کے لئے قرآن مجید میں صراحت سے وارننگ ہے۔

کتاب اللہ میں ارشاد ہوتا ہے:

" أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا "[1]

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانون کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔"

امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

" وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ سَبَبٍ مِنْ قِصَاصٍ، أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ، وَاسْتَحَلَّ قَتْلَهَا بِلَا سَبَبٍ وَلَا جِنَايَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا؛ لِأَنَّهُ لَا فَرْقَ عِنْدَهُ بَيْنَ نَفْسٍ وَنَفْسٍ، {وَمَنْ أَحْيَاهَا} أَيْ: حَرَّمَ قَتْلَهَا وَاعْتَقَدَ ذَلِكَ، فَقَدْ سَلِمَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُ بِهَذَا الِاعْتِبَارِ"[2]

پوری دنیا میں کارخانوں کا جال بچھا ہوا ہے جو زہریلے دھویں اور زہریلے پانی کے ٹریٹمنٹ کے بغیر اخراج کی بدولت عام لوگوں کو جان لیوا بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں یعنی مبینہ طور پر ان کے قتل کا سبب بن رہے ہیں۔ مذکورہ بالا آیتِ قرآنی میں فیکٹری مالکان کے لئے لائحہ عمل اور درسِ عمل موجود ہے۔ محبوبِ خدا ﷺ کی ذات رحمتہ للعالمین ﷺ ہیں جو خونخوار لڑائیوں کو بند کرتے ہیں حکمرانی کی آرزو یا توسیع ملک کی تمنا، غلبہ قوت کے اظہار یا جوشِ انتقام کے اصول پر لڑائی کرنے کو قطعاً ممنوع ٹھہراتے ہیں۔[3]

دنیا میں نوع انسانی کی زندگی کی بقا منحصر ہے اس پر کہ ہر انسان کے دل میں دوسرے انسانوں کی جان کا احترام موجود ہو اور ہر ایک دوسرے کی زندگی کے بقاء و تحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہو اسلام میں ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے مردوں کو دفن کرنے کا تصور ہے۔ مردے دفنانے کا طریقہ کار

---

[1] المائدہ، 5:32

[2] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، 1420ھ، 92/3

[3] منصور پوری، محمد سلیمان سلمان، قاضی، رحمتہ للعالمین، 554/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذاتِ الٰہی نے اپنے کلام میں سمجھایا ہے۔ مردوں کو دفنانے میں انسانی تکریم کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کا فلسفہ بھی پایا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ "[1]

"پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تا کہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔"

تعلیمات نبویؐ میں اپنے گھروں اور ماحول کو صاف رکھنے کی ترغیب ہے۔

سردار الانبیاء ﷺ کا فرمان ہے:

"فَنَظِّفُوا أَفْنَاءَ كُمْ وَسَاحَاتِكُمْ"[2]

اسلام ماحولیاتی تحفظ کے لئے مکمل رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ ماحولیات سے متعلقہ اسلامی ہدایات پر عمل کر کے ماحولیاتی آلودگی جیسے پریشان کن مسئلے سے نمٹا جا سکتا ہے۔

---

[1] المائدہ، 5:31

[2] أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي، مسند أبي يعلى، مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رقم الحديث، 791

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: آبی وسائل کا مطالعہ

پانی کی اہمیت وافادیت

تعارف(Introduction)

عربی میں پانی "ماء" کہلاتا ہے۔ پانی زندگی کے بنیادی مادہ کی حیثیت رکھتا ہے تمام مشروبات کا سردار ہے، کائنات کا اصلی اور حقیقی عنصر ہے۔ آسمان پانی کے بخارات سے بنائے گئے ہیں جبکہ زمین اس کی جھاگ سے پیدا گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پانی کے ذریعے زندہ رکھا ہے۔

کائنات چار ارکان کا مرکب ہے جن میں ایک پانی ہے۔ جیسا کہ علامہ الجاحظؒ لکھتے ہیں:

"الأركان الأربعة، التي هي الماء والأرض والهواء والنار"[1]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"مَاءٌ: مَادَّةُ الْحَيَاةِ، وَسَيِّدُ الشَّرَابِ، وَأَحَدُ أَرْكَانِ الْعَالَمِ، بَلْ رُكْنُهُ الْأَصْلِيُّ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ خُلِقَتْ مِنْ بُخَارِهِ، وَالْأَرْضَ مِنْ زَبَدِهِ، وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"[2]

مذکورہ عبارت سے صراحت ہوتی ہے، پانی مادہ حیات ہے جو آسمان، زمین اور ہر زندہ چیز کی تخلیق میں بنیادی حیثیت کا حامل قدرتی وسیلہ ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Water, a substance composed of the chemical elements hydrogen and oxygen and existing in gaseous, liquid, and solid states. Water is one of the most plentiful and essential of compounds ."[3]

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

---

[1] ابو عثمان، الجاحظ، الحيوان، دارالكتب العلميه، بيروت، 1424ھ، 24/1

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، ، دار الهلال – بيروت، 395/1

[3] The New Encyclopaedia Britannica,Vol-12,15th Ed., Encyclopaedia Britannica,Inc.,p.514

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Water is essential for man's life ;it ensures his nourishment by fertilizing the land. It is more than nourishment ,since it is the source of nourishment."[1]

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق پانی(water):

"The liquid of which seas, lakes, and rivers are composed ,and which as rains and issues from springs. When pure , it is transparent ,colorless (except as seen in large quantity ,when it has a blue tint) ,tasteless, and inodorous."[2]

معروف سکالر ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"The bulk of the bodies of all living things is water. Without water it seems , life is impossible . Water is a substance that was specially created so as to be the basis of life."[3]

تمام جانداروں کی بنیادی اکائی پانی ہے۔ پانی کے بغیر حیات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پانی کے کیمیائی اور طبعی خواص دوسرے مائعات کے برعکس منفرد حیثیت رکھتے ہیں اور امورِ حیات کی بجا آوری کے لیے پانی ناگزیر ہے۔

علم آب(Hydrology)

پانی کی خصوصیات، استعمال اور انتظام کے وغیرہ کا مطالعہ علم آب کہلاتا ہے۔ علم آب کو انگریزی میں

---

[1] The Encyclopedia of Religion,Vol-15,Collier Macmillion Publishers London,p.356

[2] The Oxford English Dictionary, 2nd Ed. ,Vol- XIX, Clarendon Press ,Oxford,1989, P.975

[3] Haroon Yahya (Adnan Oktar) ,The Creation of the Universe,P.132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہائیڈرولوجی" اور ہندی میں "جل دیا" کہا جاتا ہے۔ علم آب (Hydrology) میں جھیلوں، تالابوں، دریاؤں، کنوؤں، سمندروں وغیرہ کے پانی اور اس کا انتظام و انصرام، استعمال، تحفظ علم آب کے زمرے میں آتا ہے۔

ایم۔ ایس راؤ لکھتے ہیں:

"The science dealing with water, especially to its occurrence in streams, lakes, wells, etc, and including its discovery , uses , control and conservation."[1]

قدرت نے زیرِ زمین پانی کے دریا اور نہریں بہا رکھی ہیں جنہیں زمین کے اندرونی علم کی اصطلاح میں ہائیڈروجیالوجی کہا جاتا ہے۔ ہائیڈرولوجی ایک وسیع سائنس ہے۔

کرہ آب(Hydrosphere)

سطح زمین پر کل پانی کی مقدار کو کرہ آب کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں کرہ آب کو "ہائیڈروسفیئر" کہا جاتا ہے۔ ہائیڈروسفیئر میں سمندر، جھیلیں، گلیشئر، دریاؤں وغیرہ کا پانی شامل ہے۔ اس میں وہ پانی بھی شامل ہے جو فضا میں موجود رہتا ہے۔ سطح زمین کا تین چوتھائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔

بھارت کے معروف جغرافیہ دان لکھتے ہیں:

"Hydrosphere: Refers to all the water of the earth, as distinct from the Atmosphere and the Lithosphere .It includes both the comparatively shallow layer of water (in liquid and solid form) that covers nearly three-quarters of the earth`s surface, forming the oceans, seas, lakes, ice-sheets, etc, and also the water that is present in the atmosphere."[2]

ماحولیاتی امو کا ایک ماہر بیان کرتا ہے:

"Liquid water covers about 79 percent of the surface of the globe. The

---

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, p.179

[2] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

largest portion is in the oceans, less than 1 percent is fresh water, and an even smaller amount is found in saline lakes. Other forms of water are ice, snow, and water vapor."[1]

مذکورہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ زمین کا بڑا حصہ پانی پر مشتمل ہے جو سمندروں، دریاؤں، جھیلوں، برف اور بخارات کی صورت میں پایا جاتا ہے۔

پانی کا تجزیہ (Analysis of Water)

Chemical Name	Dihydrogen oxide	**Formula**	H_2O ,D_2O
Chemical Bond	Covalent	**Density**	$997kg/m^3$
Bioling point	100^oC	**Freezing point**	0_oC
Molecular mass	18.015g/mol	**Forms of Water**	liquid, gas,solid

پانی بنیادی طور پر ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ یہ صفر سنٹی گریڈ کے درجہ حرارت پر جم کر برف بن جاتا ہے۔ ۱۰۰ ڈگری سنٹی گریڈ پر ابلنے لگتا ہے۔ اسکا درجہ حرارت کبھی اس سے تجاوز نہیں کرتا۔ البتہ یہ بھاپ بن جاتا ہے جس سے توانائی حاصل ہوتی ہے۔ پانی میں مختلف قسم کی معدنیات اور دھاتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً سیسہ، تانبا، جست، میگنیشیم، سلفیٹ، نمک، کاربونیٹ، آیوڈین اور فلورائیڈ وغیر ہبارش کے پانی میں فضائی آلودگی اور کیمیائی عناصر شامل ہوتے ہیں۔

زندہ چیزوں کے بنیادی کیمیائی اجزاء میں ہائیڈروجن کا پل سا ہوتا ہے۔ جس سے ایک ایک عضویے کی زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ جسے ہائیڈروجن بانڈ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ہائیڈروجن اکثر تبدیل ہو کر نئے بندھن بناتا ہے اور اس طرح زندگی کی قوت کو تبدیل کرتا رہتا ہے، یہ ہائیڈروجن کے متبادل صرف پانی کے بہاؤ یا روانیت سے پیدا شدہ ہائیڈروجن سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لیے پانی زندگی کے لیے ناگزیر

[1]James A. Weber, Plants and the Aquatic Environment, (Plants, people & Environment) ,Macmillan Publishing Co., New York, 1979, p.141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[1]

مقالہ نگار محمد رفیق لکھتے ہیں:

"Water is found in three states___ water vapors , fluid , and ice. Water in the atmospheric region is different from the water in the terrestrial region (e.g. Ocean) as far as the density is concerned."[2]

کھانا پکانے، پینے، فصلوں کو سیر اب کرنے اور صفائی کے کاموں پانی استعمال ہوتا ہے۔ پانی ایک ایسا مادہ ہے جو تینوں حالتوں ٹھوس (برف)، مائع (پانی) اور گیس (بخارات) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔

پانی بہت سے انتہائی اہم کیمیائی تجربات کے لیے لازمی اور ناگزیر ہوتا ہے۔ بعض کیمیائی تجربات کا وقوع پذیر ہونا پانی کے بغیر ناممکن ہوتا ہے۔ کیمسٹری اور پانی کا چولی دامن ساتھ ہے۔ کیمیائی عوامل کے لیے پانی کی موجودگی ضروری ہے۔ تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر تجربات پانی نہ ہونے پر وقوع پذیر نہیں ہوسکتے۔ پانی کے کیمیائی عناصر کا پتہ چلنے کے باوجود اسے مصنوعی طور پر بنانا ممکن نہیں۔[3]

کیمیائی تعاملات کے لئے "انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا" کا مقالہ نگار بیان کرتا ہے:

"Two isotopic forms, deuterium and tritium, in which the atomic nuclei also contain one and two neutrons,respectively,are found to a small degree in water. Deuterium oxide (D_2O) ,called heavy water, is important in chemical research and is also used as a neutron moderator in some nuclear reactors"[4]

---

[1] نور باقی، ڈاکٹر، ہلوک، (مترجم: سید محمد فیروز گیلانی)، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، انڈس پبلشنگ کارپوریشن کراچی، 1998ء، ص۔44

[2] M. Rafiq and Mohd. Ajmal, Isᾱm and The Present Environmental crisis, (Isᾱm and the Environment,Edited by: A R Agwᾱn) ,p.134

[3] غزنوی، خالد، ڈاکٹر، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، ص۔102

[4] The New Encyclopedia Britannica, Volume 12,15 Th Ed.,p.514,515

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ کیمیائی تجربات اور ضروری کیمیائی تعاملات کے لئے پانی لازمی ہوتا ہے۔

پانی کی اقسام

1۔ آب زمزم (Zamzam Water)

آب زمزم دوسرے پانیوں سے افضل اور تمام پانیوں کا سردار ہے۔ یہ پانی کی ایسی قسم ہے جو مقدس اور قابل احترام ہے۔ اس پانی کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا کنواں حضرت جبرائیلؑ نے خود کھودا تھا۔ یہ وہی پانی ہے جس سے ابوالعرب حضرت اسماعیلؑ نے پیاس بجھائی تھی۔

امام طبرانیؒ بیان کرتے ہیں:

" عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ زَمْزَمَ فَقَالَ: إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ , إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ وَشِفَاءُ سُقْمٍ"[1]

روایت بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ آب زمزم کھانے والوں کے لئے کھانا ہے اور امراض سے شفا دیتا ہے۔

امام ابن قیمؒ آب زمزم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" ماء زمزم: سَيِّدُ الْمِيَاهِ وَأَشْرَفُهَا وَأَجَلُّهَا قَدْرًا، وَأَحَبُّهَا إِلَى النفوس وأغلاها ثمنا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ النَّاسِ"[2]

زمزم کا پانی دوسرے تمام پانیوں کا سردار، قابلِ احترام، پسندیدہ اور قیمتی ہے۔

معین الدین ناصر اپنے سفر نامے میں آب زمزم کے کنویں کا محل وقوع بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" بِئْر زَمْزَم شَرْقِي الْكَعْبَة حذاء ركن الْحجر الْأسود وَبَين زَمْزَم والكعبة ستّ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعا وسعة الْبِئْر ثَلَاث أَذْرع وَنصف فِي مثلهَا وماؤها ملح وَلَكنه يستساغ وَقد بنوا

---

[1] سليمان بن أحمد، أبو القاسم الطبراني، الروض الداني (المعجم الصغير) ، المكتب الإسلامي , دار عمار – بيروت، 1405ھ، رقم الحديث، 295

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 298/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِنْد فوهتها خرزة من الرخام الْأَبْيَض ارتفاعه ذراعان وَفِي جَوَانِب حجرَة زَمْزَم الْأَرْبَعَة أحواض يصب فِيهَا المَاء وَيتَوَضَّأ النَّاس بِهِ وأرضها من الخشب المشبك ليسيل المَاء الَّذِي يراق بهَا وبابها نَاحيَة الْمشرق وأمام الْبِئْر نَاحيَة الْمشرق بِنَاء آخر مربع عَلَيْهِ قبَّة يُسمى سِقَايَة الْحَاج وضع بِهِ أزيار يشرب مِنْهَا الْحجَّاج "[1]

زم زم کا پانی برکت والا ہے اور پیٹ بھرنے والا ہے۔ مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام میں خانہ کعبہ سے ۱۵ میٹر کے فاصلے پر جنوب مشرق میں حجرِ اسود کی سیدھ میں ایک کنواں واقع ہے جس کے پانی کو زم زم کہا جاتا ہے۔ زم زم کے کنواں کی گہرائی ۲۰۷ فٹ ہے۔ زم زم سب سے اعلیٰ پانی ہے۔ آبِ زم زم پینے کے لیے ہر طرح سے محفوظ پانی ہے۔ زم زم کے مسلسل استعمال سے خون کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ دماغ تیز ہو جاتا ہے، حافظہ بہتر ہوتا ہے۔ پیٹ کی گہرائی ختم ہو جاتی ہے۔ تیزابیت دور کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے اور مریضوں کو شفا ہوتی ہے۔ آب زم زم میں کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشم، فولاد، جست وغیرہ جیسے معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

Zamzam Well

2۔ سخت پانی (Hard Water)

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار سخت پانی کے بارے میں یوں لکھتا ہے:

"Hard water contains soluble salts of calcium and magnesium,

[1] أبو معين الدين ناصر خسرو، سفر نامه، دار الكتاب الجديد – بيروت، 1983، 1/132-133

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

principally as bicarbonates, chlorides and sulphates. Ferrous iron may also be present."[1]

مذکورہ عبارت ثابت کرتی ہے کہ سخت پانی، پانی کی وہ قسم ہے جس میں مختلف دھاتیں حل شدہ ہوتی ہیں۔ کیلشیم، نمکیات، بائی کاربونیٹس وغیرہ جیسے کیمیائی اجزاء سخت پانی میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔

3۔ہلکا پانی(Soft Water)

جو پانی گرم ہونے میں دیر لگائے اور نہ ہی ٹھنڈا ہونے میں زیادہ وقت لگائے لطیف یعنی ہلکا پانی کہلاتا ہے۔ مشہور حکیم بقراط لطیف پانی کے بارے میں لکھتے ہیں:

" الْمَاءُ الَّذِي يَسْخُنُ سَرِيعًا، وَيَبْرُدُ سَرِيعًا أَخَفُّ الْمِيَاهِ."[2]

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ہلکا یا لطیف پانی وہ ہوتا ہے جو جلدی ٹھنڈا ہو جائے اور جلدی گرم ہو جائے۔

4۔معدنی پانی(Mineral Water)

پانی کے اندر بعض ضروری نمکیات کا موجود ہونا بھی لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قابلِ نوش پانی منرل واٹر ہی تجویز کیا جاتا ہے۔ دریاؤں، ندیوں، چشموں اور زیر زمین پانی میں انسانی ضرورت کے لئے ضروری نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے منرل واٹر ہی کہا جاسکتا ہے تاہم اسے پینے کے لئے استعمال کرنے سے پہلے لیبارٹری سے اس کا کیمیائی تجزیہ کروالینا ضروری ہے۔ امام ابن قیمؒ کے مطابق معدنی پانی:

"وَالْمَاءُ الَّذِي يَنْبُعُ مِنَ الْمَعَادِنِ يَكُونُ عَلَى طَبِيعَةِ ذَلِكَ الْمَعْدِنِ، وَيُؤَثِّرُ فِي الْبَدَنِ تَأْثِيرَهُ"[3]

کسی کان سے پھوٹنے والے پانی کی تاثیر اس میں پائی جانے والی معدنیات کی نوعیت پر ہو گا۔ بدن و جسم پر ویسا ہی اثر ہو گا جیسی معدنیات پانی میں شامل ہوں گی۔

---

[1] Encyclopedia Britannica, Vol-23,Encylopedia Britannica Ltd,Hazen Watson & Viney Limited, 1962,p.404

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 296/1

[3] المرجع السابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"The use of mineral water as a beverage has increased greatly since the mid-1970s.Large quantities of bottled water from mineral springs in France and other European countries are exported each year."[1]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں معدنی پانی کے استعمال میں بہت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ فرانس اور دیگر یورپی ممالک میں قدرتی چشموں سے حاصل کردہ معدنی پانی کو برآمد کیا جاتا ہے۔

5۔ بھاری پانی (Heavy Water)

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں بھاری پانی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

"Ordinary water as obtained from fresh water lakes contains isotopes of hydrogen in the ratio of 1 atom deuterium, D or H_2."[2]

نیو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Deuterium oxide (D_2O) ,called heavy water, is important in chemical research and is also used as a neutron moderator in some nuclear reactors"[3]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا کہ بھاری پانی تجربہ گاہوں میں کیمیائی تعاملات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

6۔ میٹھا پانی (Sweet Water)

میٹھا پانی قابل نوش پانی ہوتا ہے۔ میٹھا پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑا تحفہ ہے۔ میٹھا پانی قابل نوش پانی ہوتا ہے۔

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol- 8,15th Ed ۔ .,Chicago,1992,p.155

[2] Encyclopedia Britannica, Vol-23,p.405

[3] The New Encyclopedia Britannica, Volume 12,15 Th Edition,p.514,515

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا"[1]

"اور اس میں بلند و بالا پہاڑ جمائے، اور تمہیں میٹھا پانی پلایا۔"

کل پانی کا صرف تقریباً اڑھائی فیصد میٹھا پانی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑے میٹھے پانی کا سرچشمہ کوہِ ہمالیہ پاکستان میں موجود ہے۔ پاکستان کو پانی کے بہترین دو آبوں کی وجہ سے زرعی و خوردنی اجناس پیدا کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

"وَالْمَاءُ الْعَذْبُ نَافِعٌ لِلْمَرْضَى وَالْأَصِحَّاءِ، وَالْبَارِدُ مِنْهُ أَنْفَعُ وَأَلَذُّ"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے میٹھا اور ٹھنڈا پانی کا استعمال صحت و تندرستی کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے۔ میٹھا اور ٹھنڈا پانی لذیذ اور مزیدار بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا پینے کے لئے ایسا پانی استعمال کرنا چاہئے جو ٹھنڈا اور میٹھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے وطنِ عزیز پاکستان کو میٹھے پانی کے وسیع وسائل سے نوازا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور بارشیں وقت پر ہو جاتی ہیں۔ لیکن حیرت و استعجاب کا مقام یہ ہے کہ تمام میٹھا پانی حکمرانوں کی نااہلی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے سمندر میں گر جاتا ہے۔ راستے میں لاتعداد دیہاتوں میں تباہی پھیلاتا جاتا ہے۔ پاکستان میں میٹھے پانی کی بے قدری کی جاتی ہے جبکہ سنگاپور اور کئی دوسرے ممالک کو دوسرے ممالک سے میٹھے پینے کا پانی امپورٹ کرنا پڑتا ہے۔

7۔ کھاری پانی (Bitter Water)

دنیا بھر میں صرف 3 فیصد پانی پینے کے قابل ہے جبکہ 97 فیصد پانی کھارا ہے۔ متعدد جگہوں پر قدرتی طور پر نمک کے پہاڑوں کے قدرتی سلسلوں کی وجہ سے وہاں زیرِ زمین پانی نمکین ہے۔ بعض جگہوں میں زیرِ زمین پانی صاف اور تازہ ہے جبکہ بعض علاقوں میں نمکین اور کھارا ہے۔

---

[1] المرسلات، 77:27

[2] ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ) ، الطب النبوي، ص- 296

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا"[1]

" اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے۔ ایک لذیذ و شیریں، دوسرا تلخ و شور۔ اور دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔ ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔"

دنیا کا 97 فیصد نمکین سمندری پانی کی صورت میں ہے۔ یہ پانی شور اور نمکین ہونے کی وجہ سے قابلِ نوش نہیں لیکن سمندری حیوانات اس میں پلتے اور زندہ رہتے ہیں۔[2]

8۔ خالص پانی (Pure Water)

ورلڈ بک ڈکشنری کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Pure water is a transparent, colorless, tasteless, odorless compound of hydrogen and oxygen"[3]

خالص پانی بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ قدرتی وسیلہ ہے۔ یہ ہائیڈروجن اور آکسیجن پر مشتمل مرکب ہوتا ہے۔

پانی کا چکر (Water Cycle)

زمین پر موجود پانی چکر میں رہتا ہے جسے پانی کا چکر کہا جاتا ہے۔ پانی کے چکر کے تحت سطح زمین سے پانی بخارات میں تبدیل ہو کر فضا میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایک خاص اونچائی پر پانی کے یہ بخارات بادل یا برف میں بدل جاتے ہیں۔ پھر بارش یا برف باری کے ذریعہ دوبارہ زمین پر واپس آجاتے ہیں۔ پانی کا یہ چکر انسانی حیات و بقا کے لئے انتہائی اہم ہے کیونکہ کرہ ارض پر تازہ پانی کی دستیابی اسی پانی کے چکر کی بدولت ہے۔

---

[1] الفرقان، 25:53

[2] غزنوی، خالد، ڈاکٹر، طبِ نبوی ﷺ اور جدید سائنس، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، 2011ء، ص۔92

[3] The World Book Dictionary,Vol-2,World Book,Inc. Chicago,1989,p.2362

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[1]خشکی اور سطح سمندر سے پانی آبی بخارات کی شکل میں فضا میں جا کر دوبارہ بارش / برفباری وغیرہ کی شکل میں کرہ ارض پر واپس آجاتا ہے۔ دریاؤں، آبی زمینوں، جھیلوں، تالابوں، چشموں وغیرہ کی شکل میں جمع ہو جاتا ہے۔ بارش کا کچھ پانی زیر زمین چلا جاتا ہے اور پھر کنوؤں یا جدید مشینی ٹیوب ویلز کے ذریعے ضرورت کے مطابق نکال کر استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ پھر آبی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر بادلوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور بارش کی صورت میں زمین پر دوبارہ آجاتا ہے اور یونہی یہ پانی کا چکر جاری و ساری رہتا ہے۔ قرآن مجید نے 14 سال قبل ہی پانی کے چکر کے متعلق حقائق سے پردہ اٹھا دیا تھا۔ جب دنیا پانی کے چکر کے نام سے بھی ناواقف تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﷻ

" وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّا عَلٰي ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ"[2]

"اور آسمان سے ہم نے ٹھیک حساب کے مطابق ایک خاص مقدار میں پانی اتارا اور اس کو زمین میں ٹھہرا دیا، ہم اسے جسطرح چاہیں غائب کر سکتے ہیں۔"

بھارتی مصنف "ایم ایس راؤ" پانی کے چکر کا مفہوم واضح کرتے ہیں:

"Water Cycle or Hydrologic: Refers to the circulation of water from the oceans to the atmosphere, back to the land , and so back to the oceans. Evaporation occurs from the oceans (also from lakes, rivers. etc.) ; Condensation of the water vapour in the atmosphere leads to the formation of clouds and therefore to precipitation as rain or snow, most of the water that has fallen on the land then returns to the oceans-thus completing the cycle."[3]

---

[1] غلام عباس، سکاؤرن لیڈر (ر)، پانی، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، 2019ء، ص۔25

[2] المومنون، 23:18

[3] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, p.392

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید تحقیق کے مطابق زمین سے ایک سیکنڈ میں تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن پانی بخارات بن کر اوپر چلا جاتا ہے۔ اسطرح ایک سال میں دنیا بھر سے 513 ٹریلین پانی بخارات بنتا ہے۔ اتنی ہی مقدار میں بارش کی صورت میں واپس زمین پر آجاتی ہے۔ دنیا پر زندگی اسی پانی کی گردش پر منحصر ہے۔[1]

پانی اور قرآن (Water and Quran)

قرآن مجید میں جابجا پانی کا ذکر کیا گیا ہے جس سے پانی کی اہمیت و افادیت ثابت ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں پانی کے ہر پہلو یعنی زمین، حیوانات، نباتات اور انسان کے لئے اس کا استعمال کھل کر بتایا گیا ہے۔

ناصر آئی فاروقی رقمطراز ہیں:

"اسلام میں پانی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت تصور کیا جاتا ہے۔ جو حیات آفرین بھی ہے اور حیات پرور بھی۔ یہ بنی نوع انسان اور کرہ ارض کی تطہیر کرتا ہے۔ پانی کے لیے عربی لفظ "ماء" ہے جو قرآن مجید میں تریسٹھ بار آیا ہے۔ عرش الٰہی کو پانی کے اوپر ہونا بتایا گیا"[2]

وقار احمد حسینی پانی کی اہمیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> "Neary 900 verses in the Quran , Out of the total 6226 , deal with various aspects of water resources and engeering, including water law and management.They are all charactersized by tawhidic hydrotechnology that is ,God is final cause of all aspects of water resources, and ever present Nourisher, Sustainer and Manager (rab) of their secondary and and teritiary causation."[3]

مذکورہ بالا عبارت سے پانی کی افادیت آشکار ہوتی ہے۔ پانی جیسے اہم وسیلے کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کی

---

[1] نور باقی، ڈاکٹر، ہلوک، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔82

[2] فاروقی، ناصر آئی، (مترجم: سید سعید احمد)، اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ص۔1

[3] Husaini, Waqār Ahmad, Isāmic Thought In the Rise and Supermacy of Isāmic Technological Culture: Water Resources and Energy,Goodword Books, New Delhi,2002,p.89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظمت و توحید کا نظریہ پختہ ہوتا ہے۔ پانی کے انتظام و انصرام کے بارے میں قرآن مجید کی ہدایات پوری انسانیت کے لئے مینارہ نور ہیں۔

تہذیبوں کا جنم (Appearance of Civilizations)

تاریخِ انسانی گواہ ہے کہ پانی کی بدولت مختلف تہذیبوں نے جنم لیا اور بڑے بڑے تاریخی شہر شاد و آباد ہوئے۔ دریائے سندھ، دریائے دجلہ، دریائے فرات، دریائے نیل، دریائے گنگا اور جمنا کے کناروں پر عظیم الشان تہذیبوں نے جنم لیا۔ کراچی، سنگاپور ہانگ کانگ، ٹوکیو اور شنگھائی وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

معروف محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ پانی کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

"اس زمانے میں تجارتی قافلوں اور کاروانوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ غذا، پانی اور ٹھہرنے کی جگہ کا بندوبست کریں۔ مکہ میں جو زمزم کا چشمہ یا کنواں تھا وہ ایسی چیز تھی کہ اسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لہٰذا تمام قافلے وہاں سے گزرا کرتے تھے۔"[1]

پانی کرہ ارض پر زندگی کا سب سے اہم جزو ہے۔ اگر تاریخ کے اوراق پر نظر دوڑائی جائے تو یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ قدیم قومیں اور تہذیبیں دریاؤں پر آباد تھیں، جس کی بنیادی وجہ آبی وسائل سے استفادہ کرنا تھی۔

وزارتِ پانی اور عرب (Ministry of Water and Arab)

ظہورِ اسلام سے قبل پانی کی وزارت اور اس کا انتظام و انصرام آپ ﷺ کے خاندان کے سپرد تھا۔

اس ضمن میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے لکھا ہے:

"ایک وزارت اس خاندان کے بھی سپرد تھی، وہ وزارت زمزم کے کنویں کے انتظام کے متعلق تھی۔ اس میں منعفت بھی تھی۔ یہ قدیم کنواں چونکہ بڑی مدت غائب رہنے کے بعد عبدالمطلب نے دریافت کیا تھا، اس لیے انہی کی نگرانی میں رہا اور غالباً ان کی خاطر شہری مملکت کے نظام میں ایک نئی وزارت کا

[1] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، اشاعت چہارم 1992ء، ص۔ 229

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اضافہ کر دیا گیا۔ عبد المطلب کی وفات کے بعد یہ انتظام ان کے بیٹے ابو طالب نے سنبھالا۔"[1]

دورِ نبویؐ میں پانی کے انتظام و انصرام کا پورا خیال رکھا گیا۔ حضرت زید بن ارقم اور حضرت علاء بن عقبہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات قبائل اور ان کے پانی کے بارے میں لکھا کرتے تھے۔[2]

اس روایت سے استدلال و استنباط ہوتا ہے کہ حکومت و ریاست کے لئے آبی وسائل کی منصفانہ تقسیم کی خاطر ان کا حساب و کتاب رکھنا جائز ہے۔

تخلیق کائنات (Creation of Universe)

پانی واحد قدرتی وسیلہ ہے جو تخلیق کائنات سے پہلے بھی پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں پانی کا تذکرہ جابجا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اس امر کی صراحت ہے کہ زمین پر زندگی کا آغاز پانی سے ہوا ہے بلکہ پانی تخلیق کائنات سے پہلے بھی وجود تھا۔ تخلیقِ کائنات سے قبل عرشِ الٰہی پانی پر تھا۔

مالکِ کائنات کا ارشادِ گرامی ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ"[3]

"اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا جبکہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔"

صاحب "التفسیر الوسیط للقرآن الکریم" بیان کرتے ہیں:

" وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ: دلت هذه الجملة على أن عرشه تعالى كان على الماءِ قبل خلق السموات والأرض،ما جاءَ في كتاب بدء الخلق بصحيح البخاري من حديث عمران بن حصين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كان الله ولم يكن شيء غيره، وكان عرشه على الماء وكتب في الذكر كل شيءٍ وخلق السموات والأرض"[4]

---

[1] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ص۔232

[2] کتانی، عبد الحئی، التراتیب الاداریۃ، اختصار و ترجمہ (عہد نبویؐ کا اسلامی تمدن)، 1991ء، ص۔141۔142

[3] ھود، 11:7

[4] مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، التفسير الوسيط للقرآن الكريم،الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية، 1983م، 166/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کائنات کے وجود میں آنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ پانی تھا اور اس عنصر کے علاوہ کوئی چیز وجود نہیں رکھتی تھی۔

سکالر محمد رفیق اپنے آرٹیکل میں بیان کرتے ہیں:

"The creation of material Universe started from water and passed from that state till the Earth assumed a shape and developed properties which could sustain human life."[1]

پانی مادہ حیات ہے۔ انسانی، حیواناتی اور نباتاتی وسائل کی بقائے حیات کے لئے پانی بنیادی رکن ہے۔

امام ابن قیمؒ کے الفاظ میں:

" وَلِأَنَّ الْمَاءَ مَادَّةُ حَيَاةِ الْحَيَوَانِ وَالنَّبَاتِ"[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہو جاتا ہے کہ حیواناتی اور نباتاتی وسائل کا مادہ حیات پانی ہے۔ حیوانات، نباتات وجمادات کے ارتقاو بقا کا انحصار پانی پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے آخری کلام میں فرمایا گیا ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ "[3]

"اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔"

قرآنی آیات کا ایک ایک لفظ انتہائی اہم راز و نیاز کا حامل ہوتا ہے۔ آیت قرآنی میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ زندہ ہونا جو قوت حیات کے مترادف ہے۔ قرآنی آیت کے اس ایک بیان سے قوت حیات کے نظریہ کو اتنی وسعت مل جاتی ہے کہ یہ وائرس اور ڈی این اے، مالیکیول وغیرہ کا مکمل احاطہ کر لیتی ہے۔ اس طرح ایک سائنسی حقیقت کو چودہ صدیاں پہلے ہی انسانیت کو بطور پیشگی بتا دیا گیا۔ قوتِ حیات پانی ہی سے

---

[1] M. Rafiq and Mohd. Ajmal, Isᾱm and The Present Environmental Crisis ,p.128

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 168/1

[3] الانبیاء،21:30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلتی ہے اور پانی ہی سے قوت حاصل کرتی ہے۔ صرف تیس سال قبل ہی جدید سائنس نے قوت حیات کے لیے پانی کے ناگزیر ہونے کی حقیقت کو ثابت کیا ہے۔[1] انسان، حیوان، پودوں، درخت وغیرہ سب چیزوں کی بنیاد پانی ہے۔ فرشتوں اور جنوں کی اصل بھی پانی ہے۔ تاہم اگر "كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" ہر زندہ چیز کا وجود پانی سے ہے جس میں انسان کے ساتھ جن اور فرشتے بھی شامل ہیں، جب مٹی سے بننے والے انسان کا اصل پانی ہے تو آگ اور نور سے بننے والے جنوں اور فرشتوں کا اصل بھی پانی ہو سکتا ہے۔[2] کائنات میں پائی جانے والی ہر چیز میں پانی کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔ انسان، حیوانات، نباتات، پتھر اور معدنیات وغیرہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پانی کا ہی کرشمہ پایا جاتا ہے۔

سلطان اسماعیل کے الفاظ:

> "Water is the most important molecule in the life of an organism that the life originated in water is a well known fact. Nearly 80 to 85% of protoplasm is water."[3]

زندہ چیزوں کے بنیادی کیمیائی اجزاء ہائیڈروجن کا پل سا ہوتا ہے۔ جس سے ایک عضویے کی زندگی رواں دواں رہتی ہے۔ جس ہائیڈروجن بانڈ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ہائیڈروجن اکثر تبدیل ہو کر نئے بندھن بناتا ہے اور اس طرح زندگی کی قوت کو تبدیل کرتا رہتا ہے، یہ ہائیڈروجن کے متبادل صرف پانی کے بہاؤ یا روانیت سے پیدا شدہ ہائیڈروجن سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لیے پانی زندگی کے لیے ناگزیر ہے۔[4]

اس ضمن میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں پانی کی افادیت:

> "Water is a necessary constituent in the cells of all animal and vegetable tissues and in the crystals of many minerals."[5]

---

[1] ہلوک، نور باقی، ڈاکٹر، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔83

[2] عبد السلام بن محمد، تفسیر القرآن الکریم، دار اندلس پبلشر و ڈسٹری بیوٹر، لاہور، ص۔722

[3] Sultan Ismail,Environment: An Isāmic Perspective,P.168

[4] ہلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔44

[5] Encyclopedia Britannica, Volume23,Encylopedia Britannica LTD,Hazen Watson

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ"[1]

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں پائے جانے والی ہر چیز (حیوانات، نباتات، معدنیات وغیرہ) پانی سے تخلیق کا ثبوت و دلیل ہے۔

دنیا میں مرکب (مرکب سے مراد وہ اشیاء ہیں جو مادوں کے ملاپ سے تشکیل پاتے ہیں) پانی ہے۔ اس کا مالیکیول ہائیڈروجن کے دو اور آکسیجن کے ایک مالیکیول سے تشکیل پاتا ہے۔ ہائیڈروجن دنیا بھر میں سب سے عام ایٹم ہے جبکہ آکسیجن تیسرا ایٹم ہے جو عام پایا جاتا ہے اس لئے پانی نمبر ایک مرکب ہے۔[2] پانی ہر ایک کی خلقت، نشوونما اور عروج وارتقاء میں پانی کا بڑا حصہ ہے، انسانی زندگی میں ہر کام اور ہر لحظہ اس کی تلاش و جستجو ہے، ہر ایک کی زندگی کا بقا بھی پانی پر منحصر ہے، کوئی بھی مخلوق خواہ حیوانات کی قبیل سے ہو یا نباتات و جمادات کی قبیل سے پانی کی ضرورت سے بے نیاز نہیں۔ پانی انسان کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ نعمت چونکہ بڑی فراوانی کے ساتھ عطا کی ہے اس لئے اس کی قدر و قیمت محسوس نہیں کی جاتی جس شخص کے حلق میں پیاس سے کانٹے پڑ رہے ہوں اس کے لئے اس بات کی بڑی اہمیت ہے کہ بروقت اسے دو گھونٹ پانی مل جائے۔

پانی ہر ایک کی خلقت، نشوونما اور عروج وارتقاء میں پانی کا بڑا حصہ ہے، انسانی زندگی میں ہر کام اور ہر لحظہ اس کی تلاش و جستجو ہے، ہر ایک کی زندگی کا بقا بھی پانی پر منحصر ہے، کوئی بھی مخلوق خواہ حیوانات کی قبیل سے ہو یا نباتات و جمادات کی قبیل سے پانی کی ضرورت سے بے نیاز نہیں۔[3] زمین کے اوپر زندگی جس کسی شکل میں بھی ہے' چاہے وہ نباتاتی حیات ہو یا حیوانی' ہر جاندار چیز کا مادۂ تخلیق مٹی اور مبدأ حیات پانی

& Viney Limited, 1962,p.404

[1] يحيى بن سلام ، تفسير يحيى بن سلام، دار الكتب العلمية، بيروت، 1425 ھ، 456/1

[2] خرم اقبال، دنیا، حیرت اور حقائق (واقعات عالم کا انسائیکلوپیڈیا)، حق پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، ص۔128

[3] خرم اقبال، دنیا، حیرت اور حقائق (واقعات عالم کا انسائیکلوپیڈیا)، حق پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، ص۔128

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مٹی (تُراب) اور پانی مل کر گارا (طِین) بنا۔ پھر یہ طینٍ لّازب میں تبدیل ہوا۔ پھر اس نے حماً مسنون کی شکل اختیار کی۔ اس کے بعد صلصالٍ مّنْ حَمَاً مسنون کا مرحلہ آیا۔ پھر صلصالٍ کالفخّار بنا۔ مٹی سے ہر جاندار چیز کی تخلیق ہوئی اور ان سب کی زندگی کا دارومدار پانی پر رکھا گیا۔ چناچہ ہر جاندار کے لیے مبدأ حیات پانی ہے۔[1]

ہارون یحییٰ زندگی کے لیے پانی کو اہمیت واضح کرتے ہیں:

"Although liquid water ,a fundamental requirement for life ,is found nowhere else in the solar system, three-fourths of Earth`s surface is covered with it."[2]

زمین کے دو تہائی حصہ کو پانی نے ڈھانپ رکھا ہے، اور اشرف المخلوقات انسان کی تخلیق بھی اس طرح کی ہے کہ اس کے بدن کا چوتھائی حصہ پانی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر زندگی کا دارومدار پانی پر رکھا ہے۔[3] معروف یونانی فلاسفر ارسطو کے مطابق کائنات کی ہر چیز چار بنیادی قدرتی عناصر پانی، ہوا، مٹی اور آگ سے وجود میں آئی ہے۔ اس نے پانی کو دوسرے تین عناصر کی نسبت بھاری اور رطوبت و نمی والا قرار دیا۔[4]

انسانی وجود کے لئے امام ابن قیمؒ پانی کی افادیت بیان کرتے ہیں:

"لَمَّا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ جُزْءٌ أَرْضِيٌّ، وَجُزْءٌ هَوَائِيٌّ، وَجُزْءٌ مَائِيٌّ"[5]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ پانی انسانی بدن کا تیسرا لازمی بنیادی جزو ہے۔

ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری کرہ ارض پر زندگی کے لئے پانی اور دوسرے عناصر کی اہمیت کے سلسلے میں

---

[1] اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، حصہ سوم، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، ص۔376

[2] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,p.92

[3] ندوی، محمد شاہجہاں، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، (ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، 2012ء)، ص۔389

[4] محمد ظفر اقبال، ڈاکٹر، طبعی کیمیا، ادارہ کیمیا پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص۔9

[5] محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدينابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 1/ 16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رقمطراز ہیں:

"The environment of our earth consist on four types of layers; the Atmosphere (Air) , the Hydrosphere (water) ,the Lithosphere (soil and rock) , and the biosphere (life) .The first three comprises the abiotic or nonliving component of the ecosystem, whereas the biosphere is its biotic component of living component."[1]

یہ حقیقت واضح ہے کرہ ارض پر زندگی کا وجود تین بنیادی عناصر کی بدولت بر قرار ہے۔ پانی بقائے حیات کے لئے ضروری عناصر میں سے ایک ہے۔ زندگی اور اس کے ضروری عناصر کو درج ذیل چارٹ سے واضح کیا جاسکتا ہے:

نمبر شمار	اردو	انگریزی	عربی	سائنسی	کیفیت
1	زندگی	Life	الحیات	Biospher	Living
2	ہوا	Air	الھوا	Atmosphere	Non-Living
3	پانی	Water	الماء	Hydrosphere	Non-Living
4	مٹی	Soil	الارض	Lithosphere	Non-Living

ہارون یحیٰی کرہ ارض پر زندگی کے بقا کے لئے پانی کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں:

"All the physical and chemical properties of water show us that it is created especially for life. The Earth, purposefully created for mankind to live in ,was brought to life with this water that was specially created to form the basis of human life."[2]

---

[1]Gouri,Ahsan-ul Rehman, Dr., Eclological issue in the light of Holy Quran,Research Journal Ulu-e-Isᾱmia,Vol.23,2017,Department of Isᾱmic studies, Isᾱmia University Bahawalpur,p.2-3

[2]Yahya, Hᾱrūn,The Creation of the Universe, P.149

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا دلائل و براھین اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہر جاندار کی ابتداء اور اس کی پیدائش پانی سے ہوتی ہے اور اس کی بقاء بھی پانی پر منحصر ہے۔ قادر مطلق اللہ تعالیٰ نے ایک ہی پانی سے طرح طرح کی ان سب چیزوں کو وجود بخشا ہے۔ انسان، حیوانات، نباتات اور جمادات غرض ہر زندہ چیز کی بنیاد پانی ہے۔ ہر زندہ چیز پانی سے بنائی گئی ہے، پانی کرہ ارض پر زندگی کی بقا میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

درجہ حرارت (Temperature)

پانی انتہائی اہم وسیلہ حیات ہے کیونکہ پانی جسم اور کرہ ارض کے درجہ حرارت کو معتدل رکھتا ہے۔

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"وَالْمَاءُ الْبَارِدُ رَطْبٌ يَقْمَعُ الْحَرَارَةَ، وَيَحْفَظُ على البدن رطوباته الأصلية، ويرد عليه ما تحلل منها، ويرقّق الْغِذَاءَ وَيُنْفِذُهُ فِي الْعُرُوقِ."[1]

ٹھنڈا اور تازہ پانی جسم کے زیادہ درجہ حرارت کو کم کرتا ہے۔ اور جسم کی اصل رطوبتوں کی حفاظت کرتا ہے اور جو خوراک تحلیل ہو جاتی ہے، اس کی جگہ اور لاتا ہے۔ غذا کو نرم کرتا ہے اور اسے رگوں تک پہنچاتا ہے۔

ہارون یحییٰ انسانی جسم کے لیے پانی کی نافعیت کو بیان کرتے ہیں:

"The thermal properties of water enable us to discharge excessive heat from our body through sweating."[2]

پانی کسی بھی ذی روح کا درجہ حرارت مناسب و موزوں رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

ایک انگریز ماہر ماحولیات لکھتا ہے:

"It makes possible very effective regulation of the temperature of the living organism."[3]

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 167/1

[2] Yahya, Hārūn, The Creation of the Universe., P.139

[3] Lawrence Henderson, The fitness of the environment, Boston: Beacon Press,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی کی بدولت زمین، فضا اور دوسری اشیاء یعنی حیوانات و نباتات کا درجہ حرارت معتدل رہتا ہے۔ پانی درجہ حرارت نارمل رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

ہارون یحیٰ لکھتے ہیں:

"Because of these unique thermal properties of water , the temperature differences between summer and winter or between night and day remain constantly within limits such that human beings and other living beings."[1]

پانی کی منفرد خصوصیات کی وجہ سے ماحول کا درجہ حرارت مختلف موسموں میں متعدل رہتا ہے۔

ایم ایس راؤ کے مطابق:

"Within the troposphere the air temperature generally falls with increasing height unlike the stratosphere, it is a turbulent, dusty zone, containing much water vapour and clouds."[2]

مذکورہ عبارت حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ فضا کا درجہ حرارت پانی کی بخارات کی موجودگی کی وجہ سے مناسب اور معتدل رہتا ہے۔

صفائی(Cleanliness)

پانی طہارت و نظافت اور صفائی و پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پانی طہارت و نظافت کے لئے ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

1958 p,105

[1]Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,p.141

[2]M.S. Rāo, Dictionary of Geography ,p.378

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ "[1]

" اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دور کرے"

آسمان سے پانی کا اتارنا اللہ تعالیٰ کی شاندار رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر آسمان سے پانی اتارہے تا کہ ان کو ہر چھوٹی بڑی آلودگی سے پاک کردے۔ ہر قسم کی گندگی و آلودگی دور کرنے کے لئے پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔

اس ضمن میں علامہ طنطاویؒ لکھتے ہیں:

" إنزال الماء من السماء نعمة عظمى تحمل في طياتها نعما وسننا. أولها: يتجلى في هذه الجملة الكريمة، أنه- سبحانه- أنزل على المؤمنين المطر من السماء ليطهرهم به من الحدثين: الأصغر والأكبر"[2]

پانی سے زندگی شروع ہوتی ہے اور وہی اس کا غالب جزو ہے اور اسی پر مدارِ حیات ہے۔ ایک عام انسان کو اپنی صفائی، کھانا پکانے اور پینے کے لیے روزانہ تیس گیلن پانی ضرورت ہے اس کو وقتی طور پر تو کم کیا جاسکتا ہے لیکن مستقل طور پر ایسا کرنے سے تندرستی متاثر ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ یورپ میں جسمانی اور ذاتی صفائی کا رواج نہیں۔ رفع حاجت کے بعد مصفا پانی سے جسم کو دھونا اسلام کی ایجاد ہے۔ اور پتھروں، مٹی کے ڈھیلوں یا کاغذوں سے غلاظت ہر گز دور نہیں ہوتی۔ غلاظت جسم سے چپکی رہ جاتی ہے۔ بالوں میں پھنس جاتی ہے اور بعد میں جلد کی بیماریوں کا باعث ہوتی ہے۔ رفع حاجت کے بعد جسم کو پانی سے دھونے اور باقاعدہ نہانے والے کو جلد کی اکثر بیماریاں نہیں ہوتیں۔[3]

---

[1] الانفال، 8:11

[2] طنطاوي، محمد سيد، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، دار نهضة مصر للطباعة والنشر والتوزيع، الفجالة – القاهرة، 1998ء، 50/6

[3] غزنوی، خالد، ڈاکٹر، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، لاہور، جولائی 2011ء، ص۔93

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشی ضرورت(Economic Need)

پانی کسی بھی معاشرے یا ملک کی معیشت کے بہتری و ترقی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل قدرتی وسیلہ ہے۔ پانی توانائی کے حصول انتہائی سستا اور ماحول دوست ذریعہ ہے۔

ڈاکٹر فرحت نسیم علوی رقمطراز ہیں:

"It is used as local application as well as oral administration. It is also used in laboratories, factories and industries for producing different medicines, detergents, chemicals."[1]

پانی تمام جاندار مخلوقات کے لئے انتہائی قیمتی نعمتِ خداوندی ہے۔ پانی میں اکثر اشیا آسانی سے حل ہو جاتی ہیں۔ دنیا کی معیشت میں پانی کا اہم رول ہے۔ کارخانوں میں پانی کا استعمال کولنگ کے لئے وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ تازہ پانی ستر فیصد زراعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں پانی کے معاشی پہلو:

"پانی ایک بیش بہا نعمت ہے، لیکن اس کی افراط اور تفریط سے بڑے کٹھن مسائل پیدا ہوتے ہیں، جس ملک کی معاشیات پر برا اثر پڑتا ہے۔ پاکستان میں بھی ان مسائل نے ہماری زراعت کو بہت متاثر کیا ہے۔"[2]

توانائی کا ایک اہم منبع جو دنیا کے تقریباً تین چوتھائی پر محیط ہے۔ یہ عظیم ذخیرہ لہروں کی توانائی کی صورت میں موجود ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت دنیا کے کل سمندروں میں موجوں کی توانائی کا ذخیرہ تقریباً پچیس کھرب واٹ ہے۔ پانی کو بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پن بجلی توانائی

---

[1]Alvi ,Farhat Naseem , Afshan Noureen, Understanding Ecology Issues and Finding their Isᾱmic Solution, Al-Adwa 40: 28,Sheikh Zayed Isᾱmic Centre, Punjab University Lahore,p.46

[2]اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، جلد 5، طبع اول، 1971ء، ص۔ 491

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حصول کا سستا اور ماحول دوست ذریعہ ہے۔

بھارت کے جغرافیہ دان ایم ایس راؤ پن بجلی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Water Power: Refers to energy obtained from natural or artificial waterfalls, and used either directly by turning a water wheel or a turbine, or indirectly by the generation of electricity in dynamos driven by turbines."[1]

پانی سے توانائی حاصل کرنے کے لئے ڈیم تعمیر کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں منگلا ڈیم، تربیلا ڈیم اور دوسرے ڈیموں سے بجلی پیدا کی جارہی ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر کے مطابق دنیا بھر میں 31 لاکھ لوگ سمندری کھانا کھاتے ہیں۔ یونیسکو کے مطابق سمندر بذریعہ ماہی گیری 54 لاکھ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق 94 فیصد حیات کا تعلق سمندر سے ہے۔[2] کرہ ارض پر انسانوں، پودوں اور حیوانات سمیت ہر قسم کی زندگی کے لیے پانی ناگزیر ہے۔ قادر مطلق اللہ تعالیٰ نے ایک ہی پانی سے طرح طرح کی ان سب چیزوں کو وجود بخشا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

" وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ "[3]

"اور اللہ نے ہر جاندار ایک طرح کے پانی سے پیدا کیا"

زمین پر اگنے والے ہر قسم کی گھاس، پودوں، سبزہ زاروں اور جڑی بوٹیوں کی بقا کا انحصار پانی ہے۔

اس ضمن میں معروف سکالر ابراھیم عبدالمتین لکھتے ہیں:

"Everything is made out of water and it is very vital for the survival of all living organisms such as animals, plants and human beings."[4]

---

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, p.393

[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 12 جون 2018ء

[3] النور 45:24

[4] Ibrahim Abdul Matin,What Isām teaches about protecting California; Berret-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید طنطاوی رقمطراز ہیں:

"خلقه الأنهار فيها لمنفعة الإنسان والحيوان والنبات" [1]

سید طنطاویؒ کی بیان کردہ مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ پانی کے ذرائع یعنی نہریں انسان، حیوانات اور نباتات کے فائدہ و نفع کے لئے بنائے گئے ہیں۔

انسان، حیوانات اور نباتات و جمادات کی حیات و بقا پانی کی بدولت ہے۔ پانی کے بغیر کسی بھی زندہ شے میں ہضم ہونے کا عمل مکمل نہیں ہوتا۔ حل ہونے والی اشیاء پانی کے اندر حل ہو کر جسم و بدن میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ پانی کا پی ایچ لیول 7 ہوتا ہے اور جسم کا پی ایچ لیول بھی 7·365 ہے۔ نباتات میں ضیائی تالیف کا کیمیائی عمل پانی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ ضیائی تالیف کے ذریعے ہی پودے فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی گیس کا انجذاب کرتے ہیں اور آکسیجن گیس کا اخراج کرتے ہیں۔ [2]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"وَبَيْنَ الْحَيَوَانِ وَالنَّبَاتِ قَدْرٌ مُشْتَرَكٌ مِنْ وُجُوهٍ عَدِيدَةٍ مِنْهَا: النُّمُوُّ وَالاغْتِذَاءُ وَالاعْتِدَالُ، وَفِي النَّبَاتِ قُوَّةُ حِسٍّ تُنَاسِبُهُ، وَلِهَذَا كَانَ غِذَاءُ النَّبَاتِ بِالْمَاءِ، فَمَا يُنْكَرُ أَنْ يَكُونَ لِلْحَيَوَانِ بِهِ نَوْعُ غِذَاءٍ، وَأَنْ يَكُونَ جُزْءًا مِنْ غِذَائِهِ التام.." [3]

حیوانات اور نباتات میں بہت سی اشیاء مشترک ہیں۔ ان میں نشو و نما پانا، غذا کا استعمال، بدن کو اعتدال پر رکھنا مشترک ہیں۔ نباتات میں احساس اور حرکت کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لئے نباتات اپنی غذا پانی سے حاصل کرتے ہیں۔ اور کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ حیوانات کے لئے غذا ہیں اور پانی ان کی غذا کا حصہ ہے۔ جن علاقوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے وہاں جنگلات و نباتات کثیر تعداد میں پھلتے پھولتے ہیں۔

Koheller publishers I-Inc.,2010,p.119

[1] طنطاوي، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 444/7

[2] غلام عباس، سکاڈرن لیڈر (ر)، پانی، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ص۔27

[3] محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 167/1-168

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردیپ راج لکھتا ہے:

"Rain forest is evergreen forest growing in regions of high rainfall where the dry season is short or absent. Epiphytes and climbers are abundant."[1]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے جنگلات و نباتات کی بقا کے لئے بارش کا پانی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پانی نہ صرف زندگی کے لیے اہم ہے بلکہ ملک میں روزگار کا اہم ذریعہ بھی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ پاکستان زراعت پر مبنی معیشت رکھتا ہے۔ دراصل آبی قلت زرعی اور معاشی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 90 فیصد پانی زراعت میں استعمال ہوتا ہے۔ ملک کی 60 فیصد آبادی زراعت اور لائیوسٹاک کے پیشے سے وابستہ ہے۔ 80 فیصد برآمدات ٹیکسٹائل کی مصنوعات میں ٹیکسٹائل کی صنعت کا دارومدار زراعت پر ہے۔[2] پانی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ اور اس کی رحمت کا سرچشمہ ہے، اس سے انسان، کیڑے مکوڑے، چرند پرند اپنے حسبِ ضرورت مستفید و مستفیض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پانی سے نباتات، انگوریاں اور فصلیں پیدا کرتا ہے جس سے دوسری مخلوقات کے ساتھ ساتھ انسان اپنی روزی اور دوسرے معاشی فوائد حاصل کرتا ہے۔ پانی کے معاشی فوائد ذکر کرنے کے ساتھ یہ بتانا مقصود ہے کہ پانی کی وجہ سے زمین سے زرعی فصلوں اور زر کا حصول ممکن الحصول ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ"[3]

"اور کیا ان لوگوں نے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا کہ ہم ایک بے آب گیاہ زمین کی طرف پانی بہالاتے ہیں، پھر اسی زمین سے وہ فصل اگاتے ہیں جس سے ان کے جانوروں کو بھی چارہ ملتا ہے اور یہ خود بھی کھاتے

---

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.83

[2] روزنامہ دنیا لاہور، 5 مئی 2018ء

[3] السجدہ، 32:27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ تو کیا انہیں کچھ نہیں سوجھتا؟"

کرہ ارض پر زرعی فصلوں کے وجود اور نشوونما کا انحصار پانی پر ہونا مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

سماجی ضرورت (Social Need)

اسلام میں پانی کے انتظامی پہلو بیان کئے گئے ہیں۔ چونکہ پانی ہر فرد کی بنیادی ضرورت ہے اس لئے اسلام دوسروں کو پانی پلانا تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پانی مشترکہ معاشرتی پراپرٹی ہے۔ پانی معاشرہ میں رہائش پذیر ہر فرد کی بنیادی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ قیامت کے روز ضرورت سے زائد پانی موجود ہونے کے باوجود منع کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے۔

نبی اکرمؐ فرماتے ہیں:

" ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ "[1]

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت کریں گے اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ایک تو وہ آدمی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو پھر اس کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دے۔

علاؤالدین الکسانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"الْمَاءُ الَّذِي يَكُونُ فِي الْحِيَاضِ وَالْآبَارِ وَالْعُيُونِ فَلَيْسَ بِمَمْلُوكٍ لِصَاحِبٍ بَلْ هُوَ مُبَاحٌ فِي نَفْسِهِ، سَوَاءٌ كَانَ فِي أَرْضٍ مُبَاحَةٍ أَوْ مَمْلُوكَةٍ لَكِنْ لَهُ حَقٌّ خَاصٌّ فِيهِ لِأَنَّ الْمَاءَ فِي الْأَصْلِ خُلِقَ مُبَاحًا"[2]

---

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم ، دار إحياء التراث العربي – بيروت، رقم الحديث، 108

[2] الكاساني، علاء الدين، أبو بكر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الشرب، دار الكتب العلمية، 1406ھ، 188/6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"It is public necessity and of public utility to conserve , preserve and increase water resources ; standard regulations governing water resources in order to ensure their rational , efficient , economic and multiple use ; and promote, finance and carry out investigations , research and other studies needed to achieve these ends."[1]

مذکورہ بالا دلائل وشواہد سے نمایاں پہلو سامنے آتا ہے کہ پانی معاشرہ کی ضرورت ہے۔ اور اس کا تحفظ کرنا ہر فرد اور ہر ریاست کا فریضہ ہے۔ پانی کی انسانی حیات وبقا کے لئے ناگزیر ہے۔ پانی کی قدر و قیمت کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جسے پانی میسر نہ ہو اور وہ پیاسا ہو۔ اسی لئے اسلام میں پیاسے شخص کی پیاس بجھانا باعثِ اجر ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ، أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ، سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ"[2]

پانی اللہ تعالیٰ کی بیش قیمت نعمت ہے۔ جب کوئی پانی پلائے تو اسے دعا دینا اخلاقی فریضہ ہے۔ آپ ﷺ نے پانی پیش کرنے کی وجہ سے ایک یہودی کو دعا دی۔ ایک مرتبہ سید الرسل ﷺ نے پانی طلب کرنے پر ایک یہودی نے پانی پیش کیا آپ ﷺ نے دعا دی کہ ربِ کریم تجھ کو جمیل بنا دیں۔ چنانچہ موت تک اس پر بڑھاپے کا اثر نہیں دیکھا گیا۔[3]

---

[1] Terence R.Lee, Water Resources Management in Latin America and the Caribbean,Westwiew Press Boulder, San Francisco, & Oxford ,1990 ,p.106

[2] أبو داود سليمان، سنن أبي داود، (المكتبة العصرية، صيدا – بيروت) ، كتاب الزكوة، بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ، رقم الحديث، 1682

[3] کتانی، عبدالحیٔ، علامہ، التراتیب الاداریۃ، اختصار رترجمہ (عہد نبویؐ کا اسلامی تمدن)، 1991ء ص۔۔66-67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبی حیات(Water Life)

پانی ایک منفرد مائع ہے جو دوسرے مائعات سے جداگانہ اور انفرادی خصوصیات رکھتا ہے۔
ہارورن یحییٰ لکھتے ہیں:

"Other liquids from the bottom up; water freezes from the top down. This is the first unusual property of water mentioned above and it is crucial for the existence of water on the surface of the Earth... if this did not float , much of our planet`s water would be locked up in ice and life would be impossible in its seas, lakes , ponds and rivers."[1]

ایک انگریز ماہر ماحولیات پانی کی خصوصیات بیان کرتا ہے:

"The peculiar properties of water are very important for the maintenance of life, especially in aquatic systems. Unlike most substances, solid water (ice) floats to the surface...Furthermore, a layer of ice, being poor conductor of heat, acts as an insulator, or blanket, and retards the cooling of the water beneath it."[2]

ایک تحقیق کے مطابق انٹارکٹیکا آبادی سے خالی برفیلا خطہ نہیں بلکہ پہلا سمندری حیاتیات سے تعلق رکھنے والے انوکھے جاندار موجود ہیں۔ تمام تشریحات و توضیحات بالا سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ پانی کے تما م طبعی خواص و کیمیائی خواص آبی حیات کے وجود اور بقا کے لیے ناگزیر ہیں۔

پانی کے ذرائع

بارش، سمندر، دریا، گلیشیر، چشمے،، پہاڑی ندی نالے، آبی ذخائر، کنویں اور زیر زمین پانی کے قدرتی ذرائع

---

[1] Yahya, Hᾱrūn,The Creation of the Universe, P.135

[2] James A. Weber,Plants and the Aquatic Environment, (plants , People & Environment by Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix) ,P.151

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہر سال شمالی اور وسطی علاقوں میں 750 ملی میٹر بارشیں ہوتی ہیں۔ پنجاب میں متعدد جگہوں پر قدرتی طور پر نمک کے پہاڑوں کے قدرتی سلسلوں کی وجہ سے وہاں زیرِ زمین پانی نمکین ہے۔[1] پنجاب کے 79 فیصد رقبے میں زیرِ زمین پانی صاف اور تازہ ہے جبکہ بعض علاقوں میں نمکین اور کھارا ہے۔ سندھ کے 28 فیصد رقبے کا زیرِ زمین پانی صاف اور تازہ ہے۔ بعض جگہوں پر زیرِ زمین پانی بلند سطح پر ہے، جس کی وجہ سے زمینیں سیم اور تھور کا شکار ہو رہی ہیں۔ بعض جگہوں پر پانی اتنا گہرا ہے کہ اس کا نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

ورلڈ بک ڈکشنری میں ہے:

"The liquid that fills the oceans ,rivers, lakes, and ponds ,and falls from the sky as rain. We use water for drinking and washing."[2]

سمندر (Sea)

سمندر موسمی حالات کو متوازن کرنے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ آکسیجن جس سے ہم سانس لیتے ہیں، اس کا 60 فیصد حصہ سمندری پودوں کی پیداوار ہے۔ اسی تناسب سے کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی یہ نمکین پانی کا ذخیرہ اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ ناسا کی تحقیق کے مطابق دنیا کی 86 فیصد عملِ تبخیر سمندروں سے ہوتی ہے۔ سمندروں کے فائدے کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے آخری کلام قرآن مجید میں سمندر کا تذکرہ کئی مرتبہ دہرانے سے بخوبی ہوتا ہے۔

سمندر کے متعلق ایک آیتِ قرآنی میں ہے:

" وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ"[3]

"اور یہ جہاز اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔"

---

[1] روزنامہ امت راولپنڈی، 20 جولائی 2018ء

[2] Clarence L.Barnhart,Robert K.Barnhart,The World Book Dictionary,Volume two,World Book,Inc. Chicago London Sydney Toronto,1989,p.2362

[3] الرحمٰن، 55:24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیمؒ قمطراز ہیں:

" مَاءُ الْبَحْرِ: ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْبَحْرِ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. وَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِلْحًا أُجَاجًا مُرًّا زُعَاقًا لِتَمَامِ مَصَالِحِ مَنْ هُوَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ."[1]

سمندروں کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 8 جون کو سمندروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ سمندر موسمی حالات کو متوازن کرنے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ آکسیجن جس سے ہم سانس لیتے ہیں، اس کا 60 فیصد حصہ سمندری پودوں کی پیداوار ہے۔ اسی تناسب سے کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی یہ نمکین پانی کا ذخیرہ اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ ناسا کی تحقیق کے مطابق دنیا کی 86 فیصد عملِ تبخیر سمندروں سے ہوتی ہے۔ دنیا کا 78 فیصد عملِ ترسیب بھی سمندروں کے اوپر ہی ہوتا ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر کے مطابق دنیا بھر میں 31 لاکھ لوگ سمندری کھانا کھاتے ہیں۔ یونیسکو کے مطابق سمندر بذریعہ ماہی گیری 54 لاکھ لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق 94 فیصد حیات کا تعلق سمندر سے ہے۔

ابن سینار قمطراز ہیں:

"مَاء الْبَحْر ينفع من الشقاق الْعَارِض من الْبرد قبل أَن يتقرج وَيقتل الْقمل ويحلل الدَّم المنعقد تَحت الْجلد"[2]

ایک انگریز مصنف سمندروں کے بارے میں اظہار خیال کرتا ہے:

"The greatest bodies of water are found in the oceans. These large bodies of water are constantly in motion both near the surface through wave action and more deeply though currents.."[3]

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 299/1

[2] ابن سینا، القانون فی الطب، 558/1

[3] James A. Weber,Plants and the Aquatic Environment, (plants , People & Environment by Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix), P.149

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمندر کا پانی پاک ہے، اس سے وضو کرنا یا کسی دوسرے استعمال میں لانا جائز ہے۔ سمندر کے پانی میں نہانے سے خارش ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا پانی نمکین اور کھارا ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی کو صاف و شفاف کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے:

" عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ"[1]

نبی کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی حلال ہے اور مردار حلال ہے۔

انڈیا کے ماہرِ علوم جغرافیہ سمندر کی خصوصیات بیان کرتے ہیں:

"Sea: Refers to one of the smaller divisions of the oceans, particularly if partly enclosed by land e.g., Mediterranean Sea, North Sea, a large expanse of inland salt water, even if completely landlocked, e.g., Caspian Sea."[2]

سمندر کا پانی سمندری حیات کے لیے منفرد خصوصیت رکھتا ہے۔

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"Although it blocks all other forms of radiation, water allows visible light to penetrate into its depth for many meters. Because of this, sea plants are able to perform photosynthesis. If water did not have this property, the ecological balance necessary for life on our planet could

[1] محمد بن یزید ، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ، رقم الحديث، 388

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi,1998,p.313

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

not have come into being."[1]

مشرقِ وسطیٰ میں بحیرہ مردار، دنیا کے بقایا پانی میں سے دو فیصد قطبین، سائبیریا اور دوسرے برفانی علاقوں میں منجمد برف کی صورت میں ہے اور صرف ایک فیصد دریاؤں، جھیلوں، ندی نالوں اور تالابوں کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ سمندروں میں نمک کی مقدار انسانی جسم میں پائے جانے والے نمکیات سے براہِ راست تناسب میں ہے۔ سمندر کا نمکین اور کڑوا ہونے میں انسانوں اور حیوانات کے لئے خیر و بھلائی پوشیدہ ہے۔

کڑوا پانی ہر قسم کی بدبو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر سمندر کا پانی نمکین اور کڑوا نہ ہوتا تو سمندر میں مرنے والے جانوروں کی وجہ سے پانی بدبودار ہوتا جس سے ماحولیاتی آلودگی پھیلتی اور اسطرح موذی امراض پھیلنے کا اندیشہ تھا۔[2] ساری دینا کے مردار بھی سمندر میں ڈال دیے جائیں تو سمندر کا نمکین پانی اسے جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سمندروں کے نمکین پانی میں حکمت و مصلحت رکھی ہے۔

بارش(Rain)

بارش پانی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ بارش سے ہوا صاف اور خوشگوار ہو جاتی ہے۔ فضا میں مٹی کے اجزا ختم ہو جاتے ہیں۔ نباتات اور حیوانات تازگی محسوس کرتے ہیں۔ زمین میں نباتات کی نشوونما کے لئے زرخیزی اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی انسانی زندگی کے لیے نہایت اہم غذائی چیز ہے۔ کرہ ارض پر ہر جاندار حتیٰ کہ حیوانات، نباتات اور جمادات کی زندگی کے لیے بھی پانی انتہائی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں بارش کی اہمیت وافادیت پر شاہد ہیں۔

ایک مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] Yahya, HāārūnThe Creation of The Universe,P.128

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 299/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ أَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ"[1]

" بار آور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں، پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں، اور اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں۔ اس دولت کے خزانہ دار تم نہیں ہو۔"

مذکورہ آیت قرآنی کا تجزیہ و مطالعہ بتاتا ہے کہ بارش انسان کے لئے خزانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

کائنات کے مالک نے فرمایا ہے:

"وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبٰرَكًا "[2]

"اور ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی نازل کیا"

مذکورہ بالا آیتِ قرآنی سے بارش کا پانی بابرکت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عموماً بارش کو بارانِ رحمت کہا جاتا ہے۔

ممتاز محقق سید مودودیؒ بارش کی اہمیت اجاگر کرتے ہیں:

"بارش کی برکت یہ ہے کہ اس زمین سیراب ہوتی ہے، فصلیں خوب تیار ہوتی ہیں، خوشحالی بڑھتی ہے۔"[3]

"التفسیر الوسیط للقرآن الکریم" میں ہے:

" ونزلنا من السحاب ماء مباركا كثير الخيرات - أنزلناه - في جميع الأقاليم في أوقات مناسبة لمصالح العباد"[4]

ہارون یحییٰ بادلوں کے خواص بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"Every cloud contains thousands –sometimes millions–of tons of water

---

[1] الحجر، 15:22

[2] ق، 50:9

[3] مودودی، سید، مولانا، الجہاد فی الاسلام، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، (س۔ن)، ص۔31

[4] التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 9/ 1064

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

in the form of the vapor."[1]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بادل میں بعض اوقات بخارات کی شکل میں لاکھوں ٹن پانی پایا جاتا ہے۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں ہے:

"A layer of almost texture less cloud which spreads characteristically across the sky ahead of the warm front of an advancing cyclone. It is caused by the slow ascent of air over area, and halos are often seen around the cloud in it."[2]

مذکورہ عبارت واضح کرتی ہے کہ بعض اوقات بادلوں میں سورج کا حلقہ نور انتہائی پر کشش، دلکش اور دلفریب ہوتا ہے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

"وَمَاؤُهُ أَفْضَلُ الْمِيَاهِ، وَأَلْطَفُهَا وَأَنْفَعُهَا وَأَعْظَمُهَا بَرَكَةً، وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ مِنْ سَحَابٍ رَاعِدٍ، وَاجْتَمَعَ فِي مُسْتَنْقَعَاتِ الْجِبَالِ، وَهُوَ أَرْطَبُ مِنْ سَائِرِ الْمِيَاهِ، لِأَنَّهُ لَمْ تَطُلْ مُدَّتُهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَيَكْتَسِبُ مِنْ يُبُوسَتِهَا"[3]

"بارش کا پانی سب پانیوں سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور ساتھ ہی سب سے زیادہ نافع اور بابرکت ہوتا ہے۔ ایسی بارش جس میں بجلی کی کڑک ہو اور اس کے بخارات پہاڑوں جمع ہوئے ہوں۔ یہ دوسرے پانی سے زیادہ مرطوب ہے کیونکہ یہ قلیل مدت زمین پر رہتا ہے لہٰذا یہ پانی خشک مزاج سے بچا رہتا ہے اور اس

---

[1] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe, P.132

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment , p.227

[3] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 261/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خشکی والا جوہر شامل نہیں ہوتا۔ ہر جاندار کی ابتداء اور اس کی پیدائش پانی سے ہوتی ہے اور اس کی بقاء بھی پانی پر ہے۔ بارش مردہ زمین میں زندگی ڈالتی ہے۔

ترکی کے ڈاکٹر ہلوک نور باقی بارش کے بارے میں سائنسی تجزیہ کرتے ہیں:

"پانی کے قطرے جب وہ بہت چھوٹے اور خالص ہوں تو منفی چالیس ڈگری تک نہیں جمتے۔ اگر پانی نا خالص اور بڑی مقدار میں ہو تو وہ صفر ڈگری سینٹی گریڈ پر جم جاتا ہے۔ بادل ایک خاص مادی ساخت ہے جو بھاپ سے بنتا ہے لیکن جو فوراً ہی پانی کے باریک قطروں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لیے عام پانی سے مختلف ہوتا ہے۔"[1]

جو جمادات ہیں وہ پانی سے مستغنی نہیں، چاہے زمین ہو یا پتھر سب کو پانی کی ضرورت ہے، اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے جب زمین مردہ ہو جاتی ہے۔ تو آسمان سے بارش آب حیات بن کر زمین سے ہم آغوش ہوتی ہے اور اس طرح اس کے لیے زندگی کا نیا سروسامان پیدا کرتی ہے۔[2]

پانی زمین کے اندر سے نکلتا ہے یا بارش سے گرتا ہے لیکن یہاں تو بڑی شان سے بتایا گیا ہے ہم نے اوپر سے پانی نازل اتارا۔ ہمارا مشاہدہ تصدیق نہیں کرتا لیکن بیسویں صدی میں ہونے والی سائنسی دریافتیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ واقعی پانی آسمان ہی سے نازل ہوتا ہے۔ ناسا نے 1980ء کی دہائی میں یہ مشاہدہ کیا کہ آسمانوں کی طرف سے بہت بڑے بڑے برفانی تودے زمین کی طرف گرتے رہتے ہیں لیکن اس کی فضائی چھت کی رگڑ کی وجہ سے اوپر ہی بخارات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ پانی زمین کی طرف پہنچتا ہے۔[3] بارش غیر معمولی خواص کی حامل ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے آہستہ آہستہ زمین پر گرتے ہیں۔ بارش کے قطرے پیراشوٹ کی مانند مناسب رفتار سے زمین پر آتے ہیں۔ بارش کے سائنسی پہلو پر رابرٹ بائرز کی تصنیف "ایلی منٹ آف کلاؤڈ فزکس" ایک لائقِ مطالعہ کتاب ہے۔

---

[1] ہلوک نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔42

[2] داحودی، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، ص۔132

[3] بشیر الدین محمود، کتابِ زندگی، القرآن الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2010ء، ص۔69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بادل ایک خاص مادی ساخت ہے، جو بھاپ سے بنتا ہے، فوراً پانی کے باریک قطروں کی شکل اختیار کر لیتا ہے، ایک تحقیق کے مطابق پانی کے قطرے جب بہت چھوٹے اور خالص ہوں تو منفی 40 ڈگری سنٹی گریڈ تک جمتے ہیں، اگر پانی ناخالص ہو تو صفر ڈگری سنٹی گریڈ پر جم جاتا ہے، ایک مکعب سنٹی میٹر بادل میں ایک باریک قطرے ہوتے ہیں، بارش کے قطرے بادل میں 50 سے 500 فی مکعب سنٹی میٹر ہوتے ہیں، حیرت انگیز امر یہ ہے کہ جوں جوں زمین کے قریب بارش کے قطرے آتے ہیں تو ان کی سطح میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے، ہوا کی رگڑ کی وجہ سے زمین پر آتے آتے پیراشوٹ کی طرح ان کی رفتار کم ہوتی جاتی ہے۔[1]

گلیشیرز (Glaciers)

گلیشئرز آبی وسائل کا ایک اہم قدرتی ذریعہ ہے۔ پہاڑوں پر کثرت سے ہونے والی برف باری کی بدولت بڑے بڑے گلیشئرز جنم لیتے ہیں۔ ان کے پگھلنے کی بدولت دریا اور ندی نالے سارا سال رواں دواں رہتے ہیں۔ انسانوں، حیوانوں، نباتات و حیوانات، شجر و حجر اور صنعت و زراعت کو ان دریاؤں سے پانی میسر ہوتا ہے۔ پاکستان میں چند بڑے گلیشئرز کے نام سیاچن، بولتورو، بیافو، ہسپر، ریمو اور بتورا ہیں۔

پاکستان میں دنیا کے سب سے بڑے گلیشیر (برفانی تودے) موجود ہیں۔ ہندوکش، ہمالیہ اور قراقرم کے عظیم پہاڑی سلسلوں میں دنیا کے کئی بڑے گلیشیرز موجود ہیں، انہیں واٹر ٹاورز آف ایشیا کہنا بالکل بجا ہے۔ اور یہ ہزاروں سالوں سے خطے کو تازہ پانی فراہم کر رہے ہیں۔ ان سے افغانستان، پاکستان، چین، بھارت، نیپال، بھوٹان، بنگلہ دیش اور برما منسلک ہیں، سوا ارب انسانوں کی زندگیوں کا دارومدار انہی پر ہے۔[2]

Dictionary of Environment میں گلیشئر کی تعریف:

"A body of ice originating on land by the compaction and recrystatallisation of snow, and showing evidence of present or past

---

[1] بلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔ 43

[2] وقار احمد، ڈاکٹر، گلیشیرز۔ پانی کی دستیابی کا بڑا ذریعہ، ماہنامہ ہلال، مارچ 2018ء، شمارہ: 3، جلد: 55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

movement. Glaciers occur where winter snowfall exceeds summer melting. Altogether they occupy about 10 ٪ of the Earth` s land surface and contain about 98 ٪ of the planet`s fresh water."[1]

برفانی تودے برف کا وسیع سلسلہ ہوتے ہیں۔ برف کا مزاج گرم اور دھویں والا ہے۔ نبی کریم ﷺ دعا میں برف کے الفاظ استعمال کرتے تھے: اے اللہ: میرے اللہ گناہوں کو برف اور سرد پانی سے دھو دے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

" الثَّلْجُ لَهُ فِي نَفْسِهِ كَيْفِيَّةٌ حَادَّةٌ دُخَانِيَّةٌ، فَمَاؤُهُ كَذَلِكَ، وَقَدْ تَقَدَّمَ وَجْهُ الْحِكْمَةِ فِي طَلَبِ الْغَسْلِ مِنَ الْخَطَايَا بِمَائِهِ لِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْقَلْبُ مِنَ التَّبْرِيدِ وَالتَّصْلِيبِ وَالتَّقْوِيَةِ، وَيُسْتَفَادُ مِنْ هَذَا أَصْلُ طِبِّ الْأَبْدَانِ وَالْقُلُوبِ"[2]

مذکورہ عبارت سے عیاں ہوتا ہے کہ برف کا پانی گرم اور دھوئیں والا مزاج رکھتا ہے۔ آپ ﷺ گناہوں کو برف کے پانی دھونے کی دعا کرتے تھے کیونکہ گناہوں کا تاثیر گرم ہوتا ہے اور دل کو تقویت اور ٹھنڈک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی حدیث سے اصول کرتے ہوئے طبی ماہرین مزاج کے الٹ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں یعنی گرم مزاج والی بیماریوں کا سرد مزاج والے قدرتی وسائی سے علاج ہوتا ہے۔

انڈیا کے ماہرِ ماحولیات 'گردیپ راج' گلیشیرز کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Piedmont glaciers: intermediate between valley glaciers and ice sheets , and comparatively rare ,are valley glaciers that spread out across lowland at the foot of a mountain range."[3]

دنیا بھر میں صرف تقریباً اڑھائی فیصد میٹھا پانی ہے۔ جس کا ۸۷ فیصد برف کی صورت میں جما ہوا ہے

---

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.90

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 297/1

[3] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment,p.90

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو زیادہ تر گلیشیرز کی شکل میں ہے۔ سردیوں میں ان کے حجم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور موسمِ گرما میں پگھل کر ان کا پانی دریاوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ گویا گلیشیرز پانی کے اہم ذریعے ہیں۔ گلیشیرز کے پگھلنے کی رفتار میں اضافہ ہو رہا ہے۔[1] پاکستان میں دریاؤں کے بہاؤ کا دارومدار 41 فیصد گلیشیرز کے پگھلنے 22، فیصد برف پگھلنے اور 27 فیصد بارشوں پر ہے۔ پاکستان کے محکمہ موسمیات کے مطابق قراقرم، ہمالیہ اور ہندوکش کے علاقوں میں گلیشئرز کی تعداد 7200 سے زیادہ ہے، ان گلیشئرز کی بدولت وطن عزیز کے دریاؤں کا نظام جسے ارسا کہا جاتا ہے۔ اکثر گلیشئرز مسلسل پگھل رہے ہیں اس کا بڑا سبب درجہ حرارت میں اضافہ ہے، جب گلیشیرز پگھلتے ہیں تو اطراف میں جھیلیں بن جاتی ہیں، جو پانی اور برف سے بھری ہوتی ہیں۔[2]

پاکستان میں اوسط درجہ حرارت بڑھنے سے شمالی علاقہ جات، گلگت بلتستان اور چترال کے علاقوں میں واقع گلیشئرز کے پگھلاؤ میں خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے 10 سے 12 سالوں کے درمیان ہمارے 40 سے 60 میٹر گلیشئرز پگھل چکے ہیں۔ 2001ء سے 2013ء تک ہمالیہ اور قراقرم میں 600 سے زائد نئی گلیشائی جھیلیں بن چکی ہیں، جن میں سے 36 جھیلوں کو انتہائی خطرناک قرار دیا گیا ہے۔[3] بھارت کی جانب سے سیاچین پر پیش قدمی کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کی فوجیں آمنے سامنے ہیں۔ دنیا کا سب سے اونچا محاذِ جنگ یہی جگہ ہے، ۱۳۰۰۰ سے ۲۲۰۰۰ فٹ اونچائی پر ہے۔ گاڑیوں کے دھویں سے کاربن سمیت مختلف گیسیں خارج ہوتی ہیں، جس سے گرمی بڑھ رہی ہے۔ کاربن جب برف پر جمتا ہے، تو سورج کی گرمی کو تیزی سے جذب کرتا ہے اور پگھلنے کی رفتار کو تیز کرتا ہے۔

دریا (River)

دریا پانی کا قدرتی اور اہم وسیلہ و ذریعہ ہے۔ پانی کے دریاؤں کی اہمیت و افادیت انتہائی زیادہ ہے۔ قرآن

---

[1] وقار احمد، ڈاکٹر، گلیشیرز۔ پانی کی دستیابی کا بڑا ذریعہ،، مارچ 2018، شمارہ:30، جلد:55

[2] روزنامہ دنیا لاہور، 7 اگست 2018ء

[3] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 3 اگست 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم میں پانی کے دریاؤں کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهرًا "[1]

"اور وہی ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے دریاؤں کو انسانوں، حیوانات اور نباتات کی منفعت کے لئے بنایا ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے دریائے جیحان، دریائے سیحون، دریائے نیل اور دریائے فرات کو جنت کے دریا قرار دیا ہے۔ ان چار دریاؤں کا پانی کئی لحاظ سے خاص ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ، وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ"[2]

روایت بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ دریائے سیحون، دریائے جیحون، دریائے فرات اور دریائے نیل جنت کے دریا ہیں۔ نبی آخر الزماں ﷺ کے دور میں بھی دریاؤں کی خاصی اہمیت دی جاتی تھی کیونکہ دریاؤں کا پانی حیوانات و نباتات اور آبی حیات کے وجود اور بقا کے لئے کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

مذکورہ دلائل و براھین سے ثابت ہوتا ہے کہ دریا آبی وسائل کا اہم ذریعہ ہیں۔ دریا جدید اور اسلامی علوم و فنون میں خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

زیرِ زمین پانی (Underground Water)

زیرِ زمین پانی آبی وسائل کا قدرتی ذریعہ ہے۔ پنجاب میں متعدد جگہوں پر قدرتی طور پر نمک کے پہاڑوں کے قدرتی سلسلوں کی وجہ سے وہاں زیرِ زمین پانی نمکین ہے۔ پنجاب کے 79 فیصد رقبے میں زیرِ زمین پانی صاف اور تازہ ہے جبکہ بعض علاقوں میں نمکین اور کھارا ہے۔

---

[1] الرعد، 13:3

[2] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الآداب، بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رقم الحديث، 2839

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھارت کے ماہرِ ماحولیات "گردیپ راج" لکھتے ہیں:

"Water that occupies pores and crevices in rock and soil, below the surface and above a layer of impermeable material, as opposed to surface water, which remains at or close to the land surface."[1]

پانی کے زیرِ زمین ذخائر کے تیزی کم ہو رہے ہیں اسی لئے ماہرین کا خیال ہے کہ آئندہ عالمی جنگ پانی کی خاطر لڑی جائے گی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ"[2]

"ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنوؤں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لادے۔"

مذکورہ بالا دلائل و براھین ثابت کرتے ہیں کہ زیرِ زمین آبی وسائل کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ قرآن پاک میں زیرِ زمین پانی کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے زیرِ زمین پانی کی افادیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

کنواں (Well)

کنواں پانی کا اہم ذریعہ ہے۔ شروع شروع میں قابلِ نوش پانی کے حصول کا ذریعہ کنواں ہی تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیرِ زمین پانی حاصل کرنے کے لئے دوسرے جدید ذرائع بھی متعارف ہوتے گئے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے ہاں قیام کے دوران پیارے آقا ﷺ کنویں کا میٹھا پانی استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے پاس جب رسول اللہ ﷺ کا قیام ہوتا تھا تو مالک بن نصرؓ کے کنویں کا میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔[3]

---

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.93

[2] الملک، 67:30

[3] کتانی، عبد الحئ، علامہ، التراتیب الاداریۃ، (عہد نبویؐ کا اسلامی تمدن)، مرتب: مولانا رضی الدین فخری، ادارۃ القرآن والعلوم کراچی، جنوری 1991ء، ص۔65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

"Well: Refers to an underground source of water that has been rendered accessible by the drilling or digging of a hole from ground level to Water-Table, the water may then be raised or pumped to the surface."[1]

صحراؤں میں 'واٹر ہول' پائے جاتے ہیں۔ بھارت کے ایم ایس راؤ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Waterhole: Refers to a hole having water, found in the hot deserts or savanna lands, sometimes in the bed of an intermittent stream, used by animals and men."[2]

جب آقا دوجہاں ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یثرب تشریف لائے بئر رومہ کے علاوہ عام لوگوں کے لئے کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا۔

علامہ الشوکانیؒ حضرت عثمان (رض) کی روایت نقل کرتے ہیں:

" وَعَنْ عُثْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلَ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي"[3]

بئر الہشیم مدینہ منورہ میں پانی کا بہترین ذریعہ تھا۔ آپ ﷺ کے لیے اس کنویں سے پانی لایا جاتا تھا۔ مدینہ منورہ میں بہترین کنواں بئر الہشیم بن انھان تھا۔ حضرت ھشیم بن نصر رضی اللہ عنہ وہاں سے آپ ﷺ کے لیے پانی لایا کرتے تھے۔[4]

---

[1] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.396

[2] Ibid, p.392

[3] محمد بن علي الشوكاني، نيل الأوطار، دار الحديث، مصر، 1413ھ، 28/6

[4] کتانی، عبد الحئ، علامہ، التراتیب الاداریۃ، اختصار رترجمہ (عہد نبوی کا اسلامی تمدن)، ص۔65-66

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنواں دور رسالت میں آبی وسائل کا اہم ذریعہ تھا۔ موجودہ دور میں بھی بعض علاقوں میں کنواں پانی کی ضروریات پورا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

چشمے (Springs)

چشمہ پانی کا اہم قدرتی ذریعہ ہے۔ پہاڑی علاقوں میں تازہ پانی کی جھیلیں جنم لیتی ہیں، جن سے مقامی آبادی کی پانی کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ ان جھیلوں سے نکلنے والا تازہ پانی چشموں کی صورت میں پہاڑوں سے باہر نکلتا ہے۔ پانی ایک قدرتی و قیمتی نعمت ہے۔ جتنے بھی قدیم شہر کرہ ارض پر موجود ہیں، وہ دریاؤں اور چشموں کے کنارے آباد ہوئے تھے۔ قرآن مجید میں چشموں کے پانی کا تذکرہ ہے۔

رب کریم نے فرمایا ہے:

"وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُوْنِ"[1]

"اور اس کے اندر چشمے پھوڑ نکالے۔"

نبی کریم ﷺ کو چشمے کا پانی پسند تھا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب "سقیا" نامی چشمے کا پانی استعمال کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اور گھر والوں کے لئے ایک چشمہ "سقیا" وہاں سے پانی لایا جاتا تھا۔ وہ چشمہ مدینہ سے دو دن کی دوری پر تھا۔[2]

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَقِي لَهُ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ السُّقْيَا"[3]

پانی انسانی زندگی کے لیے نہایت اہم غذائی چیز ہے۔ زمین پر زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔ کرہ ارض پر ہر

---

[1] یٰسین، 36:34

[2] کتانی، عبدالحیٔ، علامہ، التراتیب الاداریۃ، ص۔65

[3] أبو بكر البيهقي، الآداب للبيهقي، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت لبنان، 1408 هـ، بَابٌ فِي اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ رقم الحديث 447

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاندار حتیٰ کہ پودوں اور درختوں کی زندگی کے لیے بھی پانی انتہائی ضروری ہے۔ فرانس اور دیگر یورپی ممالک میں قدرتی چشموں سے حاصل کردہ معدنی پانی وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Large quantities of bottled water from mineral springs in France and other European countries are exported each year."[1]

مذکورہ دلائل و براھین سے ثابت ہوتا ہے کہ چشمے پانی کا قدرتی ذریعہ ہیں اور اسلام میں چشموں کے پانی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ دور حاضر میں بھی ترقی یافتہ ممالک میں چشموں کے پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

آبی بحران اور اس کے اسباب واثرات

آبی بحران (Water Crisis)

بین الاقوامی ادارے "ورلڈ ریسورسز انسٹیٹیوٹ" کی رپورٹ کے مطابق 2040ء تک پاکستان کا شمار اس خطے میں پانی کے شدید ترین مسائل سے دوچار ان ممالک میں ہوگا جہاں کوئی شخص اس سے محفوظ نہیں ہوگا، خواہ وہ شمال میں رہتا ہو جہاں پانچ ہزار گلیشئر ہیں یا جنوب کے وسیع و عریض میدانی علاقوں میں رہائش پذیر ہو۔

ورلڈ ریسورسز کی رپورٹ:

" Pakistan is on track to become the most water-stressed country in the region, and 23rd in the world, by the year 2040. No person in Pakistan, whether from the north with its more than 5,000 glaciers, or from the south with its 'hyper deserts', will be immune to this."[2]

ڈاکٹر فضل کریم خان لکھتے ہیں:

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia), Vol- 8, 15th Ed., p.155

[2] World Resources Institute, https://www.un.org.pk/water-insecurity/, accessed on on 05 january 2020

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Safe and clean drinking water is a basic necessity. In many areas drinking water is no available in adequate quantity. Sometimes the water has to be fetched from long distances .Dry conditions prevail over a large part of Pakistan."[1]

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کا بڑا حصہ آبی بحران سے دوچار ہے۔ بعض علاقوں میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی لانے کے لئے دور دراز علاقوں سے بہت مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔ پاکستان میں پانی کی مقدار 1990ء میں ہی واٹر سٹریس لائن سے نیچے جا چکی تھی۔ 2005ء تک کم ترین سطح سے بھی پانی نیچے چلا گیا۔ اندیشہ یہ ہے کہ 2025ء تک پاکستان کو شدید آبی قلت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

واپڈا کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق پاکستان آبی وسائل کی قلت کے شکار پندرہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے جبکہ پانی کے استعمال کے حوالے سے پاکستان کا چوتھا نمبر ہے۔ پاکستان کی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت انتہائی کم ہے۔ ہر گزرتا سال آبی وسائل کی قلت کے مسئلے کو سنگین کر رہا ہے۔ کالا باغ ڈیم نہ بننے کی وجہ سے ہر سال 35 ملین ایکڑ فٹ پانی کا ضیاع ہو جاتا ہے۔ آبی ذخائر کی کمیابی کی وجہ سے برسات کا پانی انسانوں اور فصلوں کو ڈبوتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔ ہر سال 25 چھوٹے بڑے آبی ذخائر تعمیر کرنا ضروری ہے تاکہ آنے دنوں میں آبی وسائل کی قلت جیسے مسائل پر قابو پایا جا سکے۔[2]

عالمی رپورٹس (World Reports)

عالمی مالیاتی فنڈ کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق پانی سنگین قلت کے ممالک کی فہرست میں پاکستان کا تیسرا نمبر ہے۔

عالمی مالیاتی فنڈ کی رپورٹ:

"According to a recent report by the International Monetary Fund

---

[1]Fazle Karīm Khān, "A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press, Oxford,1991,p.70

[2]روزنامہ نوائے وقت لاہور، 27 نومبر 2017ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(IMF) , Pakistan ranks third in the world among countries facing acute water shortage."[1]

پنجاب میں کم و بیش 12 لاکھ زرعی ٹیوب ویلز شہری، زرعی اور صنعتی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ زیرِ زمین پانی میں بہت کم پانی ڈالا جا رہا ہے۔ پاکستان کو سالانہ تین سے چار (ایم اے ایف) کے خسارے کا سامنا ہے۔ زیرِ زمین پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے رین واٹر اور ٹریٹ شدہ پانی کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے۔

ایشین ترقیاتی بنک کی ایک تحقیقی رپورٹ:

"Pakistan has reached withdrawal limits of its surface and groundwater sources. The per capita availability of water has decreased from 5300 m^3 per person in 1951 to less than 1100 m^3 per person per year in 2007."[2]

مذکورہ بالا رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں وقت گزرنے کے ساتھ پانی کا بحران شدت اختیار کر رہا ہے۔ اس وقت لگ بھگ ساڑھے چھ کروڑ عرب شہری پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں جبکہ کل بائیس میں سترہ ممالک پانی کی قلت میں انتہائی حد سے بھی نیچے چلے گئے ہیں۔ عالمی معیار کے مطابق فی کس سالانہ چھ ہزار کیوبک میٹر پانی درکار ہوتا ہے۔ تاہم عرب شہریوں کو اوسطاً فی کس پانچ سو کیوبک میٹر سے بھی کم پانی مل رہا ہے۔ دنیا میں پانی کے ذخائر کا تناسب صرف 60 فیصد رہ گیا ہے۔ اگر سنجیدگی سے منصوبہ بندی نہ کی گئی تو اگلے ۱۵ سالوں میں عالمی بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اقوامِ متحدہ کی ایک رپورٹ:

"According to the report of the United Nations, water scarcity has

[1] https://www.dw.com/en/water-crisis-why-is-pakistan-running-dry/a-44110280 accessed on 10 December ,2022

[2] Islāmic Republic of Pakstan ,Country Environment, Environment Analysis, Asian Development Bank,2008,p.6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

become an increasingly pressing issue of our state. About 1.8 billion residents of Pakistan will not have access to water by the end of 2025."[1]

اقوامِ متحدہ کے ذیلی اداروں کی جانب سے تیار کی جانے رپورٹس میں اس خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ 2025ء تک پاکستان میں پانی کا بحران خطرناک صورت اختیار کر جائے گا اور دستیاب پانی ۵۰۰ کیوبک میٹر فی کس تک رہ جائے گا۔ "پاکستان اکانومی واچ" کے مطابق پانی کی قلت سے ملک ریگستان بن رہا ہے۔ دریائے سندھ میں سالانہ تقریباً 134 ملین ایکڑ فٹ پانی آتا ہے جس میں سے 60 ارب ڈالر مالیت کا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ پانی کی رسد میں اضافہ نہیں ہو رہا لیکن پانی کی طلب بڑھتی ہی جارہی ہے۔[2] پانی کی قلت سے زیرِ زمین پانی ری چارجنگ کا پراسیس رک چکا ہے۔ جس کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کڑوا اور زہریلا ہو چکا ہے۔ آبی بحران کی وجہ سے بلوچستان کا کونہ کونہ شدید متاثر ہو رہا ہے۔ بلوچستان میں پانی کی قلت کا مسئلہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سنگین ہوتا جارہا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار بلوچستان کے دریاؤں کے بارے میں لکھتا ہے:

"The rivers of Baluchistan are small and unimportant."[3]

صوبہ بلوچستان میں ۵۰۰۰ چشمے اور کاریز خشک ہو گئے ہیں۔ کوئٹہ میں زیرِ زمین پانی کی سطح ۱۵۰۰ فٹ سے گہرائی میں چلی گئی ہے۔ آبی بحران کے خاتمے کے لیے نئے آبی ذخائر اور ڈیم تعمیر کرنا زندگی کی روانی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ کوئٹہ میں شہر کے ساتھ ہنہ اور اوڑک جھیلیں تقریباً خشک ہو چکی ہیں وہاں تو پانی ایکوافر کے نیچے سے پانی نکالا جارہا ہے یعنی زمین کے اس حصے سے جہاں پانی دوبارہ نہیں پیدا کیا جا سکتا۔

---

[1] Water Scarcity in Pakistan, The Nation Lahore,14 July, 2019

[2] روزنامہ دنیا لاہور، 3 ستمبر 2018ء

[3] H. A. R. Gibb,J. H. Cramers, E. Levi-Provencal, J. Schacht,The Encyclopaedia of Isl̄am,Vol.1,Leiden, E. J. Brill,Netherlands,1986, P.1005

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[1]سابق چیئرمین واپڈا ظفر محمود کے مطابق کوئٹہ کا پانی اتنا نیچے جا چکا ہے کہ بحالی میں 200 سال لگیں گے[2] گوادر میں پانی کا ٹینک 45000 روپے میں فروخت ہوتا ہے۔ پانی کا انفراسٹرکچر پرانا اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے بہت سا پانی بہہ جاتا ہے۔

ایک انگریز "ایناٹول لیون" اپنی تالیف "پاکستان: ایک ہارڈ کنٹری" میں لکھتا ہے:

"Human beings can survive for centuries without democracy, and even without much security.They cannot live for more than three days without water."[3]

مذکورہ عبارت سے عیاں ہوتا ہے کہ آبی بحران دہشت گردی سے بھی بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے ریاست کا فریضہ ہے کہ آبی بحران کو دہشت گردی کے مسئلے سے زیادہ اہمیت دے۔

آبی بحران کے اسباب

پاکستان میں آبی بحران کی بڑی وجہ ٹھوس اور پائیدار آبی منصوبہ بندی کی عدم موجودگی ہے۔ کئی دہائیوں سے آبی وسائل کے تحفظ کے لیے کوئی ڈیم نہیں بنایا گیا۔ پاکستان میں سالانہ 145 ملین ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہے لیکن صرف 14 ملین کیوسک فٹ تک پانی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان زرعی و دیگر قدرتی وسائل کے ساتھ ساتھ پانی جیسے انمول خزانے سے بھی مالا مال ہے۔ ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے وطن عزیز پانی کے شدید بحران سے دوچار ہے۔

اس ضمن میں ورلڈ واٹر کونسل کی رپورٹ:

"There is a water crisis today. But the crisis is not about having too little water to satisfy our needs. It is a crisis of managing water so badly that billions of people and the environment suffer badly."[4]

---

[1]روزنامہ ایکسپریس لاہور، 23 اپریل 2018ء

[2]روزنامہ خبریں لاہور، 10 جون 2018ء

[3]Anatol Lieven,Pakistan: A Hard Country, BBS public Affairs, Newyork,P.52

[4]World Water Council,https: //www.worldwatercouncil.org/en/water-crisis,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی بے حسی و لاپروائی اور پانی کی عدم منصوبہ بندی کے باعث پانی کا مسئلہ دن بدن سنگین سے سنگین ہوتا جا رہا ہے۔

آبی بحران کی بڑی وجہ آبادی میں بے تحاشا اضافہ ہے۔ آبادی میں اضافہ کی شرح کے اعتبار سے پاکستان ایشیا میں سرِ فہرست ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق آبادی میں اضافہ کی وجہ سے قدرتی وسائل پر دباؤ بڑھ جائے گا، بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے پانی کی فراہمی میں مشکل پیش آسکتی ہے۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

> "At an average of 240 mm of rainfall per year, Pakistan is oneof the most naturally arid of the world`s heavily populated states"[1]

پاکستان آبادی کے اعتبار سے دنیا کی مملکت ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی پوری دنیا کے لیے چیلنج بن رہی ہے۔ پانی کے موجودہ وسائل پاکستان کی آبادی کے لیے ناکافی ہو چکے ہیں۔ 1900ء میں پوری دنیا کی آبادی تقریباً ایک ارب تھی اور اب پونے آٹھ ارب تک پہنچ رہی ہے جبکہ ایک اندازے کے مطابق 2050ء تک 10 ارب تک پہنچ جائے گی۔[2] کرہ ارض پر حیات کے سارے لمحات کا دارومدار پانی اور ہوا کے گرد گھومتا ہے۔ پاکستان کونسل برائے تحقیق آبی ذخائر کے مطابق ۱۹۹۰ میں پاکستان ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا تھا جہاں آبادی کے مقابلے میں آبی ذخائر کم ہو گئے تھے۔

دنیام میں قریب ایک ارب لوگوں کو آبی قلت کا سامنا ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق 2030ء تک دنیا میں تازہ پانی کی طلب 40 فیصد تک بڑھ جائے گی، جس کا سبب ماحولیاتی تبدیلی، آبادی میں اضافہ اور انسانی رویوں میں تبدیلی ہے۔ دنیا کے 6 بڑے شہر بنگلور، بیجنگ، قاہرہ، ماسکو، استنبول اور لندن پانی کی

---

accessed on 18 january,2020

[1] Anatol Lieven,Pakistan: A Hard Country, BBS public Affairs, Newyork,P.50

[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 9 جنوری 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلت کا شکار ہو سکتے ہیں۔[1]

کیپ ٹاؤن کے بارے میں ایک چشم کشا رپورٹ:

> "Cape Town has always depended on dams and reservoirs to ensure a steady supply of water, but in recent decade's infrastructure projects failed to keep up with population growth. In just over 20 years, Cape Town's population grewby around 80 percent, from 2.4 million in 1995 to 4.3 million in 2018. During the same time period dam storage increased by only 15 per cent. Combined with the population boom, erratic weather and a persistent drought have created a severe crisis."[2]

مذکورہ رپورٹ سے ثابت ہوا کہ افریقہ کے کیپ ٹاؤن میں پانی کی قلت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ لوگوں کو قطاروں میں کھڑا ہو کر پینے کا پانی لینا پڑ رہا ہے۔ کیپ ٹاؤن میں آبی بحران کی بڑی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی پانی کی ضروریات کو پورا کرنے لئے امریکہ اور چین کی طرح پانی کے انتظام کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ پاکستان میں لگ بھگ 150 ڈیم موجود ہیں جو قدرتی ماحول کی بقا اور بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے ناکافی ہیں۔ جن علاقوں میں پانی وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے وہاں باشندے عموماً پانی کو مفت سمجھ کر اس کا بے بہا استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ پانی کی سطح وہاں آہستہ آہستہ گرنا شروع ہو جاتی ہے اور پھر سارا علاقہ پانی کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

دنیا کے 85٪ آبی وسائل صرف 12 فیصد اعلیٰ طبقہ کے استعمال میں ہیں۔ امریکہ میں چھ سو لیٹر فی کس استعمال کر رہا ہے۔ برطانیہ میں اوسطاً 50 لیٹر پانی روزانہ باتھ روم کے فلش میں استعمال ہو جاتا ہے۔ دنیا بھر میں ایک ارب اسی کروڑ آبادی کو اوسطاً 20 لیٹر پانی یومیہ بھی دستیاب نہیں۔ دنیا بھر کے شراب خانوں، پانچ ستارہ ہوٹلوں اور طبقہ امراء کے سوئمنگ پولوں میں روزانہ استعمال ہونے والے تازہ پانی کی

[1] ماہنامہ معارف انڈیا، مارچ 2018ء، ص۔218

[2] https://www.unenvironment.org/news-and-stories/story/crisis-cape-town-3-months-until-taps-run-dry accessed on 20 January, 2022

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدار پورے بر اعظم افریقہ کی پیاس بجھانے کے لیے کافی ہے کنویں خشک ہو رہے ہیں، جھیلیں سوکھ رہی ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ پانی کی ٹونٹی کھول کر کپڑے، برتن یا گاڑی دھوتے ہیں تو پانی نل مسلسل کھلا رہتا ہے اور بند کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی اور پانی بہے چلے جاتا ہے۔

پاکستان میں آبی بحران کی ایک وجہ آبپاشی کا ناقص نظام ہے۔ حکومتی بد انتظامی، آبپاشی کے ناقص نظام اور پانی کے وافر مقدار میں بے دریغ ضیاع کے سبب آبی قلت کے خدشات ہیں۔ پاکستان میں بیشتر پانی آبپاشی کے ناقص نظام کی وجہ ضائع ہو جاتا ہے۔ آبپاشی کا سب سے بڑا ذریعہ دریائے سندھ اور اس سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ انڈس واٹر سسٹم ۳ بڑے ذرائع، ۱۹ بیراجوں، ۱۲ رابطہ نہروں، ۴۵ بڑی نہروں اور ایک لاکھ سات ہزار کھالوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں زراعت کے لیے روایتی پانی لگانے کے طریقہ کار اور بے دریغ ٹیوب ویلز کے استعمال کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح مسلسل گر رہی ہے۔ جان بریسکو نے اپنی کتاب "پاکستان واٹر اکانومی رننگ ڈرائی" میں لکھا ہے کہ دنیا کا سب سے غیر موثر نظام آبپاشی پاکستان کا ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ ۷۰ فیصد پانی دورانِ آبپاشی ضائع ہو جاتا ہے۔[1]

آبی بحران کے اثرات

پانی کی دستیابی دراصل انسانی مسئلہ ہے جو صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کو درپیش ہیں۔ عالمی ماہرین کے مطابق مستقبل کی جنگیں پانی کے مسئلے پر ہوں گی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت واضح ہوتی جارہی ہے کہ آبی وسائل کی قلت اقوامِ عالم کے درمیان کشیدگی و تناؤ کا باعث بنتی جارہی ہے۔ عالمی و ملکی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ آبی وسائل پر توجہ نہ دی گئی تو ایک عشرے سے بھی کم عرصے میں تمام ترقی کے باوجود پانی کی عدم دستیابی وطن کے لیے تباہ کن صورتحال پیدا کر سکتی ہے۔

پاکستان میں پانی کی مقدار 1000 مکعب میٹر فی کس سے کم ہے۔ فالکن مارک کے مطابق جس ملک میں پانی کی مقدار 1000 مکعب میٹر فی کس ہو تو وہ ملک پانی کے کی قلت والے ممالک میں شمار ہوتا ہے، وہاں

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 23 مارچ 2018ء،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحت کے مسائل جنم لیتے ہیں، بیماریاں پھیلتی ہیں۔[1] پانی کے ذخیرے سے نوعِ انسانی اور چرند پرند کے لیے اشیائے ضروریہ کی پیداوار ممکن ہوتی ہے۔ پانی کی فراہمی سے ماحولیات میں جو مثبت تبدیلی آتی ہے، اس سے ازخود کئی بیماریوں کا تدارک ہو جاتا ہے۔ پانی کی کمی وجہ سے اب ان وادیوں میں جلدی بیماریوں کی نسبت میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ آبی بحران کے باعث انسان و حیوانات کی حیات و بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ 2001ء سے لیکر 31 دسمبر 2008ء چولستان کے علاقے میں پینے کی پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے 4696 افراد اور لاکھوں جانور لقمہ اجل بن گئے تھے۔[2] جنوبی ایشیا میں دنیا کا بڑا واٹر سیکٹر تباہی کے دہانے پر ہے، جس سے کروڑوں انسانوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ درپیش ہے۔ پانی کے اس بحران کی وجہ سے تیسری عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ آبی بحران کی کی وجہ سے حیوانات کے لئے چارہ کی شدید کمی ہو جاتی ہے۔ آج بھی ایسے پسماندہ علاقے موجود ہیں جہاں انسان اور جانور ایک گھاٹ سے پانی پیتے ہیں۔ لاہور میں ہر سال زیرِ زمین پانی کی سطح اڑھائی فٹ گہری ہو جاتی ہے۔

آبی بحران اور اسلام

قرآن مجید میں آبی قلت کا ذکر کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

"قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ"[3]

"ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنوؤں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لادے۔"

مذکورہ بالا قرآنی آیت میں آبی بحران کا جائزہ لینے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ آبی بحران کو دور کرنے کی طاقت دو جہانوں کے خالق کے پاس ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور پانی جیسی بیش بہا نعمت کا شکر بجالانا بہت ضروری امر ہے۔

---

[1] روزنامہ خبریں لاہور، 31 مئی 2018ء

[2] روزنامہ خبریں لاہور، 23 جون 2018ء،

[3] الملک، 67:30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ "[1]

جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، تین صورتیں ایسی ہیں جن سے اسے مسلسل اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔ موت کے بعد بھی جن اعمال کا اجر و ثواب جاری رہتا ہے، ان میں سے ایک عوام کے نفع و فائدہ کے لیے پانی کی نہر جاری کرنا بھی ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ"[2]

مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہا اگر عوام الناس کے پانی کی نہر جاری کروادے تو اس کا اجر اسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا"[3]

نہر کھدوانا پانی کی فراہمی کی ایک شکل ہے، جو قدیم زمانے سے رائج ہے۔ موجودہ دور میں ٹیوب ویل اور نل لگائے جاتے ہیں۔ حوض اور ٹینک میں پانی جمع کر کے تقسیم کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كِتَابُ الْوَصِيَّة، بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، رقم الحديث 1631

[2] محمد بن يزيد القزوني، سنن ابن ماجه، افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم بَابُ ثَوَابِ مُعَلِّمِ النَّاسَ الْخَيْرَ، رقم الحديث، 242

[3] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود،، كِتَاب الزَّكَاةِ، بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ، رقم الحديث، 1681

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح عوام الناس کو پانی مہیا کرنے کی تمام سکیمیں اس میں آ سکتی ہیں اور سب اجر و ثواب کی مستحق ہیں۔[1] دورِ فاروقی میں بصرہ میں پانی کی قلت تھی، حضرت عمر فاروق کے حکم سے حضرت ابو موسیٰ اشعری نے دجلہ سے 9 میل لمبی نہر کھدوائی۔ اس نہر کو نہر ابو موسیٰ کے نام سے معروف ہوئی۔ ایک نہر حضرت معقل کے زیرِ نگرانی نکالی گئی جو نہر معقل کے نام سے مشہور ہوئی۔ ایک نہر حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھدوائی جو بعد میں حجاج بن یوسف کے زمانے میں پوری ہوئی جسے نہر سعد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۹۹ میل لمبی نہر کھدوا کر دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملا دیا، جو یہ نہر امیر المومنین کے نام سے مشہور ہوئی۔ نہروں کی صفائی کا کام بیت المال سے انجام دیا جاتا تھا۔ دورِ فاروقی میں مکہ سے مدینہ تک ہر ہر منزل پر پانی کے حوض تعمیر کیے گئے۔[2]

آبی وسائل کا تحفظ

کسی بھی ملک کی خوشحالی کے لیے آبی ذخائر بہت ضروری ہوتے ہیں۔ آبی وسائل کے تحفظ کے لئے تمام ممالک خاص طور پر زرعی ممالک کو آبی ذخائر اور ڈیمز کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ آبی ذخائر کی سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچاتے ہیں، پن بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں ایک سے دو سال کے لیے بھی پانی کیا جارہا ہے۔ پاکستان میں صرف ۱۰ فیصد پانی ہی ذخیرہ کیا جارہا ہے۔ آبی وسائل کے تحفظ کے لئے آبی ذخائر کی تعمیر ضروری ہے۔ پاکستان کونسل فار ریسرچ ان واٹر ریسورسز نے پوٹھوہار میں 5 چھوٹے آبی ذخائر بنا کر بارش کا پانی ذخیرہ کیا ہے۔ روالپنڈی کی بارانی زرعی یونیورسٹی نے بارش کے پانی کے تالاب کا کامیاب تجربہ کیا ہے، ایچ ای سی کے تعاون سے 2200 کنال رقبہ میں پانچ تالاب تعمیر کئے گئے ہیں جو قابلِ ستائش اور قابل تحسین اقدام ہے۔ پاکستان انجنیرنگ کونسل پانی کے تحفظ کے طریقہ کار میں جدت لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پانی کے تحفظ کے ادارے

Inter-Isāmic Network on Water Resources	**INWRDAM**

[1] جلال الدین، سید، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔ 121
[2] ندوی، شاہ معین الدین، مولانا، تاریخ اسلام، ایچ۔ ایم اسلام سعید کمپنی کراچی، 1983ء جلد 1، ص۔ 180-181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Demand and Management	
World Water Commision	**WWC**
International Water Resources Association	**IWRA**
Karachi Water and Sewerage Board	**KWSB**
Water Environment Federation	**WEF**

ڈیم مآرب(Dam Maarb)

آج سے کئی ہزار سال قبل یمن کے ماہر انجنیئروں نے پانی کے تحفظ کے لئے وہ تاریخی کارنامہ سرانجام دیا جسے دیکھ کر آج کے ترقی یافتہ دور کے انجنیئر بھی انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اس ڈیم کی برکت سے سال بھر زراعت کے لیے پانی فراوانی سے دستیاب ہونے لگا۔ ساری زمین میں سرسبز وشاداب کھیت لہلہانے لگے۔[1] یمن میں بند مآرب ایک ایسا آبی ذخیرہ ہے جس کے آثار آج بھی باقی ہیں۔ ان آثار سے پتہ چلتا ہے کہ اس عظیم آبی ذخیرے کو انتہائی مہارت اور فن ہندسہ میں حد درجہ کمال سے تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ ایک مشہور ڈیم تھا جسے مملکت سبا کے ماہرین نے یمن کی سرزمین کو سیراب کرنے کے لیے تعمیر کیا تھا۔

قرآن مجید میں بند مآرب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

" لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ "[2]

"سبا کے لیے ان کی اپنے مسکن ہی میں ایک نشانی موجود تھی، دو باغ دائیں اور بائیں۔"

یمن میں کوئی دریا نہیں بہتا۔ سبا کے زمانہ میں برسات کے موسم میں فصلیں بارشوں کے پانی سے سیراب ہو جاتیں جبکہ باقی پانی وادیوں اور گھاٹیوں میں بہتے ہوئے سمندر میں گر کر ضائع ہو جاتا۔ سال کا بقیہ حصہ وہاں کے کھیت اور باغات پانی کی ایک ایک بوند ترس جاتے۔ ملکہ بلقیس نے یمن کے پہاڑی سلسلہ میں ملک کی آبی ضروریات پوری کرنے کے لیے بند مآرب نامی ڈیم تعمیر کیا۔ یمن کے پہاڑی سلسلہ میں ایک ایسی وادی منتخب کی گئی جس کا پتھر گرینیٹ قسم کا تھا۔ اس کے سامنے گرینیٹ کے پتھروں کا بہت بڑا بند تعمیر کیا گیا اور اس میں پانی نکلنے کے اوپر نیچے تین راستے بنائے گئے اس کے بالکل بہت بڑا وسیع و عریض

[1] پیر کرم شاہ، ضیاء النبیؐ (جلد اول)، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان، ربیع الاول 1420ھ، ص۔269

[2] سبا، 34:15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالاب تعمیر کیا گیا جب بارشیں اور وادیوں میں پہاڑوں کی ڈھلوانوں سے پانی بہہ کر اس ڈیم جمع ہو جاتا اور وہ ڈیم بھر جاتا تو سب سے اوپر پانی نکلنے کے جو راستے تھے ان کو کھول دیا جاتا۔ وہاں سے پانی گر کر حوض میں جمع ہو جاتا۔ اس حوض سے بارہ نہریں نکالی گئیں تھیں جو یمن کے وسیع و عریض علاقوں کو سیر اب کرتی تھیں۔[1]

آبی زمینیں(Wetlands)

آبی وسائل کے تحفظ کے لئے آبی زمینوں یعنی ویٹ لینڈز کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ویٹ لینڈز دراصل ایسی آبی زمینیں ہیں جن کی سطح گیلی اور سفنج کی طرح ہو۔ جس کی گہرائی ۶ میٹر تک ہو۔ آبی زمینیں رواں پانی، عارضی طور پر سیلابی پانی اور فالتو پانی کو ذخیرہ کرتی ہیں۔ یہ زیرِ زمین پانی کی سطح کو بلند کرتی ہیں۔ ہر سال 2 فروری کو دنیا بھر میں ورلڈ ویٹ لینڈ ڈے منایا جاتا ہے۔ ویٹ لینڈز دراصل ایسی آبی زمینیں ہیں جن کی سطح گیلی اور سفنج کی طرح ہو۔ جس کی گہرائی ۶ میٹر تک ہو۔ آبی زمینیں رواں پانی، عارضی طور پر سیلابی پانی اور فالتو پانی کو ذخیرہ کرتی ہیں۔ یہ زیرِ زمین پانی کی سطح کو بلند کرتی ہیں۔ حیاتیاتی اقسام کی نسل بڑھانے، انہیں رہائش فراہم کرنے اور ان کی پرورش میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔[2]

صاحب "ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" ویٹ لینڈز کی وضاحت کرتے ہیں:

> "Wetland. An area covered permanently , occasionally , or periodically by fresh or salt water up to a depth of 6m (e.g., flooded pasture land , marshland, lakes , rivers and their estuaries, intertidal mud flats) ."[3]

پاکستان میں درج ذیل پانچ اقسام کے ویٹ لینڈز پائے جاتے ہیں۔

1۔ ان لینڈز واٹرز 2۔ دلدلی جھیلیں 3۔ آبی ذخائر 4۔ مچھلی فارمز 5۔ تالاب

پاکستان کے کل رقبہ کا 10 فیصد ویٹ لینڈز پر مشتمل ہے۔ پاکستان میں قدرتی اور مصنوعی کم و بیش 225

---

[1] پیر کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان، جلد اول، ربیع الاول 1420ھ، ص، 268

[2] روزنامہ دنیا لاہور، 10 فروری 2018ء

[3] Gurdeep Rai , Dictionary of Environment,p.234

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آب گاہیں ہیں۔ دنیا بھر میں ویٹ لینڈز شدید خطرات سے دوچار ہیں۔ پاکستان ایک خوش قسمت ملک ہے جہاں خوبصورت قدرتی جھیلیں موجود ہیں۔ ان کینجھر، ہالجی، اوچھالی، شندور، برت، زنگی ٹاور، دراگ، سیف الملوک اور سرانڈے قابل ذکر ہیں۔ مصنوعی جھیل کی مثال چھانگا مانگا کی جھیل ہے۔[1] پانی محفوظ کرنا وطن عزیز کی ترقی کے لئے سراپا رحمت ہو گا۔

آبی ذخائر (Dams)

آبی وسائل کے تحفظ کے لئے ڈیمز کی تعمیر انتہائی ضروری ہے۔ کسی ملک میں ڈیمز کی تعداد جس قدر زیادہ ہو گی اسی قدر اس ملک آبی وسائل کے تحفظ کی استعداد زیادہ ہو گی۔

ماہر ماحولیات گردیپ راج آبی ذخیرے کے بارے میں لکھتا ہے:

> " Natural or artificial lake for the storage of water for industrial and domestic purposes and for regulation of inland water way levels.Service reservoirs store water for domestic supply purposes under cover and regulate diurnal fluctuations in demand.."[2]

مذکورہ بالا اقتباس آبی ذخائر پانی کے تحفظ کے لئے انتہائی ضرورت کو بیان کرتا ہے۔ اس لئے ملک بھر میں آبی ذخائر کا جال بچھانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

ایم ایس راؤ کے مطابق "ڈیم":

> "A man made structure built across a river so as to control the flow of water. Mostly a dam is constricted to provide a supply of water, for irrigation, and to manufacture electricity cheaply, flood control is also ensured."[3]

---

[1] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، آزاد بک ڈپو اردو بازار لاہور، ص۔69

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.180-181

[3] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, p.97

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی ملک کی ترقی و خوشحالی کے لیے ڈیمز بہت ہوتے ہیں۔ خاص طور پر زرعی ملکوں کو ڈیمز کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ورلڈ کمیشن آن ڈیم 2000ء کے مطابق دنیا بھر میں 22104 اونچی قامت کے ڈیمز ہیں۔ جن کا 20 فیصد صرف چین میں پایا جاتا ہے۔ چین میں چن پنگ دنیا بھر میں اونچا ترین ڈیم ہے۔ 49 فٹ ڈیم کی اونچائی سے چین پہلے نمبر پر ہے۔[1] ہمسایہ برادر ملک ایران 2010ء تک ڈیموں کی تعداد 588 تک ہو چکی تھی۔ چین میں 22000 ڈیمز ہیں۔ ترکی میں 300 سے زائد ڈیمز ہیں، جبکہ مزید ڈیمز پر کام جاری ہے۔[2] آبی ذخائر کی عدم تعمیر کی وجہ سے ماحول اور انسانی و حیواناتی حیات پر خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے آبی ذخائر کی تعمیر ضروری ہے۔

اگر پاکستان نے پانی کے ذخائر کے لیے ضروری اقدامات نہ کیے تو 2025ء تک پاکستان پانی کے شدید بحران کا شکار ہو جائے گا جو ملک میں دہشت گردی سے بڑا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ ڈیمز کی عدم تعمیر کی وجہ سے پاکستان کا جنوبی ایشیا کا ریگستان بن سکتا ہے۔[3] پاکستان میں کل چھوٹے بڑے 155 ڈیمز ہیں، بھارت میں چھوٹے بڑے کل 3200 ڈیمز ہیں۔ پاکستان کے مجموعی ڈیموں میں صرف 14 ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

تحفظِ آب اور ترقی یافتہ ممالک

پاکستان میں دستیاب آبی وسائل کا 7 فیصد پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے جبکہ دنیا میں یہ معیار 40 فیصد ہے۔ پانی ذخیرہ کرنے کی کم گنجائش کی وجہ سے پاکستان کو سالانہ 35 ارب کا نقصان ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 400 دن ہے، جبکہ وطن عزیز کے پاس صرف 30 دن تک پانی محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہے۔[4] قدرتی ذرائع سے جو پانی دستیاب ہوتا ہے۔ اسکی صرف 10 فیصد ذخیرہ اندوزی ہمارے لیے چیلنج ہے۔ مصر 1000 دن، امریکہ 900 دن، آسٹریلیا 600 دن، جنوبی افریقہ 500

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 11 جولائی 2018ء
[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 21 جون 2018ء
[3] روزنامہ جنگ لاہور، 16 جون 2018ء
[4] روزنامہ جنگ لاہور، 9 اگست 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن، بھارت 220 دن اور پاکستان صرف 30 دن کا پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[1]

نمبر شمار	ملک کا نام	ملک کا نام	دن	بین الاقوامی معیار
1	پاکستان	Pakistan	30	120
2	بھارت	India	220	-
3	جنوبی افریقہ	South Africa	500	-
4	آسٹریلیا	Australia	600	-
5	امریکہ	America	900	-
6	مصر	Egypt	1000	-

مذکورہ جدول سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان کے پاس پانی محفوظ کرنے کی استعداد و صلاحیت سب سے کم ہے جبکہ بین الاقوامی معیار بھی کم ہے۔ اس کے برعکس امریکہ اور مصر کے پاس پانی محفوظ کرنے کی صلاحیت دوسرے ممالک سے زیادہ ہے۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق کسی بھی ملک میں کم از کم 120 دنوں کا پانی ذخیرہ ہونا ضروری ہے۔ پاکستان کے پاس صرف 30 دنوں کا پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں ایک سے دو سال کے لیے بھی پانی کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	ملک کا نام	پانی ذخیرہ کرنے کی مقدار
1	پاکستان	150 کیوبک میٹر فی کس
2	چین	2200 کیوبک میٹر فی کس
3	آسٹریلیا	5000 کیوبک میٹر فی کس
4	امریکہ	5000 کیوبک میٹر فی کس[2]

برازیل نے چار دہائیوں میں اپنے آبی ذخائر کی صلاحیت کو دوگنا کر لیا ہے۔ پانی کے بے دریغ استعمال میں پاکستان کا چوتھا نمبر ہے۔ مائیکل کیوگل مین کی ایک رپورٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق آبی ذخائر کی غیر

[1] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 20 اگست 2018ء
[2] روزنامہ جنگ، لاہور، 16 جون 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودگی میں لوگ زیرِ زمین پانی نکال کر پانی کی کمی دور کر رہے ہیں، جو چند برسوں میں زیرِ زمین آبی ذخائر کو تقریباً ختم کر دیگا۔[1] اسپین میں 1950ء اور 2000ء کے درمیان ہر سال 20 ڈیم تعمیر کیے گئے، جس سے اسپین میں زیرِ زمین پانی کی سطح دوگنی ہو گئی۔

یورپ میں ہر شخص پانی کو تین بار استعمال کرتا ہے۔ صاف پانی استعمال کے بعد فلش ٹینک میں چلا جاتا ہے، یہ وہاں سے فلٹر ہو کر ندی اور نالوں میں چلا جاتا ہے۔ ہر محلے میں بارشی پانی کے لیے جھیلیں ہوتی ہیں۔ گھروں میں ٹینکوں میں پانی ذخیرہ کرتے ہیں۔ یہ پانی فلش سسٹم، فرش اور گاڑیاں دھونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

معروف محقق فضل کریم خان لکھتے ہیں:

> "In recent years , remote sensing data collectd via various satellites by SUPARCO (Space and Upper Atmosphere Research Commision) has helped in environmental studies relating to geomorphic analysis and mapping of tidal land froms, changes in river courses, and flood inundation studies; natural vegetation mapping and classification of water logging and salinity; indentification of land surface features, changes in soil cover and geological analysis; population surverying potential , urban landuse studies and transportion nerworks. Atmospheric pollution studies are also carried out."[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مغربی ترقی یافتہ ممالک آبی وسائل اور دوسرے قدرتی وسائل کے انتظام و انصرام اور تحفظ کے لئے جدید ٹیکنالوجی کی ایجاد میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔

مغربی و یورپی اور دیگر ممالک میں پانی کی ایک ایک بوند کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بیرون ممالک میں پانی

---

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 23 اپریل 2018ء

[2] Fazle Karīm Khān,A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press, Oxford,1991,p.71

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تحفظ کے اصول و قوانین پر بلاامتیاز سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ بیرون ملک کرکٹ ٹیم کے کپتان کو گاڑی دھونے کے دوران پانی ضائع کرنے پر جرمانہ ہو جاتا ہے۔[1] مانچسٹر انگلستان میں تمام عمارات میں بارش کے پانی کو 100 فیصد محفوظ کرنے کا انتظام بنیادی ڈیزائن کا حصہ ہوتا ہے۔ باورچی خانہ میں کھلی ٹونٹی کے نیچے برتن دھوئے جاتے ہیں اور یہ پانی پودوں کو لگایا جاتا ہے۔ پاکستان میں جرمن سفیر نے صرف ایک بالٹی پانی سے کار دھو کر عملاً پانی کے محتاط استعمال کا پیغام پاکستانی قوم کو دیا۔

کئی مہذب ممالک میں بارش کا پانی محفوظ کرنے کے لئے قوانین موجود ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل میں ایسے قوانین بنائے گئے ہیں کہ وہاں لوگوں نے گھروں میں بارش کا پانی محفوظ کا انتظام کیا ہوا ہے جسے باغبانی، گاڑیاں، فرش دھونے میں استعمال کر کے سرکاری پانی کی بچت کی جاتی ہے۔ آسٹریلیا دنیا کا خشک ترین براعظم کہلاتا ہے۔ وہاں پر ایک سال میں 274 بلین لٹر بارش کا پانی ذخیرہ کیا جاتا ہے، گھروں میں چھتوں سے بارش کا پانی سیدھا کینٹر میں منتقل ہو جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں 100 میں سے 26 مکانات ایسے ہیں جہاں بارش کا پانی محفوظ بنانے کی خاطر پانی کے ٹینکوں کا انتظام و اہتمام ہے۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں میٹھے پانی کا 30 سے 45 فیصد باغبانی اور گاڑیاں دھونے میں ضائع ہو جاتا ہے اور 20 فیصد فلش سسٹم کی نذر ہو جاتا ہے۔

مسلم سکالر ابو بکر احمد پانی کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

> "Owing to the importance of water as the basis of life, God has made its use the common right of all living beings and all human beings .All are entitled to use it without monopoly, usurpation, despoilment, wastage or abuse."[2]

ترقی یافتہ ممالک میں پانی کے تحفظ کے لئے نت نئے طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ پانی کے تین بار

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 11 جون 2019ء

[2] Abūbakar Ahmad Bakadar,Isāmic Principals For The Conservation Of The Natural Environment,p.78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"Another example of water recycling is seen in a project established by Michigan State University for the city of Lansing, Michigan. Here, they have set up three large ponds. Into the first , effluent activated sewage sludge is delivered . The water from this pond is used to fertilize field crops. The water from this first pond then drains into a second pond. This second pond is used to grow plants and fish that can be harvested for livestock feed, after processing. Water in the second pond gets greatly purified through sediments settling , natural percolation of water through soil , and plants absorbing nutrients from the water. This water then flows a third pond , which is fit to be used for recreation such as boating and swimming."[1]

زراعت میں سب سے پہلے گندے پانی استعمال آسٹریلیا، فرانس، جرمنی نے کیا۔ انیسویں صدی میں برطانیہ اور امریکہ نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔ اکثر ممالک میں آلودہ پانی کی تطہیر کر کے اس کا دوبارہ استعمال نمایاں طور پر وسیع ہو گیا ہے جن میں اسرائیل، اردن، پیرو اور سعودی عرب بھی شامل ہیں جہاں خاص طور پر کھیتوں کی آبپاشی کے لئے یہ پانی دوبارہ استعمال کرنا حکومتی پالیسی ہے۔ پانی کے ذخائر زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لئے گندے پانی کی تطہیر کرنے کے بعد اس کا دوبارہ استعمال جاذب نظر اور پانی کی کمی دور کرنے کے لئے مفید و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔[2]

پانی کا تحفظ اور سعودی عرب (Water Conservation and Saudi Arabia)

---

[1] Peter B. Kaufman and J. Donald LaCroix, Plants, People & Environment, P.414

[2] ثناناز اور ڈاکٹر جنید اکبر،، آلودہ پانی کی مروجہ تحلیل و تطہیر کا سائنسی و شرعی جائزہ، مجلہ علوم اسلامیہ و دینیہ، (شش ماہی)، 3:2، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ ہری پور، جولائی–دسمبر، 2018ء، ص۔89

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب میں استعمال شدہ پانی دوبارہ استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ 1995ء میں مملکتِ سعودیہ نے اپنے صاف شدہ گندے پانی کے 15 فیصد کو کھجور اور چارے مثلاً الفلفا کی آب پاشی کے لیے دوبارہ استعمال کیا۔ مزید براں مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں وضو کے لیے استعمال کیے گئے پانی کو گندگی بہانے کے لیے استنجا خانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح نمک سے پاک کیا ہوا قیمتی سمندری پانی بچا لیا جاتا ہے۔ کویت میں 17 سو ہیکٹر رقبے پر لگی ہوئی الفلفا کی آب پاشی (عالمی ادارہ صحت کے مطابق) صاف شدہ گندے پانی سے ہوتی ہے۔ 1998ء میں اردن سات کروڑ مکعب میٹر گھروں کا پانی صاف کر کے دوبارہ قابلِ استعمال بنایا گیا۔[1] سعودی عرب کے ساحلی علاقوں میں سمندر کے پانی کو بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ساحلی شہروں میں کھارے پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے کے کارخانے جتنی بڑی مقدار سعودی عرب میں ہیں دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہیں۔ دنیا میں کھاری پانی سے جس قدر میٹھا پانی بنایا جاتا ہے۔ اس کی نصف مقدار صرف سعودی عرب کے کارخانے ہیں۔ بعض کارخانوں میں کئی کئی کروڑ گیلن پانی میٹھے پانی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔[2]

پانی کا تحفظ اور پاکستان

زراعت میں آبپاشی کی جدید ٹیکنالوجی اختیار کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے تاکہ کم سے کم پانی سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے۔ پاکستان میں آبپاشی نظام 200 سال پرانا ہے۔ پانی پاکستان کی زراعت کی بقا کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ پاکستان نہری پانی کے ذریعے زیرِ کاشت رقبے کے لحاظ سے ساڑھے انیس (ایم ایچ اے) کی اوسط سے دنیا میں چوتھے نمبر پر کھڑا ہے۔ بھارت تقریباً اکسٹھ (ایم ایچ اے) کے حساب سے دنیا میں ٹاپ پر ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ تقسیم برصغیر کے موقع پر جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ 53 فیصد تھا جو کم ہو کر کم و بیش 24 فیصد رہ گیا ہے۔ دریائے سندھ کے بیسن کا 47 فیصد پاکستان میں، 39 فیصد بھارت میں، 8 فیصد چین میں اور 6 فیصد افغانستان میں ہے۔ دریائے سندھ 58450 کلو میٹر کینال

[1] فاروقی، ناصر آئی، مترجم: سید سعید احمد، اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ص۔ 10
[2] ثروت صولت، ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ، حصہ چہارم، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، جولائی 1988ء، ص۔ 29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سسٹم، 12 لنک کینالز اور 19 بیراجوں اور ہیڈ ورکس پر مشتمل ہے۔ سندھ بیسن میں رہنے والے لوگوں کی تعداد 300 ملین سے زائد ہے۔ پاکستان موجود صاف پانی کے ذخائر 176 ملین ایکڑ فٹ ہیں، جو موجدہ آبادی کے 1000 مکعب میٹر فی کس ہیں۔[1] ملک میں 137 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہے۔ 93 ملین ایکڑ فٹ پانی نہروں میں چھوڑا جاتا ہے۔ 22 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں جاتا ہے۔

ایک انگریز "اینا ٹول لیون" اپنی تالیف "پاکستان: ایک ہارڈ کنٹری" میں لکھتا ہے:

> "Only 24 percent of Pakistan`s land is cultivated is cultivated –the great majority though man-made irrigation systems. The rest is pastoralland, or uninhabited: desert, semi-desert, and mountain."[2]

پاکستان کی زراعت کا زیادہ تر انحصار نہری پانی پر ہے۔ پاکستان کی صرف چوبیس فیصد زمین کاشت کی جاتی ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق پاکستان کا 70 ارب ڈالر کا پانی سمندر برد ہو جاتا ہے۔ سمندر میں ضرورت سے زیادہ تین گنا زیادہ جا رہا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمسایہ ممالک بھارت اور بنگلہ دیش میں واٹر پالیسیاں ہر دس سال بعد یہ واٹر پالیسیاں ریوائز بھی ہوتی ہیں۔ زیرِ زمین پانی کی سطح نیچے چلی جانے کے باعث پانی میں مختلف دھاتوں کی آمیزش بڑھ گئی ہے۔ برسات کا 100 فیصد پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ سیلاب کا پانی ذخیرہ کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے، جس کی وجہ سے کروڑوں کیوسک پانی ہر سال ضائع ہو جاتا ہے۔[3] نوائے وقت کے مطابق پاکستان میں سیلابوں سے پاکستان کو مجموعی طور پر 60 ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔ ان سیلابوں سے اب تک 8000 افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اربوں روپے کی مالیت کے مویشیوں کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔[4] کسی بھی حکومت نے شہروں یا دیہاتوں میں بارش کا پانی محفوظ کا طریقہ کار متعارف نہیں کروایا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ پہلے سے موجود تالاب اور پانی کے ذخائر خشک اور

---

[1] روزنامہ خبریں لاہور، 31 مئی 2018ء

[2] Anatol Lieven,Pakistan: A Hard Country, BBS public Affairs, Newyork,P.51

[3] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 10 مئی 2018ء

[4] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 10 مئی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ختم ہوتے جارہے ہیں۔ بلوچستان کے لق و دق صحرا میں زمین میں زندگی کی رمق ڈالنے کے لئے پانی کا قطرہ نہیں۔ ان حالات و واقعات میں بارش کے پانی کی ایک ایک بوند قیمتی ہے جسے محفوظ کرنے کی بجائے ہمارے ہاں لوگ گھروں میں دبک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پہلے برصغیر میں ہر بڑے شہر میں پانی کو محفوظ کرنے کے لئے ایک بڑا تالاب ہوا کرتا تھا، پورے شہر سے بارش کا پانی اس تالاب میں ذخیرہ ہو جاتا تھا۔

کالا باغ ڈیم (Kalabagh Dam)

کالا باغ ڈیم کی تعمیر اہم قومی مسئلہ ہے۔ آبی ماہرین اس میگا پراجیکٹ کو پاکستان کی سلامتی سے مشروط کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ ایک قومی اور لائف لائن منصوبہ ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ مقام پانی ذخیرہ کرنے اور سستی بجلی پیدا کرنے کی موزوں ترین جگہ ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 1948ء کالا باغ ہی کے مقام پر عالمی معیار کا ڈیم تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔[1] امریکہ کے عالمی آبی ماہر ڈاکٹر کینڈی نے 1987ء میں ایک رپورٹ میں کالا باغ ڈیم کے بارے میں واضح کیا تھا کہ نوشہرہ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کالا باغ ڈیم نہ بننے کی وجہ سے پاکستان ہر سال 70 بلین ڈالر کی مالیت کا پانی سمندر میں ڈال کر ضائع کر دیتا ہے۔ کالا باغ ڈیم کا ایسا ایشو ہے جو ہر پاکستانی کا ہے چاہے وہ ملک کے کسی بھی صوبے کا ہو۔ یہ ڈیم کسی ایک صوبے کا نہیں پاکستان کی بقا کا ہے۔ آبی ذخائر کی سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچاتے ہیں، سستی اور ماحول دوست توانائی پیدا کی جاسکتی ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے یہ مقام پانی ذخیرہ کرنے اور سستی بجلی پیدا کرنے کی موزوں ترین جگہ ہے۔ دنیا بھر کے ماہرین کالا باغ سائٹ کو ڈیم بنانے کے لیے موزوں ترین جگہ قرار دیتے ہیں۔ ایک لاکھ مربع کلومیٹر سے زائد رقبہ کی بارشوں سے جمع ہونے والا پانی انتہائی سیلاب کا باعث بنتا ہے۔ ماہرین کے مطابق کالا باغ ہی واحد مقام ہے جو اس سیلابی پانی کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی ایک کمپنی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق تربیلا ڈیم دریائے میں آنے والے سیلاب و طوفان کو 16 فیصد تک ریگولیٹ کرتا ہے۔ جبکہ کالا باغ

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 19 جولائی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈیم اور بھاشا ڈیم کی تعمیر سے دریائے سندھ میں سیلاب و طوفان کو 60 فیصد تک کنٹرول کیا جا سکے گا۔[1] کالا باغ ڈیم قدرتی طور پر بنا بنایا ڈیم ہے، اس کے درمیان سے دریائے سندھ گزرتا ہے۔ صرف دریا کے آگے دیوار لگا کر ڈیم کی تعمیر ممکن ہے۔ کالا باغ کا ڈیم بننے سے بلوچستان کو 15 لاکھ ایکڑ فٹ پانی مل سکتا ہے، جس سے مشرقی بلوچستان کا 7 لاکھ ایکڑ فٹ اضافی رقبہ سیر اب ہو گا۔ اس ڈیم سے سندھ کو 40 لاکھ ایکڑ فٹ، پنجاب کو 22 لاکھ ایکڑ فٹ اور خیبر پختونخواہ کو 20 لاکھ ایکڑ فٹ پانی ملے گا۔ کالا باغ ڈیم سے ملک کے پاس تقریباً چھ ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ہو گی۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں مزید تاخیر وطن عزیز کو صحرا بنا سکتی ہے۔

تحفظِ آب کے جدید سائنسی طریقے

ڈرپ اریگیشن (Drip Irrigation)

ڈرپ نظام آبپاشی کے تحت تمام پودوں کو ایک ہی وقت میں پانی کھاد مل جاتے ہیں۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں پانی کے ضیاع کے ساتھ ساتھ مناسب وقت پر فصل کو پانی دستیاب نہیں ہوتا جبکہ جبکہ اس سسٹم سے پانی کی درست فراہمی ایک ہی وقت میں ہو جاتی ہے۔ یہ ایک صاف ستھرا اور آسان نظام آبپاشی ہے، جس میں کھالے بنانے کی فکر نہیں ہوتی۔ کھاد، وقت، مزدوری اور پانی کی 50 فیصد بچت ہو جاتی ہے۔ کھاد اور دیگر جڑی مداخلات برابر مقدار میں پودوں کی جڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔

قطریاتی آبپاشی (Diameteric Irrigation)

قطریاتی آبپاشی ٹیکنالوجی کی ابتداء 1959ء میں ہوئی۔ جس کی مدد سے بہت کم پانی سے فصلوں، پودوں اور درختوں کا اگانا ممکن ہو سکتا ہے۔ قطریاتی آبپاشی میں ربڑ یا پلاسٹک کے چند ملی میٹر قطر کے پائپ مٹی میں پودوں کی لائنوں کی جڑوں کے قریب بچھا دیئے جاتے ہیں۔ جن میں پودوں کے فاصلوں کے حساب سے اتنے باریک سوراخ ہوتے ہیں کہ ان پانی پودوں کی جڑوں میں قطروں کی شکل میں نکلتا ہے اور یہ ساری پائپ لائن پانی کی ٹینکی سے جڑی ہوتی ہے۔ کھاد یا پودوں کی دوسری ضروریات کو اس پانی میں ملا کر پورا کیا

[1] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 10 مئی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جا سکتا ہے۔۔[1] زراعت میں اب کمپیوٹر سافٹ ویئر استعمال کر کے اسے کافی حد تک خود کار نظام میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں زرعی آبپاشی قطریاتی آبپاشی سے ترقی کر کے سائنسی دور میں منتقل ہو چکی ہے۔

اڈاپٹو آئی سافٹ ویئر (Adoptive I. Software)

کراپ ایکس کمپنی کا "اڈاپٹو اریگیشن سافٹ ویئر سسٹم" امریکہ کے کھیتوں میں مقبولیت کے ریکارڈ توڑ رہا ہے۔ ان کے سینسر کھیتوں میں جی پی ایس سسٹم کی مدد سے مناسب فاصلوں پر رکھے جاتے ہیں۔ اسرائیل میں زراعت کے بارے میں ریسرچ کرنے والے ادارے "والکافی انسٹیٹیوٹ" نے پودوں کی جڑوں کی گہرائی میں آبپاشی کا ایک خود کار سسٹم بنایا ہے۔

ایٹماسفیرک ہارویسٹنگ (Almospheric Havesting)

ایٹماسفیرک ہارویسٹنگ واٹر (Atmospheric Harvesting Water) ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو کیلی فورنیا اور دیگر قحط سالی سے متاثرہ خطوں میں آبی قلت کو پورا کرنے کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ اس میں پانی اور نمی کو فضا سے مائیکرو نیٹس / جال جو پانی جمع کرتے ہیں، وہ ایک چیمبر میں جمع ہو جاتا ہے، اس تازہ پانی کو ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ ایتھوپیا، گوئٹے مالا، نیپال، چلی اور مراکش میں ایک کمپنی فوگ کوئیسٹ جالوں کے ذریعے کامیابی سے فضا سے پانی جمع کر رہی ہے۔[2]

پانی کا تحفظ اور اسلام

نوع انسانی کے لیے پانی اہم ترین وسیلوں میں سے ایک ہے۔ پانی صرف بنی نوع انسانی کے لیے ہی نہیں بلکہ جانوروں، پودوں اور دوسری ذی حیات چیزوں کے زندہ رہنے کے لیے بھی ضروری ہے۔ کرہ ارض پر اس کی کل مقدار معین ہے۔ اسلام سختی کے ساتھ کسی بھی وسیلہ حیات بشمول پانی کو ضائع کرنے سے

---

[1] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 16 ستمبر، 2019ء
[2] روزنامہ جنگ لاہور، 6 اگست 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکتا ہے۔ پانی کے ضیاع کو خاص طور سے روکا گیا ہے۔[1] پانی کے تحفظ کی منصوبہ بندی اسلام کے آفاقی اصولوں کی روشنی میں کی جاسکتی ہے۔

کلام پاک کے ایک مقام پر ہے:

"وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ"[2]

"اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

ابن جریر طبریؒ مذکورہ آیت کی تفسیر لکھتے ہیں:

" حدثنا محمد بن عبد الأعلى قال، حدثنا محمد بن ثور، عن معمر، عن ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس قال: أحل الله الأكل والشرب، ما لم يكن سَرَفًا أو مَخِيلة"[3]

تعلیماتِ نبویؐ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کو وضو اور غسل کے لیے مناسب و قلیل مقدار میں استعمال کرنا از حد ضروری ہے۔ پانی کے کے ضیاع کو قطعی طور پر منع ہے۔ آپ ﷺ غسل اور وضو میں ضرورت سے زائد پانی استعمال نہیں کرتے تھے۔

محسنِ کائنات کا ارشاد گرامی ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ "[4]

حضرت عائشہ (رض) کی مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پانی کے تحفظ کے لئے ایک صاع (4 لٹر) پانی سے غسل اور ایک مد (1 لٹر) پانی سے وضو کرنے کا شرعی اصول پایا جاتا ہے۔

علامہ بدرالدین عینیؒ اپنی معروف تالیف عمدۃ القاری میں "مد" کی یوں وضاحت کرتے ہیں:

---

[1] فاروقی، ناصر آئی، مترجم: سید سعید احمد، اسلام میں پانی کا انتظام، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ٹوکیو، نیویارک، پیرس، 2006ء، ص۔ 77

[2] الاعراف 7:31

[3] محمد بن جرير أبو جعفر الطبري، جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 1420 هـ، 394/12

[4] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَة، بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ، رقم الحديث، 92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَالْمُدّ، اخْتلفُوا فِيهِ. فَقيل: الْمُدّ رَطْل وَثلث بالعراقي، وَبِه يَقُول الشَّافِعِي وفقهاء الْحجاز. وَقيل: هُوَ رطلان، وَبِه يَقُول أَبُو حنيفَة وفقهاء الْعرَاق. وَقَالَ بَعضهم: وَخَالف بعض الحنيفة، فَقَالَ: الْمُدّ رطلان"[1]

علامہ بدرالدین عینیؒ "صاع" کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"(بالصاع) قَالَ الْجَوْهَرِي: الصَّاع هُوَ الَّذِي يُكَال بِهِ، وَهُوَ أَرْبَعَة أَمْدَاد"[2]

"صاع" چار 'مدوں' کے برابر ہے۔ لیٹر کے حساب سے ایک "مد" پانی تقریباً ایک لیٹر کے برابر ہوتا ہے جبکہ ایک "صاع" پانی تقریباً چار لیٹر کے برابر ہوتا ہے۔[3]

نبی کریمؐ ہدایات کے مطابق وضو میں ایک مرتبہ (ہر عضو کا دھونا) فرض ہے اور آپ نے وضو کیا ہے، دو، دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ (بھی اعضاء کو دھویا ہے) اور تین پر زیادہ نہیں کیا اور اہل علم نے (وضو میں) پانی حد سے زیادہ استعمال کرنے اور آپ کے فعل سے بڑھ جانے کو مکروہ سمجھا ہے۔

مذکورہ تشریحات و توضیحات دلالت کرتی ہیں کہ اسلام پانی کے تحفظ کی جامع تعلیمات و ہدایات دیتا ہے۔ دورِ جدید میں دنیا آبی بحران سے دوچار ہے اس لئے پانی کے تحفظ کے بارے میں پائی جانے والی تعلیماتِ اسلامی میں پانی کے تحفظ کے اداروں اور عوام الناس کے لئے درسِ عمل پایا جاتا ہے۔

آبی آلودگی (Water Pollution)

اس وقت دنیا بھر میں 900 ملین سے زائد ایسے انسان ہیں جنہیں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ہر سال مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں جو آلودہ پانی استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایشیا اور افریقہ میں کئی ایسے علاقے بھی ہیں جہاں خواتین کو کسی بھی معیار کے پانی حاصل کرنے کے لیے چھ کلو میٹر تک پیدل چلنا پڑتا ہے۔ پانی نہ صرف انسانوں، پودوں، جانوروں،

---

[1] بدر الدين العيني، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، بابُ الوُضُوءِ بالمُدِّ (دار إحياء التراث العربي بيروت) ، 94/3

[2] المرجع السابق

[3] داحودی، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، ص۔135،136

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلوں اور زمینوں کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ پانی زندگی کے لیے ناگزیر ہے۔[1] وزارت ماحولیات کے مطابق آلودہ پانی سے لاحق بیماریوں کے علاج سے پاکستانی شہری 112 ارب سالانہ بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ 86 ہزار مقامات پر دریاؤں میں کیمیائی فضلہ شامل کیا جارہے۔ زیادہ سے زیادہ سے مچھلی پکڑنے کے لیے مخصوص کیمیکل کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔[2] منچھر جھیل پاکستان میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ یہ جھیل موہنجو داڑو اور ہڑپہ کی تہذیبوں سے بھی قدیم ہے۔ مختلف موسموں میں اس کا رقبہ 350 مربع کلومیٹر سے 520 مربع کلومیٹر تک ہوتا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ ان دنوں یہ بدترین آلودگی کا شکار ہے، جس سے اس کی جنگلی اور آبی حیات شدید متاثر ہے۔ منچھر جھیل میں 100 سے زائد مچھلی کی اقسام موجود تھیں، جو زہریلے پانی کی وجہ سے 3 درجن تک رہ گئی ہیں۔ منچھر جھیل ایک قدرتی آبی ذخیرہ اور ڈیم ہے، جس کی دیکھ بھال اور آلودگی سے پاک کرنا ازحد ضروری ہے۔

اسباب (Causes)

دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں کارخانے فضلہ دریاوں اور ندی نالوں میں پھینک دیتے ہیں۔ کارخانوں کیمیائی اور آلودہ فضلہ آبی آلودگی کا بڑا سبب ہے۔

ایک انگریز مصنف آبی آلودگی کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> "In many countries it has been found that many industries and factories use to dump waste material into the rivers and streams. These streams and rivers mostly pass through the areas where people live beside these streams and rivers and hence suffer from injuries ,infections and diseases.[3]

---

[1] روزنامہ امت راولپنڈی، 20 جولائی 2018ء

[2] ماہنامہ غازی کراچی، دسمبر 2018ء، شمارہ 21، جلد 13، ص۔ 42

[3] Bernstein,Winkler,Ziead F Warshah,Environmental Science,Ecology and Human Impact (U.S.A,Wesleypublishing company 1996) ,p.33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کارخانے تقریباً ۵۰ سال سے پانی کے ذخائر میں کیمیکل شامل کر رہے ہیں۔ فیکٹری مالکان ڈالروں کے لیے گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں۔ تھوڑے سے منافع اور عارضی زندگی کی آسائشوں کے لیے دوسروں کی زندگیاں برباد کی جا رہی ہیں۔ ملک میں صنعتی دہشت گردی جاری و ساری ہے۔

دورِ جدید میں انسانی سرگرمیاں زمینی ارتعاش یا زلزلے کا باعث بن رہی ہیں۔ زیرِ زمین پانی کو ضرورت سے زیادہ پمپ کرنے کی وجہ سے نیپال میں اپریل 2015ء میں زلزلہ وقوع پذیر ہو گیا تھا۔ بہت وزنی فلک نما تعمیرات اور زیرِ زمین ایٹمی دھماکے زلزلوں کا باعث بنتے ہیں۔ ہائی کوئیک ڈیٹا کی فہرست میں سب سے زیادہ اضافہ تیل و گیس کی ان کمپنیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے جو انجکشن کنوؤں کے ذریعے گندے اور استعمال شدہ پانی کو دوبارہ زیرِ زمین پہنچانے کے لیے اختیار کرتی ہیں۔[1]

کراچی کو گندگی کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے۔ دریاؤں اور نہروں میں زہریلا پانی ڈالا جا رہا ہے۔ شہریوں کو گندا پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ کراچی میں جو پانی بوتلوں میں فروخت کیا جا رہا ہے، وہ صاف نہیں۔ بھینسوں کا فضلہ نہروں میں پھینکا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس سی کا اضافہ ہو رہا ہے۔[2] ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے ۸۰ فیصد عوام آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں سندھ میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں انسان اور جانور ایک ہی جوہڑ پر پانی پینے پر مجبور ہیں۔ بھارت اپنے صنعتی علاقوں کا گندا اور کیمیکل زدہ زہریلا پانی پاکستان میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس زہریلے پانی کی وجہ سے لوگ جگر، گردہ اور کینسر جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

ایک انگریز مصنف آبی آلودگی کے اسباب کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"In many countries it has been found that many industries and factories use to dump waste material into the rivers and streams.These steams and rivers mostly pass through the areas where people live beside these

---

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 5 دسمبر 2017ء

[2] روزنامہ خبریں لاہور، 24 دسمبر 2017ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

streams and rivers and hence suffer from injuries ,infections and diseases.[1]

کارخانے خطرناک مواد خارج کرتے ہیں اور اس زہریلے مواد کو دریاوں، جھیلوں اور سمندروں میں پھینک دیتے ہیں۔

ایک انگریز مصنف آبی آلوگی کی وجوہات کے متعلق لکھتا ہے:

"Industry produces pollutants that are extremely harmful to people and the environment. Many industries throw waste into rivers ,lakes and oceans. Pollutants from industrialsourcesinclude Abostose,Lead,Mercury,Nitrates and Sulpher.These all metallic and non metallic substances are harmful for marine life."[2]

سمندر روزانہ تیل گرنے سے آلودہ ہو رہا ہے۔ سمندر کے پانی کی سطح پر تیل کی تہہ جم جانے سمندری پودوں روشنی نہیں پہنچ پاتی۔ اس لیے ان پودوں میں ضیائی تالیف کا عمل رک جانے سے ان کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ آبی آلودگی کی بڑی وجہ کاربن اور کاربن سے بنے دوسرے کیمیکلز ہیں۔ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی صنعتیں کاربن کے اخراج کی سب سے بڑی ذمہ دار ہیں۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"Oceans are polluted by oil on daily basis from routine shipping ,oil spills ,runoffs and dumping.The main reason for this type of pollution is that oil does not dissolve in water and instead it forms a thick layer on the water surface,therefore,it usually stops marine plants receiving

---

[1] Bernstein,Winkler,Ziead F Warshah,Environmental Science,Ecology and Human Impact ,p.33

[2] Oliver.S,Owen and Danial D Chiras,Natural resources Conservation,An Ecological Approach,5th Ed.,USA Machmillion Data,1990,p.183

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

enough light for photosynthesis."[1]

کارخانے تقریباً ۵۰ سال سے پانی کے ذخائر میں کیمیکل شامل کر رہے ہیں۔ لوگ کارخانوں کے کیمیکلز کی وجہ سے دل، گردوں اور جگر سے محروم ہو رہے ہیں، فیکٹری مالکان تھوڑے سے منافع اور عارضی زندگی کی آسائشوں کے لیے دوسروں کی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔ ملک میں صنعتی دہشت گردی جاری و ساری ہے۔ آبی آلودگی کے تدارک کا بندوبست کیے بغیر ہی کارخانہ کھول دیا جاتا ہے۔ ویسٹ ڈسپوزل کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔

اثرات (Impact)

دنیا کی ایک ارب سے زیادہ غریب آبادی گندا اور آلودہ پانی پینے اور استعمال کرنے پر مجبور ہے، جس کی وجہ سے نت نئی بیماریاں ان غریب عوام کا مقدر ہیں۔ پاکستان میں ہر سال ۳۰ لاکھ افراد آلودہ پانی کے باعث مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

معروف محقق فضل کریم خان لکھتے ہیں:

"The general practice in Pakistan is to treat the drinking water with chlorine. The ill effects of chlorine on the lungs are now well known. More serious than that are the leaks and cracks in the undergoud water pipes through which dirty water, sewage and germs mix with drinking water and cause intestinal diseases and impair the proper function of the liver. The residents of the old parts of Karchi are the worst suffers"[2]

سارا پاکستان عمومی طور پر جبکہ کراچی خصوصی طور پر آبی آلودگی سے بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ آبی

[1]Marie-Louse Lasson,Legal definitions of the environment ,Stockholm institute for seandianvian,Law,2009,p.1

[2]Fazle Karīm Khān, A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,p.70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلودگی سے نت نئی امراض عوام الناس میں پھیلتی جارہی ہیں۔ آبی آلودگی کا انسانی صحت و تندرستی پر انتہائی خوفناک اثر ہوتا ہے۔

پاکستان کونسل برائے تحقیقات آبی وسائل کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منرل واٹر کی بوتلوں میں سنکھیا کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے، جس سے لوگوں میں پھیپھڑوں، مثانے، جلد، گردے، ناک اور جگر کا کینسر پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ پانی جیسی بنیادی ضرورت کی چیز کا معیاری ہونا بے حد ضروری ہے۔[1] پینے کے صاف اور محفوظ پانی کے نام پر بعض کاروباری حلقے آلودہ پانی منرل واٹر کی بوتلوں کے ذریعے فروخت کرنے کا دھندہ ہو رہا ہے۔ زیرِ زمین پانی کی سطح کم ہونے اور اس میں سنکھیا (زہریلا مواد) مل جانے سے لوگوں کو موت میں جارہے ہیں۔ پینے کے پانی میں سنکھیا کی موجودگی مہلک امراض کو جنم دیتی ہے۔ آلودہ پانی پینے سے بچے ہیضہ، ڈائریا، ٹائیفائیڈ اور ہیپاٹائٹس جیسے مہلک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سے مچھلیوں میں بھی کئی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ اور ایسی بیمار مچھلیوں کے استعمال سے لوگ ہڈیوں کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

لاہور جہاں ۷۰ سے ۱۰۰ فٹ کے درمیان پینے کا معیاری پانی آجاتا تھا۔ اب ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ فٹ تک گہرائی میں پانی کا لیول جا پہنچا ہے۔ اور اس پانی کے بارے میں بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ آرسینک سے پاک ہے یا نہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر سال ۴۷ ہزار بچے آلودہ پانی پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 40 فیصد اموات آلودہ اور غیر محفوظ پانی پینے کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں گردوں کے ناکارہ ہونے، ہائپر ٹینشن، ہارٹ اٹیک اور جلدی امراض میں تشویشناک ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں آبی آلودگی کی کے بارے میں ہے:

"It therefore finds use as a measure of the of certain types of organic pollutant in water.BOD is found out by keeping a sample of water having a known amount of oxygen for five days at 20^0 C. The oxygen

[1] روزنامہ خبریں لاہور 9 فروری 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

content is measured again after this time. A high BOD reveals the presence of a large number of microorganisms, which indicates a high level of pollution"[1]

پاکستان میں پانی کے ذخائر نہ صرف انتہائی کم ہیں بلکہ موجود ذخائر آلودہ ہو چکے ہیں۔ دریا، نہریں، جھیلیں اور دیگر ذخائر میں شہروں اور صنعتوں کا گندا پانی اور فضلہ شامل ہو رہا ہے۔ آبی ذخائر کی آلودگی انسانوں، حیوانوں اور زراعت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ آلودہ پانی سے زرخیز زمین بنجر اور بانجھ ہوتی جارہی ہے۔ زیرِ زمین پانی کاری چار جنگ پر اسیس رک چکا ہے، جس سے زیرِ زمین پانی کڑوا اور زہریلا ہوتا جارہا ہے۔[2] فیکٹری مالکان کیمیکل ملا پانی گہرے کنویں کھود کر یا غرقی کے ذریعے زیرِ زمین ڈال رہے ہیں۔

آبی آلودگی اور اسلام

اسلام میں ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کے تدارک کے لئے اقدامات اٹھانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ آبی آلودگی سے بچاؤ کے لئے اسلامی تعلیمات میں متعدد اصول و ضوابط پائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کائنات کے ہر قسم کے علوم کا سرچشمہ ہے، کائنات میں ایسا کوئی علم وجود میں نہیں آیا، جس کی اصل قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ اشرف المخلوقات بنی نوع انسان سے اللہ رب العزت کا آخری کلام حتمی وحی قرآنِ مجید کی صورت میں قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری وحی ہے اور اس کے بعد سلسلہ وحی ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس میں قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے ہر قسم کے حقائق کا علم جمع کر دیا ہے۔ کلامِ الٰہی کی جامعیت بنی نوع انسان کے لیے روزِ قیامت تک کے لیے رہنمائی کی حتمی دستاویز ہے جو عقلی و نقلی ہر دو قسم کے علوم کو محیط ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اول سے آخر تک اصلاً تمام حقائق و معارف اور جملہ علوم و فنون کی جامع ہے۔[3] اسلام کے نظامِ

---

[1] Rānī, Reetā, Dictionary of Biology, p.47

[2] روزنامہ خبریں لاہور، 4 مئی 2018ء

[3] محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، اسلام اور جدید سائنس، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، اگست 2007ء، ص۔ 201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طہارت میں ہر نماز سے قبل وضو اور جنابت و ناپاکی کی صورت میں غسل کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کی تاکید فرمائی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ مسلمان ہمیشہ صاف ستھرا رہے اور اس کے گندا رہنے کی وجہ سے مسلمانوں کے اجتماع میں کسی دوسرے کو تکلیف و پریشانی نہ ہو۔[1] حفظانِ صحت کے نقطہ نظر سے اشیائے خوردونوش کو کامل احتیاط سے رکھنا چاہیے اور اگر وہ کھلے برتن میں ہوں تو انہیں ڈھانپ دینا چاہیے تاکہ ان میں ایسے جراثیم داخل نہ ہو سکیں۔[2]

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ"[3]

ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں مت ڈالے یہاں تک کہ اسکو دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ نے رات گزاری ہے۔

اسلام میں آبی آلودگی سے روک تھام کے لیے واضح احکام پائے جاتے ہیں اسلام میں پانی کے تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ پانی کے موجودہ مسائل کا حل تعلیماتِ اسلامی پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ جَابِرٍ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ"[4]

رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا گناہ ہے۔ ایک حدیث کے مطابق جاری پانی میں بھی پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ طبی اعتبار سے پانی میں پیشاب کرنے سے "بلہارزیا" نامی مرض کے جراثیم سارے پانی

[1] سعید الرحمٰن، ڈاکٹر، عہدِ حاضر میں تہذیب وشائستگی کے تصورات اور اسوہ نبیؐ، سیرت سٹڈیز، 2016ء، جلد 1، شمارہ 1، ص۔ 87

[2] محمد طاہر القادری، شیخ الاسلام، ڈاکٹر، اسلام اور جدید سائنس، ص۔ 582

[3] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، بَابُ كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهِ يَدَهُ الْمَشْكُوكَ فِي نَجَاسَتِهَا فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا' رقم الحديث، 278

[4] المرجع السابق، صحیح مسلم، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ البَوْلِ فِي الماءِ الرَّاكِدِ، رقم الحديث، 281

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پھیل جاتے ہیں۔ اور خاص طور سے ٹھہرے ہوئے پانی میں ایسے جراثیم کا پھیلنا یقینی ہوتا ہے۔ پھر وہ جراثیم اپنے تکوینی مراحل طے کر کے دم دار جرثومہ کی شکل میں پانی میں تیرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسے کوئی جسم مل جاتا ہے تو اس میں گھس جاتے ہیں اور جگر کی سوزش اور دوسری امراض کا باعث بنتے ہیں۔[1]

مذکورہ بالا دلائل شاہد ہیں کہ اسلام میں پانی کے تحفظ اور آبی آلودگی سے تدارک کے لئے پائی جانے والی ہدایات و تعلیمات جامع اور قابل عمل ہیں۔ پانی کے استعمال سے متعلقہ شرعی احکام پر عمل پیرا ہو کر معاشرہ کو آبی آلودگی جیسے خوفناک مسئلے سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

[1] ڈاکٹر ابوالحسن محمد شاہ، قرآنی تعلیمات اور ماحولیات، ضیائے حرم (ماہنامہ) اسلام آباد، جنوری 2017ء، ص۔28

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم: معدنی وسائل کا مطالعہ

معدنیات کی اہمیت وافادیت

تعارف(Introduction)

معدنی کا لفظ معدن سے ماخوذ ہے۔ فیروز اللغات میں معدن کے لغوی معنی درج ذیل ہیں:

"کان- کھان- وہ جگہ زمین کھود کر دھاتیں۔ کوئلہ وغیرہ نکالیں۔ (جمع) معادن۔"[1]

معدنیات کے لغوی معنی "وہ چیزیں جو کان سے نکلیں۔ دھات۔ فلّزات۔"[2] ہیں۔

معدنیات کو اہم قدرتی وسیلہ کہا جاتا ہے۔ پاکستان معدنیات سے مالا مال ملک ہے اس لئے وطن عزیز میں معدنیات کے امور طے کرنے کے لئے معدنیات کی وزارت قائم کی گئی ہے۔ معدنیات میں سونا، چاندی، لوہا، تانبا اور نمک وغیرہ شامل ہیں۔ معدنیات کے ذخائر کسی بھی ملک کی ترقی و خوشحالی میں انتہائی مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ مسلم ممالک میں معدنی ذخائر کی بھرمار ہے لیکن ملت اسلامیہ کا المیہ یہ ہے کہ یہ ممالک جدید سائنس و ٹیکنالوجی میں مغربی ممالک کے ہم پلہ نہ ہونے کے باعث اپنے معدنی ذخائر کے اخراج کے لئے ان کے زیر تسلط ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہونا ملت اسلامیہ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔

علم معدنیات(Mineralogy)

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں علم معدنیات کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"Mineralogy: scientific discipline that is concerned with all aspects of minerals , including their physical properties , chemical composition, internal crystal structure , occurrence and distribution in nature , and their origins in terms of the physicochemical conditions of

---

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور، 1965ء، ص۔ 1133

[2] المرجع السابق، ص۔ 1133

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

formation."[1]

علم معدنیات سے مراد ایسا سائنسی علم ہے جس میں معدنیات کے بارے میں تمام پہلوؤں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں معدنیات کے طبعی خواص، کیمیائی ساخت، اندرونی کرسٹل ڈھانچہ کی تشکیل وغیرہ کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیڈک ڈکشنری آف سائنس میں معدنیات کی کان کنی کے بارے میں ہے:

"The means for extracting economically important minerals and ores from the Earth. Where the desired minerals lie near the surface, the most economic form of mine is the open pit. This usually consists of a series of terraces, which are worked back in parallel so that the mineral is always within convenient reach of the excavating machines."[2]

زمین سے معاشی طور پر اہم معدنیات اور کچ دھاتیں نکالنے کے ذرائع جہاں مطلوبہ معدنیات سطح کے قریب واقع ہوتی ہیں، وہاں سب سے اہم اقتصادی و معاشی شکل کھلی گڑھی ہے جو عام طور پر چھتوں کے ایک سلسلے پر مشتمل ہوتا ہے، جو متوازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ معدنیات کی کھدائی کرنے والی مشینوں کی مطوبہ جگہ تک رسائی آسانی سے ہو۔ کان کنی میں استعمال ہونے والی کھدائی کرنے والی اکثر مشینیں بڑی ہوتی ہیں۔ قدرتی گیس، پیٹرولیم اور کوئلہ جیسی اہم معدنیات کان کنی کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں۔

اس ضمن میں انسائیکلوپیڈیک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Naturally occurring substances that can be obtained by mining,

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol- 8,15th Ed.,Encyclopedia Britannica, Inc., Chicago,1992,p.155

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File Publications, Oxford, 1988,p.164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

including Coal, Petroleum and Natural gas."[1]

کیمیائی ترکیب (Composition)

معدنیات قدرتی طور پر ایک قطعی کیمیائی ساخت اور ترکیب رکھتے ہیں۔ ان کا ایک مخصوص اور منفرد داخلی کرسٹل ڈھانچہ ہوتا ہے۔

نیو انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Mineral, any naturally occurring homogenous substance of inorganic origin that has a definite chemical composition or restricted range of compositions and distinctive internal crystal structure."[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ قدرتی طور پر موجود غیر نامیاتی معدنیات میں خاص کیمیائی ترکیب پائی جاتی ہے۔ معدنیات کی تعداد کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا سائنس ڈکشنری آکسفورڈ کا مؤلف لکھتا ہے:

"Of the 3000 minerals known, fewer than 100 are common. They may be identified by their color (though this can often vary because of impurities) hardness, luster, specific gravity, crystal forms and cleavage; or by chemical analysis and X-ray diffraction."[3]

تقریباً 3000 معدنیات معلوم ہیں جن میں سے 100 سے بھی کم عام اور معروف معدنیات ہیں۔ معدنیات کی شناخت ان کے رنگ، سختی، چمک، مخصوص کشش ثقل، کرسٹل فارم، کیمیائی تجزیہ اور ایکس رے پھیلاؤ کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

چٹانیں اور معدنیات

چٹانیں معدنیات کا مجموعہ اور ذخیرہ ہوتی ہیں۔

---

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.164

[2] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol- 8,15th Ed.,p.154

[3] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.164

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں نیو انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Most rocks are aggregates of minerals, although a relatively small number have been known as monomineralic."[1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ "[2]

"(اور لقمان نے کہا تھا کہ) بیٹا، کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو، اللہ اسے نکال لائے گا۔ وہ باریک بیں اور باخبر ہے۔"

صاحب "جامع البیان فی تاویل القرآن" مذکورہ بالا آیت میں لفظ چٹان کی وضاحت بیان کرتے ہیں:

" فخلق الأرض على حوت، والحوتُ هو النون الذي ذكره الله في القرآن: ن والقلم، والحوت في الماء، والماء على ظهر صفاة، والصفاةُ على ظهر ملَك، والملك على صخرة، والصخرة في الريح - وهي الصخرة التي ذكر لقمان"[3]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق:

"A mineral is a naturally occurring homogeneous solid with a definite chemical composition and highly ordered atomic arrangements; it is usually formed mineral species, but only about 100 of them constitute called rock-forming materials."[4]

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (Micropedia) „Volume 24,15th Ed,. p.1

[2] لقمان، 31:16

[3] ابو جعفر ابن جرير الطبرى، جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 1420 هـ، 435/1

[4] The New Encyclopedia Britannica (Micropedia)„p.1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معدنیات ایک قدرتی طور پر پیدا ہونے والا یکساں ٹھوس مواد ہوتا ہے جس میں خاص کیمیائی ترکیب ہوتی ہے اور جوہری انتظام بھی ہوتا ہے۔ اس سے عام طور پر معدنیات سے متعلق نوع کی تشکیل ہوتی ہے، لیکن ان میں سے صرف 100 ایسی معدنیات ہیں جن کو چٹان بنانے والے مواد کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر پتھر معدنیات کا مجموعہ ہوتے ہیں، حالانکہ یہ کم تعداد میں ہوتے ہیں۔

ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

"A rock desert is one wherein the rock has been exposed due to the strong erosive action of the wind, with only slight deposition. In a stony desert , the rock surface has been broken up by temperature variation, and the ground covered by a layer of fragments from where the smaller particles have been carried away by the wind. A sandy desert generally has an undulating surface of Dunes having intervening hollows."[1]

کلاسیفکیشن (Classification)

معدنیات کے مطالعہ میں پیچیدگی پائی جاتی ہے اس لئے معدنیات کے مطالعہ میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ عناصر، سلفائڈز، آکسائڈز، ہالیڈز، کاربونیٹس، نائٹریٹ، سلفیٹس، فاسفیٹس اور سلیکیٹس اہم درجہ بندیاں ہیں۔ دوسروں کے ساتھ ان کا مقابلہ و موازنہ کیا جاتا ہے جو وہ کیمیائی اور ساختی مشابہت و مماثلت رکھتے ہیں۔ ایک نیا اور جدید نظام جس میں معدنیات کو ان کی ٹاپولوجیکل ساخت کے مطابق درجہ بندی کی جاتی ہے۔

اس ضمن میں انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Minerals are generally classified by their anions in to order of increasing complexity; elements, sulfides, oxides, halides, carbonates, nitrates, sulfates, phosphates and silicates. Others are classed with

[1] M. S, Rāo, Dictionary of Geography, p.103

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

those they resemble chemically and structurally, of arsenates with phosphates. A newer system classifies minerals by their topological structures."[1]

مذکورہ عبارت سے معدنیات کی درج ذیل بڑی آٹھ اقسام ہیں:

1۔ ایلمنٹس 2۔ سلفائڈز 3۔ آکسائیڈز 4۔ ہیلائڈز 5۔ نائٹرائٹس 6۔ سلفیٹس 7۔ فاسفیٹس 8۔ سلیکیٹس

No.	Urdu	English	Examples
1	ایلیمنٹس	Elements	Gold ,Iron
2	سلفائڈز	Sulphides	Pyrite,Sphalerite
3	آکسائیڈز	Oxides	Corrundum,Hematite
4	ہیلائڈز	Halides	Flourite, Rock Salt
5	نائٹریٹس	Nitrates	Nitratite,Soda nitre
6	سلفیٹس	Sulphates	Baryte,Gypsum
7	فاسفیٹس	Phosphates	Apatite,Monazite
8	سلیکیٹس	Silicates	Clay Minerals

ایلیمنٹس(Elements)

معدنیات کی سب سے اہم قسم ایلی منٹس ہے۔ اکثر و بیشر ایلیمنٹس زمین سے نکالے جاتے ہیں اور اس لئے زیادہ تر ایلیمنٹس معدنیات میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک ہی قسم کے ایٹموں پر مشتمل مادہ ایلیمنٹ کہلاتا ہے۔ تانبا، لوہا، ایلومینیم اور زنک وغیرہ ایلیمنٹس کی مثالیں ہیں۔ 92 ایلیمنٹس قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں۔ ایلیمنٹس مادہ کی تینوں حالتوں میں پائے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"All the elements whose existence serves some function in human life.

[1]Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Not of them is either superfluous or purposeless. This situation is further evidence that the universe was created by Allah for mankind."[1]

عرب سکالر محمد سمییح عافیة معدنیات کی تقسیم کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"المعادن أقساماً ثلاثة: فمنها ما ينطبع كالذهب والفضة والحديد والرصاص، ومنها ما لا ينطبع كالياقوت والفيروز والزبرجد، ومنها معادن الأرض كالنفط والكبريت"[2]

مذکورہ عبارت کے مطابق معدنیات کی تین بنیادی اقسام ہیں۔ سب اہم قسم دھاتی معدنیات کی ہے جو سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ پر مشتمل ہے۔

معدنیات کی اقسام (Types of Minerals)

1۔ دھاتی معدنیات 2۔۔ غیر دھاتی معدنیات

1۔ دھاتیں (Metals)

دھاتی معدنیات میں کیمیائی ترکیب پائی جاتی ہے۔ دھاتی معدنیات بجلی اور حرارت کی اہم موصل ہوتی ہیں۔ اکثر و بیشتر ایلیمنٹس دھاتیں ہیں۔ دھاتی معدنیات ٹھوس اور چمکدار ہوتی ہیں۔ دھاتی معدنیات کو حرارت دے پگھلایا جاتا ہے اور ان سے مخصوص کار آمد اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ دھاتی معدنیات کے نقطہ پگھلاؤ اور کھولاؤ زیادہ ہوتے ہیں۔ دھاتی معدنیات کی اہم خاصیت یہ ہے کہ مختلف دھاتی معدنیات کو ملا کر انتہائی کار آمد بھرت (الائے) بنائے جاتے ہیں۔ لوہا، سیسہ، چاندی، سونا اور تانبا دھاتی معدنیات کی عام مثالیں ہیں۔

2۔ غیر دھاتیں (Non Metals)

غیر دھاتی معدنیات میں کیمیائی ترکیب نہیں ہوتی۔ اکثر و بیشتر غیر دھاتی معدنیات بجلی اور حرارت کی غیر موصل ہوتی ہیں۔ دھاتوں کو پگھلا کر مختلف شکلوں میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ غیر دھاتیں مادہ کی تینوں حالتوں (ٹھوس، مائع اور گیس) میں پائی جاتی ہیں۔ کوئلہ (کاربن)، جپسم، لائم سٹون وغیرہ غیر دھاتی

---

[1] Yahya, Hārūn, The Creation of the Universe, P.168

[2] محمد سميح عافية، القرآن وعلوم الأرض، الزهراء للإعلام العربي، 1414 هـ، 15/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معدنیات کی مثالیں ہیں۔

ممالک کی ترقی (Development of Countries)

دنیا بھر میں معدنیات ممالک کی ترقی و خوشحالی میں اہم کردار کے حامل ہیں۔ معدنیات کے بغیر معیشت و خوشحالی کا تصور بھی محال ہے، اللہ تعالیٰ نے تمام معدنی وسائل کو انسان کے تابع کیا ہے تاکہ وہ ان معدنیات کو اپنے نفع کے لیے استعمال میں لا سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا "[1]

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔"

اکثر و بیشتر معدنیات غیر نامیاتی مادوں پر مشتمل ہوتے ہیں لیکن بعض نامیاتی مادے بھی معدنیات میں شمار ہوتے ہیں۔ کوئلہ، گریفائٹ، سلفر، تیل اور قدرتی گیس وغیرہ۔ تمام معدنی وسائل کو زمین سے نکالا جاتا ہے اور معدنیات کی معاشی اہمیت کافی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ معدنیات انسانی کی مادی آسائش و خوشحالی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

نیو انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

> "The term, mineral is also applied to certain organic substances, such as coal, graphite,sulpher,oil, and natural gas, that are obtained from the Earth for commercial use."[2]

معدنیات کی اصطلاح بعض نامیاتی مادوں مثلاً کوئلہ، گریفائٹ، سلفر، تیل اور قدرتی گیس کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے یعنی ایسے یہ معدنیات تجارتی و معاشی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار معدنی وسائل کی معاشی اہمیت درج ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:

---

[1] البقرہ، 2:29

[2] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Volume 8,15th Edition,Encyclopedia Britannica, Inc, Chicago,1992,p.154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Other minerals such mercury, salt and alum, as well as pearls and precious stone, were necessary for everyday life. The empire was richly endowed with the various mineral resources; the mining industry was an extensive one and the metals, whether precious or not, were the object of a certain amount of international trade."[1]

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" میں ہے:

"Minerals and fossil fuels are described as stock, resource, or reserve. The stock of a substance is the total amount of that substance contained in the environment, much of which will be inaccessible or unprocessible or unprocessable by present –day technology.[2]

معدنیات اور ایندھن سے مراد وسائل اور محفوظ ذخائر ہیں۔ ماحول میں پائے جانے والی مادے کی کل مقدار کو کسی مادے کا ذخیرہ کہا جاتا ہے، جس کی زیادہ تر مقدار موجودہ دور کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی ناقابل رسائی یا ناقابل عمل ہوتی ہے۔

معدنی پانی(Mineral Water)

پانی زندگی کے بنیادی عناصر میں سے ایک ہے۔ پانی ایک ایسا قدرتی وسیلہ ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ معدنیات پانی کے اندر پائی جاتی ہیں ور پانی کا ذائقہ اور مزاج اس میں پائی جانے والی معدنیات کی مقدار و نوعیت پر ہوتا ہے۔ 1970 کی دہائی کے وسط سے ترقی یافتہ ممالک میں معدنی پانی کے استعمال میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ فرانس اور دیگر یورپی ممالک میں قدرتی چشموں سے حاصل کردہ معدنی پانی کو برآمد کیا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"The use of mineral water as a beverage has increased greatly since the

---

[1] The Encyclopaedia of Isᾱm, Vlume V, Leiden E. J. Brill Neitherlands, 1986,p.963.964

[2] Rᾱj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.181

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

mid-1970s.Large quantities of bottled water from mineral springs in France and other European countries are exported each year."[1]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"وَالْمَاءُ الَّذِي يَنْبُعُ مِنَ الْمَعَادِنِ يَكُونُ عَلَى طَبِيعَةِ ذَلِكَ الْمَعْدِنِ، وَيُؤَثِّرُ فِي الْبَدَنِ تَأْثِيرَهُ"[2]

ایسا پانی جو کان سے پھوٹ کر نکلتا ہے تو اس کا مزاج کان کی معدنیات کے مطابق ہو گا اور جسم ویسا ہی اثر کرے گا۔ پانی کی بوتلوں پر منرل واٹر لکھا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پانی میں نمکیات یعنی معدنیات پائے جاتے ہیں۔ جو پانی زیرِ زمین ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے، اس میں ضروری معدنیات قدرتی طور پر موجود ہوتے ہیں اور قدرتی طور پر ہی منرل واٹر ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں معدنی پانی کے خواص بیان کئے گئے ہیں:

"Water that contains a large quantity of dissolved minerals and gases. Mineral water from natural springs commonly has a high content of calcium carbonate, magnesium sulphate, potassium, and sodium sulfate.It may also be impregnated with such gases as carbon dioxide or hydrogen sulphyde."[3]

معدنی پانی جس میں معدنیات اور گیسیں بڑی مقدار میں تحلیل ہوتی ہیں۔ قدرتی چشموں سے آنے والے معدنی پانی میں عام طور پر کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیم سلفیٹ، پوٹاشیم اور سوڈیم سلفیٹ جیسی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ اس پانی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ یا ہائیڈروجن سلفیڈ جیسی گیسیں بھی موجود ہو سکتی ہیں۔

مٹی کی ساخت (Structure of Soil)

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Volume 8,15th Ed.,p.155

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 296/1

[3] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Volume 8,15th Ed.,p.155

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مٹی میں معدنیات، نامیاتی مواد، پانی اور ہوا جیسے اہم عناصر پائے جاتے ہیں۔ یہ عناصر مٹی کی ساخت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مٹی ان چاروں عناصر سے مل کر تشکیل پاتی ہے۔[1] مٹی میں نباتات آسانی سے اگ سکتے ہیں۔ پودوں کو نشوونما کے لئے معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے جسے وہ جڑوں کے ذریعے مٹی سے حاصل کرتے ہیں۔ زمینی مٹی کا زیادہ تر حصہ معدنیات پر مشتمل ہوتا ہے۔

مٹی میں پائے جانے والے معدنیات کو درج ذیل جدول سے گراف سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

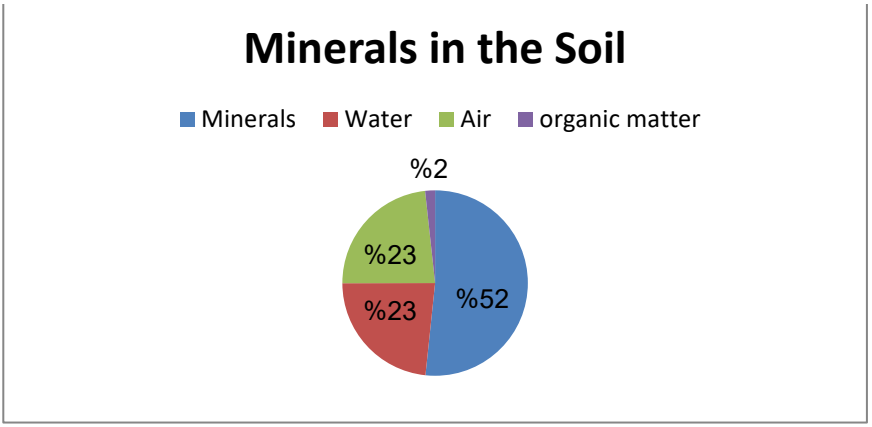

بھارت کے "ایم ایس راؤ" مٹی میں معدنی مواد کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Over 90 percent of the dry substance of the average soil is inorganic mineral matter, formed from the original rock material by Weathering , and it also contains Humus. In the pore spaces are liquid and gaseous components, mostly water and air Soils may be classified into Zonal,

[1] Ray R. Weil and Nyle C. Brady,The Nature and Properties of Soils,15th Ed. , Pearson New York,2017,p.33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Intrazonal and Azonal Soils."[1]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ خشک مٹی کا 90 فیصد سے زائد مواد مختلف غیر نامیاتی معدنیات پر مشتمل ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مٹی کا زیادہ حصہ معدنیات سے مل کر بنتا ہے۔ اسطرح معدنیات کی اہمیت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"More specifically, in geology, substances of natural inorganic origin, of more or less definite chemical composition , crystal structure and properties, of which the rocks of the Earth`s crust are composed."[2]

معدنیات مین قدرتی غیر نامیاتی اصل مادہ پایا جاتا ہے۔ معدنیات کم و بیش مخصوص کیمیائی ساخت رکھتے ہیں۔ معدنیات میں کرسٹل ڈھانچہ پایا جاتا ہے۔ زمین کی پرت کے پتھر معدنیات میں شامل ہیں۔

ایک انگریز مصنف مٹی میں پائے جانے والے معدنیات کی افادیت بیان کرتا ہے:

"Mineral nutrients, such as nitrate and phosphate, are needed for the proper functioning of all plants. There are some groups of plants that have special requirements as well. One example is the silicate requirement of diatoms which build their outer wall covering from this material. Most aquatic plants absorb these nutrients from the water; however , aquatic vascular plants which root in the substrate may take up 50 percent or more of their nutrients from the soil."[3]

---

[1] M.S. Rāo, Dictionary of Geography, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi,1998,p.327

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File Publications, Oxford, 1988,p.164

[3] Peter B. Kaufman and J. Donald L.,Plants, People and Environment, P.155

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معدنیات سے متعلق غذائی اجزاء (نائٹریٹ اور فاسفیٹ) تمام پودوں اور درختوں کی مناسب نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ پودوں کے کچھ گروہ ایسے ہیں جنہیں معدنیات کی خصوصی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ڈائٹومس (عصیوی کائی) کو معدن سلیکیٹ کی خصوصی ضرورت ہوتی ہے جو اس معدن سے اپنی بیرونی دیوار خاص حصہ ہوتی ہے۔ زیادہ تر آبی پودے پانی سے ان معدنی غذائی اجزاء کو جذب کرتے ہیں۔ تاہم پانی کے وہ پودے جو زیریں طبق میں جڑ رکھتے ہیں وہ مٹی سے اپنے غذائیت کا 50 فیصد یا اس سے زیادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

انسانی جسم (Human Body)

معدنیات ایسے غیر نامیاتی عناصر ہیں جو زمین کے اندر بنتے ہیں اور جو جسم میں تیار نہیں ہو سکتے جبکہ یہ بدن و جسم کے کئی امور کی انجام دہی میں حصہ لیتے ہیں اور بدن کی صحت و تندرستی کے لئے ناگزیر ہیں۔ انسانی جسم میں معدنیات پودوں یا حیوانات پر مشتمل غذا سے منتقل ہوتے ہیں۔ معدنیات انسانی بدن میں بہت سے افعال مثلاً ہڈیوں، دانتوں اور خون کے خلیات کی تشکیل و بناوٹ میں اہم ترین حصہ ڈالتے ہیں اور جسمانی اعضاء کی نشوونما میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ کیلسیم، آئرن، آیوڈین، فلورین، فاسفورس، پوٹاشیم، زنک، سوڈیم وغیرہ معدنیات کی مثالیں ہیں۔ معدنیات سبزیوں، پھلوں، دودھ، انڈوں وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ زنک انسولین کے کام میں مدد کرتا ہے۔ بدن کی نشوونما اور تولید کے امور میں کردار ادا کرتا ہے۔ فلورائیڈ کا کام ہڈیوں میں معدنیات کی مقدار کو متوازن رکھنا ہے دانتوں اینیمل کو مضبوط کرنا ہے۔ آئیوڈین تھائرائیڈ گلینڈ کے نارمل فعل کے لئے ضروری کردار ادا کرتا ہے۔ سوڈیم اہم معدنی وسیلہ ہے جو انسانی جسم میں پٹھوں کے سکڑنے، عصبی، دل کے افعال اور بلڈ پریشر کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ پوٹاشیم جسم میں فلوئڈز کا توازن قائم کرتا ہے۔ دل کے افعال اور بلڈ پریشر کے لئے اس کی مناسب مقدار میں موجودگی ضروری ہے۔ کیلسیم ہڈیوں اور دانتوں کی نشوونما و بقا میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خون جمنے کے لئے کیلسیم ضروری ہے۔ مناسب مقدار میں کیلسیم کا استعمال گردے کی پتھری سے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ میگنیشم کی مدد سے دانت، ہڈیاں نشوونما پاتی ہیں۔ فاسفورس ہڈیوں کی تشکیل و بناوٹ حصہ لیتا ہے۔

سائنسی انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار انسانی جسم کے لئے آئرن کی افادیت بیان کرتا ہے:

"In the human body, iron is a constituent of Hemoglobin and

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Cytochromes. Iron deficiency causes Anemia."[1]

آئرن انسانی جسم و بدن میں خون کی ترسیل کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ جسم میں آئرن کی کمی سے خون کی کمی یعنی اینیمیا خطرناک مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

نباتات کی نشوونما(Growth of Plants)

پودوں، درختوں، فصلوں اور نباتات کی نشوونما کے لئے معدنیات ناگزیر ہوتے ہیں۔ معدنیات نباتات کے لئے اسقدر اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کہ ان کے بغیر یہ پودے پھل پھول نہیں سکتے۔

ایک انگریز نباتات کے حوالے سے معدنیات کی اہمیت اسطرح بیان کرتا ہے:

"Studies of mineral nutrition contributed to the development of the green revolution crops by providing plant breeders with an understanding of plant foods. Another spin-off from studies on mineral nutrition in plants is hydroponics. This method is used commercially to grow vegetation."[2]

معدنی غذائیت کے مطالعے نے پودوں کی دنیا میں سبز انقلاب برپا کر دیا ہے۔ معدنی غذاؤں نے زرعی فصلوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پودوں میں معدنی غذائیت کے استعمال ایک جدید طریقہ ہائڈروپونک ہے۔ پودوں کو اگانے کا یہ طریقہ تجارتی مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

Peter B. Kaufman معدنیات کی اہمیت وضرورت بیان کرتا ہے:

"The vegetative growth of plants is dependent not only upon photosynthesis but also on water and on water and on mineral nutrients

---

[1]The Encyclopedic Dictionary of Science,p.137

[2] Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix, Plants, People & Environment, MacMillan Publishing Co.,Inc.,New York,p.46

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

in the soil and water systems."[1]

مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ نباتات کی نشوونما نہ صرف ضیائی تالیف پر منحصر ہے بلکہ پانی اور مٹی کے نظام میں معدنی غذاؤں پر بھی ہوتا ہے۔

قدرتی گیس (Natural Gas)

صنعتوں کو رواں رکھنے کے لیے قدرتی گیس مطلوب ہوتی ہے۔ یہ گاڑیوں اور گھروں میں امورِ خانہ داری کے لیے بھی اہم ضرورت ہے۔ قدرتی گیس کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے کیونکہ یہ پیٹرول کے مقابلے میں سستی ہوتی ہے۔ پاکستان قدرتی گیس سے مالا مال ملک ہے۔ نومبر 2015ء میں شائع شدہ یو ایس ایڈ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں دس ہزار ٹریلین مکعب فٹ سے زائد شیل گیس اور 2323 بلین بیرل شیل آئل کے ذخائر موجود ہیں۔

ماہر ماحولیات گردیپ راج لکھتا ہے:

> "A mixture of gases , both hydrocarbons and non-hydrocarbons found in nature, and often associated with deposits of petroleum. The principal component of natural gas is usually methane (CH_4) and the term is often restricted to such a gas, although natural gases composed predominantly of such a gas , although hydrogen sulphide are known. Under subsurface reserved conditions , some natural gases are liquids."[2]

قدرتی گیس مختلف گیسوں کا مرکب ہوتا ہے۔ دونوں ہائیڈروکاربن اور نان ہائیڈروکاربن قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں اور اکثر پٹرولیم کے ذخائر سے وابستہ ہوتے ہیں۔ قدرتی گیس کا بنیادی جزو عام طور پر میتھین پر مشتمل ہوتا ہے یہ اصطلاح اکثر ایسی گیس تک ہی محدود رہتی ہے، اگرچہ قدرتی گیسیں اس طرح کی گیس پر مشتمل ہوتی ہیں حالانکہ اسے ہائیڈروجن سلفائیڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ زیر زمین

[1] Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix, Plants, People & Environment, ,p.45

[2] Rāj,Gurdeep,Dictionary of Environment,p.137

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفوظ حالات کے تحت کچھ قدرتی گیسیں مائع ہیں۔ قدرتی گیس یا تو پائپ لائن کے ذریعہ یا ریفریجریٹڈ، ایل این جی کیریئرز میں مائع حالت میں (مائع قدرتی گیس، ایل این جی) دوسرے مقامات کی طرف منتقل کی جاتی ہے۔

پاکستان کی توانائی ضروریات کا 35 فیصد حصہ قدرتی گیس سے پورا ہوتا ہے۔ وطن عزیز میں قدرتی گیس سب سے پہلے 1952ء میں بلوچستان میں سوئی کے مقام پر ڈیرہ بگٹی کے قریب دریافت ہوئی تھی۔ اس کے بعد قدرتی گیس سندھ اور پوٹھوہار سمیت 13 مقامات پر دریافت ہوئی۔ قدرتی گیس بلوچستان میں سوئی، اچ اور سندھ میں خیر پور، مزرانی، سیری، ہنڈکی اور کندھ کوٹ اور پنجاب میں ڈھوڈک، پیر کوہ، ڈھلیان اور میال شامل ہیں۔ قدرتی گیس پائپ لائنوں کے ذریعے وطن عزیز کے مختلف علاقوں میں پہنچائی گئی ہے۔[1] وطن عزیز میں گیس کے تحقیق شدہ ذخائر قریباً 31 ٹریلین مکعب فٹ ہیں۔ جبکہ محفوظ ذخائر 140-190 ٹریلین مکعب فٹ ہیں۔ یہ ایک قیمتی قدرتی وسیلہ ہیں۔ قدرتی گیس ملکی توانائی قریباً 73 فیصد حصہ مہیا کرتی ہے۔ بعض بڑے کارخانوں نے اپنی توانائی کی ضرورت کے لیے قدرتی گیس سے چلنے والے بجلی گھر بنا رکھے ہیں۔ ایک انتہائی مربوط نظام کے ذریعے قدرتی گیس کو پائپ لائنوں کے ذریعے صارفین تک سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے دو کمپنیاں قائم ہیں۔ سوئی نادرن گیس اور سوئی سدرن گیس۔[2] خیبر پختونخواہ میں گیس کے کل ذخائر 600 ملین بیرل ہیں۔ اس وقت پاکستان کی تیل پیدا کرنے کی صلاحیت 93 ہزار بیرل یومیہ ہیں۔[3]

گیسوں کا آمیزہ جو زمین سے نکلتا اور ایندھن کے طور پر بکثرت استعمال ہوتا ہے، ترکیب اجزاء تغیر پذیر ہے لیکن اس میں زیادہ تر میتھین ہوتی ہے، قدرتی گیس بالعموم پٹرولیم کے ساتھ وابستہ ہے، تاہم تیل کے میدانوں سے بہت دور بھی پائی جاتی ہے۔ نلوں کے سلسلے جن میں بعض 1000 میل سے بھی زیادہ

---

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء

[2] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، آزاد بک ڈپو اردو بازار لاہور، ص۔86

[3] روزنامہ جنگ لاہور، 17 فروری 2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمبے ہیں۔ گیس کو صنعتی مراکز تک پہنچاتے ہیں، امریکہ میں بیشتر قدرتی گیس اوکلاہوما، کیلیفورنیا، لوئیزیانا، اور مغربی ورجینیا سے دستیاب ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی بمقام سوئی کے علاوہ متعدد مقامات پر اس کے ذخائر موجود ہیں۔[1]

پٹرولیم (Petroleum)

ایک صاف اور بے رنگ مائع جو پٹرولیم سے حاصل کیا جاتا ہے۔ معدنی تیل کو دوائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس تناظر میں نیو انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار رقمطراز ہے:

"A clear, colorless, oily liquid that is a by product of the distillation of petroleum. Mineral oil is used in medicine as a laxative and as an emollient."[2]

بعض اوقات معدنی تیل میں سانس لینے سے پھیپھڑوں میں کیمیائی نمونیا ہو سکتا ہے، اسطرح جلاب کی حیثیت سے اس کی افادیت کو مزید محدود ہو جاتی ہے۔ جلد پر معدنی تیل کا اطلاق ہوتا ہے جس سے جلد میں نمی برقرار رکھتا ہے اور اسے نرم اور زیادہ لچکدار ہوتا ہے۔ معدنی تیلکے متعدد صنعتی استعمال بھی ہوتے ہیں، جن میں پرفیوم اور سالوینٹ، چکنا کرنے اور موصلیت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

اس ضمن میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Mineral oil is applied to the skin makes the latter softer and more pliable by retaining moisture within the epidermis. Mineral oil also has a variety of minor industrial uses , including use in hair sprays and as a solvent, lubricator, and insulator."[3]

---

[1] اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، 1988ء، ص۔1132

[2] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Volume 8.,p.155

[3] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ معدنی تیل ایک کارآمد چیز ہے۔ اور یہ کئی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم صنعتوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

پٹرولیم اہم معدنی وسیلہ ہے۔ پٹرولیم زمین کے اندر قدرتی طور پر پایا جانے وال معدنی مادہ ہے۔ یہ ایک ایسا معدنی مادہ ہے جو بنیادی طور پر ہائیڈروکاربن پر مشتمل ٹھوس، مائع یا گیس یا مرکبات اور ذخائر کی صورتمیں پایا جاتا ہے۔ پٹرولیم کو قدرتی گیس، گاڑھا ہوا، خام تیل اور باقیات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

بھارت کے ماہرِ ماحولیات "گردیپ راج" لکھتے ہیں:

> "Petroleum: A naturally occurring material composed predominantly of hydrocarbons, in a solid, liquid or gaseous stateor a compounds and reservoir conditions. Petroleum can be subdivided into natural gas, condensate, crude oil and bitumen"[1]

پاکستان کا شمار پٹرول کی سب سے زیادہ کھپت والے ممالک میں ہوتا ہے۔ صارفین سالانہ کروڑوں پٹرول استعمال کرتے ہیں۔ کوالٹی کے لحاظ سے دنیا بھر کے سب سے کم ترین معیار کا پٹرول ہمارے ملک میں کیا جارہا ہے، جو فضائی آلودگی کا باعث بن رہا ہے۔ اوگرا اور ہائیڈروکاربن انسٹیٹیوٹ کی جانب سے پٹرول کے نمونہ جات کے لیبارٹری ٹیسٹ کروائے گئے، جس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ریفائنریز پٹرول میں آکٹین کا لیول بڑھانے کے لیے خطرناک کیمیکلز کا استعمال کر رہی ہیں جو کہ انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔ پاکستان میں 70 فیصد آلودگی کا سبب ٹرانسپورٹ کا دھواں ہے۔ اس آلودگی کے باعث دمہ، گلے کے کینسر اور پھیپھڑوں و آنتوں کی بیماریاں پھیل رہی ہیں اور سالانہ ہزاروں لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں۔ ان سب بیماریوں کے پیچھے کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسی زہریلی گیسیں، لیڈ اور والٹائل آرگینک جیسے مرکبات شامل ہیں، جس کا اخراج انجن کے دھواں سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے عوام کا سانس لینا بھی

[1] Rāj,Gurdeep,Dictionary of Environment ,p.157

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجیرن ہو جاتا ہے۔[1]

ڈاکٹر فضل کریم خان لکھتے ہیں:

"Pakistan is deficient in petroleum. Up to 1983-84, domestic production met 11 percent of the local demand. A breakthrough was achieved in 1984-85 when 19 percent of the home requirement was met by local supplies."[2]

پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی بہت مقدار پائی جاتی ہے کہ لیکن اس کے باوجود پاکستان اپنی پٹرولیم مصنوعات کی ضروریات کا بڑا حصہ مقامی پٹرولیم ذخائر سے پورا کیا جاسکتا ہے۔

کوئلہ (Coal)

کوئلہ کالی یا بھوری جلنے کے قابل تہہ دار معدنی وسیلہ ہے، جو اکثر چٹانوں کے درمیان رگوں یا تہوں کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ کوئلہ نباتی مادہ سے بنتا ہے اس لئے یہ بنیادی طور پر یہ کاربن پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں گندھک، ہائیڈروجن، آکسیجن اور نائٹروجن جیسے عناصر بھی متغیر مقداروں میں پائے جاتے ہیں۔ کوئلے کے سب سے زیادہ ذخائر روس میں پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں تھر کے علاقے میں کافی مقدار کوئلہ کے ذخائر موجود ہیں۔ امریکہ، چین، ہندوستان، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، یوکرائن اور قازقستان میں بھی کوئلہ کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

کوئلہ کیسے وجود میں آیا؟

کوئلہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ نباتی مادہ گل سڑ کر ختم ہونے کی بجائے پانی اور کیچڑ میں دفن ہو جائے، تاکہ اس کے اجزاء منتشر نہ سکیں۔ دلدلی علاقوں میں لاکھوں سالوں تک درختوں اور پودوں کا نامیاتی مادہ دفن ہوتا رہا اور دباؤ اور زمینی حرارت سے اس کی تہیں بنتی گئیں۔ جوں جوں کوئلے پر دباؤ بڑھتا ہے اور

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 11 اپریل 2018ء

[2] Fazle Karīm Khān, "A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press, Oxford,1991,p.67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ وقت گزرتا ہے یہ سخت ہوتا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں آکسیجن زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ آسانی کے ساتھ جلتا ہے۔ کوئلہ نباتی مادے یعنی پودوں اور درختوں کے لاکھوں سال کیمیائی عمل سے گزر کر وجود میں آیا ہے اور یہ پھر جلانے کے کام آتا ہے۔ قرآن اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ۔ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ "[1]

" کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو، اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے اس کو یاد دہانی کا ذریعہ اور حاجت مندوں کے لئے سامان زیست بنایا ہے۔"

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" وَالْمَشْوِيُّ عَلَى الْجَمْرِ خَيْرٌ مِنَ الْمَشْوِيِّ بِاللَّهَبِ، وَهُوَ الْحَنِيذُ"[2]

کوئلہ پر بھنا ہوا گوشت جلتی ہوئی آگ کے شعلے پر بھنا ہوا گوشت زیادہ مفید و نافع ہوتا ہے۔

کوئلے کے ذخائر

دنیا میں کوئلے کے کل ذخائر 929 ارب ٹن ہیں جن سے 40 فیصد بجلی پیدا کی جارہی ہے۔ پاکستان میں دنیا کے تیسرے بڑے یعنی 185 ارب ٹن کے ذخائر موجود ہیں جو تیل کے کم از کم 400 ارب بیرل کے برابر ہیں یعنی پاکستان کے کوئلے کے ذخائر سعودی عرب اور ایران کے مجموعی تیل کے برابر ہیں۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق ہمارے کوئلے کے ذخائر کی مالیت 30 ٹریلین ڈالر ہے جو پاکستان کے موجودہ جی ڈی پی کے 187 فیصد سے زیادہ ہے۔ کوئلہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں موجود ہے تاہم تھر کے کوئلے کا شمار دنیا کے سب سے بڑے ذخائر میں ہوتا ہے۔ پاکستان کوئلے سے صرف 200 میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا ہے جو کل ملکی توانائی کا 7 فیصد ہے جبکہ ہماری توانائی کی پیداوار میں کوئلے سے پیدا کی جانے والی توانائی کا حصہ

---

[1] الواقعہ، 71:56-73

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 249/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25 فیصد ہونا چاہیے۔[1]

معروف محقق فضل کریم رقمطراز ہیں:

"Coal produced in Pakistan is of inferior quality (lignite and subbtuminous) . It sis of low beating value. The bulk is used in brick kilns. It cannot be claimed that all the coal reserves have been explored. In 1981 a large new field was discovered (Sonda-Thatta coal field) ."[2]

امریکہ 23 فیصد توانائی کوئلہ سے حاصل کرتا ہے۔ پاکستان میں کوئلے کے ذخائر قریباً 87 بلین ڈالر ہیں۔ وطن عزیز میں توانائی کا 6 فیصد حصہ کوئلے سے پورا کیا جاتا ہے۔[3] کوئلہ کے جلنے سے فضائی آلودگی پھیلتی ہے۔ کوئلہ کے جلنے سے ایسا دھواں پھیلتا ہے جو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔

اس تناظر میں صاحب "ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" تحریر فرماتے ہیں:

"Smoke. An aerosol of minute solid or liquid particles (most less than 1 micron in diameter) formed by the incomplete combustion of a fuel. In air pollution it is mainly associated with the burning of coal."[4]

حیرت و استعجاب کا مقام یہ ہے کہ پن بجلی کی بجائے کوئلے سے بجلی کے پلانٹ لگا دیئے گئے۔ ترقی یافتہ ممالک نے آبی، شمسی اور ایٹمی بجلی حاصل کر لی جبکہ پاکستان کو کوئلے کے پلانٹ دے دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے پلانٹ جہاں بھی لگیں گے تو فضائی آلودگی سے پوری زمین کے لوگوں کے لیے متاثر ہوں گے۔

---

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء

[2] Fazle Karīm Khān, A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,p.67

[3] ممتاز حسین، مطالعہ ماحول، ص۔85

[4] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمک(Salt)

نمک ایک ایسا معدنی وسیلہ ہے جسے دوسرے سالنوں پر فوقیت حاصل ہے۔ نمک کا سائنسی نام سوڈیم کلورائیڈ ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمک کو تمام سالنوں کا سردار قرار دیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ[1]

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نمک تمام سالنوں کا سردار ہے۔ کسی بھی شے کا سردار وہی ہوتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہو اور تمام سالن نمک کی بدولت لذیذ اور مزیدار ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی:

"إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ أَرْبَعَ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ: أَنْزَلَ الْحَدِيدَ وَالنَّارَ وَالْمَاءَ وَالْمِلْحَ"[2]

نمک سے بدن کے تمام اعضاء کی اصلاح ہوتی ہے۔ نمک میں ایسی تاثیر ہوتی ہے جو سونے اور چاندی کی چمک میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کا استعمال جسم میں فاسد و غلیظ مادوں کو ختم کرتا ہے۔ اس سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ نمک گرم خشک مزاج رکھتا ہے۔ نمک کا اعتدال سے استعمال کیا جائے تو اس سے رنگت میں خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نمک دست آور بھی ہے اور قے بھی بھڑکاتا ہے، شہوت کو زیادہ کرتا ہے۔ نمک کا اعتدال سے زیادہ استعمال جسم میں خارش اور الرجی کا باعث بنتا ہے۔ نمک گوشت میں بدبو پیدا ہونے سے روکتا ہے۔ یہ سونے اور چاندی کا بھی مصلح ہے۔[3] زیادہ نمک استعمال کرنے سے خون جل جاتا ہے۔ سرد مزاج رکھنے والی دواؤں میں اس کے استعمال سے ان کی اصلا

---

[1] **سنن ابن ماجه**، كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ الْمِلْحِ، **رقم الحديث، 3315**, محمد بن يزيد القزويني

[2] الرازي، فخر الدين، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 1420 هـ، 471/29

[3] ذہبی، علامہ، طب نبوی ﷺ، مترجم: محمد اقبال قریشی، مکتب الحسن اردو بازار لاہور، س۔ن، ص۔141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ح ہو جاتی ہے۔ لوہے کے اوزاروں کو زنگ آلود ہونے سے بچانے کے لئے لیموں کے رس میں نمک ملا کر دھوپ میں رکھنے سے زنگ دور ہو جاتا ہے۔ سیاہ نمک کے استعمال سے دل کو فائدہ ہوتا ہے اور منی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بھوک زیادہ ہوتی ہے اور قبض سے نجات ملتی ہے۔ سیاہ نمک دست آور اور ہاضم ہے۔[1] پاکستان دنیا بھر میں معدنی نمک کے ذخائر رکھنے والا دوسرا ملک ہے۔ پاکستانی کھیوڑہ میں پایا جانے والا قیمتی پہاڑی نمک کیمیائی اور طبی خواص رکھتا ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق گلابی نمک میں 84 نمکیات اور منرلز پائے جاتے ہیں جو انسانی صحت اور نفسیات کے لیے فوائد سے بھرپور ہیں۔ ان 84 منرلز میں آرسینک، مرکری، یورینیم اور پلاٹنیم جیسی قیمتی دھاتیں بھی نمک کا خاصہ ہیں۔ پاکستانی کان سے نکلنے والا معدنی و کیمیائی خواص والا پانی ہے جسے "برازن سلوشن" کہا جاتا ہے۔[2]

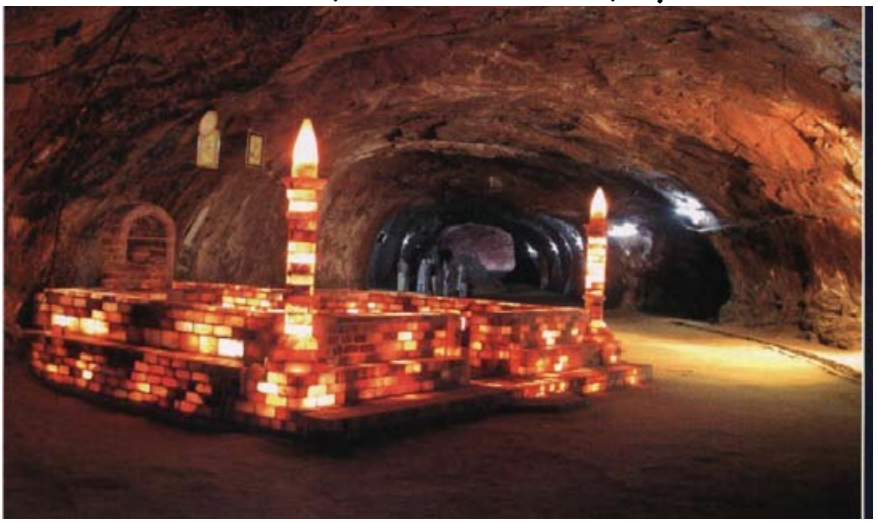

Khewra Salt Mines[3]

[1] قریشی، احتشام الحق، قدرتی غذاؤں سے علاج، الخیام پبلشرز، اردو بازار لاہور، نومبر 2015ء، ص۔440

[2] روزنامہ امت کراچی، 10 جون 2019ء

[3] http://www.pmdc.gov.pk/?p=Gallery accessed on 12 May 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم دنیا(Muslim World)

اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک کو بے پناہ معدنیات کی دولت عطا کی ہے۔ اقوامِ متحدہ رپورٹ کے مطابق افغانستان میں ایک لاکھ ٹن سونا پایا جاتا ہے، تانبے کے ذخائر بھی موجود ہیں، لوہے کے 10 ارب ٹن سے زائد مالیت کے ذخائر موجود ہیں۔ دنیا میں زیادہ تیل پیدا کرنے والے ممالک میں سے 9 مسلم ممالک ہیں۔ سعودی عرب، ایران، متحدہ عرب امارات، عراق، کویت، الجزائر، لیبیا، نائجیریا اور سوڈان۔ الجزائر لوہے، تیل، گیس اور زنک وغیرہ جیسے قدرتی وسائل بھرے پڑے ہیں۔ کسی بھی اسلامی ملک کی اپنی ملٹی کمپنی کی عدم موجودگی سے اسلامی ممالک کے قدرتی وسائل پر غیر مسلم ممالک کا راج ہے۔[1]

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

> "In the vast Isᾱmic empire, minerals played an important part. There was a great need for gold, silver and copper for the minting of coins and other uses."[2]

وسیع اسلامی سلطنت میں، معدنیات نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ سکوں اور دوسری کارآمد اشیاء کی تیاری کے لئے سونے، چاندی اور تانبے کا بہت زیادہ استعمال ہوا۔

پختونخواہ میں گیس کے کل ذخائر 600 ملین بیرل ہیں۔ اس وقت پاکستان کی تیل پیدا کرنے کی صلاحیت 93 ہزار بیرل یومیہ ہیں۔ "او جی ڈی ایس" کے مطابق اس ادارے نے پختونخواہ میں گذشتہ 17 سالوں میں 523 ارب روپے کا تیل اور گیس نکالا ہے۔ پاکستان میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت تقریباً 6444 میگاواٹ ہے۔ ڈاکٹر ثمر مبارک کے مطابق وزیرستان میں سونے کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔[3]

معروف مصنف فضل کریم خان لکھتے ہیں:

---

[1] روزنامہ پاکستان لاہور، 19 نومبر 2017ء

[2] The Encyclopaedia of Isᾱm, Vlume V, Leiden E. J. Brill Neitherlands, 1986,p.963.964

[3] روزنامہ جنگ لاہور، 17 فروری 2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Pakistan is deficient in mineral resources, particularly metallic minerals which in general are located in inaccessible and thinly populated areas. Their exploitation poses technological and economic problems. Pakistan is not well equipped to solve either of them."[1]

پاکستان میں تیل سے توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس وقت پاکستان تیل سے 32 فیصد توانائی حاصل کر رہا ہے۔ پاکستان کے تیل کے ذخائر 15 فیصد توانائی کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ جبکہ توانائی کی ضروریات کا 85 فیصد تیل درآمد کیا جاتا ہے۔[2] وطنِ عزیز پاکستان میں تانبا، کوئلہ اور قدرتی گیس کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔ نیلم، یاقوت، زمرد، سنگِ مرمر، نمک، چونا، تانبا، چاندی، سونا، قدرتی گیس پاکستان میں پائے جاتے ہیں، پاکستان کوئلے کے ذخائر رکھنے والا دوسرا بڑا ملک ہے، کوئلہ کو سیاہ سونا کہا جاتا ہے۔ نمک کا دوسرا بڑا ذخیرہ پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ تانبے کے لحاظ سے پاکستان پانچویں نمبر پر ہے، تانبے کے ذخائر کے لحاظ سے پاکستان کا نمبر ساتواں ہے، قدرتی گیس کے لحاظ سے پاکستان کا چھٹا نمبر ہے۔[3]

پاکستان میں قدرتی وسائل کثرت سے موجود ہیں۔ کوئلہ شاہرگ، ہرنائی، بولان، سورریخ، لاکھڑا وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ سینڈک (بلوچستان) میں 412 ملین ٹن تانبے کے ذخائر کا اندازہ ہے۔ کرومائیٹ، مسلم باغ اور جیسم سبی میں پائے جاتے ہیں۔ خام لوہے کے ذخائر کالا باغ اور یورینیم کے ذخائر ڈیرہ غازی خاں میں موجود ہیں۔ تیل کے ذخائر میال، توت، بالکسر، جویامیر، ڈھولیاں، ڈوڈک وغیرہ ہیں۔[4]

پاکستان میں تانبا، کوئلہ اور قدرتی گیس کے وسیع ذخائر ہیں۔ دریا، صحرا، بلند و بالا پہاڑ اور وسیع و عریض سمندر پاکستان کے قدرتی حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ نیلم، یاقوت، زمرد، سنگ مرمر، نمک، چونا، تانبا،

---

[1] Fazle e Karīm Khān, A Geography of Pakistan: Environment , People and Economy,P.67

[2] روزنامہ خبریں لاہور، ص۔10

[3] روزنامہ پاکستان لاہور، 19 نومبر 2017ء

[4] شیبانی، فیض احمد، مسلم دنیا، ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور، 1990ء، ص۔126

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاندی، سونا اور قدرتی گیس پاکستان میں وسیع پیمانے پر پائے جاتے ہیں۔ کوئلہ کو سیاہ سونا کہا جاتا ہے۔ کوئلہ کے ذخائر رکھنے والا پاکستان دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ نمک کا دوسرا بڑا ذخیرہ پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ تانبے کے ذخائر کے لحاظ سے پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔ قدرتی گیس کے لحاظ سے پاکستان کا چھٹا نمبر ہے، سونے کے ذخائر کے لحاظ سے پاکستان کا 5 واں نمبر ہے۔[1] وطنِ عزیز پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو معدنی وسائل اور توانائی کے وسائل و ذرائع سے مالا مال ہیں، اللہ تعالیٰ نے بھرپور معدنی وسائل کی دولت سے نوازا ہے۔ یہ معدنی وسائل تیز رفتار اقتصادی ترقی کے فروغ میں کردار نبھا سکتے ہیں۔

ایک تحقیق کے مطابق دریائے سندھ کے ڈیلٹا میں پاکستانی سرزمین سے 250 کلو میٹر کے فاصلے پر مگر پاکستان کی سمندری حدود میں تیل و گیس کے ذخائر موجود ہیں جس کا اندازہ کویت کے تیل کے ذخائر کے برابر ہے، جبکہ اس سے بھی زیادہ تیل سمندر کے اندر موجود ہے، ان ذخائر کو امریکہ کی تیل کمپنی ایکسن اور اٹلی کی کمپنی ای این آئی نے مل کر دریافت کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریکوڈک میں 1400 بلین ڈالر کا سونا ہے۔

معدنیات کا تحفظ

معدنی وسائل کا تحفظ انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ ناقابل تجدید قدرتی وسائل ہوتے ہیں۔ فوسل فیولز کی بجائے توانائی کے متبادل اور قابل تجدید ذرائع کا استعمال کر کے معدنی وسائل پٹرولیم، قدرتی گیس وغیرہ کی بچت ممکن بنائی جا سکتی ہے۔ معدنی وسائل کا تحفظ اشرف المخلوقات اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی حیثیت سے نسلِ انسانی پر عائد ہوتا ہے۔ کرہ ارض پر خلیفہ انسان ہے۔

قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے اصطلاح انگریزی زبان میں 'کنزرویشن' استعمال کی جاتی ہے۔

بھارت کے ماہر ماحولیات گردیپ راج' اپنی تصنیف میں اظہار خیال کرتے ہیں:

"Conservation. The planning and management of resources so as to secure their wise use and continuity of supply while maintaining and

[1] روزنامہ پاکستان لاہور، 19 نومبر 2017ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

enhancing their quality , value and diversity , . Resources may be natural or manmade."[1]

اللہ تعالیٰ نے تمام معدنی وسائل انسانی فوائد کے لئے بنائے ہیں معدنی وسائل کو استعمال کرنا اور ان کا تحفظ کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔

A. R. Agwān لکھتا ہے:

"In Isām , humanity is the wise inheritor (Khalifah) of the planetary ecosystem as well as the one for whom all things in the earth and in the heavens are made complaisant (musakkhar) so that human life may fully benefit from the bounties of nature."[2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً "[3]

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

معروف سکالر عبد الحمید "خلیفہ" کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

"The Arabic word Khalifah has been variously translated into English as a successor, deputy , vicegerent, inheritor and trustee. Its verbal root Khalaf means 'he came after' followed, succeeded to, and holds with, despite, be at variance with ,and offend against, violate or break a rule, command or promise- a significant connotation in the light of the angels 'prediction."[4]

---

[1] Rāj, Gardeep, Dictionary of Environment, p.47

[2] A. R. Agwān, Isām and the Environment, P.5

[3] البقرہ، 2 :30

[4] Abdul –al-Ḥamīd,Exploring the Isāmic Environmental Ethics",Isām ant the Environment ,p.41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

A.R Agwān لکھتا ہے:

"To modern humanity, human beings represent a global market of vast numbers of human consumers of the gold mine called nature. The resulting marketing spree has motivated powerful nations to compete for control of consumers want to exploit nature`s resources. So far, the outcome has been war, enslavement, and chaos."[1]

نیو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں معدنی وسائل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

"Minerals are also Nonrenewable, but,some,such as ,iron , are plentiful, and others ,such as ,aluminum can be recycled on economical basis."[2]

زمین کے خلیفہ (انسان) کے لئے معدنی وسائل کا تحفظ اور اس کا دانشمندانہ استعمال کرنا اسلام کا ایک اہم اصول ہے۔ جو انسان زمین میں پائے جانے وسائل کا ضیاع کرتا ہے، دراصل وہ فرائض سے غفلت کا ارتکاب کر رہا ہے۔

اس تناظر میں مسلم محقق عبد الحمید لکھتے ہیں:

"Among contemporary Muslim commentators it is often held that, according to Isāmic principles, a man who does not work to tap the resources of the earth and the universe is a disobedient servant of Allah who does not work for the purpose for which he has been created."[3]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] A. R. Agwān, Isām and the Environment, P.6

[2] The New encyclopedia Briatannica,Vlol– 3 ,p.553–554

[3] Abdul –al–Ḥamīd,Exploring the Isāmic Environmental Ethics,p.39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"[1]

"میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔"

مذکورہ آیتِ قرآنی سے صاف واضح ہو رہا ہے، انسانی حیات و زیست کا اصول ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی و فرمانبرداری کرے۔ اللہ تعالیٰ کے انسان کو خلیفہ بنا کر زمین میں پائے جانے والے معدنی وسائل اور دیگر قدرتی وسائل کے تحفظ کی ذمہ داری عنایت کی ہے۔

قرآن میں مذکورہ معدنیات

سونا(Gold)

Arabic Name	الذھب	Atomic No.	79
English Name	Gold	Group	11
Scientific Name	Aurum	Period	6
Chemical Symbol	Au	Melting Point	1065^0C

کائنات کا رب فرماتا ہے:

" وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ"[2]

"دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔"

سونا ایک اہم ترین معدنی وسیلہ ہے جس کا متعدد قرآنی آیات میں تذکرہ ہے۔ سونا ایک ایک کیمیائی دھات ہے جس کی علامت Au، ایٹمی نمبر 79، رنگ گہرا زرد، نرم اور انتہائی کثیف دھات ہے۔ سونا بھاری اور غیر عامل دھاتوں میں شمار ہوتا ہے۔ کاپر، چاندی اور سونا دوری جدول کے ایک ہی گروپ میں پائے جاتے ہیں۔ سونے کا قیام پذیر ہمجا صرف 197 کمیتی عدد کا حامل ہے۔ اس کے 24 کے قریب تابکار ہمجا دریافت ہو چکے ہیں۔ ان کا کمیت نمبر 177 سے 204 تک ہے۔ سونے کا لاطینی نام آرم ہے جس کا مطلب

---

[1] الذاریات، 51:56

[2] التوبہ، 34: 9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے دمکتی ہوئی صبح۔ سونا دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر لیکن عموماً کم مقدار میں پایا جاتا ہے کیونکہ یہ کافی کیمیاب عنصر ہے۔ سمندری پانی میں سونے کی تھوڑی سی مقدار یعنی 10 مائیکروگرام فی ٹن پائی جاتی ہے۔ سونے کی کثافت 20 ڈگری سنٹی گریڈ پر پانی سے 19·3 گنا ہوتی ہے۔ ایک مکعب فٹ سونے کا وزن 1200 پاؤنڈ ہوتا ہے۔ سونا حرارت اور برق کا عمدہ موصل ہے۔ پلاٹنیم اور سونے کے آمیزے کو الگ کرنے کے لئے کافی دیر تک گرم کرتے ہیں، جس سے سونا اڑ جاتا ہے۔ سونا کیمیائی طور پر کم ترین عامل دھاتوں میں ایک ہے، یہ ہوا میں نہیں جلتا۔[1]

ابن سینا اپنی کتاب "القانون فی الطب" بیان کرتے ہیں:

"ذهب: الطَّبْع: لطيف معتدل. الْخَواص: سحالته تدخل فِي أدوية السَّوْدَاء وَأفضل الكيّ وأسرعه برءاً مَا كَانَ بمكوى من ذهب. الزِّينَة: إِمْسَاكه فِي الْفَم يزِيل البخر تدخل سحالته فِي أدوية دَاء الثَّعْلَب والحية طلاء وَفِي مشروباته. أَعْضَاء الْعين: يُقَوي الْعين كحلاً. أَعْضَاء الصَّدْر: ينفع من أوجاع الْقلب وَمن الخفقان وَحَدِيث النَّفس نفعا بليغاً"[2]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" الذَّهَبُ: زِينَةُ الدُّنْيَا، وَطِلَّسْمُ الْوُجُودِ، وَمُفْرِحُ النُّفُوسِ، وَمُقَوِّي الظُّهُورِ، وَسِرُّ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ، وَمِزَاجُهُ فِي سَائِرِ الْكَيْفِيَّاتِ، وَفِيهِ حَرَارَةٌ لَطِيفَةٌ تَدْخُلُ فِي سَائِرِ الْمَعْجُونَاتِ اللَّطِيفَةِ وَالْمُفْرِحَاتِ، وَهُوَ أَعْدَلُ الْمَعَادِنِ عَلَى الْإِطْلَاقِ وَأَشْرَفُهَا. وَمِنْ خَوَاصِّهِ أَنَّهُ إِذَا دُفِنَ فِي الْأَرْضِ، لَمْ يَضُرَّهُ التُّرَابُ، وَلَمْ يَنْقُصْهُ شَيْئًا"[3]

سونا دنیا کی زینت ہے، اس وجود سحر سے کچھ کم نہیں۔ لوگوں اس سے مسرت محسوس ہوتی ہے، یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا راز ہے، اس کا مزاج لطیف حرارت والا ہے، یہی وجہ ہے اسے ہر قسم کی دواؤں میں استعمال کیا

---

[1] پروفیسر حافظ عبد الاحد، انسائیکلوپیڈیا برائے کیمیا (جلد 1)، اردو سائنس بورڈ لاہور، 2003ص۔ 491

[2] الحسين بن عبد الله بن سينا (المتوفى: 428هـ) ، المحقق: وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، 719/1

[3] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، دار الهلال – بيروت، 232/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔ اسے تمام معدنی وسائل میں اعتدال اور عزت و شرف حاصل ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ جب اسے زمین میں دفن کیا جائے تو اسے نقصان پہنچانے سے قاصر ہے۔ سونا انسان کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ انسان سونے کو بہت ہی زیادہ چاہتا ہے تو اس کے حصول کے لئے شدید خواہش رکھتا ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْئًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلاَ يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ"[1]

اگر انسان سونے کی پوری وادی کا مالک بھی بن جائے تو وہ دوسری وادی کی خواہش کرے گا، اگر اسے دوسری وادی حاصل ہو جائے تو وہ تیسری وادی کا خواہشمند ہو گا، انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی سوائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

انسائیکلوپیڈیا آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Gold has been known and valued from earliest times and used for jewelry , ornaments and coinage. It occurs as the metal and as tellurides, usually in veins of Quartz and Pyrite; the chief producing countries are South Africa, The USSR, Canada, and the US. The metal is extracted cyanide or by – forming an amalgam, and is refined by electrolysis. The main use of gold is as a currency reserve, a store of value."[2]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Gold, a good conductor of heat and electricity , is soft and is the most malleable and ductile of metals.An ounce (28 grams) can be beaten out to 300 square feet (about 30 square meters) ; in thin sheets, called leaf,

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الرِّقَاقِ، بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ المَالِ، رقم الحديث، 6438

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

it transmits green light.Because this rare metal is found in relatively pure form in nature, isvisually pleasing and workable, and does not tarnish or corrode, it was one of the first metals to attract man`s attention."[1]

مذکورہ بالا شواہد و دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ سونا ایک اہم اور کارآمد معدنی دھات ہے۔ سونے کو کسی ملک کی معیشت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر ثمر مبارک کے مطابق وزیرستان میں سونے کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔[2]

لوہا(Iron)

.

English Name	Iron	Atomic No.	26
Arabic Name	الحدید	Group	8
Scientific Name	Feris,Feric	Period	4
Chemical Symbol	Fe	Melting Point	1538^0C

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ"[3]

"اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگ کے لئے منافع ہیں۔"

علامہ السمرقندیؒ لکھتے ہیں:

"وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ يعني: وجعلنا الحديد فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ يعني: فيه قوة شديدة في الحرب. وعن عكرمة أنه قال: وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ يعني: أنزل الله تعالى الحديد لآدم عليه السلام،

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol-5,P.336

[2] روزنامہ جنگ لاہور، 17 فروری 2019

[3] الحدید، 25: 57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العلاة، والمطرقة، والكلبتين فيه بأس شديد. ثم قال عز وجل: وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ يعني: في الحديد مَنَافِعُ لِلنَّاسِ مثل السكين، والفأس، والإبرة. يعني: من معايشهم"[1]

لوہا ایک اہم معدنی دھات ہے جس کا ذکر کئی آیات میں آیا ہے۔ ایک سورت کا نام "الحدید" یعنی لوہا ہے۔ سورۃ الحدید میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ لوہا ایک ایسا معدنی وسیلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا ہے۔ لوہا ہتھیاروں، اسٹیل اور مختلف اوزاروں کی تیاری کے لئے ناگزیر ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار رقمطراز ہے:

"Iron was indispensable for the manufacture of iron and steel for arms and implements."[2]

متواتر جدول کے گروپ لوہا ایک دھاتی منتقلی عنصر ہے۔ دھاتی لوہا زمین کی تہہ "کور" کا بنیادی جزو ہے جبکہ زمین کی تہہ "کرسٹ" میں لوہا نایاب ہوتا ہے۔ لوہا ہیماٹائٹ، میگنیٹائٹ، لیمونائٹ، سیڈیراٹ، گوٹھائٹ، ٹیکونائٹ، کرومائٹ اور پیرائٹ کی صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ لوہا تیار کرنے کے لئے دھماکے والی بھٹی میں پگھلایا جاتا ہے، اسطرح آئرن کی تیاری کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، یا ایک طریقہ کار اور خاص عمل کے ذریعے لوہا اسٹیل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

اس تناظر میں سائنسی انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار رقمطراز ہے:

"Silver gray, soft , ferromagnetic metal in Group VIII of the periodic table; a transition element. Metallic iron is the main constituent of the Earth`s core, but is rare in the crust; it is found in meteorites. Combined iron is found as Hematite, Magnetite, Limonite, Siderite, Goethite, Taconite, Chromite and Pyrite. It is extracted by smelting oxide ores in a blast furnace to produce pig iron, which may be refined to produce cast iron and wrought iron, or converted to steel in the open-hearth

[1] أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي ، بحر العلوم، 410/3

[2] The Encyclopaedia of Isᾱm, Vlume V, Leiden E. J. Brill Neitherlands, 1986,p.963.964

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

process."[1]

زمین پر لوہا ایک ایسا عنصر ہے جس کے ایک ذرے کی تخلیق کے لئے درکار توانائی روئے زمین پر نہیں۔ اپنی اس کم مائیگی اور عاجزی کا اظہار معدنی وسائل کے ماہرین بھی کر چکے ہیں۔ ایک ذرہ لوہا بنانے کے لئے پورے شمسی نظام کی مجموعی طاقت بھی ناکافی ہے۔ امریکہ کے ادارے ناسا کے سائنسدان پروفیسر آرم سٹرانگ اقرار و اعتراف کرتے ہیں کہ لوہا زمین پر پیدا ہونے والا عنصر نہیں ہے بلکہ یہ عنصر اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جو باہر سے وارد ہوئی ہے۔[2]

ارشاد نبویؐ ہے:

" عن النبي صلى الله عليه وسلم أنزلَ الله بركات من السماء الحديدَ والنار والماءَ والملحَ "[3]

مذکورہ بالا حدیث سے عیاں ہوتا ہے کہ لوہا ایک بابرکت معدنی وسیلہ ہے۔ لوہا اپنی سختی، مضبوطی کی وجہ انتہائی کارآمد معدنی وسیلہ ہے۔

ترمذی کی ایک حدیث مبارکہ کے مطابق لوہا پہاڑوں سے بھی مضبوط اور طاقتور ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ. قَالُوا: يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمُ الحَدِيدُ"[4]

---

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.137

[2] اکبر علی خان، مولانا، قرآن اور جدید سائنس مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور، 2014ء، ص۔115

[3] **أبو القاسم برهان الدين الكرماني، ، غرائب التفسير وعجائب التأويل، دار القبلة للثقافة الإسلامية – جدة، 1189/2**

[4] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، ، دار الغرب الإسلامي بيروت، 1998 م، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث، 3369

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا۔

زمین کے اندر لوہا اور دوسری معدنیات کثیر مقدار میں پائی جاتی ہیں جن میں نکل بھی شامل ہے۔ زمین لوہے، کثیف چٹانوں، گرینائٹ، گاؤ آمیز چٹانوں اور سمندر پر مشتمل ہے۔ زمین میں لوہے کی مقدار دوسرے نمبر پر ہے لیکن وہ زمین کے بیرونی حصے پر بہت کم ہے۔ اس کا بیشتر حصہ زمین کے اندر ہے جو پگھلا ہوا ہے۔[1]

آن لائن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار لوہے کی افادیت بیان کرتا ہے:

> " According to the Sūrat al-Ḥadīd (LVII, 25) God sent iron down to earth for the detriment and advantage of man, for weapons and tools are alike made from it. According to the belief of the Ṣābians, it is allotted to Mars. It is the hardest and strongest of metals and the most capable of resisting the effects of fire, but it is the quickest to rust. It is corroded by acids; for example, with the fresh rind of a pomegranate it forms a black fluid, with vinegar a red fluid and with salt a yellow. Collyrium (al-kuḥl) burns it and arsenic makes it smooth and white."[2]

لوہے میں زبردست قوت و طاقت پائی جاتی ہے۔ لوہے ایسا معدنی وسیلہ ہے جس سے جنگی ساز و سامان تیار کیا جاتا ہے۔ جنگی طیارے، ٹینک، توپیں، رائفلیں وغیرہ لوہے سے بنائے جاتے ہیں۔ فلک بوس عمارتوں اور پلازوں کی تعمیر لوہے کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔ دریاؤں اور نہروں پر پلوں کی تعمیر میں لوہا بنیادی کردار

[1] راٹھور، افتخار الدین طارق، اسلام اور سائنس، علمی کتب خانہ لاہور، 1985ء، ص۔ 420-25

[2] https://referenceworks.brillonline.com/search?s.f.s2_parent=s.f.book.encyclopaedia-of-Isᾱm-2&search-go=&s.q=Iron accessed on 25 January, 2020

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا کرتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت کے لئے بھی لوہے کا استعمال بہت بڑی حقیقت ہے۔ لوہے کی جدید مشینوں کی ایجاد نے انسانی زندگی کو پر آسائش بنا دیا ہے۔

تانبا(Copper)

English Name	Copper	**Atomic No.**	29
Arabic Name	النُّحاس	**Group**	11
Scientific Name	Copper	**Period**	4
Chemical Symbol	Cu	**Melting Point**	1085^0C

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا"[1]

"مجھے لوہے کی چادریں لا کر دو۔ آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیان خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ۔ حتیٰ کہ جب ﴿یہ آہنی دیوار﴾ بالکل آگ کی طرح سرخ ہو گئی تو اس نے کہا "لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ "[2]

"ہم نے اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور ایسے جن اس کے تابع کر دیے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے۔"

کاپر ایک کیمیائی عنصر جس کی علامت Cu، ایٹمی نمبر 29 ہوتا ہے یہ غیر آہنی دھاتوں میں سے اہم ترین ہے۔ اس کی افادیت اس کی کیمیائی خواص، طبعی، برقی اور میکانی خصوصیات اور کافی زیادہ مقدار کا

---

[1] الکہف، 18:96

[2] سبا، 34:12

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصول ہے۔ کاپر ان دھاتوں میں سے ایک ہے جو سب سے پہلے انسانی استعمال میں آئیں۔ کاپر نسبتاً بھاری دھات ہے۔ 20 ڈگری سنٹی گریڈ پر خالص ٹھوس کی کثافت 8·96 گرام فی مکعب سم ہوتی ہے۔ کاپر غیر مقناطیسی دھات ہے۔ کاپر کا سب سے زیادہ استعمال برقی صنعت میں ہوتا ہے اس لئے اعلیٰ برقی موصلیت اس کی اہم ترین خصوصیت ہے۔ کاپر مضبوط ترین خالص دھات ہے۔ کاپر ان چند دھاتوں میں سے ہے جو کہ بھرت کی بجائے خالص حالت میں زیادہ استعمال ہوتی ہیں۔ لیکن مختلف قسم کے بھرت بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے، کانسی اور پیتل اس کی مفید ترین اور قدیم ترین بھرتیں ہیں۔[1] سائنس انسائیکلوپیڈیا ڈکشنری کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

> "Soft, red metal in Group IB of the periodic table; a transition element. Copper has been used since 6500 BC. It occurs naturally as the metal and as the ores cuprite, chalcopyrite, antlerite, chalcocite, bornite, azurite and malachite. The metal is produced by roasting the concentrated ores and smelting, and is then refined by electrolysis. Copper is strong, tough, and malleable and ductile. It is an excellent conductor of heat and electricity, and most copper produced is used in the electrical industry."[2]

کاپر کو متواتر جدول کے گروپ آئی۔بی میں رکھا گیا ہے۔ کاپر ایک منتقلی عنصر، نرم اور سرخ دھاتی معدن ہے۔ کاپر کا استعمال 6500 قبل مسیح سے شروع ہوا ہے۔ یہ دھاتی معدن قدرتی طور پر دھات کے طور پر پائی جاتی ہے۔ کاپر عام طور پر کپرائٹ، چالکوپی رائٹ، اینٹلرائٹ، چالکوسائٹ، بورنائٹ، آزورائٹ اور مالاچائٹ کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ یہ دھات بھٹیوں میں پگھلا کر تیار کی جاتی ہے اور پھر برقی تجزیہ سے بہتر ہو جاتی ہے۔ کاپر مضبوط، سخت اور پیچیدہ دھاتی معدن ہے۔ یہ گرمی اور بجلی کا ایک بہترین موصل ہے اور زیادہ تر تانبا بجلی کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔

---

[1] پروفیسر حافظ عبدالاحد، انسائیکلوپیڈیا برائے کیمیا (جلد 1)، اردو سائنس بورڈ لاہور، 2003ص۔275-279

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاندی(Silver)

English Name	Silver	Group	11
Arabic Name	الْفِضَّةِ	Period	5
Scientific Name	Argentums	Atomic No.	47
Chemical Symbol	Ag	Melting point	2162^0C

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا"[1]

"ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جارہے ہوں گے۔"

رحمت دوعالم ﷺ کی انگوٹھی نگینہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور تلوار کے دستے پر چاندی لگی ہوئی تھی۔

امام ابن قیمؒ چاندی کی خصوصیات یوں بیان کرتے ہیں:

"وَالْفِضَّةُ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، وَطَلْسَمُ الْحَاجَاتِ، وَإِحْسَانُ أَهْلِ الدُّنْيَا بَيْنَهُمْ، وَصَاحِبُهَا مَرْمُوقٌ بِالْعُيُونِ بَيْنَهُمْ، مُعَظَّمٌ فِي النفوس، مصدّر فيالْمَجَالِسِ، لَا تُغْلَقُ دُونَهُ الْأَبْوَابُ، وَلَا تُمَلُّ مُجَالَسَتُهُ، وَلَا مُعَاشَرَتُهُ، وَلَا يُسْتَثْقَلُ مَكَانُهُ، تُشِيرُ الْأَصَابِعُ إِلَيْهِ، ."[2]

چاندی اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ یہ ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کے لئے سحر کا کردار ادا کرتی ہے۔ دنیا والے اس کے ذریعے ایک دوسرے پر احسان کرتے ہیں۔ چاندی ایک ایسا معدنی وسیلہ ہے جو بہت سی دوائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ایسے خواص پائے جاتے ہیں جو قلب میں پیدا ہونے والے آلودہ مواد کو جذب کر لیتے ہیں۔ شہد اور زعفران کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ دل کے لئے نہایت مفید و نافع ہے۔ انسائیکلوپیڈیا سائنس ڈکشنری میں ہے:

"Silver has been known and valued from earliest times and used for jewelry,

---

[1] الانسان، 15: 76

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 1/264-265

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ornaments and coinage since the 4th millennium BC."[1]

جو شخص کھانے یا پینے کے لئے سونے یا چاندی جیسے قیمتی وسائل کو استعمال میں لائے گا، اس کے لئے جہنم کی آگ کی وارننگ ہے۔

سید البشر حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں:

" الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ"[2]

صحیح بخاری کی روایت ہے:

" لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ"[3]

سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کو حرام دینے کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ یہ معدنی وسائل نہایت قیمتی ہیں اور لوگوں کے درمیان نقد کیش کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ اسطرح اگر ان کو برتنوں میں استعمال کیا جائے گا تو نقدی کے لئے ان مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ سونا دنیا کا ہر ملک کرنسی کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کے حرام ہونے کی حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال سے انسان میں تکبر اور غرور کا غلبہ ہو سکتا ہے۔

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.215

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ آنِيَةِ الفِضَّةِ، رقم الحديث، 5634

[3] المرجع السابق، كِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ آنِيَةِ الفِضَّةِ، رقم الحديث، 5633

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم: پہاڑوں کا مطالعہ

پتھریلی اور اونچی جگہ کے لئے پہاڑ کی اصطلاح مستعمل ہے۔ پہاڑ دراصل سنسکرت زبان کا لفظ ہے، اردو میں اس کے متبادل "کوہ، پربت اور جبل" مستعمل ہیں۔ پہاڑ دنیا میں زمین کی خشک سطح کا پانچواں حصہ ہیں۔ پہاڑ دنیا کی آبادی کے دسویں حصے کو گھر مہیا کرنے کا وسیلہ ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ دنیا میں 80 فیصد پینے کا پانی انہی پہاڑوں میں سے نکلتا ہے۔

11 دسمبر کو پہاڑوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ یہ عالمی دن منانے کا اصل مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ماحولیاتی خطرات سے بچانا، قدرتی ماحول کو برقرار رکھنا، ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ اور پہاڑوں کے قدرتی حسن کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کا شعور اجاگر کرنا ہے۔ پہاڑ عام طور پر پہاڑی سے بلند اور دشوار گزار ہوتا ہے، پہاڑوں کے مطالعہ کے علم کو "اوروگرافی" کہا جاتا ہے۔ دنیا کی دوسری بلندترین چوٹی 'کے۔ ٹو' پاکستان میں واقع ہے، جس کی بلندی 8611 میٹر ہے۔ دنیا کی 8000 میٹر سے بلند چوٹیوں میں سے پانچ چوٹیاں پاکستان میں ہیں۔ دنیا کی نویں بلندترین چوٹی نانگا پربت ہے، جس کی بلندی 8126 میٹر ہے۔

زمین کا توازن (Balance of Earth)

قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر فرمایا گیا ہے کہ پہاڑ زمین کی مضبوطی کے لیے زمین میں میخوں کی طرح گاڑے گئے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے:

"وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ "[1]

"اور ہم نے زمین میں پہاڑ جما دیے تاکہ وہ انہیں لے کر ڈھلک نہ جائے۔"

زمین پر پہاڑوں کو نصب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ زمین ڈھلکنے اور جھٹکے لگنے سے محفوظ و مامون رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] الانبیاء، 21:31

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَ لَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا -وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا "[1]

"کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا۔"

تازہ ترین تحقیق کے مطابق پہاڑ قشرِ زمین بنانے عظیم پلیٹوں کی حرکت اور ان کی باہمی رگڑ یا ایک دوسرے سے ٹکرانے کی صورت میں تشکیل پاتے ہیں۔ جب دو پلیٹیں آپس میں ٹکراتیں ہیں تو ان دونوں میں مضبوط پلیٹ دوسری پلیٹ کے نیچے گھس جاتی ہے اور اوپر والی خم کھا کر بلندی اختیار کر لیتی ہے، اس طرح پہاڑ وجود میں آجاتا ہے۔ پہاڑ زمین کے مختلف حصوں کو اسی طرح جوڑتے ہیں جیسے میخیں لکڑی کے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑتی ہیں۔[2]

ابو احمد ابو بکر پہاڑوں کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

"He has made the mountains to catch and store the rain and to perform a role in stabilizing the crust of the earth."[3]

تازہ ترین تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اگر پہاڑ ایک میل اونچا ہو تو اس کی جڑ کئی میل تک گہری ہوتی ہے۔ مذکورہ دلائل و براھین کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں جن واقعات و حقائق کو ۱۴۰۰ سال پہلے بیان کیا گیا ہے، جدید سائنس ان حقائق و واقعات کو معلوم کرنے میں اب کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے ذریعے زمین کو سکون و سکوت عطا کیا ہے۔ پہاڑوں کے بغیر زمین کی ہموار سطح تیز آندھیوں اور طوفان کی زد میں رہتی اور اس حالت میں اس کے لیے سکون میسر نہ ہوتا۔ پہاڑوں سے نیچے کی جانب زمین میں جڑ کے پوری قوت سے جما ہوا ہوتا ہے۔ سمندری پہاڑوں کے معاملے میں بھی ہلکا مواد پہاڑوں کے نیچے زمین میں جڑ کے طور پر قوت پکڑتا ہے۔ امریکہ کے ماہر ارضیات ڈاکٹر فرینک پریس اپنی مایہ ناز کتاب (ارتھ) میں لکھتے ہیں کہ پہاڑ مثلث نما ہوتے ہیں، زمین کے اندر گہرائی تک ان کی

---

[1] النباء، 78:6،7

[2] ہارون یحییٰ، قرآن رہنمائے سائنس، ص۔ 221

[3] Abūbakar Ahmad Bakadar,Isᾱmic Principles for the Conservation of the Natural Environment ,p.80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جڑیں ہوتی ہیں اور یہ کہ پہاڑ زمین کو استحکام فراہم کرتے ہیں۔

پہاڑ زلزلوں کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پہاڑوں کے وجود سے انسان زمین پر سکون سے رہ سکتا ہے۔ تحقیقات کے مطابق زمین فضا میں تیزی سے تیر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر متناسب اور متوازن پہاڑ ٹھونک کر اس کی ڈگمگاہٹ کو بند کر دیا، انہی پہاڑوں سے دریاوں کو رواں کر دیا۔ قرآن مجید نے درج بالا انکشافات اس وقت دی تھیں جب جدید ٹیکنالوجی کا وجود تک بھی نہ تھا۔ پہاڑ بہت کارآمد اور مفید قدرتی وسیلہ ہے۔ زمین کی مضبوطی اور استحکام کے لیے پہاڑوں کا تحفظ بہت ضروری ہے۔

براعظمی پہاڑ بنیادی طور پر رسوب سے بنے ہوئے ہیں جبکہ سمندری پہاڑ آتش فشانی چٹانوں سے وجود میں آتے ہیں۔ پہاڑ زمین کے ماتھے کے جھومر ہیں۔ پہاڑ نہ صرف قدرتی حسن فراہم کرتے ہیں بلکہ ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں جنگلات، معدنیات کے خزانے اور رہائش کے لیے قدرتی جگہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں میں قدرتی راستے بنا دیے تاکہ لوگ رہنمائی حاصل کریں۔ صاف پانی کے قدرتی چشمے رواں دواں ہیں۔ جبل کا تذکرہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں آیا ہے۔ پہاڑ زمین کو متوازن رکھنے کے لیے میخوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَ لَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا "[1]

"کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے زمین کو فرش بنایا، اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا۔"

"التفسیر الوسیط" میں ہے:

" أَي: هي للأَرض كالأوتاد التي تُشَد بها البيوت من الشعر ونحوه، صيانة لها من أَن تتقاذفها الرياح، أَو تتلاعب بها العواطف، وعلى ذلك فالجبال لتثبيت الأَرض واستقرارها، حتى لا تميد بكم أَو يختل توازنها في دورانها فلا تصلح لسكناكم، مع ما في

[1] النباء 78:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجبال من المنافع الجمة التي لم تخلق الأَرض لمثلها، وشبهت بالأوتاد لبروزها، أَو لأَنها تحفظ الأَرض من الْمَيَدَانِ والاضطراب."[1]

ایک کتاب جس کا نام (EARTH) ہے دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ایک بنیادی حوالہ مانی جاتی ہے۔ اس کتاب کے دو مصنفوں میں سے ایک کا نام پروفیسر " فرانک پریس " ہے۔ پروفیسر فرانک پریس امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مشیر رہے ہیں۔ ان کی کتاب (EARTH) کے مطابق پہاڑوں کے نیچے تہیں (Underlying Roots) بچھی ہوتی ہیں۔ یہ تہیں گہرائی میں مضبوطی کے ساتھ زمین جمی ہوتی ہیں۔ اس پہاڑ کھونٹے کی طرح نظر آتے ہیں۔[2] جدید زمینی ماہرین کی تحقیق و جستجو کے مطابق پہاڑ زمین کے نیچے گہری تہیں رکھتے ہیں۔ اور یہ تہیں بعض اوقات سطح زمین سے بلند بھی ہو جاتی ہیں۔ جدید علم الارضیات کی تحقیق سے آیاتِ قرآنی کی سچائی واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

فرشتوں کا حیرت واستعجاب (Angles` Surprise)

زمین کی حرکت روکنے کے لئے پہاڑوں کو پیدا کیا گیا ہے۔ پہاڑوں کی مضبوطی اور پائیداری پر ملائکہ نے بھی حیرت واستعجاب کا مظاہرہ کیا۔

ارشاد نبوی ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ"[3]

حضرت انس بن مالک نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[1] مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية، ، 1736/10

[2] قادری، حافظ حقانی میاں، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں، دارالاشاعت کراچی، نومبر 2000ء، ص۔107

[3] محمد بن عيسى سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث، 3369

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم) نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتے کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔

پہاڑوں کی اقسام (Types of Mountains)

1۔ براعظمی پہاڑ 2۔ سمندری پہاڑ

براعظمی اور سمندری پہاڑوں میں بنیادی فرق ان کے بناوٹ کا ہے۔ براعظمی پہاڑ بنیادی طور پر رسوب سے بنتے ہیں جبکہ سمندری پہاڑ آتش فشاں چٹانوں سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ براعظمی پہاڑ انضباطی دباؤ کے تحت معرضِ وجود میں آتے ہیں، سمندری پہاڑ توسیع دباؤ کے بناء پر بننا شروع ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں اقسام کے پہاڑوں میں مشترک یہ ہے کہ دونوں کی جڑیں ہوتی ہیں جو کہ پہاڑوں کو سہارا دیئے رکھتی ہیں۔ ان جڑوں کا پہاڑوں کو سہارا دینے کا کام ارشمیدس کے قانون کی رو سے بالکل درست ہے۔[1]

رنگ برنگے پہاڑ (Colourful Mountains)

دنیا کے بعض حصوں میں مختلف رنگ کے پہاڑ پائے جاتے ہیں جو دلفریب منظر کشی کرتے ہیں۔ ایسے پہاڑوں کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی پایا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ "[2]

"پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔"

پہاڑوں کے اندر مختلف رنگوں کی دھاریوں اور چٹانوں کو پاکستان کے شہر کاغان کے علاقے میں کئی مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں پہاڑوں میں رنگ برنگ کے پتھر، چٹانیں اور

---

[1] قادری، حافظ حقانی میاں، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن وحدیث کی روشنی میں، دارالاشاعت کراچی، نومبر 2000ء، ص۔114

[2] فاطر، 35:27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ کئی مقامات پر خشک کالے ٹیالے اور سیاہ پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ کئی خطوں میں پہاڑوں پر بلند و بالا نباتات اور سبزہ نہایت خوشنما منظر پیش کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کئی علاقوں میں نمک کا پہاڑ واقع ہیں اور کہیں سنگ مرمر کا پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ ایک ہی پہاڑ میں سیاہ دھاریاں دور تک چلی گئی ہیں اور کہیں سفید دھاریاں اور کہیں سرخ دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ ان پہاڑوں کی ساخت و ترکیب کے اجزاء و عناصر یکساں ہی ہوتے ہیں لیکن ہر پہاڑی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اتنے لاتعداد نئے سے نئے ڈیزائن تیار کر دیئے ہیں جنہیں دیکھ کر حیرت گم ہو کر رہ جاتی ہے۔ پہاڑوں کے ان رنگوں کا حسین امتزاج اور ان میں توازن و تناسب انسان کے لئے خوشنمائی اور دلفریبی کا سامان پایا جاتا ہے۔

MIRKO VITALI / EYEEM/GETTY IMAGES[1]

پہاڑوں کی تسبیح و تقدیس (Tasbeeh of Mountains)

پہاڑ قدرتی وسائل میں سے ہیں اور ان کا تسبیح کرنا بظاہر عجیب سا معلوم و محسوس ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سارے موجودات و عجائبات کا موجد ہے اس نے حضرت داؤدؑ کے ہاتھ میں یہ معجزہ صادر کر دیا کہ ان کے

[1]Michele Herrmann, The World's Most Colorful Mountains, Febuary 9 2023 https://www.rd.com/list/colorful-mountains/ accessed on 20 May 2023

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تسبیح و تقدیس کی صدائیں پہاڑ بھی بلند کرنے لگے اور اس کی حمد و ثنا کی گیت پرندے بھی گیت گانے لگے۔ قرآنی آیات تو بار بار یہ حقیقت بیان کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی تسبیح و تحمید میں لگا تار محو و مصروف ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ "[1]

"داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کرتے تھے، اس فعل کے کرنے والے ہم ہی تھے۔"

حضرت داؤدؑ کی آواز انتہائی دلکش تھی۔ اسی لیے لحن داؤدی کا تذکرہ موجودہ دور میں بھی ضرب المثل کے انداز میں کیا جاتا ہے۔ جب حضرت داؤدؑ اپنی دلفریب آواز میں زبور کی تلاوت کرتے تو پہاڑ بھی وجد ان میں آکر آپؑ کی آواز میں آواز ملا کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے اور اڑتے ہوئے پرندے بھی ایسے مواقع پر ان کے ساتھ شامل ہو جایا کرتے تھے۔

[1] الانبیاء، 21:79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ششم: قابل تجدید وسائل کا مطالعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے تحاشا قابلِ تجدید ذرائع سے نوازا ہے، ان ذرائع میں پانی سے بجلی، شمسی توانائی، ہوائی توانائی ہیں۔ ان ذرائع میں پانی سے بجلی، شمسی توانائی، ہوا سے بجلی وغیرہ ہیں، قابلِ تجدید وسائل کا سب سے زیادہ افادیت یہ ہے کہ یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بہت کم مقدار خارج کرتے ہیں، 1 کلو واٹ فی گھنٹہ میں شمسی توانائی سے 87 گرام، جیوتھرمل سے 41 گرام، ہوائی توانائی سے 31 گرام، جوہری توانائی سے 52 گرام کاربن بن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی ہے۔ 1 کلو واٹ فی گھنٹہ میں پن بجلی سے صرف کم از کم ایک گرام سے 1500 گرام تک کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی ہے۔ جرمنی میں 30 فیصد، چین میں 29 فیصد اور جاپان میں 24 فیصد بجلی شمسی توانائی سے پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان میں پن بجلی کی صلاحیت ایک لاکھ میگا واٹ ہے، ہوائی توانائی کی 50 ہزار میگا واٹ ہے، بائیو ماس سے بھی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہزاروں میگا واٹ میں ہے، پاکستان میں ایک مربع کلو میٹر پر ایک کلو واٹ توانائی پڑتی ہے جس سے ہزاروں میگا واٹ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔[1]

مسلم سکالر 'عبدالحمید' لکھتا ہے:

> "It is the use of non-renewable resources, those minerals and fossil hydrocarbons whose natural cycles are on a geologic time-scale and are thus practically finite in human terms that are ecologically unsound. It is the rampant exploitation of such non-renewable resources over the past 20 years that has led to the industrial and technological way of life that dominates the planet."[2]

واپڈا حکام کے مطابق قابل تجدید وسائل سے آئندہ 20 برسوں میں ستانوے سو میگا واٹ پیدا کی جائے گی۔ نیپرا کی سالانہ رپورٹ کے مطابق وطن عزیز میں 2015ء تک 1350 میگا واٹ اور 2020ء تک

---

[1] روزنامہ مشرق، پشاور، 11 جون 2018ء

[2] Abdul –al-Ḥamīd,"Exploring the Isᾱmic Environmental Ethics",p.50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3500 میگاواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ 2025ء تک قابل تجدید وسائل سے 6050 میگاواٹ اور 2030ء تک 9700 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ توانائی کا ضیاع شعبہ توانائی کے دائمی مسائل میں سے ایک ہے۔[1]

شمسی توانائی (Solar Energy)

شمسی توانائی، توانائی حاصل کرنے کا بنیادی اور ماحول دوست ذریعہ ہے، جس سے سورج کی شعاعوں کو بجلی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ شمسی توانائی معدنی ایندھن کے باعث ماحولیاتی مسائل و مشکلات کے انسداد و تدارک کے لیے موزوں اور ساز گار ہے۔ مستقبل کا یہ معاشرہ شمسی توانائی کی قوت پر استوار ہو گا۔ ایسی مطلوبہ ٹیکنالوجی پہلے ہی موجود ہے جس کے ذریعے توانائی کے نظام کی عالمی سطح پر ابتداء ممکن ہے۔ شمسی توانائی چیزوں کو پانی کے نکتہ جوش کے برابر یا اس سے کم درجہ حرارت پر گرمی مہیا کرتی ہے۔ اور یہی وہ درجہ حرارت ہے جس پر کھانا پکائے یا گرم کئے جاتے ہیں۔

اسرائیل اور اردن میں شمسی حرارت کو جمع کرنے والے ایسے آلات چھتوں پر لگائے گئے ہیں جو گھریلو ضرورت کا 25 سے 65 فیصد تک گرم پانی مہیا کرتے ہیں۔ امریکہ میں ایک ملین سے زائد ایسے گھر ہیں جن کا درجہ حرارت قدرتی ہوا کے گرم جھونکوں سے ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے۔[2]

Peter B Kaufman لکھتا ہے:

> "As the crisis in worldwide energy production caused by petroleum shortages came closer during the late 1960s and early 1970s, several groups of people proposed development work leading towards large scale conversion of solar to electrical power."[3]

شمسی توانائی، توانائی حاصل کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے جس سے سورج کی شعاعوں کو بجلی میں تبدیل کیا جاتا

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء
[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔4
[3] Peter B. Kaufman and J. Donald L.,Plants, People and Environment, P.429

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کرہ ارض پر توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ سورج ہے۔ ایک مربع کلو میٹر رقبہ پر ایک سیکنڈ میں 1 کلو واٹ سورج کی توانائی زمین پر آتی ہے۔ شمسی توانائی کا بالکل معمولی حصہ ضیائی تالیف میں استعمال ہوتا ہے، یہ توانائی پائیدار، لامحدود، قابلِ تجدید اور ماحول دوست ہے۔ شمسی سیل کے ذریعے شمسی توانائی کو بجلی میں تبدیل کر لیا جاتا ہے۔ پاکستان میں موسمِ گرما طویل ہونے کی وجہ سے شمسی توانائی کے لیے بہت موزوں مقام ہے۔[1] شمسی توانائی قدرت کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ دنیا بھر کے بیشتر ممالک میں سورج سے حاصل ہونے والی توانائی سے سولر پینل کے ذریعے بجلی پیدا کرنے کا کام لیا جا رہا ہے۔ وطنِ عزیز کا شمار دنیا کے ان خوش نصیب ممالک میں ہوتا ہے جہاں سورج گھنٹوں روشنی بکھیرتا رہتا ہے۔ دیگر ذرائع سے حاصل کی جانے والی توانائی کے مقابلہ میں سورج کی کرنوں سے 36 گنا زیادہ بجلی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک سولر پینل 20 سے 25 سال برس تک کارآمد رہتا ہے۔[2] وطن عزیز میں شمسی توانائی کے ذریعے توانائی کی ضروریات کو آسانی سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ شمسی توانائی بجلی پیدا کرنے کا اہم اور سستا ذریعہ ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق سورج سے ایک گھنٹے میں حاصل ہونے والی توانائی پوری دنیا کی کل سالانہ پیدا کردہ مجموعی توانائی سے زیادہ ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق دنیا کے صحراؤں کا صرف آدھا فیصد بھی شمسی توانائی کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے تو اس سے دنیا میں توانائی کی طلب پوری کی جاسکتی ہے۔ وطن عزیز میں شمسی توانائی کا کافی پوٹینشل موجود ہے۔ وطن عزیز میں سالانہ فی مربع میٹر 19 میگا واٹ بجلی میسر ہے۔ 50 ہزار دیہاتوں میں رہنے والی 90 فیصد آبادی کو شمسی توانائی سے بجلی فراہم کی جاسکتی ہے۔[3]

شمسی توانائی ماحول دوست اور طویل المدت ہونے کی وجہ سے عوام میں تیزی سے مقبول ہو رہی ہے۔ پاکستان میں قریباً 300 دن سورج اپنی آب و تاب دکھاتا ہے۔ سولر پینل مختلف چھوٹے چھوٹے سولر سیلز کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ایک سولر سیل 1/2 وولٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔ ایک اچھے سولر پینل سے تقریباً 26

[1] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، ص۔ 83
[2] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 21 جولائی 2018ء، ص۔ 15
[3] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وولٹ حاصل ہوں گے۔[1] سولر سسٹم سے ایک قدم آگے سائنسدان سولر ٹائلز کی دنیا میں قدم رکھ چکے ہیں، سولر ٹائلز بھی سولر پینل کی طرح بجلی پیدا کرنے والا سسٹم ہے۔ امریکی کمپنی ٹیسلا کے سی-ای-او ایلون مسک نے چھتوں پر لگنے والی ایسی ٹائلز متعارف کروائی ہیں، جن میں شمسی توانائی کے پینل لگے ہوئے ہیں، شیشے کی بنی یہ ٹائلز شمسی توانائی حاصل کرنے کا خوبصورت انداز ہے۔[2] جاپان میں ایک نجی کار کمپنی نے سولر پاور کار کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ سولر پینلز سے آراستہ یہ کار سورج کی روشنی سے براہِ راست گاڑی کی بیٹری کو چارج کرنے کی اہلیت و صلاحیت رکھتی ہے۔ سورج کی روشنی کی موجودگی میں کار شمسی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے 35 میل کا سفر طے کر سکتی ہے۔

ہوائی توانائی (Wind Energy)

ہوائی خطوں میں اونچے میناروں پر ایسی ساخت کی ٹربائین نصب کی جاتی ہیں جو میکانکی ذریعے سے ہوا کے زور پر چلتی ہیں اور اس طرح ان سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ. قَالُوا: يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمُ الحَدِيدُ، قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمُ النَّارُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمُ الْمَاءُ. قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمُ الرِّيحُ."[3]

---

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 8 اگست 2018ء

[2] روزنامہ جنگ لاہور، 8 اگست 2018ء

[3] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث، 3369

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی چناچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتے کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا، عرض کیا عرض کیا لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا اس سے سخت ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانی۔ فرشتوں نے عرض کیا اس سے سخت۔ فرمایا ہوا۔

Dale M. Grimes لکھتا ہے:

> "Experimental work on large-scale power conversion from wind to electrical power began in France in the 1920s with the construction of a 20-m-diameter two-bladed propeller. Work next developed in Russia, Mongolia, and throughout the Europe"[1]

کیلی فورنیا میں پندرہ ہزار مشینیں کام کر رہی ہیں جو ہوا سے چلتی ہیں اور ان سے سالانہ اڑھائی بلین کلو واٹ گھنٹہ بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ دنیا بھر میں ڈنمارک دوسرا ملک ہے جہاں ہوا کے ذریعے سب سے زیادہ بجلی پیدا کی جاتی ہے۔[2] ہوائی توانائی ایک سستا وسیلہ ہے، ہوائی چکیاں قدیم انسانی تہذیب سے انسان استعمال کر رہا ہے، اجناس کو پیسنے، پانی کو پمپ کرنے اور توانائی حاصل کرنے کے لیے دنیا کے مختلف علاقو ں میں رائج ہیں۔ 1970ء کے عشرے میں تیل کے بحران کی وجہ سے ہوائی توانائی پر تحقیق کا کام شروع ہوا، اٹلی، ہالینڈ، برطانیہ جرمنی اور ڈنمارک میں ہوائی توانائی اہم وسیلے کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔[3] وطن عزیز کے بیشتر علاقے ہوائی چکیوں سے بجلی پیدا کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہوا کی کم از کم 13

[1] Dale M. Grimes,Tapping Our Resources: Alternative Energy Resources, (Peter B. Kaufman and J. Donald LaCroix,Plants, People and Environment), P.435

[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 44

[3] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول،، ص۔ 83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کو ہوائی توانائی کے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ کراچی، ٹھٹھہ، کوئٹہ، جیوانی، حیدر آباد، بلوچستان کی ساحلی پٹی صوبہ سرحد کی چند شمالی وادیوں اور آزاد کشمیر کے علاقوں میں تقریباً 3 ہزار میگاواٹ ہوائی توانائی سے بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ہوائی توانائی میں ماحولیاتی آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔ جرمنی 18000 میگاواٹ، اسپین 8000 میگاواٹ اور امریکہ 7000 میگاواٹ بجلی پیدا کر رہے ہیں۔[1] پاکستان میں ہوا سے زیادہ سے زیادہ بجلی بنائی جا سکتی ہے۔ جھمپیر میں پاکستان کا پہلا ونڈ پاور پلانٹ 2002ء سے کام کر رہا ہے۔ 1100 کلومیٹر طویل ساحلی پٹی پر ہوا سے زیادہ سے زیادہ توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔[2]

ٹائڈل توانائی (Tidal Energy)

ٹائڈل توانائی قابل تجدید ذریعہ توانائی ہے۔ یہ ایک مکینیکل توانائی ہے جو سمندری لہروں کے عروج اور زوال کے سبب پیدا ہونے توانائی سے حاصل کی جاتی ہے۔ سمندری لہروں کے استعمال کے امکانات و رجحانات کا بہت عرصے سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ ہائیڈرولک ٹربائن سے پانی گزار کر یہ توانائی پیدا کی جاتی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا ٹائڈل انرجی کا منصوبہ فرانس کے شہر میں 1960ء میں تیار ہوا۔ جس سے سالانہ 544 کلوواٹ آور بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

ٹائڈل پاور کے بارے میں بھارت کے ماہر ماحولیات 'گردیپ راج' یوں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:

> "Tidal Power: Mechanical power, which may be converted to electrical power generated by the rise and fall of ocean tides. The possibilities of utilizing tidal power have been studied for many generations, but the only feasible schemes devised so far are based on the use of one or more tidal basins, separated from the sea by dams or barrages , and of hydraulic turbines through which water passes on its way between the basins and the sea. The world`s largest tidal power plan is located on

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء
[2] روزنامہ خبریں لاہور، 23 جولائی 2018ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

the estuary of the River Rance, in Brittany, France, completed in the 1960s, which generates 544KWH per year."[1]

Dale M. Grimes لکھتا ہے:

"Although there are a large number of likely locations for tidal generators around the shorelines of the world, the total available power generating capability is small. Therefore, although tidal power could become an important source in scattered localities, tidal power is not destined to play an important role in total world energy economy."[2]

دنیا کے ساحل سمندر میں ٹائڈل توانائی کے لئے ایک بڑی تعداد میں ممکنہ مقامات پائے جاتے ہیں۔ ٹائڈل انرجی ساحل سمندر پر بکھرے ہوئے علاقوں میں بجلی کے حصول کا ایک اہم وسیلہ بن سکتی ہے، ٹائڈل توانائی سے پوری دنیا کی توانائی کی معیشت میں اہم کردار ادا کرنے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔

پن بجلی (Hydropower)

دنیا بھر میں بجلی کی کل پیداوار کا پانچواں حصہ پن بجلی سے حاصل ہوتا ہے۔ چھوٹے منصوبے زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں کیونکہ چھوٹے ڈیموں اور پانی کے ذخیروں سے سماجی اور ماحولیاتی انتشار اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا بڑے ڈیموں سے ہوتا ہے۔ پن بجلی کی اہمیت تھرمل بجلی سے 3 گنا زیادہ ہے۔ پن بجلی کے ذریعے نہ صرف بجلی پیدا کی جاتی ہے بلکہ ماحولیات پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے۔ پاکستان میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت تقریباً 6444 میگاواٹ ہے۔[3]

ارشاد نبوی ہے:

---

[1] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.215

[2] Dale M. Grimes,Tapping Our Resources: Alternative Energy Resources, P.424

[3] روزنامہ جنگ لاہور، 17 فروری 2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ المَلاَئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ. قَالُوا: يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمُ الحَدِيدُ، قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمُ النَّارُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمُ المَاءُ"[1]

حضرت انس بن مالک نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی چناچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتے کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا، عرض کیا عرض کیا لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا اس سے سخت؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پانی۔

Dale M. Grimes لکھتا ہے:

> "Hydropower is a steady and predictable source of power. In contrast with burning fossil fuels, it adds no aerosols to the atmosphere, which block ultraviolet radiation, and later fall as acidic rains. It contributes nothing to atmospheric dust loads that alter local climates."[2]

پن بجلی ایک قابلِ تجدید اور پائیدار توانائی کا قدرتی وسیلہ ہے۔ پن بجلی ایک ماحول دوست توانائی کا ذریعہ ہے۔ پانی سے بننے والی بجلی سب سے زیادہ سستی ہے۔ پن بجلی کا سب سے بڑا بجلی گھر تربیلا ڈیم ہے۔ پانی کی کمی کے باعث تربیلا بجلی گھر کے 11 پیداواری یونٹ بند ہو چکے ہیں اور اس وقت صرف 3 پیداواری یونٹ

[1] محمد بن عيسى سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث، 3369

[2] Dale M. Grimes,Tapping Our Resources: Alternative Energy Resources, P.420

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجلی پیدا کر رہے ہیں۔[1] وطن عزیز میں ہائیڈرو جنریشن سے مکمل استفادہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ وطن عزیز کی توانائی کی طلب 21000 میگا واٹ ہے جبکہ رسد 15000 میگا واٹ ہے۔ توانائی کی طلب اور رسد میں توازن لوڈ شیڈنگ کے کے ذریعے قائم کیا جارہا ہے۔ ماہرین کے مطابق آئندہ سات برسوں میں توانائی کی طلب 49000 میگا واٹ ہو جائے گی۔ بہت سے دریاؤں پر ہائیڈرو پاور جنریشن پلانٹ کام کر رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں 29 فیصد بجلی پانی سے پیدا کی جارہی ہے۔[2] انٹرنیشنل ہائیڈرو پاور ایسوسی ایشن کی مذکورہ رپورٹ "2019" ہائیڈرو پاور سٹیٹس رپورٹ۔ "سیکٹر ٹرینڈز اینڈ انسائٹس" کے عنوان سے جاری کی گئی ہے۔ 2018ء میں پاکستان نے مختلف منصوبوں کی تکمیل سے اپنے نظام میں 2487 میگا واٹ پن بجلی کا اضافہ کیا۔ چین 8540 میگا واٹ اضافے کے ساتھ پہلے جبکہ برازیل 3866 میگا واٹ پن بجلی کے اضافہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا۔[3] گذشتہ سال کی عالمی رپورٹ میں پاکستان پن بجلی کی پیداوار کے لحاظ سے اٹھارویں نمبر پر تھا، موجودہ سال یعنی 2019ء میں عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر آنا بہت بڑی حوصلہ افزاء پیش رفت ہے۔ پانی، ہوا اور سورج ایسے قدرتی عطیات ہیں جن سے ماحولیاتی تغیر و آلودگی کے بغیر کم لاگت میں زیادہ سے زیادہ توانائی کا حصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

ارضی حرارتی توانائی (Geo Thermal Power)

قابل تجدید ذرائع میں توانائی کا اہم ذریعہ ارضی حرارت ہے۔ یہ وہ حرارت ہے جو زمین میں پوشیدہ ہے۔ بجلی کی موجودہ کل پیداوار کا نوے فیصد ارضی حرارت سے چلنے والے بجلی گھروں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ دنیا بھر میں ارضی حرارت سے چلنے والے بجلی گھروں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ دنیا بھر میں ارضی حرارت سے چلنے والے کارخانوں سے 5600 میگا واٹ بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ ایل سلواڈور میں بجلی و توانائی کی پیداوار کا چالیس فیصد حصہ قدرتی ارضی حرارت سے حاصل ہوتا ہے۔ نکاراگوا کی اٹھائیس فیصد اور کینیا کی گیارہ فیصد ضرورتیں قدرتی ارضی حرارت سے پوری ہوتی ہیں۔ جاپان کا کافی حصہ ایسے خطے میں واقع

[1] روزنامہ جنگ لاہور، 21 جولائی 2018ء
[2] روزنامہ خبریں لاہور، 23 جولائی 2018ء
[3] روزنامہ جنگ لاہور، 15 مئی 2019ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جہاں ارضی حرارت کا بہت ذخیرہ ہے۔[1]

Dale M.Grimes جیوتھرمل انرجی کے بارے میں لکھتا ہے:

"The potential availability of geothermal energy is vast. However, at the present time, techniques have been developed only for energy utilization in areas that provide natural steam. From them, it appears that a worldwide total of only a few tens of giga watts of continuous power can be drawn."[2]

زمین کے اندر موجود توانائی کو جیوتھرمل انرجی کہا جاتا ہے۔ جیوتھرمل انرجی کی دستیابی وسیع مقدار میں ممکن بنائی جا سکتی ہے۔ زمین کے اندر قدرتی طور پر توانائی کی مقدار پائی جاتی ہے۔ جیوتھرمل انرجی کے ذریعے توانائی کے بحران کے مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔

نباتاتی توانائی (Bio Mass Energy)

کچرے اور حیواناتی فضلے سے حاصل ہونے والی توانائی کو نباتاتی توانائی کہا جاتا ہے، نباتاتی توانائی تین طریقوں سے حاصل کی جاتی ہے۔ پہلے طریقے میں نباتاتی مادوں کو جلا کر توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے طریقے میں نباتاتی گیس سے توانائی تیار کی جاتی ہے، جبکہ تیسرے طریقے میں نباتاتی مادوں سے الکوحل تیار کی جاتی ہے۔ نباتاتی توانائی ایک قابلِ تجدید توانائی کا وسیلہ ہے، اور یہ ایک ماحول دوست ٹیکنالوجی ہے۔ نباتاتی گیس سے بچا ہوا فضلہ مرغیوں اور مچھلیوں کے لیے عمدہ خوراک ہے۔ گیس کے کنوؤں سے نکلی ہوئی بدبو ارد گرد آبادی کے لیے ناگوار ہوتی ہے، ہمسایہ ممالک چین اور بھارت نباتاتی گیس کا استعمال کافی زیادہ ہے۔[3] بائیو ماس نباتات یا حیوانات کا فضلہ ہوتا ہے جسے ایندھن کے طور پر

---

[1] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 47

[2] Dale M. Grimes,Tapping Our Resources: Alternative Energy Resources, P.437

[3] ممتاز حسین اور مسز سیدہ سائرہ حمید، مطالعہ ماحول، ص۔ 84

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرتے ہیں۔ بائیوماس کو متبادل ذریعہ توانائی کے طور پر قابلِ استعمال ہے۔ حیوانات کے گوبر کے گلنے سڑنے سے میتھین اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا آمیزہ خارج ہوتا ہے جس سے توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم: نباتاتی وسائل کا مطالعہ

نباتات کا تعارف

نباتات سے مراد ہر وہ چیز ہے جو زمین میں اگتی ہے۔ انسان و حیوانات کے کھانوں اور رہائشوں میں نباتات کام میں آتے ہیں۔ جب حقائق پر گہرائی سے غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نباتاتی وسائل فارمیسی کی بنیاد ہیں۔ نباتات کا لفظ نبات سے اخذ کیا گیا ہے۔ فیروز اللغات میں نبات کی لغوی معنی بیان کیا گیا ہے:

"روئیدگی۔ سبزہ۔ بوٹی۔ سبزی۔ ترکاری۔"[1]

زمین سے اگنے والی ہر چیز (پودا، گھاس، فصل) نبات کہلاتی ہے۔ "المنجد عربی اردو" میں نبات کے معنی درج ذیل ہیں:

"زمین سے جو کچھ اگے (پودا یا بیل یا گھاس)"[2]

نبات کی جمع نباتات ہے۔ نباتات سے مراد پودے، درخت، سبزیاں، ترکاریاں ہیں۔

مولوی فیروز الدین کے الفاظ میں:

"نبات کی جمع پودے۔ سبزیاں۔ ترکاریاں۔"[3]

امام راغب اصفہانیؒ نباتات کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"النَّبتُ والنَّبَاتُ: ما يخرج من الأرض من النَّاميات، سواء كان له ساق كالشجر، أو لم يكن له ساق كالنَّجْم، لكن اختَصَّ في التَّعارُف بما لا ساقَ له، بل قد اختصَّ عند العامَّة بما يأكله الحيوان"[4]

الموسوعۃ القرآنیۃ میں نباتات کی تعریف ہے:

---

[1] مولوی، فیروز الدین، فیروز اللغات اردو جامع، ص۔ 1205

[2] لویس معلوف، (مترجم: مولانا ابو الفضل)، المنجد عربی اردو، خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور، س۔ن، ص۔ 871

[3] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص۔ 1205

[4] أبو القاسم، راغب الأصفهاني، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، 1412 هـ، 787/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" ما يخرج من الأرض من الناميات "[1]

پودوں سے مراد ایسی اشیاء ہیں جو زمین سے نکلتی ہیں یعنی زمین میں اگتی ہیں۔ ان پودوں کو عوام الناس میں خصوصی اہمیت حاصل ہے جن کو انسان و حیوانات خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

صاحب "لسان العرب" رقمطراز ہیں:

" كلُّ مَا أَنْبَتَ اللَّهُ فِي الأَرض، فَهُوَ نَبْتٌ، والنَّباتُ فِعْلُه، ويَجري مُجْرى اسمه. يُقَالُ: أَنْبَتَ اللهُ النَّبات إِنْباتاً، وَنَحْوَ ذَلِكَ قَالَ الفرَّاءُ: إِنَّ النَّبات اسْمٌ يَقُومُ مقامَ المَصْدَر. قال اللهُ تعالى: وَأَنْبَتَهَا نَبَاتاً حَسَناً"[2]

اللہ تعالیٰ نے زمین میں جو چیزیں زمین میں اگائی ہیں وہ پودوں اور درختوں میں شمار ہوتی ہیں۔ نبات کا لفظ بطورِ مصدر بھی استعمال ہوا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف سائنس کا مقالہ نگار کی رائے میں:

> "A member of the kingdom plantae. All plants carry out photosynthesis, with the exception of a few parasitic species that have lost this ability."[3]

تمام پودے کنگڈم پلانٹی کا ایک ممبر ہوتے ہیں۔ تمام پودے سوائے چند پودوں کی انواع کے ضیائی تالیف کا عمل سرانجام دیتے ہیں۔ چونکہ ف ضیائی تالیف کا عمل سبز رنگ اور کلوروفل پر انحصار کرتا ہے۔ زیادہ تر پودے جانوروں کے برعکس پودے غیر متحرک ہوتے ہیں۔ تاہم پودوں میں نشوونما ہوتی رہتی ہے۔

علم نباتات (Botarny)

[1] إبراهيم بن إسماعيل الأبياري ، الموسوعة القرآنية، مؤسسة سجل العرب، 1405 هـ، 543/8

[2] جمال الدين ابن منظور الأنصاري، لسان العرب، دار صادر – بيروت، 1414 هـ، 95/2

[3] The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File Publications, Oxford, 1988,p.187

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نباتاتی وسائل کا مطالعہ علم نباتات کہلاتا ہے جو سائنسی زبان میں باٹنی کے نام سے معروف ہے۔ علم نباتات بیالوجی کی دوسری بڑی شاخ ہے۔

باٹنی کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مقالہ نگار نے لکھا ہے:

"The branch of biology that deals with plants.It envolves the study of the structure , properties , and biochemical processes of all forms of plant life, including trees.Also included within the scope are plant classification , plant diseases , and the intractions of plants with their physical environment."[1]

باٹنی حیاتیات کی وہ شاخ ہے جو پودوں سے متعلق بحث کرتی ہے۔ اس میں پودوں کی تمام اقسام، خصوصیات اور جیو کیمیکل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے دائرہ کار میں پودوں کی درجہ بندی، پودوں کی بیماریوں اور ان کا طبعی ماحول بھی شامل ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں علم نباتات کی تعریف اسطرح ہے:

"The scientific study of plants that include their anatomy morphology, physiology, biochemistry, taxonomy, cytology, genetics, ecology, evolution, and geographical distribution."[2]

علم نباتات میں پودوں کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے، جس میں اناٹومی، مورفولوجی، فزیولوجی، بائیو کیمسٹری، ٹیکسانومی، سائٹولوجی، جینیات، ماحولیات، ارتقاء، اور جغرافیائی تقسیم شامل ہیں۔

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol- 8,15th Ed.,p.409

[2] Rānī,Reetā,Dictionary of Biology,Anmol Publications New Dehlī (Indiā) , p.70

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نباتیات کی شاخیں (Branches of Botany)

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں علم نباتات کی بڑی شاخوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

"Today the principal branches of botanical study are morphology, physiology, ecology, and systematic the identification and the ranking of all plants."[1]

جدید سائنسی دور میں نباتیات کے مطالعے کی اصل شاخیں مارفولوجی، فزیالوجی، ماحولیات اور اس میں تمام پودوں کی شناخت اور منظم درجہ بندی بھی شامل و داخل ہے۔

مارفولوجی (Morphology)

ماہر ماحولیات گردیپ راج مارفولوجی کے بارے میں لکھتے ہیں:

" The study of the form of organisms or of the Earth`s physical features."[2]

مذکورہ عبارت کی رو سے مارفولوجی سے مراد کرہ ارض پر پائے جانے والے جانداروں (نباتات و حیوانات) کی بیرونی یعنی طبعی شکل وصورت اور اجزاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مارفولوجی میں کرہ ارض پر پائے جانے والے جانداروں کے بیرونی حصوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ پودوں کے بیرونی حصوں زیادہ اہم پھول, پھل، تنا اور پتے ہیں۔

فزیولوجی (Physiology)

فزیالوجی سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں کرہ ارض پر پائے جانے والے جانداروں (نباتات و حیوانات) کے اجزاء اور خلیات کے افعال کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

آن لائن انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Physiology of the functioning of living organisms, animal or plant, and

---

[1] The New Encyclopedia Britannica (micropedia) ,Vol- 8,15th Ed.,p.409

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment, p.134

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

of the functioning of their constituent tussues or cells."[1]

فلوروجی (Florogy)

نباتات کی طرزِ حیات اور اس سے متعلقہ پہلوؤں کا مطالعہ فلوروجی کہلاتا ہے۔

ماہر ماحولیات گردیپ راج لکھتا ہے:

"The study of the genesis, life and development of vegetation fomentations."[2]

فلورا (Flora)

ایک خاص علاقہ یا ملک میں پائے جانے نباتات کے مطالعہ کے لئے ایک اہم اور معروف اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، جسے "فلورا" کہا جاتا ہے۔ ڈکشنری آف بیالوجی میں "فلورا" کی تعریف:

"The plant life of an area or locality or of a geological era or period.Plants taken collectively as distinguished from animals."[3]

فلورا میں کسی علاقے یا خطے میں پائے جانے والے پودوں کی طرزِ زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور مجموعی طور پر نباتیات کو حیونیات سے الگ مطالعہ ہے۔

ہارٹی کلچر (Horticulture)

زراعت کا وہ شعبہ جس میں آرائش، پھولوں، پودوں، درختوں، تمام سبزیوں، پھلوں، کھمبی، لینڈ اسکیپ انجیرنگ، ٹشو کلچر (ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی طرح ٹیسٹ ٹیوب پودے پیدا کرنا) ہر شعبے کے لیے الگ اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔

کراپ فزیالوجی (Crop Physiology)

---

[1] https://www.britannica.com/science/physiology accessed on 15 Jan, 2020

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment, p.79

[3] Rānī, Reetā, Dictionary of Biology, p.153

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ پودوں کا جدید علم ہے اس میں پودوں کے مختلف حصوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ بھی تحقیق کی جاتی ہے کہ کونسا کریکٹر کس کرو موسوم پر عمل کرتا ہے۔ اصلاح اراضی، زراعت، جنگلات، زمینی جائزہ، تحفظ نباتات، زرعی سائنس پر جدید تحقیق جاری ہے۔

ویجی ٹیشن سٹڈی (Vegetation Study)

ماحولیات کی اصطلاح میں پودوں کے علم کو 'ویجی ٹیشن سٹڈی' کہا جاتا ہے۔ اسے مزید دو حصوں میں تقسیم کی جاتا ہے۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں علم النباتات:

> "Vegetation Study. (a) Qualitative. Study of the species and characteristics of the plants that make up a community; (b) Quantitative. study of distribution of particular plants."[1]

چراگاہوں اور جنگلات کے امور اور جنگلات کی دیکھ بھال وغیرہ بھی اسی میں شامل ہیں۔ ایگرونومی، اینٹاموولوجی، پلانٹ پیتھالوجی، سوائل سائنس، پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس، ایگریکلچر اکنامکس، ایگری ایکسٹینشن، ایگریکلچرل انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، شعبہ آب پاشی و نکاسی اور فائبر ٹیکنالوجی بھی ویجی ٹیشن سٹڈی میں شامل ہیں۔

درجہ بندی (Botanical Classification)

ایک اندازے کے مطابق دنیا میں پھولدار پودوں کی اقسام دو لاکھ سے زیادہ ہیں۔ جن میں آئے روز مشاہدات و تحقیقات کی بدولت اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پودوں کی درجہ بندی کا مقصد یہ ہے کہ پودے ایک منظم طریقہ سے اس طرح فطری طور پر مرتب ہوں کہ ان کے باہمی تعلقات ظاہر ہوں مختلف ارتقائی منازل اور ان کی مشترکہ موروثی خصوصیات واضح ہو جائیں۔[2] عام نباتاتی ماہرین کسی پودے کی نوع، جنس اور خاندان یا فصیلے تک محدود رہتے ہیں۔

---

[1] Rāj, Gurdeep, Dictionary of Environment,p.227

[2] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، 1/370

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(Encyclopedia of Herbs and Their Uses) میں پودوں کی گروہ بندی کی اہمیت:

"All plants are classified according to their relationships, much as we have a family tree to trace our origins. Relationships are established by shared characteristics, especially of reproductive parts."[1]

Peter B. Kaufman پودوں کی گروہ بندی یعنی کلاسیفکیشن:

"Classification, the process that is the complement of nomenclature, is also an integral concept in our ordering of nature. It is by classification that we can begin to understand the evolutionary categories which have established ecological interrelations through time.[2]

ماہرِ حیاتیات 'ریتارانی' لکھتی ہے:

"In plants , a major taxon which is made up of classes , comparable to a phylum in animals"[3]

پودوں کی درجہ بندی میں استعمال ہونے والی معروف اصطلاحات:

1- کنگڈم (Kingdom)

کنگڈم سائنسدانوں کو کسی پودے کی شناخت میں بہت مدد فراہم کرتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف گارڈن پلانٹس میں کنگڈم کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"Plants constitute one of the five kingdoms that are used to classify all living organisms. The plant kingdom,plantae,is divided into

[1]Deni Brown,Encyclopedia of Herbs & There Uses, Dorling Kindersley Book ,London ,1995, p.10

[2] Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix, Plants, People & Environment, MacMillan Publishing Co.,Inc.,New York,p.30

[3] Rānī, Reetā, Dictionary of Biology, p.122

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

progressively smaller groups according to shared botanical characteristics, usually represented as a family tree. The first, most basic division is between vascular and non-vascular plants. It is the vascular that are of interest to gardeners."[1]

Peter B Kaufman پودوں کی کنگڈم کے بارے میں لکھتا ہے:

"The Kingdom Plantae includes the true algae (excluding the blue-green algae and certain protists) and the land plants. The land plants consist of the mosses and liverworts (Bryophytes) and the vascular plants (Tracheophyta)."[2]

پودوں کے انسائیکلوپیڈیا میں عالمِ نباتات کی چھ اقسام ہیں:

"Traditionally, the plant kingdom consists of six divisions, given below, though more recent systems classify fungi as a kingdom separate from plants and animals. Further subdivisions separate the groups into classes and orders ,and then into families ,genera, and species."[3]

2۔ نوع (Species)

پودوں کے ایسے گروہ جو ایک دوسرے سے نباتی اور تولیدی طریقہ کار میں ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوں۔ ان کے قد اور پھل کی بناوٹ میں معمولی فرق ہو سکتا ہے لیکن ان کے پھول اور بیج ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے پودے ایک ہی گروہ میں مطالعہ کئے جاتے ہیں اور پودوں کی یہ درجہ بندی "نوع"

---

[1] Christopher Brichell, Encyclopedia of Garden Plants,A Dorling Kindersley Book ,London,1996,P.10

[2] Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix, Plants, People & Environment,p.18

[3] Encylopedia of Herbs & Their Usese, p.10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہلاتی ہے۔

"Species may be defined as a population or populations of animals that are a like in the details of their structure within close but variable limits, and that breed together , or can do."[1]

ایک انگریز ماہرِ نباتات پودوں کی انواع پر تبصرہ کرتے ہیں:

"Species of plants with similar or complementary adaption occur together in communities. Assemblages of communities constitute physiognomic formations. Those formations that occur in temperate regions tend to have the greatest pressure of exploitation by various activities of people."[2]

3۔ جنس (Genus)

بہت سی انواع جو تولیدی طریقہ کار میں مشابہت رکھتی ہوں۔ انہیں "جنس" کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر پیپل، برگد اور انجیر کا تعلق مختلف انواع سے ہے یعنی ان کے قد، عادات، جسامت میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان کے تولیدی عضو پھول، بیج وغیرہ مشابہ ہوتے ہیں اس لئے ایسا گروپ "جنس" کہلاتا ہے۔

4۔ خاندان (Family)

خاندان کی درجہ بندی میں نوع اور جنس کی نسبت زیادہ وسعت پائی جاتی ہے۔ جن انواع کے پودوں کی بیضہ دانی، زردانوں اور پتوں کی ترتیب میں مشابہت پائی جاتی ہو، ان کا مجموعی طور مطالعہ ایک ہی خاندان کے تحت کیا جاتا ہے۔ ایک خاندان صرف ایک جنس پر مشتمل ہو سکتا ہے جبکہ ایک خاندان میں سینکڑوں

[1] Encyclopedia of Britannica, Vol-23,Hazen Watson & Viney Limited, 1962,p.978

[2] James R. Wells, The Ecology of plant Communities in Temperate Regions: Plants, people and Environment by Peter B. Kaufman,Macmillan Publishing Co., Inc. New York,1979,p.100

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنسیں بھی ہو سکتی ہیں۔

نباتاتی نام (Botanical Names)

پودوں کو نباتاتی نام دینے کے موجودہ جدید طریقہ نے قدیم زمانے سے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے۔ پودوں کی دریافت و تحقیق میں اضافہ کی بدولت پودوں کے نباتاتی نام رکھنے کی سخت ضرورت محسوس ہوئی۔ کارل لینئس (Carl Linneaus) نے 1753ء میں پودوں کی انواع (Species Plantarum) نے کتاب لکھ کر پودوں کو نباتاتی نام دینے کا باقاعدہ اور باضابطہ آغاز کیا۔[1]

ماہرین نباتات پودوں کے لاطینی نباتاتی نام دیتے ہیں کیونکہ عام نام میں پودوں کی شناخت اور سائنسی مطالعہ میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ مقامی یا عام نام عالمی سطح پر جان پہچان نہیں رکھتے بلکہ ایک علاقے یا زبان تک محدود ہوتے ہیں۔ سائنسی یا نباتاتی نام پوری دنیا میں ایک ہی پہچان رکھتے ہیں۔ کسی بھی پودے کا سائنسی یا نباتاتی نام پوری دنیا میں ایک ہی ہو گا۔ کسی پودے کی جنس اور اس کا خاص نام مل کر نباتاتی نام تشکیل دیا جاتا ہے۔

نباتات کی اقسام (Types of Plants)

"انسائیکلوپیڈیا آف ہربز" میں پودوں کی درج ذیل چھ اقسام بیان کی گئی ہیں:

> "1. Flowering plants (angiosperms) 2. Naked-seeded plants (gymnosperms) 3. Ferns , clubmoses and horsetails (pteridophytes) 4. Mosses and liverworts (bryophytes) 5. Funji and lichens.6. Algae (including sea weeds)"[2]

اینجیوسپرم، جمنوسپرم، فرنز، موسز، فنجائی اور الجی پودوں کی چھ اہم اور بڑی اقسام ہیں، جن کا جائزہ و تجزیہ نیچے کیا گیا ہے۔

1۔ پھولدار پودے (Flowering Plants)

---

[1] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، 372/1

[2] Deni Brown,Encylopedia of Herbs& Their Uses, p.10

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن پودوں پر پھول لگتے ہیں، وہ پھول دار پودے کہلاتے ہیں۔ پھول ایسے پودوں کے تولیدی اعضاء کا کام کرتے ہیں۔ ان پودوں کے بیج پھل کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ پھولدار پودوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ ڈائی کاٹس 2۔ مونو کاٹس

ڈائی کاٹ پودوں کی اجناس تقریباً دس ہزار اور ان کی انواع دو لاکھ ہیں جبکہ مونو کاٹ پودوں کی اجناس تین ہزار اور انواع پچاس ہزار پائی جاتی ہیں۔[1] پھولدار پودوں کی اقسام، اجناس اور انواع کو درج ذیل جدول سے واضح کیا جاسکتا ہے:

Scientific Name	English Name	No. of Genera	No. Of species	Nutritional habit
1 (Dicotyledoneae)	Dicots	9500	200,000	Autotrophic
2 (Monocotyledoneae)	Monocots	3000	50,000	Autotrophic

Peter B. Kaufman لکھتا ہے:

> "There are two major groups of flowering plants-dicots (Dicotyledoeae) , having two seed leaves, and monocots (Monocotyledoneae) , having one seed leave."[2]

پھول دار پودوں کی دو اہم اقسام ڈائی کاٹ اور مونو کاٹ پودے ہیں۔ پھول اہم حصہ ہے، جن کے ذریعے یہ پودے تولید کا فعل سر انجام دیتے ہیں۔ اس لئے ان پودوں میں پھول تولید کا عضویہ کہلاتا ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں پھول کی تعریف کی گئی ہے:

> "A specialized reproductive structure in higher plants consisting of a stem or branch bearing modified leaves."[3]

---

[1] Peter B, Kaufman and J. Donald Lacroix, Plants, Peaple & Environment,P.10

[2] Ibid,p.28

[3] Rānī, Reetā, Dictionary of Biology, p.154

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھارت کی "ریتارانی" پھول کے مختلف حصے بیان کرتی ہیں:

"A typical flower bears the following parts: petals, stamens, and pistil, all borne on a receptacle."[1]

2۔ الجی (Algae)

الجی کنگڈم پلانٹی کی ایک اہم قسم ہے۔ الجی کی اقسام، اجناس وانواع کو درج ذیل جدول:

Scientific Name	Common Name	No. Of Genera	No. of Species	Nutritional Habit
1 (Rhodophyta)	Red Algae	1400	2500	Autotrophic
2 (Phaeophyta)	Brown Algae	190	1000	Autotrophic
3 (Chlorophyta)	Green Algae	400	6900	Autotrophic
4 (Charophyta)	Stoneworts	6	250	Autotrophic

ڈکشنری آف بیالوجی میں الجی کے خواص بیان کئے گئے ہیں:

"A large mixed group of simple plants that are largely found in marine or freshwater habitats, although some algae are terrestrial."[2]

الجی کے بارے میں انگریز ماہرِ نباتات اظہارِ خیال کرتے ہیں:

"The algae form the largest subdivision of aquatic plants in terms of number and total bio mass."[3]

جھیل، جوہڑ، سمندر وغیرہ الجی کا مسکن یا ایکو سسٹم کہلاتا ہے۔ ان میں کلوروفل ہونے کی وجہ سے یہ ضیائی تالیف کے ذریعے اپنی غذا خود تیار کرتے ہیں۔ کلے میڈو موناس، سپائرو جائرہ اور والو واکس اس کی عام مثالیں ہیں۔

---

[1] Ibid, p.154

[2] Rānī,Reetā,Dictionary of Biology, p.12

[3] James A. Weber,Plants and the Aquatic Environment,P.145

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ فنجائی (Fungi)

فنجائی پودوں کی اہم قسم ہے۔ یہ دھاگہ نما شکل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ بعض فنجائی ایسے بھی ہیں جن میں کلوروفل نہیں ہوتا اور وہ اپنی خوراک خود تیار کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ یہ اپنی ضرورت کی غذا اپنے ارد گرد پائے جانے والے ماحول سے حاصل کر لیتے ہیں۔ خمیر، رائی زوپس اور کھمبیاں فنجائی کی اقسام ہیں۔ رائی زوپس گیلی روٹی یا پھلوں پر اگ جاتی ہیں جبکہ چھتری نما کھمبی گوبر اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں پر پائی جاتی ہیں۔ فنجائی کی اقسام، انواع و اقسام کو درج ذیل جدول سے ظاہر کیا جاسکتا ہے:

Scientific Name	Common Name	No. of Genera	No. Of Species	Nutritional Habit
1 (Myxomycota(	Slime molds	63	450	Hetrotrophic
2 (Phycomycota(	Algal-like Funji	-	-	Hetrotrophic
3 (Ascomycota(	Sac Funji	3385	40.000	Hetrotrophic
4 (Basidiomycota(	Club Funji	-	-	Hetrotrophic
5	Lichens	-	15000	Hetrotrophic

4۔ برائفائٹس (آشنی پودے) (Bryophytes)

ان پودوں کے پتوں میں کلوروفل ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ پودے اپنی خوراک خود تیار کر سکتے ہیں اس لئے ان کو آٹوٹرافک پلانٹس کہا جاتا ہے۔ آشنی پودے خشکی اور پانی میں پائے جاتے ہیں۔ لیورورٹس، موسز اس کی اہم اقسام ہیں۔ یہ غیر پھولدار پودوں کی اقسام ہیں۔ ان میں سادہ تنا اور چھوٹے سائز کا تنا ہوتا ہے۔ ان کا تولیدی عمل سپورز کے ذریعے انجام پاتا ہے جن کا وجود کیپسولز کے اندر پایا جاتا ہے۔

ایک انگریز ماہر نباتات لکھتا ہے:

"Liverworts (Hepaticae), hornworts (Anthrocerotae), and mosses (Musci) are collectively called bryophytes. They are sometimes referred to as the "amphibian" of the Plantae. This is because they do

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

occupy an intermediate position between the aquatic algae and the dominant land plants, the Tracheophyta (vascular plants) ."[1]

ان کو پودوں کا ایمفیبیا کہا جاتا ہے۔ ان کا وجود خشکی اور پانی دونوں میں پایا جاتا ہے۔ موسز، لیور ورٹس وغیرہ ان کی مثالیں ہیں۔

یہ پودوں کی ایک قسم ہے جس کی تین ذیلی اقسام ہیں۔ اس کی اقسام، اجناس وانواع درج ذیل جدول سے واضح کیا جاسکتا ہے:

Scientific Name	English Name	No.of Genera	No. of Species	Nutritional Habit
1.Hepaticae	Liverworts	175	8500	Autotrophic
2.Anthocerotae	Hornworts	5	320	Autotrophic
3.Musci	Mosses	66o	14000	Autotrophic

5۔ نیکڈ سیڈ پلانٹس (Gymnosperms)

تخم عریاں پودوں کی ایک قسم کونی فرز (Conifers) ہے۔ سرو، چیڑھ، دیودار وغیرہ کونی فیر کی عام مثالیں ہیں۔ ان کے بیج کونز کی شکل میں ہوتے ہیں۔ ان کا تولید عمل انہی کونز یعنی بیجوں کی ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے۔

Peter B. Kaufman نیکڈ سیڈ پلانٹس (عریاں تخم پودے) کے متعلق لکھتا ہے:

"There are four groups of gymnosperms living today: the cycads (Cycadophyta) , the conifers (Coniferophyta) , the ginkgo (Ginkgophyta) , and the gnetes (Gnetophyta) .The cycads are a small tropical group of palm like plants.."[2]

تخم عریاں کے چار گروپس (Four groups of Gymnosperms)

[1] Peter B. Kaufman and J.Donald L., Plants, People & Environment,p.19-20

[2] Ibid,p.25-26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Scientific Name	English Name	No. Of Genera	No. Of Species	Nutritional Habit
1.Cycadophyta	Cycads	9	100	Autotrophic
2.Coniferophyta	Conifers	50	550	Autotrophic
3.Gynkgophyta	Ginkgo	1	1	Autotrophic
4.Gnetophyta	Gnetes	3	71	Autotrophic

6۔ فرنز(Ferns)

فرنز غیر پھولدار پودوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے پتے چھوٹی چھوٹی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کی تولید کا ذریعہ سپورز ہیں۔ جو ان کے پتوں کے نیچے پیدا ہوتے ہیں۔

Peter B Kaufman فرنز کے بارے میں لکھتا ہے:

> The ferns (Pteropsida) are a large assemblage of plants occurring as herbs, epiphytes, or small trees (in the tropics) . A few species are aquatic..[1]

Scientific Name	English Name	No. Of Genera	No. of Species	Nutritional Habit
Pteropsida	Ferns	260	9280	Autotrophic

بارآوری(Pollination)

قرآن مجید میں نباتات اور پودوں کے زمین سے اگنے کے عمل، نر و مادہ جوڑوں، ان کے بڑھنے، بڑا ہونے، پھول اور پھل نکالنے، ان کی ایک دوسرے سے مشابہت، اختلاف، ذائقہ، پھل کے پکنے، حتیٰ کہ بعض اہم پھلوں (کھجور، زیتون، انجیر، انگور وغیرہ) کی انسان کے لیے اہمیت واضح اور نمایاں ہے۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

---

[1] Peter B. Kaufman and J.Donald L., Plants, People & Environment,p.23-24

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ "[1]

"اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگائے۔"

سید طنطاوی رقمطراز ہیں:

"خلقه زوجين اثنين من كل نوع من أنواع الثمار"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انواع کے پھلوں اور پودوں اور پھلوں کے جوڑے بنائے ہیں۔

مسلم دنیا کے معروف سکالر ابو بکر لکھتے ہیں:

"The air also has other functions which may be less apparent to man but which God has created for definite purposes , as we have been aware of by Glorious Qur`an—such as the vital role of the winds in pollination."[3]

پودوں کی بارآوری کا عمل دو ذرائع سے پورا ہوتا ہے۔ 1۔ حیوانات کی ذریعے 2۔ ہواؤں کے ذریعے

پودوں کی بارآوری کا تذکرہ قرآن پاک میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

"وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ "[4]

"بارآور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں۔"

ہوائیں پودوں کے عمل بارآوری کا باعث ہیں۔ بارآوری کے لئے ہوائیں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ پودوں میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ جدید تحقیقات کے مطابق پودوں کے نر میں زرد رنگ کے ذرات ہوتے ہیں جسے پولن کہا جاتا ہے۔۔ اگر یہ ذرات یعنی پولن پودے کے مادہ تک نہ پہنچیں تو پودے پر بیج اور پھل نہیں

---

[1] لقمان، 31: 10

[2] طنطاوي، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 444/7

[3] Abūbakar Ahmad,Isɑ̄mic Principles for the Conservation of the Natural Environment,,p.79

[4] الحجر، 15:22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگ سکتے۔ بعض نر اور مادہ پھول قریب قریب ہوتے ہیں۔ جب ہوا یا کسی اور ذریعے سے شاخیں ہلتی ہیں تو پولن مادہ پھول پر گرتا ہے۔ اگر نر اور مادہ دور دور ہوں تو یہ کام ہوائیں کرتی ہیں۔ اسی لئے مذکورہ آیتِ قرآنی میں ہوا کو بارآور کہا گیا ہے۔[1]

حیاتِ انسانی میں نباتات کا کردار

نباتاتی وسائل نسلِ انسانی کی بقا کے لئے نہایت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ پودے اور درخت انسان کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں لیکن انسان پودوں اور درختوں کے بغیر کرہ ارض پر اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔ دنیا میں صرف پودے ہی اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نافع شے ہے جو سورج سے آنے والی شعاؤں میں موجود توانائی کو ایسی قسم میں تبدیل کرتے ہیں جس کو بعد میں دنیا کی ہر مخلوق بشمول پودے خود استعمال کر سکتے ہیں۔

مسلم سکالر ابو بکر احمد اپنے ایک تحقیقی مقالے میں نباتاتی وسائل کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

> "There is no denying the importance of plants and animals as living resources of enormous benefit, without which neither man nor other species could survive.. "[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ نباتات و حیوانات کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پودوں کے بغیر نہ تو انسان اور نہ ہی کرہ ارض پر پائی جانے والی دوسری انواع کی حیات وبقا برقرار رہ سکتی ہے۔

باغات (Gardens)

باغ اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جسے جمالیاتی ذوق کے مطابق انسانی ہاتھوں سے درخت یا پھول یا آرائشی

---

[1] اکبر علی خان، مولانا، قرآن اور جدید سائنس، ص، 59

[2] Abūbakar Ahmad Bakadar ,Isᾱmic Principles for the conservation of the natural environment ,p.80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پودے یا سبزہ اگا کر آراستہ اور مزین کیا گیا ہو۔ باغ شجری جس میں صرف درخت اگائیں جائیں۔ پھول باغ وہ باغ ہے جس میں صرف پھولوں کے پودے ہوں۔ باغ سبزی کاری یا باغ نباتات ترکاری کے باغ کو کہتے ہیں۔ باغ کی تصغیر باغچہ اور باغیچہ ہے۔ باغ کے لیے اردو، عربی اور فارسی میں بہت سے مترادفات ہیں، جو باغ کے پورے تصور یا اس کے کسی جز کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مثلاً چمن، چمن زار، گل زار، مرغزار، پھلواڑی، گلستان، بوستان، روضہ، جنت، فرعوس اور حدیقہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ "[1]

"اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا، پھر اس سے باغ اور فصل کے غلے۔"

"التفسیر الوسیط للقرآن لکریم" میں نباتاتی وسائل کی وضاحت:

ومعنى الآية: ونزلنا من السحاب ماء مباركا كثير الخيرات أنزلناه في جميع الأقاليم في أوقات مناسبة لمصالح العباد، فأنبتنا بهذا الماء المبارك بساتين كثيرة مشتملة على أطيب أنواع الثمار والفاكهة، وأنبتنا به حب الزرع الذي يحصد ويقطع ليستخرج منه حبه كالبر والشعير والذرة وغيرها[2]

چمن باغ کے اعلیٰ اور مرکزی حصے کو کہتے ہیں۔ جہاں بیٹھنے کا انتظام ہو، مسندیں لگائی جائیں اور ماحول میں روشیں قائم کر کے پھول اور آرائش پودے لگائے جائیں۔ چمن میں دراصل عمارت کا تصور بھی شامل ہے۔[3] جنت کا مادہ ج۔ن۔ن ہے۔ جس کے معنی ڈھانپنے کے ہیں اور جنت اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے درختوں نے اس کی زمین کو ڈھانپ رکھا ہو اور ان گنجان درختوں کو بھی جنت کہا جاتا ہے جو زمین کو چھپائے ہوئے ہیں۔ فردوس عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں باغ، بستان، سرسبز وادی۔ الزجاج کے مطابق فردوس وہ جگہ ہے جہاں وہ تمام چیزیں جمع ہوں جو بستانوں میں ہوتی ہیں، خاص انگوروں کے باغ کو

---

[1] ق،50:9

[2] التفسير الوسيط للقرآن الكريم، الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية1983، 1064/9

[3] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، جلد سوم طبع اول، ص۔949-950

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی فردوس کہا جاتا ہے۔ حدیقہ میوہ دار درختوں کی جگہ ہے بعض کے نزدیک حدیقہ وہ باغ شجر دار ہے، جس کے ارد گرد دیوار ہو خصوصاً انگور اور کھجور کے باغ کو حدیقہ کہتے ہیں، حدیقہ کے معنی کھیت کے بھی کیے گئے ہیں۔[1]

باغ زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں اور تہذیب انسانی میں انہیں ہمیشہ سے اہمیت حاصل رہی ہے۔ ظہورِ آدم کے ساتھ ہی باغ کا ذکر ملتا ہے۔ قدیم ترین باغوں کا ثبوت مصر و چین میں ملتا ہے۔ قدیم مصری باغوں کا ثبوت مصر کے قدیم آثار کے درودیوار کے نقوش میں موجود ہے۔ مشہور سیاح مارکوپولو 13 ویں صدی عیسوی میں چین کے دار لحکومت بیجنگ گیا تھا۔ وہاں اس نے قبلائی خان کی تفریح گاہیں بھی دیکھی تھیں۔ چین میں عام طور پر باغ قدرتی پیداوار ہیں۔ ان کا نقشہ چینی مصوری کے غوغوں میں ملتا ہے۔ یونان میں سکندر اعظم کے زمانے بھی باغوں کی خاصی ترقی نظر آتی ہے۔ اھلِ رومانے بھی یونانی باغوں کے نقشے پر باغوں کو ترقی دی۔[2]

ماحولEnvironment ()

غذا، صحت اور تندرستی کے نقطہ نظر سے درختوں کی اہمیت بہت واضح ہے۔ اشجار کی موجودگی سے ماحول کو تازہ اور صاف ستھری ہوا ملتی ہے، وہ ٹھنڈا اور فرحت بخش سایہ فراہم کرتے ہیں۔[3] جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ نباتات ماحول کی کثافت کو بھی کسی حد تک اپنے اندر جذب کر کے انسانوں کے لئے ہوا اور صاف کرنے اور تروتازہ کرنے میں نافع و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ درختوں اور پودوں کی جڑیں آس پاس کی مٹی کو کافی مضبوطی سے جکڑ کر رکھتی ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آندھی اور طوفان کے تھپیڑے زرخیز مٹی کی سطح کو اڑا کر نہیں لے جاتے اور مٹی کی زرخیزی برقرار رہتی ہے۔ درخت اور

---

[1] المرجع السابق، ص۔950

[2] المرجع السابق، ص950-951

[3] عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پودے موسم معتدل رکھنے میں معاون و مفید ثابت ہوتے ہیں۔[1] درختوں، پودوں اور سبزے میں وقت گزارنے کے ان گنت فوائد ہیں۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان سے غیر صحت مندانہ عادتوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جو اپنا وقت سبزے میں گزارتے ہیں وہ دوسروں کے مقابلے میں دماغی، ذہنی اور نفسیاتی امراض کے کم شکار ہوتے ہیں۔[2] سرسبز درختوں والے مقامات میں چہل قدمی سے نہ صرف دماغی صلاحیت بہتر ہوتی ہے بلکہ مزاج بھی اچھا رہتا ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق زیادہ وقت سرسبز مقامات پر گزارنے سے دماغی صلاحیت پر اور مزاج پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سرسبز کھیت دیکھنے سے انسان کی نظر پر مثبت اثر ہوتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ سرسبز پودوں کی طرف دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے اور انسانی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ آیات میں سبزہ اور نباتات کا تذکرہ ایک ساتھ آیا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا"[3]

"اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اگائی، پھر اس سے ہرے ہرے کھیت اور درخت پیدا کیے۔"

امام شافعیؒ کا قول:

" وَأَرْبَعَةٌ تُقَوِّي الْبَصَرَ: الْجُلُوسُ حِيَالَ الْكَعْبَةِ، وَالْكُحْلُ عند النوم، والنظر الى الحقزة، وَتَنْظِيفُ الْمَجْلِسِ"[4]

سبزہ (Greenry) کی طرف دیکھنا بصارت کے لئے فائدہ مند ہے۔ جدید تحقیقات میں سبزے کی یہ فائدہ

---

[1] پروفیسر عبدالعلی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، قرآن اور سائنس، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور، 2003ء، ص۔ 3

[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 23 جولائی 2019ء

[3] الانعام، 6:99

[4] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 312/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو چکا ہے۔

ماحولیاتی نظام(Ecosystem)

نباتات و جنگلات مختلف قسم کے جانوروں کے لئے ماحولیاتی نظام تشکیل دینے کا بہت بڑا قدرتی ذریعہ ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف سائنس کا مقالہ نگار بیان کرتا ہے:

"Plants are extremely important in Ecosystem as they are Autotrophs, upon which other organisms (Heterotrophs) all ultimately depend for food. Their role in the carbon cycle is crucial, and the present destruction of much of the world`s remaining forests could have catastrophic long-term consequences."[1]

ایک انگریز مصنف نباتات کی افادیت اسطرح بیان کرتا ہے:

"Over 50 percent of the energy fixed by photosynthesis is fixed by aquatic plants. They provide food either directly or indirectly for fish and shellfish that we use as food. Also, a number of species are used directly as food or for other products."[2]

مذکورہ عبارت کے تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ نباتات مختلف قسم کے جانوروں کے لئے رہائش اور ماحولیاتی نظام کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ انسان کا ماحولیاتی نظام پودوں کی موجودگی کے بغیر تشکیل نہیں پا سکتا کیونکہ انسان مختلف طریقوں سے پودوں سے فائدہ و نفع اٹھاتا ہے۔

آرائش وزیبائش(Decoration)

نباتات کا ایک مقصد زمین کی آرائش وزیبائش بھی ہے۔ درخت، پھول، کلیاں، پھل، پودے، سبزہ زمین

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.188

[2] Peter B. Kaufman,Plants, People and Environment, P.158

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا زیور اور حسن ہیں۔ پودوں کی افادیت کے پیش نظر قرآن مجید میں جان بجا پودوں کا تذکرہ موجود ہے۔ متعدد آیاتِ قرآنی میں نباتاتی وسائل کی اہمیت و افادیت کا بیان ہے۔

کتاب اللہ میں ہے:

" اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ"[1]

"آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں، خوب گھنی ہو گئی پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں۔"

نباتات کی سرسبز چادر سے زمین کا حسن و جمال دوبالا ہو جاتا ہے۔

مقاتل بن سلیمان بلخیؒ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر و توضیح بیان کرتے ہیں:

" يقول أنزل الماء من السماء فأنبت به ألوان الثمار لبني آدم وألوان النبات للبهائم حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا يعني حسنها وزينتها وَازَّيَّنَتْ بالنبات وحسنت"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے رنگ برنگے پھلوں کے پودے اور رنگ برنگے نباتات زمین میں اگنے سے زمین پر ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ زمین پر سبزہ اگنے کی وجہ سے زمین کی خوبصورتی، حسن، دلکشی اور دلفریبی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گھاس کے میدان "پمپاس" اور "پریری" کہلاتے ہیں۔

اس ضمن میں راج گردیپ لکھتا ہے:

> "Extensive grasslands in other parts of the world are the steppes of Asia and Europe , the savannas of Africa, the prairies of North America, and the pampas of South America."[3]

---

[1] یونس 10:24

[2] أبو الحسن مقاتل بن سليمان، تفسير مقاتل بن سليمان، دار إحياء التراث بيروت،1423 هـ، 235/2

[3] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنوبی ایشیا، یورپ، جنوبی امریکہ اور شمالی امریکہ کے وسیع گھاس کے میدان معروف و مشہور ہیں۔ گھاس کے وسیع و عریض میدان ان خطوں کی زینت کو دوبالا کر دیتی ہیں۔ امریکہ میں قبرستان بھی قابل دید ہیں، باغ کا گمان ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کی زندگی میں ہریالی اور سبزہ کی اہمیت اسقدر زیادہ ہے کہ زندگی تو درکنار بعد از احیات بھی سبزہ کی اہمیت ہے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس پر عذاب ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ اس قبر پر رکھ دی اور فرمایا کہ جب تک ان ٹہنیوں میں ہریالی رہے گی تب تک ان کا عذاب روک دیا جائے گا۔ لہٰذا واضح ہوا کہ کہ ہریالی اور سبزہ بعد از موت بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔

ایندھن (Fuel)

نباتات آگ جلانے اور خوراک کے حصول کا بڑا ذریعہ ہے۔ درختوں اور پودوں کی سوکھی لکڑی عمارات کی تعمیرات میں کام آتی ہے، ایندھن میں استعمال ہوتی ہے اور اس سے بہت سے فائدے اس سے اٹھائے جاتے ہیں۔[1] آگ کائنات کے چار بنیادی عناصر میں سے ایک ہے۔ آگ کے حصول کا بنیادی ذریعہ بھی نباتاتی وسائل ہیں۔ مادہ کا آکسیجن کے ساتھ مل حرارت، روشنی اور شعلہ پیدا کرنے کی صلاحیت کی دریافت آج سے چودہ صدیاں قبل معرضِ وجود میں نہیں آئی تھی۔ جدید سائنس یہ دریافت کر چکی ہے کہ جلنے کا عمل مواد میں آکسیجن اور کاربن کے امتزاج سے واقع ہوتا ہے۔ جبکہ جدید سائنس آکسیجن سبز درختوں اور پودوں سے وجود میں آتی ہے۔[2]

ارشاد نبوی ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدُ، فَخَلَقَ الجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ المَلاَئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الجِبَالِ. قَالُوا:

---

[1] عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔125

[2] ہلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمُ الحَدِيدُ، قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمُ النَّارُ"[1]

حضرت انس بن مالک نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتے کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا، عرض کیا عرض کیا لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ۔ آگ اسطرح طاقت ور ہے کہ یہ لوہے کو پگھلا دیتی ہے۔

پودے آکسیجن کی فراہمی کا باعث بنتے ہیں۔ کرہ ارض پر آکسیجن کی وجہ سے جانوروں اور انسانوں کی زندگی رواں دواں ہے۔ پودے ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے آکسیجن پیدا کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں، پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو ضیائی تالیف کے ذریعے آکسیجن میں تبدیل کر دیتے ہیں۔[2] آج سے چودہ صدیاں قبل پودوں، آکسیجن اور جلنے کے عمل کے تعلق کو قرآن کریم نہایت لطیف انداز میں واضح کر چکا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ "[3]

"وہی جس نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی اور تم اس سے اپنے چولہے روشن کرتے ہو۔"

ابو اللیث السمرقندیؒ لکھتے ہیں:

"كل شجرة يقدح منها النار إلا شجرة العناب"[1]

---

[1] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم الحديث، 3369

[2] نعمان طارق، تعلیمی انسائیکلوپیڈیا، نشریات اردو بازار لاہور، 2009ء ص۔28

[3] یٰسین، 36:80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر پودے اور درخت کی لکڑی سے آگ بھڑکتی ہے۔ صرف انگور کو اس آفاقی و قدرتی اصول سے استثنیٰ حاصل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ۔ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ "[2]

" کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو، اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے اس کو یاد دہانی کا ذریعہ اور حاجت مندوں کے لئے سامان زیست بنایا ہے۔"

فوسل فیولز (Fossil Fuels)

فوسل فیولز (پٹرولیم مصنوعات، قدرتی گیس، تیل، کوئلہ) کا ذریعہ بھی نباتات ہیں۔ جدید سائنس اس امر کی تصدیق کر چکی ہے جبکہ قرآن کریم نے فوسل فیولز (تیل، کوئلہ وغیرہ) کے بارے چودہ سو سال قبل پیش گوئی کر دی تھی۔ کرہ ارض کا اکثر و بیشتر حصہ ابتداء میں نباتات و جمادات اور جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ عظیم الشان نباتات کرہ ارض پر زندگی کا استعارہ تھے۔ یہ جنگلات و نباتات زیر زمین جا کر مخصوص کیمیائی عمل کے نتیجے میں فوسل فیولز کی صورت اختیار کر گئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۔ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى "[3]

"جس نے نباتات اگائیں، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

معروف تفسیر "فی ظلال القرآن" میں مذکورہ آیت کی وضاحت:

---

[1] أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، بحر العلوم، 133/3

[2] الواقعہ، 71: 56-73

[3] الاعلیٰ، 4:87-5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"والمرعى كل نبات. وما من نبات إلا وهو صالح لخلق من خلق الله. فهو هنا أشمل مما نعهده من مرعى أنعامنا. فالله خلق هذه الأرض وقدر فيها أقواتها لكل حي يدب فوق ظهرها أو يختبئ في جوفها، أو يطير في جوها. والمرعى يخرج في أول أمره خضرا، ثم يذوي فإذا هو غثاء، أميل إلى السواد فهو أحوى، وقد يصلح أن يكون طعاما وهو أخضر، ويصلح أن يكون طعاما وهو غثاء أحوى"[1]

مذکورہ بالا آیات کا عرق ریزی سے مطالعہ و تجزیہ پر ارضیات کا ماہر مجھ جائے گا کہ یہ فقرہ پٹرولیم کو بیان کر رہا ہے۔ یقیناً اہم بات یہ ہے کہ یہ علم قرآن مجید میں چودہ صدیاں قبل بیان کر دیا گیا تھا۔ کرہ ارض ابتداء میں نباتات، دیوہیکل درختوں، اونچے گھاس کے میدانوں اور جنگلوں پر مشتمل تھی۔ طویل پودے کرہ ارض پر زندگی کی نشانیوں میں سے تھے۔ بعد میں مخصوص کیمیائی عمل کی وجہ سے پٹرولیم کی صورت اختیار کر گئے۔[2]

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں فوسل فیولز:

"Fossil (a) Remains or traces of an organism that have been preserved in the Earth`s crust by natural processes .Fossils may be formed in a number of ways."[3]

مذکورہ بالا حقائق و شواہد ثابت کرتے ہیں کہ فوسل فیولز (پٹرولیم، کوئلہ وغیرہ) صدیوں نباتات پر قدرتی عمل کے ذریعے وجود میں آئے۔

کاغذ و ربڑ کی صنعت (Paper and Rubber Industry)

کاغذ دورِ جدید کی اہم مصنوعات میں سے ایک ہے۔ کاغذ مصنوعات کا انحصار بھی نباتاتی وسائل پر ہوتا

---

[1] سید قطب إبراهيم حسين الشاربي، في ظلال القرآن، دار الشروق - بيروت- القاهرة، 1412 ه، 3888/6

[2] ہلوک، نور باقی، ڈاکٹر، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔36

[3] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment ,p.83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کاغذ کی پیداوار کا سب سے پہلا کارخانہ چین میں 105 عیسوی میں لگایا گیا۔

Peter B. Kaufman لکھتا ہے:

"Paper manufacture had its inception in China in about A. D. 105.Since those earliest times , the uses of wood have increased astronomically. Wood technology has become a major industrial field, as witnessed by the extremely diverse uses made of wood today."[1]

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کاغذ و قرطاس جیسی اہم صنعت بھی پودوں کی دم قدم سے قائم ہے۔

دور جدید میں ربڑ ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ ربڑ کے پودے ملائشیا اور انڈونیشیا میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

ایک انگریز مصنف ربڑ جیسے اہم نباتاتی وسیلہ کے بارے میں لکھتا ہے:

"Rubber has been one of the most important materials derived from plants since the middle of the nineteenth century in 1839, the American, Charbs Goodyear, invented vulcanization , a process in which raw rubber is blended with sulfur to make it both strong and pliable over a range of temperatures.[2]

موجودہ ترقی یافتہ دور میں ٹرانسپورٹ کی تیز رفتاری کا سہرا ربڑ کے ٹائر و ٹیوب کے سر جاتا ہے۔ ربڑ کی مصنوعات کا خام مال نباتات سے ممکن الحصول ہوتا ہے۔

غذائیت (Nutrition)

بہت سے درختوں کے پھولوں اور پتوں میں انسانوں اور جانوروں کی غذا اور علاج ہے۔ ان میں وہ درخت

---

[1] Peter B. Kaufman, Plants, People & Environment,p.65

[2] The Plant world, Vol- V, World book, Inc. a Scott Fetzer company, Chicago, 1989, p.130

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہیں جو عمدہ اور نفیس پھل پیدا کرتے ہیں جو بہترین غذائیت کے حامل ہیں اور جن کا بدل انسان کے پاس نہیں ہے۔

Peter B. Kaufman نے کرہ ارض پر نباتاتی وسائل کی افادیت یوں بیان کرتا ہے:

"Their role in aquatic food chains is the foundation for all life on earth. They are primary producers, utilizing solar energy to make sugar. The life of land organisms is also dependent on algae. The oxygen balance in the atmosphere is largely maintained by these organisms as they grow."[1]

ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" وَفِي النَّبَاتِ قُوَّةُ حِسٍّ تُنَاسِبُهُ، وَلِهَذَا كَانَ غِذَاءُ النَّبَاتِ بِالْمَاءِ، فَمَا يُنْكَرُ أَنْ يَكُونَ لِلْحَيَوَانِ بِهِ نَوْعُ غِذَاءٍ"[2]

نباتات میں احساس اور حرکت کی اہلیت و صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لئے نباتات اپنی غذا پانی سے حاصل کرتے ہیں۔ اور کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ حیوانات کے لئے غذا ہیں۔

انگریز ماہرین نباتات "نباتاتی وسائل" کی افادیت بیان کرتے ہیں:

"The plant kingdom has provided people with food as cultivated and wild plants; drugs and medicines; wood for fuel, ships, railways and houses; plants for flowers and landscaping; fibers for rope and cloth; dyes for wool and fiber; feed for farm animals; substrate for beverages; fossil coal and gas; and a host of substances (such as latex, pectin, gums, resins, oils, and waxes) that make our lives comfortable and

[1] Peter B. Kaufman and J.Donald LaCroix, Plants, People & Environment,p.18

[2] محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، دار الهلال – بيروت، 167-168/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

spicy."[1]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ نباتات انسان اور حیوانات کی خوراک و پوشاک کا اہم ذریعہ ہیں۔

وٹامنز(Vitamins)

انسانی جسم کے نشوونما کے لئے درکار وٹامنز کی ضرورت مختلف قسم کے پھلوں سے پوری ہوتی ہے۔ پودے مختلف انواع واقسام کے پھلوں کا قدرتی ذریعہ ہیں۔ پھل انسان اور دیگر مخلوقات کی خوراک کا اہم ترین ذریعہ اور حصہ ہے کئی آیات واحادیث میں پھلوں کی فائدہ مندی کا ذکر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ "[2]

"اور وہی ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیے ہیں۔ اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں۔"

پھل پودوں کا اہم حصہ ہے کیونکہ اسی کے ذریعے پودوں کی بقا کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پھل کو انگلش میں فروٹ(Fruit) ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم پھل کی تعریف لکھتے ہیں:

"The ripened ovary; The seed bearing organ of plant"[3]

پھل کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

"Fruits are divided into two main groups depending on whether the ovary wall remains dry or becomes fleshy (succulent) .Succulent fruits

---

[1]Peter B. Kaufman, Economic Aplications of Plants,Plants, People & Environment,p.53

[2]الرعد،13:3

[3]Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.476

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

are generally dispersed by animals and dry fruits by wind, water, by some mechanical means."[1]

پھل اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت ہے۔ کچے پھلوں کا استعمال مضر صحت ہو سکتا ہے۔ حکیم حارث کا کہنا ہے:

" وَلَا تَأْكُلِ الْفَاكِهَةَ إِلَّا فِي نُضْجِهَا"[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ پھل اچھی طرح پک جانے کے بعد ہی استعمال کرنا چاہئے۔

بھارت کی ماہر حیاتیات پھل کی افادیت بیان کرتی ہیں:

"A structure consisting of one or more ripened ovaries, with or without seeds, and sometimes with accessory structures derived from other parts of the flowers, as an apple , bean pod, nut , berry , melon , grain. The fruit may retain the seeds and be dispersed whole (an indehiscent fruit) ,or it may (dehisce) to release the seeds (adehiscent fruit) ."[3]

مذکورہ بالا دلائل و براھین سے انسانی حیات کے لئے پھلوں کی افادیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

حدیث لٹریچر میں نباتات کا تذکرہ

گندم (Wheat)

گندم اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ عربی زبان میں اسے "حنطۃ" کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے (Wheat) کہا جاتا ہے۔ گندم کے آٹے سے بیکری کی بہت سی اشیا بنائی جاتی ہیں۔ گندم کی آٹے کی روٹی بھرپور غذائیت رکھتی ہے۔ گندم کی روٹی میں جو کی روٹی سے زیادہ توانائی و غذائیت ہوتی ہے۔ گندم کا مزاج گرم مرطوب خشک ہے۔ گندم کی روٹی ہضم ہونے میں دیر لگاتی ہے۔ گندم کے دانے پیسنے کے بعد آٹا چند دنوں کے بعد گوندھنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

---

[1] Rānī,Reetā, Dictionary of Biology ,p.156

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 311/1

[3] Reetā ,Rānī,Dictionary of Biology, p.156

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک انگریز ماہر نباتات گندم کی افادیت بیان کرتا ہے:

"Wheat, from which is made our "staff of life" bread, has long been of great importance and value in the nutrition of mankind."[1]

ابتداء میں گندم کا دانہ موجودہ دانے سے کئی گنا بڑا تھا۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان کیا جاتا ہے:

" عَنْ أَبِي قَذَمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ زِيَادٍ أَوِ ابْنِ زِيَادٍ، أُصِيبَ فِي بَعْضِ بُيُوتِ آلِ كِسْرَى صُرَّةٌ فِيهَا حِنْطَةٌ أَمْثَالُ النَّوَى، عَلَيْهَا مَكْتُوبٌ: هَذَا نَبْتُ زَمَانٍ كَانَ يُعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"[2]

مذکورہ بالا روایت کا لب لباب یہ ہے کہ کسریٰ کے خزانوں میں گندم کی ایک تھیلی پائی گئی جس میں گندم کے دانے کھجور کی گٹھلی کے برابر تھے اور اس گٹھلی کے اوپر لکھا تھا کہ یہ گندم اس وقت پیدا ہوتی تھی جب ہر طرف عدل و انصاف کا دور دورہ تھا۔ دورِ حاضر میں بد اعمالیوں کی بدولت نباتاتی و حیواناتی وسائل میں پہلے جیسی برکت نہیں رہی۔ نبی کریم ﷺ گندم کی روٹی پسند کرتے تھے۔

سنن ابی داؤد کی روایت میں آتا ہے:

"عن ابن عمر، قال: قال رسولُ الله - صلَّى الله عليه وسلم: ودِدْتُ أنَّ عندي خُبزةً بيضاءَ من بُرَّة سَمْراءَ مُلبَّقةً بسَمْن ولَبن"[3]

مذکورہ روایت کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گندم کی روٹی پسند تھی۔

امام ابن قیم گندم کی روٹی کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

"وَمِزَاجُ الْخُبْزِ مِنَ الْبُرِّ حَارٌّ فِي وَسَطِ الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَقَرِيبٌ مِنَ الِاعْتِدَالِ فِي الرُّطُوبَةِ وَالْيُبُوسَةِ، وَالْيُبْسُ يَغْلِبُ عَلَى مَا جَفَّفَتْهُ النَّارُ مِنْهُ، وَالرُّطُوبَةُ على مده"[1]

---

[1] Peter B. Kaufman , "Economic Applications of Plants",p.197

[2] أحمد بن مروان الدينوري، المجالسة وجواهر العلم، دار ابن حزم –بيروت، 1419ھ، رقم الحديث، 92

[3] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَاب الْأَطْعِمَة، بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ مِنَ الطَّعَامِ، رقم الحديث، 3818

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت سے نمایاں ہوتا ہے کہ گندم کی روٹی کا مزاج دوسرے درجے میں گرم ہوتا ہے جبکہ یہ مرطوب اور خشک مزاج رکھتی ہے، خشکی والا مزاج غالب ہوتا ہے کیونکہ آگ اس کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔

پیلو (Tooth Brush Tree)

پیلو ایک اہم درخت ہے۔ پیلو کے پھل کو عربی زبان میں کباث کہا جاتا ہے۔ پیلو کا درخت سعودی عرب میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پیلو کے درخت سے مسواک بنائے جاتے ہیں۔ پیلو کا مسواک کرنے سے معدے کی کئی قسم کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں۔ پیلو کا پھل معدے کو طاقت دیتا ہے اور ہاضمے کے لئے مفید ہے۔ کمر درد، بلغم اور دوسری کئی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ پیلو کے پھل کی اہمیت اسقدر زیادہ ہے کہ اس کا تذکرہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ (رض) سے روایت ہے:

"كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الكَبَاثَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقَالَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الغَنَمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا"[2]

مذکورہ بالا روایت کا لب لباب یہ ہے کہ ایک سفر میں رسول کریم ﷺ نے پیلو کا سیاہ رنگ کا پھل اکٹھے کرنے کی ترغیب دی کیونکہ وہ زیادہ لذیذ اور مزیدار ہوتا ہے۔ اطباء نے پیلو کے پھل کے طبی اثرات کا اپنی کتب میں تذکرہ کیا ہے۔

حکیم ابن رضوان نے پیلو کے پھل کی اہمیت بیان کی ہے:

" يُقَوِّي الْمَعِدَةَ، وَيُمْسِكُ الطَّبِيعَةَ"[1]

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 229/1

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الكَبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرُ الأَرَاكِ رقم الحديث، 5453

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیلو کا پھل معدہ کو مضبوط و طاقتور بناتا ہے اور اسے استعمال کرنے طبیعیت و مزاج پر خوشگوار اثر ہوتا ہے۔ پیلو کے درخت سے مسواک بنایا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ مسواک وہ ہے جو پیلو کے درخت سے تیار کیا جاتا ہے۔ پیلو کا مسواک کرنے سے دانت چمک اٹھتے ہیں اور منہ کی خوشبو پاکیزہ ہو جاتی ہے۔ معدہ کی کئی بیماریاں ختم ہوتی ہیں اور بھوک لگتی ہے۔

لیموں(Lemon)

اترج لیموں کی ایک قسم کو کہا جاتا ہے، اسے کھٹا بھی کہا جاتا ہے۔ لیموں عربیک میں اترج معروف ہے۔ اس کے استعمال کے فائدے ان گنت ہیں۔ اس پر نظر ڈالنے سے جسم کو فرحت محسوس ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے۔ اس کا گودا پھل کی حیثیت کہا جاتا ہے۔ اس کے بیج ہر قسم کے زہر کے تریاق کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسے منہ میں رکھا جائے تو منہ سے بدبو کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تازہ لیموں ماحول کو خوشگوار خوشبو سے بھر دیتا ہے۔ لیموں (اترج) کا تذکرہ حدیث مبارکہ میں بھی آتا ہے۔ رسولؐ کا فرمان ہے:

"عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ المُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ القُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ"[2]

مذکورہ بالا حدیث سے لیموں کی اہمیت و افادیت واضح ہوتی ہے۔ نباتاتی وسیلہ لیموں کی خوشبو فرحت بخش ہوتی ہے اور اس ذائقہ پاکیزہ و طیب ہوتا ہے۔ ابن سینا "القانون فی الطب" میں بیان کرتا ہے:

" وعصارة قشره ينفع من نهش الأفاعي شرباً وقشره ضماداً"[3]

ابن سینا کی مذکورہ بالا عبارت سے لیموں کی طبی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ یہ زہر کے لئے تریاق ہے۔ سانپ

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 277/1

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ، رقم الحديث، 5427

[3] الحسين بن عبد الله بن سينا، أبو علي، شرف الملك، القانون في الطب، المحقق: وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، 368/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ڈسنے پر اس کے چھلکے کا رس فائدہ مند ہے۔ اس کے رس کو ڈسنے والی جگہ باندھا جائے تو افاقہ ہوتا ہے۔ لیموں کے استعمال سے معدہ قوت پکڑتا ہے اور جگر کی گرمی ختم ہوتی ہے۔ کپڑوں پر سیاہی گر جائے تو اس کے لگانے سے سیاہی کے داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

چاول(Rice)

چاول کو عربی زبان میں "ارز" کہا جاتا ہے۔ بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش میں چاول کو بطور خوراک گندم کے بعد لوگوں میں مقبولیت حاصل ہے۔ اس کا مزاج خشک اور گرم ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چاول میں بھرپور غذائیت پائی جاتی ہے اور رنگ کو گورا کرتا ہے۔ بھارت اور پاکستان میں یہ فصل وسیع پیمانے پر اگائی جاتی ہے اور اسے دوسرے ممالک میں برآمد کیا جاتا ہے۔

امام ابن قیمؒ بیان کرتے ہیں:

" وَهُوَ أَغْذَى الْحُبُوبِ بَعْدَ الْحِنْطَةِ، وَأَحْمَدُهَا خَلْطًا، يَشُدُّ الْبَطْنَ شَدًّا يَسِيرًا، وَيُقَوِّي الْمَعِدَةَ، وَيُدَبِّغُهَا، وَيَمْكُثُ فِيهَا"[1]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چاول کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اس سے پیٹ قبض پیدا ہوتی ہے، تاہم معدے میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے معدے کو تقویت دیتا ہے۔ صاحب "القانون فی الطب" چاول کی اہمیت کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

" الأرزّ يغذو غذَاء صَالحا إِلَى اليبس مَا هُوَ فَإِذا طبخ بِاللَّبنِ ودهن اللوز غذى غذَاء أَكثر وأجود وَيسْقط تجفيفه وعقله وخصوصاً إِذا نقع لَيْلَة فِي مَاء النخالة وَهُوَ مِمَّا يبرد ببطء وَفِيه جلاء"[2]

مذکورہ عبارت سے چاول کی افادیت ثابت ہوتی ہے۔ چاول کو دودھ کے ساتھ ملا کر پکایا جائے تو یہ مزیدار اور لذیذ کھیر تیار ہوتی ہے جو خوش ذائقہ ہوتی ہے۔

تربوز(Watermelon)

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 214/1

[2] ابن سينا، أبو علي، شرف الملك، القانون في الطب، المحقق: وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، 380/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تربوز اہم نباتاتی وسیلہ ہے جسے عربی زبان میں بطیخ کہا جاتا ہے۔ تربوز کا مزاج سرد مرطوب ہوتا ہے۔ یہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ اسے استعمال کرنے سے بدن میں چمک پیدا ہوتی ہے۔ تربوز کا ذکر حدیث مبارکہ میں بھی آتا ہے۔

صحیح ابن حبان کی ایک روایت میں ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ"[1]

مذکورہ روایت سے تربوز کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے تربوز کو کھجور کے ساتھ استعمال کیا ہے کیونکہ تربوز کا مزاج سرد مرطوب اور کھجور کا مزاج گرم مرطوب ہوتا ہے۔ تربوز کو کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا مضر صحت ہوتا ہے اس لئے اسے کھانے کے بعد استعمال کرنے احتراز کرنا مناسب ہے۔

امام الرازی اپنی تالیف "الحاوی فی الطب" میں تربوز کی افادیت کا تذکرہ کرتے ہیں:

يان نفع من الورم الْحَار فِيهِ عِنَب الثَّعْلَب يدق مَعَ دهن ويضمد بِهِ اليافوخ فيرتفع الورم الْحَار فِي الدِّمَاغ وَكَذَلِكَ القرع والطحلب وَالْخِيَار"[2]

مذکورہ عبارت سے گرم مزاج رکھنے والے افراد کے لئے تربوز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

امام ابن قیمؒ طب نبوی میں تربوز کا درست استعمال بتاتے ہیں:

" إِنَّهُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَغْسِلُ البطن غسلا، ويذهب بالداء أصلا"[3]

مذکورہ بالا عبارت کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تربوز کھانے سے پہلے کھایا جائے تو کئی امراض کے خاتمہ سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے تربوز ہمیشہ کھانے سے پہلے ہی استعمال کرنا دانش مندی اور طبی اصولوں کے مطابق ہے۔

---

[1] محمد بن حبان بن أحمد بن حبان البُستي، صحيح ابن حبان، مؤسسة الرسالة – بيروت، 1414ھ، 52/12، رقم الحديث، 5247

[2] أبو بكر، محمد بن زكريا الرازي، الحاوي في الطب، دار احياء التراث العربي لبنان/ بيروت، 1422ھ، 138/1

[3] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 215/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبد الرحیم تربوز کی افادیت و استعمال بیان کرتے ہیں:

"The seeds are diuretic and are used as cooling medicine. The seed oil is used for cooking. Fruit is cooling, aphrodisiac, astringent and cures jaundice."[1]

تربوز (بطیخ) مین پروٹین، سٹرولین، وٹامن اے، وٹامن بی، وٹامن سی، فولاد، شوگر پایا جاتا ہے۔ تربوز کا استعمال مثانہ گردہ کی پتھری خارج کرتا ہے۔ پیٹ صاف کرتا ہے۔ نظام دوران خون کے لئے نافع ہے۔ اس کے استعمال سے بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔[2]

سفرجل (Quince)

سفرجل (بہی) سیب سے ملتا جلتا ایک نباتاتی وسیلہ ہے جس کا مربع بنایا جاتا ہے۔ سفرجل کا مزاج خشک سرد ہے اور اس کے ذائقے مختلف ہیں۔ سفرجل کا استعمال مثانہ کے لئے نافع و مفید ہے اسے استعمال کرنے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ یہ دل، جگر اور معدے کے لئے مفید و نافع ہے۔ اس کے پتوں اور ٹہنیوں سے سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ سفرجل کے استعمال سے سانس خوشبو دار اور سینہ سے بھوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی سفرجل کا ذکر ملتا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں یوں بیان کیا جاتا ہے:

"عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَبِيَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَقَالَ: دُونَكَهَا، يَا طَلْحَةُ، فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ"[3]

یہ پھل دل کو کھولتا ہے اور اسے مضبوط کرتا ہے۔ ثابت ہوا کہ سفرجل دل کے مریضوں کے لئے انتہائی مفید و نافع ہے۔ سفرجل انتہائی مفید و نافع نباتاتی وسائل میں سے ہے۔

امام ابن قیمؒ اس کے بیجوں کی اہمیت و افادیت یوں بیان کرتے ہیں:

---

[1] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.105

[2] درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم و ادب اردو بازار لاہور، ص۔30

[3] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ أَكْلِ التِّمَارِ، رقم الحد يث، 3369

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَحَبُّهُ يَنْفَعُ مِنْ خُشُونَةِ الْحَلْقِ، وَقَصَبَةِ الرِّئَةِ، وَكَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ، وَدُهْنُهُ يَمْنَعُ الْعَرَقَ، وَيُقَوِّي الْمَعِدَةَ، وَالْمُرَبَّى مِنْهُ يُقَوِّي الْمَعِدَةَ وَالْكَبِدَ، وَيَشُدُّ الْقَلْبَ، وَيُطَيِّبُ النَّفَسَ "[1]

سفر جل کے بیج گلے کی خشکی اور سختی کو دور کرتے ہیں اور پھیپھڑوں کی نالیاں کھلتی ہیں۔ اس کا استعمال بہت سی دوسری بیماریوں سے انسان کا دفاع کرتا ہے۔ اس کا تیل پسینہ روکتا ہے، دل کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کا مربہ معدے اور جگر کے لئے مفید ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے اور نفس کو پاکیزہ وطیب بناتا ہے۔ اطباء اسے جلدی امراض، سر درد، زکام، گردوں کی بیماری، بلڈ پریشر اور موٹاپا سے بچاؤ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

جو(Barley)

"جو" اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ اسے عربی میں "شعیر" کہلاتا ہے۔ یہ نشاستہ، چکنائی، گلوٹین اور پانی کا مرکب ہے۔ گرم گرم دلیا مریض کو بار بار دینے سے قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو کا دلیا دودھ میں پکایا جاتا ہے۔ یہ جسمانی کمزوری، کھانسی، حلق کی سوزش اور معدہ کی اصلاح کے لیے مفید ہے۔ جو کے دلیے کا ثبوت احادیث نبویہؐ سے بھی ملتا ہے۔ دل کے لئے انتہائی مفید و نافع ہے۔ بیماری اور کمزوری میں جو کا استعمال فائدہ مند ہے۔ دل کے غم وفکر سے نجات ملتی ہے اور دل کا بوجھ اتر جاتا ہے۔

ابن سینا لکھتے ہیں:

"وَاعْلَم أَن مَاء الشّعير بِالتَّمْرِ الْهِنْدِيّ نَافِع من غثيانات الْأَمْرَاض"[2]

مسند احمد کی روایت ہے:

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 242/1

[2] ابن سینا، القانون فی الطب، 471/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ، أَمَرَ بِالْحَسَاءِ، فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ، فَحَسَوْا مِنْهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّهُ، يَعْنِي:، لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ، كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا "[1]

بالا روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آپ کے خاندان کا کوئی شخص بخار کی وجہ سے کمزور ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کے لئے جو (شعیر) کا دلیا بنانے کا حکم دیتے۔ یہ غمگین دلوں کو مضبوط کرتا ہے اور مریض دل کو ایسے صاف کرتا

ہے جیسے پانی سے چہرہ صاف ہوتا ہے۔

چقندر (Beetroot)

چقندر اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ چقندر کا قولنج اور دوسری کئی بیماریوں کی میں مفید ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں چقندر کا تذکرہ:

"عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَلِيٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَلِيُّ، إِنَّكَ نَاقِهٌ" قَالَتْ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مِنْ هَذَا فَأَصِبْ، فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ"[2]

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ ہے کہ ام منذر بنت قیس الانصاریہ (رض) بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور ان کے ساتھ حضرت علی المرتضی (رض) بھی تھے۔ ان کے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، آپ ﷺ نے کھانے شروع کر دیئے تو حضرت علی (رض) نے بھی آپ ﷺ کا ساتھ دینا شروع کر دیا، آپ ﷺ نے انہیں زیادہ کھانے منع کر دیا اور تم میں بیماری کی وجہ سے کمزوری ہے۔ حضرت ام منذر (رض) کا کہنا ہے کہ میں ان کے لئے چقندروں اور جو

---

[1] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، المسند، مؤسسة الرسالة، 1421 هـ، رقم الحديث، 24025

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ الْحِمْيَةِ، رقم الحد يث، 3442

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بنا ہوا کھانا لے کر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ کھاؤ، یہ تمہارے لئے زیادہ مفید ہے۔ چقندر کا استعمال اعتدال و میانہ روی سے کرنا چاہئے کیونکہ چقندر کا ضرورت سے زیادہ استعمال نقصان دہ اور مضر صحت ہے۔ اس کا زیادہ استعمال معدے میں قبض پیدا کرتا ہے اور اس پیٹ پھول جاتا ہے۔

صاحب "الحاوی فی الطب" چقندر کی افادیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

" وَيجب أَن يسلق سلقاً جيدا قبل ذَلِك وَإِلَّا حرك الْبَطن"[1]

مذکورہ بالا عبارت ثابت کرتی ہے کہ چقندر کے استعمال سے پیٹ میں حرارت اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔

ابن سینا لکھتا ہے:

" وَمَعَ السلق المسمّى بالأسود لشدَّة خضرته أَو مَعَ ورد أَو شَيْء من القوابض بعد أَن يسلق سلقاً جيدا قبل ذَلِك وَإِلَّا حرك الْبَطن"[2]

مذکورہ بالا عبارت سے چقندر کی اہمیت و افادیت عیاں ہوتی ہے۔ چقندر کا استعمال پیٹ میں قبض کرتا ہے۔ کالے رنگ کا چقندر مضر صحت ہوتا ہے۔ لہٰذا سیاہ رنگ کے چقندر کے استعمال سے اجتناب و احتراز ہی کرنا مناسب ہے۔

مہندی (Henna)

مہندی ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ مہندی کو عربی زبان میں حناء کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے (Henna) کہتے ہیں۔

مہندی ہاتھ اور بال رنگنے میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے بال سرخ اور حسین ہو جاتے ہیں۔ چیچک اور پھوڑوں میں اس کا استعمال مفید و نافع ہے۔ آگ سے جلے پر اور ہر زخم پر مہندی کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اسے لگانے سے اعصاب کی تحریک ملتی ہے۔ چیچک کے مریض کے پیروں پر مسلسل

---

[1] أبو بكر، محمد بن زكريا الرازي، الحاوي في الطب، دار احياء التراث العربي - بيروت، 1422ھ، 270/6

[2] الحسين بن عبد الله بن سينا، أبو علي، شرف الملك، القانون في الطب، المحقق: وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، 619/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہندی لگانے سے بینائی ٹھیک رہتی ہے۔

محبوبِ خدا ﷺ کا فرمان ہے:

" عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُهُ قَرْحَةٌ، وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهَا حِنَّاءَ"[1]

مہندی کے پھول کو عربی زبان میں فاغیہ کہا جاتا ہے۔ مہندی کا پھول پاکیزہ خوشبو دیتا ہے۔ مہندی کے پھول فالج جیسی جان لیوا بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کا تیل پٹھوں کی سختی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

امام ابن قیمؒ مہندی کے پھول کے خواص بیان کرتے ہیں:

"وَهِيَ مُعْتَدِلَةٌ فِي الْحَرِّ وَالْيُبْسِ، فِيهَا بَعْضُ الْقَبْضِ، وَإِذَا وُضِعَتْ بَيْنَ طَيِّ ثِيَابِ الصُّوفِ حَفِظَتْهَا مِنَ السُّوسِ، وَتَدْخُلُ فِي مَرَاهِمِ الْفَالِجِ وَالتَّمَدُّدِ، وَدُهْنُهَا يُحَلِّلُ الْأَعْضَاءَ، وَيُلَيِّنُ الْعَصَبَ"[2]

درج بالا عبارت کے مطابق مہندی کے پھول کا مزاج گرم اور خشک ہے لیکن معتدل ہے، اس کا استعمال قبض پیدا کرتا ہے، اونی کپڑوں میں رکھنے سے انہیں کیڑا نہیں لگتا۔ جبکہ اس کا تیل بدن کے اعضاء کو کھولتا ہے اور پٹھوں کو نرم کرتا ہے۔

اجوائن (Celery)

اجوائن اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ اجوائن کا مزاج گرم اور خشک ہے۔ اسے عربی زبان میں کرفس کہا جاتا ہے۔ یہ تلی اور جگر کے لئے مفید ہے۔ اس کا سبز پتے جگر اور معدہ کے لئے نافع ہیں۔ اس کے استعمال سے پیشاب اور حیض کھل کر آتا ہے، جسم سے پتھریاں ٹوٹ کر خارج ہوتی ہیں۔

اجوائن کے بارے میں درج ذیل روایت بیان کی جاتی ہے:

---

[1] سليمان بن أحمد، أبو القاسم الطبراني، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، 1415 هـ، رقم الحديث، 756

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 264/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" ومنْ أَكَلَ الْكَرَفْسَ باتَ ونَكْهَتُهُ طَيِّبَةٌ وَبَاتَ آمِنًا مِنْ وَجَعِ الْأَضْرَاسِ وَالْأَسْنَانِ"[1]

مذکورہ روایت سے خلاصہ یہ ہے کہ اجوائن کھانے سے منہ کی بو پاکیزہ ہو جاتی ہے اور دانتوں اور داڑھوں کا درد نہیں ہوتا۔

سائنسدان محمد بن ذکریا الرازی لکھتے ہیں:

"وَهِي بزر كرفس مر زنجبيل أفيون من كل وَاحِد دِرْهَمَانِ بزر الشبث دِرْهَم أفسنتين أَرْبَعَة دَار صيني سِتَّة يقرص مِثْقَال ويسقى بِمَاء بَارِد فِي الهيضة والقيء"[2]

ڈاکٹر عبد الرحیم لکھتے ہیں:

" The seeds are useful for indigestion, flatulence, colic, cholera, diarrhea and hysteria. The water distilled from the seeds checks vomiting and is an excellent carminative and cures spasmodic disorders, colic and flatulent dysentery."[3]

مذکورہ بالا عبارت سے اجوائن کی طبی افادیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اجوائن مختلف بیماریوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

کستوری (Musk)

کستوری عربیک میں المسک کہلاتی ہے۔ یہ پاکیزہ ترین خوشبو ہے۔ اسے سونگھنے سے سرد مزاج لوگوں کو نفع ہوتا ہے۔ یہ انسان کے لئے سب سے زیادہ فرحت افزاء خوشبو ہے۔ اسے استعمال کرنے انسان کی روح تازہ اور پر مسرت ہو جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے کستوری کی خوشبو کو پسند کرتے تھے۔

صحیح مسلم کی رویت میں ہے:

---

[1] أبو الحسين المبارك الطيوري، الطيوريات، مكتبة أضواء السلف، الرياض، 1425 هـ، 1226/3

[2] أبو بكر، محمد بن زكريا الرازي، الحاوي في الطب، 252/2

[3] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.309

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا، وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ"[1]

مذکورہ روایت کی تفہیم سے کستوری کی خوشبو سب سے پاکیزہ خوشبو ثابت ہوتی ہے۔

صحیح بخاری کی روایت میں ہے:

" عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ"[2]

حضرت عائشہ (رض) احرام باندھنے سے پہلے عید الاضحیٰ کے دن اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے سردار الانبیاءؐ کو خوشبو لگاتی تھیں جس میں کستوری بھی تھی۔

میتھی (Fenugreek)

میتھی ایک معروف نباتاتی وسیلہ ہے۔ عربی میں حلبۃ اور انگریزی میں اسے (Fenugreek) کہا جاتا ہے۔ اس کے تازہ نرم پتوں کی ترکاری کھانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے پتے اور بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ یہ پسینہ اور پیشاب کو بدبو کو دور کرتی ہے۔ یہ قولنج کی بیماری میں مفید و نافع ہے۔

میتھی کے متعلق امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی روایت ہے:

" عَن معاذ بن جبل، قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم: لو تعلم أمتي ما لها في الحلبة لاشتروها ولو بوزنها ذهبا."[3]

میتھی (حلبۃ) کی افادیت و نافعیت اسقدر زیادہ ہے کہ سونے جیسی قیمتی دھات سے تشبیہ دی گئی ہے۔

کاسنی (Endive)

---

[1] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كتاب الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا، بابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ، رقم الحديث، 2252

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ اللِّبَاسِ، بابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِرقم الحديث، 5923

[3] أبو نعيم الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 650

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاسنی ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ عربی زبان میں اسے ھندباء کہا جاتا ہے۔ کاسنی طبی فوائد سے مالا مال نباتاتی وسیلہ ہے۔ کاسنی کے پتوں کا بچھو کے کاٹنے کی جگہ پر لگایا جائے تو درد جاتا رہے گا۔ کاسنی مزاج درست کرتی ہے اور گرمی میں ٹھنڈک پہنچاتی ہے اور آنتوں کی جلن دور کرتی ہے۔ اس کا استعمال معدہ کے لئے نافع ہے۔[1]

امام طبرانیؒ کاسنی کے بارے میں ایک حدیث بیان کرتے ہیں:

" مَا مِنْ وَرَقَةٍ مِنْ وَرَقِ الْهِنْدِبَاءِ إِلَّا وَعَلَيْهَا قَطْرَةٌ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ"[2]

روایت بالا کا مفہوم یہ ہے کہ کاسنی کے پودے کے ہر پتے پر جنت سے قطرے گرتے ہیں۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کاسنی کی اہمیت میں درج ذیل روایت نقل کرتے ہیں:

" عَن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كلوا من الهندباء ولا تنفضوه فإنه ليس يوم من الأيام إلا وقطرات من الجنة تقطر عليه."[3]

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ کاسنی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق کاسنی کو استعمال کرنا چاہئے کیونکہ کوئی ایسا دن نہیں ہوتا کہ اس پر جنت سے قطرے نہ گرتے ہوں۔

" وَمَنْ أَكَلَ الْهِنْدِبَاءَ بَاتَ وَلَمْ يُحِكْ فِيهِ سمٌّ وَلا سِحْرٌ، وَلَمْ يَقْرَبْهُ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِ حَيَّةٍ وَلاَ عَقْرَبٍ"[4]

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ کاسنی کھا کر سونے سے زہر اور جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ کاسنی سرد مرطوب مزاج رکھتی ہے۔ معدے، تلی، جگر کے لئے انتہائی مفید ہے۔ یرقان اور آنکھوں کی سوزش اور دوسری کئی امراض میں اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔

---

[1] درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم وادب لاہور اردو بازار لاہور، ص۔42

[2] سليمان بن أحمد، أبو القاسم الطبراني، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، رقم الحديث، 2892

[3] أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، الطب النبوي، ، رقم الحديث، 676

[4] أبو الحسين المبارك بن عبد الجبار الصيرفي الطيوري، الطيوريات، مكتبة أضواء السلف، الرياض، 1425 هـ، رقم الحديث، 1150

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتم (Indiho Leaves)

کتم (**بال سیاہ رنگنے والا پودا**) وادیوں میں اگنے والا اہم پودا ہے۔ اس کے پتے زیتون کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں جو ایک دوسرے پر چڑھے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل کالی مرچ کے مساوی ہوتا ہے۔ کتم بالوں کو سیاہ رنگنے والا پودا ہے۔ کتم کا ذکر احادیث میں بھی آتا ہے۔

سنن ابو داؤد میں حدیث مبارکہ ہے:

" عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ، وَالْكَتَمُ "[1]

مذکورہ بالا حدیث کے مطابق کتم اور مہندی بڑھاپے کو بدلنے والی سب سے اچھی چیزیں ہیں۔

کتم کے بارے میں صحیح مسلم کی روایت ہے:

" عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّاقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ "[2]

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے حضرت ابو بکر (رض) اور حضرت عمر (رض) کتم اور مہندی سے اپنے بالوں کو رنگا کرتے تھے۔

لبان (Benzoan)

لبان صنوبر کے درخت کے گوند کو کہا جاتا ہے۔ لبان گرم اور خشک مزاج رکھتا ہے۔ معدے کی درد، زبان کی لکنت، نظر کی کمزوری، بلغم، پھنسیوں اور پھوڑوں کے خاتمے میں لبان کا استعمال مفید و نافع ہے۔

کئی احادیث مبارکہ میں لبان کا ذکر آیا ہے۔

امام نعیم اصفہانیؒ لبان کے بارے میں درج ذیل حدیث نقل کرتے ہیں:

---

[1] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتَاب التَّرَجُّلِ، ابٌ فِي الْخِضَابِ، رقم الحديث، 4205

[2] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب الْفَضَائِلِ، بَابُ شَيْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث، 2341

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" عَن أنس بن مالك أن رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم قال: بخروا بيوتكم باللبان والصعتر"[1]

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی بیان کردہ مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں میں لبان اور پودینے سے دھونی دینی چاہیے۔

محمد بن احمد بن مروان المالکیؒ لبان کی اہمیت وافادیت میں درج روایت لاتے ہیں:

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خُذْ مِثْقَالَ لُبَانٍ وَمِثْقَالا مِنْ سُكَّرٍ فَاشْرَبْهُمَا عَلَى الرِّيقِ، فَإِنَّهُمَا جَيِّدَانِ لِلْبَوْلِ وَالنِّسْيَانِ"[2]

حضرت ابن عباس (رض) کی بیان کردہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کے مطابق صبح سویرے ناشتے میں شکر کے ساتھ لبان کا استعمال کرنے سے پیشاب کی بیماری اور نسیان یعنی بھولنے کی بیماری میں افادہ ہوتا ہے۔

کلونجی (Black Cumin)

کلونجی انتہائی مفید نباتاتی وسیلہ ہے۔ اسے عربی زبان میں الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ کہا جاتا ہے۔ کلونجی کی افادیت کے حوالے سے عبداللہ بن عمر باموسیٰ کی "الحبتہ السوداء فی الحدیث النبوی والطب الحدیث" ایک لائق مطالعہ تالیف ہے، جو 1425ھ میں مدینہ منورہ سے شائع ہوئی۔

رسول کریم ﷺ نے کلونجی کی افادیت کے پیش نظر صحابہ کرام (رض) کو اسے استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

---

[1] أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 626

[2] أبو بكر أحمد بن مروان الدينوري، المجالسة وجواهر العلم، دار ابن حزم ،بيروت ، 1419ھ، رقم الحديث، 2236

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" فِي الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ"[1]

بے شک کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کا علاج ہے۔ کلونجی خشک اور گرم مزاج رکھتی ہے۔ بلغمی مزاج والے افراد کے لئے انتہائی مفید ہے۔ کلونجی شہد کے ساتھ ملا کر گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے گردے اور مثانے کی پتھریوں کو توڑ دیتی ہے۔

عرب سکالر عبداللہ بن عمر باموسیٰ کلونجی کی طبی افادیت بیان کرتے ہیں:

"قدرة هذا النبات على التأثير في أجهزة مختلفة في الجسم الطبيعي وحمايته من الأضرار والأمراض وفي الوقت نفسه يظهر جلياً القدرة العالية للحبة السوداء على علاج عدد كبير ومتنوع من الأمراض"[2]

ڈاکٹر عبدالرحیم لکھتے ہیں:،

> "The annual erect herb bears black triangular seeds which contain yellowish volatile oil, fixed oil, essential oil, albumen, sugar, mucilage, metabrin, toxic glucoside and Arabic acid.."[3]

مذکورہ بالا حقائق و شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ کلونجی طبی اعتبار سے ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے جو اہم اجزاء کا قدرتی مرکب ہے۔

عود ہندی (Eagle Wood)

عود ہندی ایک اہم قدرتی نباتاتی وسیلہ ہے۔ عربی زبان میں اسے العود الھندی کہا جاتا ہے۔ عود ہندی کی دو اقسام ہیں۔ ایک دوائیوں میں استعمال کی جاتی ہے جسے قسط کہا جاتا ہے جبکہ دوسری قسم کا تعلق خوشبو سے ہے جو "اگر" کہلاتی ہے۔ اسی لکڑی سے اگر بتیاں بنائی جاتی ہیں۔ عود ہندی میں سب سے عمدہ لکڑی سیاہ یا نیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ عود کی لکڑی کو اگر کی لکڑی بھی کہا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ عود ہندوستان

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الطِّبِّ، بَابُ الحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، رقم الحديث، 5688

[2] عبد الله بن عمر با موسى، الحبة السوداء في الحديث النبوي والطب الحديث، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة، 1425هـ، 24/1

[3] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.227

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پائے جانے والے "اگر درخت" سے حاصل کیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت میں آتا ہے:

" عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ، غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ، يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "[1]

روایت بالا سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ عود یعنی اگر بتی کی دھونی دیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ کافور بھی شامل کر لیا کرتے تھے۔

امام ابن قیمؒ عود ہندی کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

"وَهُوَ حَارٌّ يَابِسٌ فِي الثَّالِثَةِ، يَفْتَحُ السُّدَدَ، وَيَكْسِرُ الرِّيَاحَ، وَيَذْهَبُ بِفَضْلِ الرُّطُوبَةِ، وَيُقَوِّي الْأَحْشَاءَ وَالْقَلْبَ وَيُفْرِحُهُ، وَيَنْفَعُ الدِّمَاغَ، وَيُقَوِّي الْحَوَاسَّ، وَيَحْبِسُ الْبَطْنَ، وَيَنْفَعُ مِنْ سَلَسِ الْبَوْلِ الْحَادِثِ عَنْ بَرْدِ الْمَثَانَةِ""[2]

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ عود ہندی کا مزاج تیسرے درجے میں گرم اور خشک ہے۔ یہ انتڑیوں، دل، دماغ، حواس، پیٹ، مثانے اور پیشاب کی تکلیف میں مفید و نافع ہے۔

ہلدی (Flamirgia Grahammana)

ہلدی ایک نباتاتی پودا ہے جو اکثر و بیشتر عرب اور یمن کی سرزمین میں پایا جاتا ہے۔ ہلدی کو عربی زبان میں ورس کہا جاتا ہے۔ ورس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا ذکر کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔

مستدرک حاکم کی روایت ہے:

---

[1] امام مسلم، صحيح مسلم، كتاب الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا، بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ، رقم الحديث، 2254

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 260/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: يُلَدُّ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ"[1]

مذکورہ بالا روایت سے واضح ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ذات الجنب یعنی پہلو والے پھوڑے کے علاج کے لئے زیتون کے تیل اور ہلدی کے استعمال کی تعریف کیا کرتے تھے۔ خواتین اپنے چہروں پر سرخ دھبے دور کرنے کے لئے ہلدی لگاتی ہیں۔ ہلدی کو چہرے کے دھبوں، خارش، پھنسیوں پر لگایا جائے تو یہ ان کے تدارک کے لئے مفید و نافع ہے۔ ہلدی گرم اور خشک مزاج رکھتی ہے۔ ہلدی اور عود ہندی کے طبی فوائد تقریباً یکساں و مساوی ہیں۔

قرآن میں نباتات کا تذکرہ

1- کھجور (Date Palm)

1-Botanical Name	Phoenix dactylifera	4-Division	Magnololiophyta
2-English Name	Date Palm	5-Class	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	6-Family	Arecaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ"[2]

"ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس کے اندر چشمے پھوڑ نکالے۔"

کھجور کے درخت کی عمر 150 سال ہوتی ہے۔ محکمہ زراعت کے مطابق کھجور کی کاشت کا رقبہ 90 ہزار ہیکٹر ہو گیا ہے۔ پنجاب میں کھجور کی کاشت سے 570 سے 630 ہزار ٹن تک سالانہ پیداوار حاصل کی جاتی ہے، جبکہ اس کی اوسط پیداوار فی پودا اڑھائی سے تین من تک ہوتی ہے، کھجور کے درختوں میں سیم

---

[1] أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية – بيروت، 1411ھ، كِتَابُ الطِّبِّ، رقم الحديث، 8240

[2] یٰسٓ، 36:34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و تھور برداشت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ چھور معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے۔ سرد مزاج لوگوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے بدن میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جریان کی روک تھام میں کردار ادا کرتی ہے۔ اسے کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

امام ابن قیمؒ کھجور کے طبی فوائد بیان کرتے ہیں:

"وَهُوَ مُقَوٍّ لِلْكَبِدِ، مُلَيِّنٌ لِلطَّبْعِ، يَزِيدُ فِي الْبَاهِ- - - وَهُوَ مِنْ أَكْثَرِ الثِّمَارِ تَغْذِيَةً لِلْبَدَنِ- - - وَهُوَ فَاكِهَةٌ وَغِذَاءٌ، وَدَوَاءٌ وَشَرَابٌ وحلوى"[1]

مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کو قوت دیتی ہے، طبیعت میں نرمی پیدا کرتی ہے، مردانہ قوت میں اضافہ کرتی ہے۔ بدن کے لئے دوسرے پھلوں سے زیادہ غذائیت سے بھرپور پھل ہے۔ کھجور پھل بھی ہے، غذا بھی ہے، دوا بھی ہے، میٹھا مشروب ہے، میٹھی خوراک بھی ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

"إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً، تَكُونُ مِثْلَ المُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ"[2]

بے شک درختوں میں ایک درخت ہے جو مسلمان شخص کی مانند ہوتا ہے اور یہ کھجور کا درخت ہے۔

کھجور استعمال کرنے سے سحر یعنی جادو اور زہر کا اثر نہیں ہوتا۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

"مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ"[3]

ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس دن بھر زہر اور جادو کا اثر نہیں ہو گا۔

جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہاں بھوک و افلاس ڈیرے ڈال لیتی ہے۔

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 218/1

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلِ، رقم الحديث، 5448

[3] المرجع السابق، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ العَجْوَةِ، رقم الحديث، 5445

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ نبویؐ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ"[1]

جس گھر میں کھجوریں موجود نہیں ہیں تو اس میں رہنے والے بھوک وافلاس سے دوچار ہیں۔

امام ابن قیمؒ کھجور کے شگوفے کے فوائد کا تذکرہ کرتے ہیں:

"طَلْعُ النَّخْلِ يَنْفَعُ مِنَ الْبَاهِ، وَيَزِيدُ فِي الْمُبَاضَعَةِ، ـ ـ ـ ، وَهُوَ فِي الْبُرُودَةِ وَالْيُبُوسَةِ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، يُقَوِّي الْمَعِدَةَ وَيُجَفِّفُهَا، وَيُسَكِّنُ ثَائِرَةَ الدَّمِ مَعَ غِلْظَةٍ وَبُطْءِ هَضْمٍ."[2]

مذکورہ عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ کھجور کے شگوفے سے مردانہ قوت میں اضافہ کے لئے کا آمد نباتاتی وسیلہ ہے۔ یہ معدہ کو مضبوط کرتا ہے، بلڈ پریشر پر سکون کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم کھجور کے طبی فوائد بیان کرتے ہیں:

"It is useful for urinogenital disorders. The fruit is a tonic and aphrodisiac. It is also good for sore throat, cough, asthma, chest complaints, fevers, gonorrhea, dysentery and liver complaints."[3]

کھجور غذائیت سے بھرپور پھل ہوتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹ اور فائبر کی مقدار تازہ کھجور میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ جبکہ چکنائی سب سے کم مقدار میں پائی جاتی ہے۔

2-پیاز(Onion)

1-Botanical Name	Allium cepa Linn	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Onion	**5-Class**	Lilopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Liliaceae

[1] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَاب الْأَطْعِمَةِ، بَابٌ فِي التَّمْرِ، رقم الحديث، 3831

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 256/1

[3] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants ,p.245

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ الٰہی ہے:

"وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا "[1]

"یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ "اے موسیٰ علیہ السلام، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کریں۔"

پیاز کو عربی زبان میں "البصل" کہا جاتا ہے۔ پیاز ایک خوش ذائقہ اور مفید غذا ہے۔ پیاز ایک مقبول عام سبزی ہے۔ موٹاپا دور کرنے اور بدن کا ڈھیلا پن نرمی اور پھلاوٹ زائل کرنے کی یہ سستی غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ مزاج اس کا گرم ہے اور اپنے اندر شامل ایک لطیف اڑنے والے جوہر کی وجہ سے یہ جس جگہ بھی لگا دیا جائے وہاں کچھ دیر کے بعد ہلکی سی خراش اور خون میں سے پانی جدا کر کے جلن اور خراش بھی پیدا کرتا ہے۔ معدہ اسے دو گھنٹوں میں ہضم کر لیتا ہے۔ قدرت الٰہی نے اس مفید سبزی میں پانی، نشاستہ، لحمیات، معدنی نمک، فولاد، فاسفورس، سوڈیم جیسے اہم اجزاء شامل کر دیئے ہیں۔[2]

مسند احمد کی روایت ہے:

" إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ "[3]

آپؐ کے آخری کھانے کا ایک حصہ پیاز پر مشتمل تھا۔ پیاز سے مسام کھلتے ہیں اور بھوک بڑھتی ہے۔ اس کا رس کتے اور سانپ کے زہر کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے مثانہ کی پتھری خارج ہوتی ہے۔ پیاز مقوی معدہ ہے۔ پیاز کے بہت سے طبی فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔

ابن سینا "القانون فی الطب" میں لکھتے ہیں:

---

[1] البقرہ، 2:61

[2] حکیم محمد ادریس لدھیانوی، قدرتی غذاؤں سے علاج، دارالشعور مزنگ روڈ لاہور، ص۔ 53

[3] أحمد بن محمد بن حنبل، المسند، رقم الحديث' 24585

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَاء البصل مَعَ الْعَسَل ينفع من الخناق"[1]

مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ پیاز کئی بیماریوں میں مفید و نافع ہے جبکہ خناق کی بیماری میں پیاز کے پانی کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔

امام ابن قیمؒ نے طب نبوی ﷺ میں پیاز کے بہت سے فوائد کا تذکرہ کیا ہے، جن میں سے بعض فوائد درج ذیل ہیں:

"وَالْبَصَلُ: حَارٌّ فِي الثَّالِثَةِ، وَفِيهِ رُطُوبَةٌ فَضْلِيَّةٌ يَنْفَعُ مِنْ تَغَيُّرِ الْمِيَاهِ، وَيَدْفَعُ رِيحَ السُّمُومِ، وَيُفَتِّقُ الشَّهْوَةَ، وَيُقَوِّي الْمَعِدَةَ، وَيُهَيِّجُ الْبَاهَ، وَيَزِيدُ فِي الْمَنِيِّ، وَيُحَسِّنُ اللَّوْنَ، ويقطع البلغم، ويجلوا الْمَعِدَةَ، وَبَزْرُهُ يُذْهِبُ الْبَهَقَ، وَيُدَلَّكُ بِهِ حَوْلَ دَاءِ الثَّعْلَبِ، فَيَنْفَعُ جِدًّا"[2]

مذکورہ بالا سے عبارت عیاں ہوتا ہے کہ پیاز ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے جو تیسرے درجے میں گرم ہوتا ہے۔ اس میں رطوبتیں کافی زیادہ ہوتی ہیں۔ پانی کی تبدیلی میں یہ مفید ہے۔ زہریلی ہوا کو جسم سے خارج کرنے کا موجب بنتا ہے، شہوت کو تیز کرتا ہے، معدے کو طاقت دیتا ہے، مرد کے مادہ منویہ میں اضافہ کرتا ہے، اس کے استعمال سے رنگ گورا ہوتا ہے، بلغم ختم اور معدے میں چمک پیدا ہوتی ہے، اس کے بیج کوڑھ کے مرض کو ختم کرتے ہیں۔ بال گرنے کے مرض میں اس کے بیج پیس کر بالوں کو لگائیں جائیں تو ان بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

صاحب "القانون فی الطب" لکھتے ہیں:

"والبصل الْمَأْكُول يدْفع ضَرَر ريح السمُوم. قَالَ بَعضهم: لِأَنَّهُ يُولد فِي الْمعدة خلطاً رطبا كثيرا يكسر عَادِية السمُوم وَهُوَ بليغ فِي ذَلِك جدا."[3]

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحیم لکھتے ہیں:

"An essential oil and sulphides are present in the leaves and bulbs. The

---

[1] ابن سینا، القانون فی الطب، 391/1

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 217/1

[3] الحسين بن عبد الله بن سينا، أبو علي، القانون في الطب، 391/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

onion juice is a stimulant and diuretic. It is useful in dysentery and piles. It is also useful for insect bites and skin disease."[1]

مذکورہ عبارت سے پیاز کی طبی اہمیت وافادیت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

3-لہسن(Garlic)

1-Botanical Name	Allium cepa Linn	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Garlic	**5-Class**	Lilopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Liliaceae

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا "[2]

"یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ "اے موسیٰ علیہ السلام، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کریں۔"

لہسن ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ تھوم کو عربی زبان میں "الثوم" کہا جاتا ہے۔ مذکورہ قرآنی آیت میں "فوم" کے متعلق مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض لفظ "فوم" کے لفظ کا معنی گندم کرتے ہیں جبکہ بعض اس کا معنی تھوم (لہسن) کرتے ہیں۔

علامہ زمخشری لفظ "فوم" کی تشریح کرتے ہیں:

"والفوم: الحنطة. ومنه فوّموا لنا، أي: اخبزوا. وقيل الثوم. ويدل عليه قراءة ابن مسعود: وثومها"[3]

---

[1] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.32

[2] البقرہ، 2:61

[3] علامہ الزمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب العربی، بیروت، 1407ھ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں:

"قَوْلُهُ تَعَالَى: (وفُومِها) اخْتُلِفَ فِي الْفُومِ فَقِيلَ هُوَ الثُّومُ لِأَنَّهُ الْمُشَاكِلُ لِلْبَصَلِ. رَوَاهُ جُوَيْبِرٌ عَنِ الضَّحَّاكِ. وَالثَّاءُ تُبْدَلُ مِنَ الْفَاءِ كَمَا قَالُوا مَغَافِيرُ وَمَغَاثِيرُ وَجَدَثَ وَجَدَفَ لِلْقَبْرِ. وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ" ثُومِهَا" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ"[1]

معذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ معروف صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود (رض) "فومھا" کو بدل کر "ثومھا" پڑھتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ "فوم" سے "ثوم" یعنی لہسن مراد لیا جاسکتا ہے۔ علامہ امین احسن اصلاحی نے بھی مختلف دلائل وبراھین سے "فوم" کو "ثوم" ثابت کیا ہے۔ لہسن کا استعمال خون کو گاڑھا نہیں ہونے دیتا۔ موٹاپا، دمہ، فالج، لقوہ، رعشہ اور مرگی کو مفید ونافع ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ سرد مزاج والوں کے لئے اس کا استعمال انتہائی مفید ہے۔ بلغم کو خارج اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ بھوک کو بڑھاتا ہے۔ اس سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہے۔ لہسن کے طبی فوائد بہت زیادہ ہیں۔

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" وَبَعْدُ فَهُوَ حَارٌّ يَابِسٌ فِي الرَّابِعَةِ، يُسَخِّنُ تَسْخِينًا قَوِيًّا، وَيُجَفِّفُ تَجْفِيفًا بَالِغًا، نَافِعٌ لِلْمَبْرُودِينَ، وَلِمَنْ مِزَاجُهُ بَلْغَمِيٌّ، وَلِمَنْ أَشْرَفَ عَلَى الْوُقُوعِ فِي الْفَالِجِ، وَهُوَ مُجَفِّفٌ لِلْمَنِيِّ، مُفَتِّحٌ لِلسُّدَدِ، محلل للرياح الغليظة، هاضم للطعام، قاطع لِلْعَطَشِ، مُطْلِقٌ لِلْبَطْنِ، مُدِرٌّ لِلْبَوْلِ، يَقُومُ فِي لَسْعِ الْهَوَامِّ وَجَمِيعِ الْأَوْرَامِ الْبَارِدَةِ مَقَامَ التِّرْيَاقِ، وَإِذَا دُقَّ وَعُمِلَ مِنْهُ ضِمَادٌ عَلَى نَهْشِ الْحَيَّاتِ، أَوْ عَلَى لَسْعِ الْعَقَارِبِ، نَفَعَهَا وَجَذَبَ السُّمُومَ مِنْهَا، وَيُسَخِّنُ الْبَدَنَ، وَيَزِيدُ فِي حَرَارَتِهِ، وَيَقْطَعُ الْبَلْغَمَ، وَيُحَلِّلُ النَّفْخَ وَيُصَفِّي الْحَلْقَ، وَيَحْفَظُ صِحَّةَ أَكْثَرِ الْأَبْدَانِ"[2]

145/1

[1] علامه القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دارلکتب المصریه القاهره، 1384ھ، 425/1

[2] ابن قیم الجوزیة، الطب النبوي، 221/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہسن کا مزاج چوتھے درجے میں گرم اور خشک ہے، بدن میں حرارت پیدا کرتا ہے، جسم کی رطوبتیں خشک کر کے انہیں نفع دیتا ہے، جن کا مزاج بلغمی اور سرد ہو ان کے لئے نہایت نافع ہے۔ فالج والے مریض کے لئے مفید ہے، بدن میں منی خشک کرتا ہے اور سدوں کو کھولتا ہے، آلودہ ہوا خارج کرتا ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے، پیاس ختم کرتا ہے، پیٹ کی صفائی کرتا ہے، پیشاب کھل کر آتا ہے، زہریلے کیڑوں کے لئے تریاق ہے۔ اسے کوٹ کر سانپ اور بچھو کے کاٹنے والی جگہ پر باندھا جائے تو یہ ان کے زہر کو جذب کر لیتا ہے، جسم میں حرارت پیدا کرتا ہے، بلغم ختم کرتا ہے، بدن سے ہوا خارج کرتا ہے، گلے کی صفائی کرتا ہے، اور اکثر و بیشتر بیماریوں سے جسم کا تحفظ کرتا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ پیاز اور لہسن کو پکا کر استعمال کیا جائے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

" فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا"[1]

ڈاکٹر عبد الرحیم لہسن کے بارے میں لکھتے ہیں:

"The leaf bases are flattened and bear in their axils bulbils or cloves. The reduced stem together with scales and bulbils from the bulb.... Flowers are white."[2]

سرد ممالک میں لہسن کا استعمال بہت ہی فائدہ مند ہے۔ لہسن کھانسی، بخار اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔

4-مشک بور (Camphor)

1-Botanical Name	Cinnamomum camphora N	**4-Division**	Magnoliopsida
2-English Name	Kamphor	**5-Class**	Magnoliojidae
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Lauraceae

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا، رقم الحديث، 568

[2] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا"[1]

"نیک لوگ ﴿جنت میں﴾ شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہو گی۔"

کافور کا درخت ایک بڑا اور سدا بہار، 35 تا 40 میٹر بلند درخت ہے، جو شیشم کے درخت کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اس کے پتوں سے کافور کی خوشبو آتی ہے۔ بعض ماہرین نباتات اسے جھاڑی قرار دیتے ہیں۔ پہلے پہل سارے درخت کو کاٹ کر کافور حاصل کیا جاتا تھا، لیکن اب اسے باقاعدہ کاشت کیا جاتا ہے اور جب یہ 2 میٹر تک بلند ہو جاتا ہے تو اس کی شاخ تراشی جاتی ہے بعض علاقوں میں دو سے تین مرتبہ نئے پتے اور شاخیں اتار کر ان سے کافور حاصل کیا جاتا ہے۔

چین، جاپان، جزائر بورینو اور فارموسا میں اس کے خود رو جنگلات پائے جاتے ہیں۔ امریکہ، سری لنکا اور بھارت میں اسے کاشت کیا جاتا ہے۔ لاہور اور اسلام آباد میں بھی اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ کافور جگر، گردہ اور پیشاب کی نالی کی سوزش کے لئے نافع ہے۔ اسے سونگھنے سے گرم مزاج والوں کے حواس میں قوت آتی ہے۔ یہ گرم زہروں کا تریاق ہے۔ اس کا استعمال پھوڑے پھنسیوں کو روکتا ہے۔[2]

4-ترکاری (Cocumber)

1-Botanical Name	Cucumis sativus L	**4-Division**	Magnololiophyta
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	**Cucurbitaceae**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا "[3]

---

[1] الانسان، 76:5

[2] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، 108/2

[3] البقرہ، 2:61

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ علیہ السلام، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کریں۔"

ترکاری ایک اہم نباتاتی وسیلہ ہے۔ عربی زبان میں اسے "قثاء" کہا جاتا ہے۔ ترکاری میں کھیرا، خربوزہ، تر اور اس سے ملتی جلتی سبزیاں داخل و شامل ہیں۔ قرآن مجید میں ترکاری کے لئے "وَقِثَّآئِهَا " کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ بعض اہل علم ترکاری سے خربوزہ مراد لیتے ہیں جبکہ بعض اہل علم نے اسے کھیرا اور تر قرار دیا ہے۔ یہ سب ایک دوسرے سے ملتی جلتی سبزیاں ہیں۔ بقل کا لفظ سبزیوں اور ترکاریوں کی تمام اقسام کے لیے عام استعمال ہوتا ہے۔ مولانا احسن اصلاحی نے " قثاء " سے مراد ککڑی اور کھیرا مراد لیا ہے۔ جبکہ "بقل" سے ہر قسم کی سبزیاں مراد لی ہیں۔

علامہ راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

"البَقْلُ: ما لا ينبت أصله وفرعه في الشتاء"[1]

امام راغب کے مطابق ہر وہ نبات جو سردیوں میں زمین میں اگتی ہو، "البقل" یعنی ککڑی کہلاتی ہے۔

امام زمخشریؒ رقمطراز ہیں:

"والبقل ما أنبتته الأرض من الخضر"[2]

امام زمخشریؒ فرماتے ہیں کہ "بقل" ہر وہ سبزی یا نباتات ہے جو زمین میں اگتی ہے۔ ترکاری کا مزاج دوسرے درجے میں سرد اور مرطوب ہے جبکہ ترکاری معدے کی حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے اور اس میں معدے کے لئے منفی اثرات نہیں پائے جاتے۔ درحقیقت یہ معدہ کے لئے مفید نباتاتی وسیلہ ہے۔

5-انجیر(Fig)

1-Botanical Name	Ficus Carica Linn	4-Division	Magnololiophyta

[1] علامہ راغب اصفہانیؒ، المفردات فی غریب القرآن، 138/1

[2] علامہ الزمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب العربی، بیروت، 1407ھ، 145/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2-English Name	Fig	5-Class	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	6-Family	Moraceae

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ"[1]

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔"

انجیر کے درخت کی چھال، پتے اور دودھ ادویات کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ جدید علم نباتات کی رو سے انجیر کا جس تخلیقی خاندان سے تعلق ہے اسی کنبہ سے بڑ، پیپل اور گوہلر بھی اسی نباتاتی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، ان میں سے ہر ایک میڈیکل سائنس کی دنیا میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ عام طور پر اس کی دو معروف اقسام ہیں۔ بستانی انجیر جس کی لوگ کاشت کاری کرتے ہیں جبکہ دوسری قسم کو خودرو جنگلی انجیر کہا جاتا ہے۔ جنگلی انجیر اتنی زیادہ لذیذ اور مزیدار نہیں ہوتی۔ کاشتکاروں نے تجربہ و تحقیق سے لذیذ، مزیدار اور ذائقہ دار بستانی انجیر کی کئی انواع و اقسام پیدا کر لی ہیں۔ انجیر ایسا درخت ہے جو پھلتا ہے لیکن پھولتا نہیں۔ بہتر انجیر وہ ہوتا ہے جس کا چھلکا سفید ہوتا ہے۔ بلغم، کھانسی، تلی کی سوزش، سینے کے درد، مرگی، فالج، دمہ اور کئی دوسری امراض میں اس کا استعمال نافع و مفید ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَن أَبِي ذر قال: أهدي إلى رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم طبق من تين فقال لأصحابه كلوا فلو قلت: إن فاكهة الجنة بلا عجم وقال النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم إنه يذهب بالبواسير وينفع من النقرس"[2]

پاکستان میں بلوچستان میں اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ انجیر میں ادویاتی تاثیر کے علاوہ غذائیت بھی پائی جاتی ہے۔ پختہ اور خشک انجیر بطور میوہ تمام دنیا میں مستعمل ہے۔ انجیر کے استعمال اور فوائد کافی زیادہ

---

[1] التین، 95:1

[2] أبو نعيم الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 904

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔[1] انجیر سخت گرم پھل ہے۔ اس کے خشک اور مرطوب ہونے کے بارے میں اطباء مختلف رائے رکھتے ہیں۔ یہ گردے اور مثانے کی پتھری کو ختم کر دیتی ہے اور انسان کو زہر کے اثرات سے محفوظ کرتی ہے۔ یہ تمام پھلوں میں سے اچھی غذا ہے۔ سینے اور گلے کی خشکی کو رفع کرتی ہے۔

امام ابن قیم انجیر کے خواص یوں بیان کرتے ہیں:

"وَهُوَ حَارٌّ، وَفِي رُطُوبَتِهِ وَيبوسَتِهِ قَوْلَانِ، وَأَجْوَدُهُ: الْأَبْيَضُ النَّاضِجُ الْقِشْرِ، يَجْلُو رَمْلَ الْكُلَى وَالْمَثَانَةِ، ويؤمن من السموم، وهو أغذى من جميع الْفَوَاكِهِ وَيَنْفَعُ خُشُونَةَ الْحَلْقِ وَالصَّدْرِ"[2]

انجیر میں پروٹین، نشاستہ، سوڈیم، کیلشیم، منگنیشم، فولاد، تانبا، فاسفورس، گندھک اور کلورین پائی جاتی ہے۔ یہ بہت سے امراض میں مفید و نافع ہے۔ قبض، چیچک، دمہ، جوڑوں کے درد، کھانسی میں مفید ہے۔ بلڈ پریشر، بواسیر، خون کی کمی، پھیپھڑوں کی سوزش، گردے کی پتھری اور گردے کی تکلیف میں فائدہ اس استعمال نفع دیتا ہے۔[3]

6-کدو(Bottle Gourd)

1-Botanical Name	Lagenaria Siceraria	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Bottle Gourd	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Cocurbitaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، 1/193

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 219/1

[3] درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم و ادب اردو بازار لاہور، ص۔29

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ"[1]

"اور (ان کی حفاظت کے لیے) ہم نے اگادی ان پر کدّو کی بیل۔"(ضیاء القرآن)

کدو عربی میں یقطین اور دباء کہلاتا ہے۔ احادیث میں کدو کا ذکر آیا ہے۔ آپ ﷺ کدو کھانا پسند کرتے تھے۔

امام الانبیاء کا فرمان:

"قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، إِذَا طَبَخْتُمْ قِدْرًا، فَأَكْثِرُوا فِيهَا مِنَ الدُّبَّاءِ، فَإِنَّهُ يَشُدُّ قَلْبَ الْحَزِينِ"[2]

کدو غمگین دلوں کے لئے انتہائی مفید و نافع ہے۔ ہانڈی میں اکثر و بیشتر استعمال کرنا روحانی و قلبی تسکین کا باعث ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم رقمطراز ہیں:

"An annual cultivated pubescent herb with stout 5 angled stem and bifid tendrils."[3]

امام ابن قیمؒ رقم طراز ہیں:

"وَهُوَ لَطِيفٌ مَائِيٌّ يَغْذُو غِذَاءً رَطْبًا بَلْغَمِيًّا، وَيَنْفَعُ الْمَحْرُورِينَ، وَلَا يُلَائِمُ الْمَبْرُودِينَ، وَمَنِ الْغَالِبُ عَلَيْهِمُ الْبَلْغَمُ، وَمَاؤُهُ يَقْطَعُ الْعَطَشَ، وَيُذْهِبُ الصُّدَاعَ الْحَارَّ إِذَا شُرِبَ أَوْ غُسِلَ بِهِ الرَّأْسُ"[4]

مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ کدو میں لطیف پانی پایا جاتا ہے، اس سے بلغمی غذا مہیا ہوتی ہے۔ گرم مزاج لوگوں کے لئے نافع و مفید ہے جبکہ سرد اور بلغمی مزاج لوگوں کے لئے اس کا استعمال مناسب نہیں

---

[1] الصافات، 37:146

[2] أبو بكر محمد بن عبد الله البغدادي، كتاب الفوائد (الغيلانيات) ، دار ابن الجوزي – السعودية / الرياض، 1417هـ، رقم الحديث، 957

[3] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.193

[4] ابن قيم الجوزية الطب النبوي، 308/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سر درد کے لئے اس کا پانی نافع ہے۔ گرم مزاج لوگوں کے لئے کدو کا استعمال تحفہ سے کم نہیں۔

7-مسور(Lentil)

1-Botanical Name	Lens Culinaris M.	4-Division	Magnololiophyta
2-English Name	Lentil	5-Class	Fabales
3-Kingdom	Plantae	6-Family	Fabaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا "[1]

" آپ دعا کیجئے ہمارے لئے اپنے پروردگار سے کہنکالے ہمارے لئے وہ جن کو زمین اگاتی ہے (مثلاً) ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور۔"

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

"وَهُوَ قَرِينُ الثُّومِ وَالْبَصَلِ فِي الذِّكْرِ. وَطَبْعُهُ طَبْعُ الْمُؤَنَّثِ، بَارِدٌ يابس، وفيه قوتان متضادتان. إحداهما: يعقلالطَّبِيعَةَ. وَالْأُخْرَى: يُطْلِقُهَا، وَقِشْرُهُ حَارٌّ يَابِسٌ فِي الثَّالِثَةِ، جَرِيفٌ مُطْلِقٌ لِلْبَطْنِ، وَتِرْيَاقُهُ فِي قِشْرِهِ، وَلِهَذَا كَانَ صِحَاحُهُ أَنْفَعَ مِنْ مَطْحُونِهِ، وَأَخَفَّ عَلَى الْمَعِدَةِ، وَأَقَلَّ ضَرَرًا، فَإِنَّ لُبَّهُ بَطِيءُ الْهَضْمِ لِبُرُودَتِهِ وَيُبُوسَتِهِ"[2]

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہ ہے کہ مسور کی دال لہسن اور پیازوں کی ساتھی ہے۔ اس کا مزاج سرد اور خشک ہے اور اس میں دو متضاد قوتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ طبیعت کو بند کرتی ہے اور دوسری یہ اسے کھولتی بھی ہے۔ اس کا چھلکا گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اور یہ دال کے نقصانات کو دور کرتا ہے۔

اس لئے ثابت مسور، مسور کی دال سے زیادہ مفید و نافع ہوتے ہیں اور معدے میں بوجھ پیدا نہیں کرتے

---

[1] البقرہ، 2:61

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي 1/- 260-261

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کم نقصان دہ ہیں جبکہ چھلکے کے بغیر دال دیر سے ہضم ہوتی ہے کیونکہ اس کا مزاج سرد اور خشک ہوتا ہے۔

8-کیلا(Banana)

1-Botanical Name	Musa paradisiace	4-Division	Magnololiophyta
2-English Name	Banana	5-Class	Lilopsida
3-Kingdom	Plantae	6-Family	Musaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ"[1]

"اور تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلوں"

امام ابن قیمؒ کیلے کے خواص بیان کرتے ہیں:

"وَهُوَ حَارٌّ رَطْبٌ، أَجْوَدُهُ النَّضِيجُ الْحُلْوُ، يَنْفَعُ مِنْ خُشُونَةِ الصَّدْرِ وَالرِّئَةِ وَالسُّعَالِ، وَقُرُوحِ الْكُلْيَتَيْنِ، وَالْمَثَانَةِ، وَيُدِرُّ الْبَوْلَ، وَيَزِيدُ فِي الْمَنِيِّ، وَيُحَرِّكُ الشَّهْوَةَ لِلْجِمَاعِ، وَيُلَيِّنُ الْبَطْنَ"[2]

امام ابن قیمؒ کی مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ کیلے کا مزاج گرم اور مرطوب ہے۔ پکا ہوا اور میٹھا بہت عمدہ پھل ہوتا ہے۔ یہ سینے اور پھیپھڑے کی سختی کو ختم کرتا ہے۔ یہ کھانسی، گردوں اور مثانہ کے زخموں کے لئے مفید و نافع دوا کا کام کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے اور مرد کے مادہ منویہ میں اضافہ کرتا ہے۔ مردانہ شہوت کو ابھارتا ہے اور پیٹ میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

9-زیتون(Olive)

1-Botanical Name	Olea europea L.	4-Division	Magnololiophyta
2-English Name	Olive	5-Class	Magnoliopsida

[1] الواقعہ، 56:29

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 255/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3-Kingdom	Plantae	6-Family	Oleaceae

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ ۙ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ "[1]

"ان سے تہ برتہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں، اور انگور، زیتون۔"

زیتون کو عربی زبان میں "الزیتون" اور زیتون کے تیل کو "الزیت" کہا جاتا ہے۔ زیتون انتہائی اہمیت کا حامل نباتاتی وسیلہ ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ"[2]

ثابت ہوتا ہے کہ زیتون کا تیل کھانا چاہئے اور اپنے سر میں بھی لگانا چاہئے کیونکہ اس کا درخت بہت با برکت ہے۔

ابن سینا نے القانون فی الطب میں لکھا ہے:

"وَالزَّيْت المغسول يُوَافق أوجاع العصب وعرق النسا وزيت الْعَتِيق ينفع للمنقرسين "[3]

زیتون کی تیل کا مساج کرنے سے اعصاب مضبوط ہوتے ہیں۔ زیتون کئی طبی مسائل میں فائدہ مند ہے۔

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"الزَّيْتُ حَارٌّ رَطْبٌ فِي الْأُولَىوَمَا اسْتُخْرِجَ مِنْهُ بِالْمَاءِ، فَهُوَ أَقَلُّ حَرَارَةً، وَأَلْطَفُ وَأَبْلَغُ فِي النَّفْعِ، وَجَمِيعُ أَصْنَافِهِ مُلَيِّنَةٌ للبشرة، وتبطىء الشيب. وماء الزيتون المالح يمنع من تنقّط

---

[1] الانعام، 6:99

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الزَّيْتِ، رقم الحديث، 3320

[3] ابن سینا، القانون فی الطب، 1/470

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَرْقِ النَّارِ، وَيَشُدُّ اللِّثَةَ، وَوَرَقُهُ يَنْفَعُ مِنَ الْحُمْرَةِ، وَالنَّمْلَةِ، وَالْقُرُوحِ الْوَسِخَةِ، وَالشَّرَى، وَيَمْنَعُ الْعَرَقَ، ومنافعه أضعاف"[1]

زیتون کا تیل پہلے درجے میں گرم مرطوب ہوتا ہے اور جو تیل پانی کے ذریعے نکالا جائے، اس میں حرارت کم ہو جاتی ہے اور یہ زیادہ لطیف ہوتا ہے، اس لئے یہ بدن کے لئے زیادہ مفید ہے۔ زیتون کے تیل کی تمام قسمیں انسان کی جلد کو نرم کرتی ہیں اور بڑھاپا روکتی ہیں۔ جلی ہوئی جگہ پر زیتون کے پھل کے نمک والا ملا کر لگایا جائے تو متاثرہ جگہ پر آبلے نہیں بننے دیتا۔ یہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس درخت کے پتے ہر قسم کے پھوڑوں، پھنسیوں کے علاج کے لئے نافع ہیں۔ یہ پسینے کو روکتا ہے اور یہ کافی فوائد کا حامل ہے۔

زیتون کا تیل پانی میں حل نہیں ہوتا۔ زیتون کی لکڑی جلانے سے اس سے تیل خارج ہوتا ہے۔ زیتون کا بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ زیتون کے تیل کی مالش سے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ فالج اور مرگی میں اس کی مالش مفید ہے۔ گردہ اور پتہ کی سوزش و پتھری کے لئے مفید ہے۔ جاپانی ماہرین کے مطابق زیتون کا تیل پینے سے آنتوں اور معدہ کے سرطان ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ سانس کی ہر بیماری مثلاً زکام، دمہ، نمونیہ وغیرہ میں فائدہ دیتا ہے۔[2]

10-انار(Pomegrenate)

1-Botanical Name	Punica granatum	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Pomegrenate	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Punicaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ"[3]

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 239/1

[2] درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور، ص۔35

[3] الرحمٰن، 55:68

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار۔"

انار ایک جھاڑی نما چھوٹا درخت ہے۔ جس کی بلندی 6 تا 10 میٹر ہوتی ہے۔ درخت کی چھال ملائم اور گہرے خاکستری رنگ کی ہوتی۔۔ عموماً اس پر کانٹے نہیں ہوتے لیکن کبھی کبھار شاخیں کسی حد تک کانٹے دار ہوتی ہیں۔ انار کا پھل گول ہوتا ہے، جس کا قطر 5 تا 10 سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ پھول میں بہت ہی نرم و نازک پنکھڑیاں ہوتی ہیں، جن کا رنگ شوخ سرخ ہوتا ہے۔ یہی پھول گلنار کے نام سے ادویات میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ انار کے بیج پر سرخ یاقوتی رنگ کا گودا چڑھا ہوتا ہے۔ ذائقے کے لحاظ سے انار کی تین اقسام ہیں، ترش، میخوش اور شیریں۔ دنیا بھر میں انار کی دو انواع اور ہر نوع کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جسے پھل نہیں لگتا اور اسی کے کثیر پنکھڑیوں والے شوخ سرخ رنگ کے پھول گلنار کے نام سے طب میں مستعمل ہیں۔

ابو نعیم اصفہانیؒ اپنی تالیف "طب نبوی ﷺ" میں روایت نقل کرتے ہیں:

" ما من رمانة من رمانكم هذا إلا وهي تلقح بحبة من رمان الجنة."[1]

حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انار کے پھل کا بیج جنت سے لایا گیا۔ انار کا استعمال دل اور جگر کو تقویت دیتا ہے۔ یرقان، تلی، سینہ درد اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ اس کا تازہ رس ٹھنڈا اور تسکین دیتا ہے۔ اس سے بھوک زیادہ لگتی ہے۔

ابن سینا انار کی افادیت بیان کرتے ہیں:

" حب الرُّمَّان فِي مَاء الْمَطَر نفع من نفث الدَّم وينفع جَمِيعه من الخفقان ويجلو الْفُؤَاد"[2]

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

---

[1] أبو نعيم الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 364

[2] ابن سینا، القانون فی الطب، 1/667

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ "[1]

انار کا پھل اس کے گودے سے کھاؤ کیونکہ یہ معدے کو صاف کرتا ہے۔

امام ابن قیم لکھتے ہیں:

"حُلْوُ الرُّمَّانِ حَارٌّ رَطْبٌ، جَيِّدٌ لِلْمَعِدَةِ، مُقَوٍّ لَهَا بِمَا فِيهِ مِنْ قَبْضٍ لَطِيفٍ، نَافِعٌ لِلْحَلْقِ والصدر والرئة، جيد للسعال، وماؤه ملين للبطن، يغذي الْبَدَنَ غِذَاءً فَاضِلًا يَسِيرًا"[2]

مذکورہ بالا عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ میٹھے انار کا مزاج گرم مرطوب ہوتا ہے۔ یہ معدے کے لئے نہایت عمدہ خوراک ہے۔ اسے استعمال کرنے معمولی قبض پیدا ہوتی ہے۔ گلے، سینے اور پھیپھڑوں کے لئے نافع پھل ہے۔ کھانسی کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ اس کا پانی پیٹ نرم کر دیتا ہے، یہ جسم کو آسانی سے توانائی مہیا کرتا ہے۔

انار کے خوراکی حصہ میں نمی، لحمیات، چکنائی، ریشے، نشاستے اور معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں مختلف قسم کے حیاتین اور ترشے بھی پائے جاتے ہیں۔ وٹامن سی پختہ پھل میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ معدنیات میں سے کیلسیم، میگنیشیم، فاسفورس، فولاد گندھک اور کلورین کے اجزاء اس میں پائے جاتے ہیں۔[3] پاکستان میں صوبہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان انار ایک اہم فصل ہے۔ جبکہ ہمالیہ کی ترائیوں میں جنگلی انار کے درخت خود رو ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم انار کے فوائد بیان کرتے ہیں:

"The decoction of the fruit rind is useful for relaxed gums, uterus, mucous discharge and leucorrhoea. The infusion of bark and rind of fruit is useful for inflammations of throat" [4]

---

[1] أحمد بن محمد بن حنبل، مسند، مؤسسة الرسالة، 1421 هـ، رقم الحديث، 23237

[2] ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ) ، الطب النبوي 237/1

[3] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، 1/181

[4] Abdur Rahim, Dr., Our Useful Plants,p.263

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت سے انار کی طبی افادیت وفافعیت ثابت ہوتی ہے۔ کئی امراض میں انار کے پھل سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

11-انگور(Grapes)

1-Botanical Name	Vitis vinifera Dunal.	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Grapes	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Punicaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ"[1]

"اور دیکھو، زمین میں الگ الگ خِطّے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں۔ انگور کے باغ ہیں۔"

انگور کھانا اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کو بہت پسند تھا۔ قرآن مجید میں انگور کا تذکرہ چھ مرتبہ کیا گیا ہے۔ انگور، تازہ کھجور اور انجیر ان پھلوں میں سے ہیں جو پھلوں کے بادشاہ کہلاتے ہیں۔

ابو نعیم اصفہانیؒ نے اپنی تالیف میں حدیث نقل کی ہے:

" أن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كان يحب من الفاكهة العنب والبطيخ"[2]

انگور کی بہت سی اقسام دنیا بھر میں اگائی جاتی ہیں۔ جن میں زیادہ تر سبزی مائل زرد، سرخ اور سیاہ اقسام ہیں۔ انگور کا پھل دانہ دار، بے دانہ، گول یا لمبوترہ ہوتا ہے۔ انگور ایک بیل کا پھل ہے، بیل کی پھولداری گچھا نما ہوتی ہے۔ انگوروں کو مختلف مقاصد کے لئے مختلف حالتوں میں توڑ لیا جاتا ہے۔ مثلاً سرکہ بنانے کے لئے نیم پختہ، شراب کشید کرنے کے لئے پختہ اور کشمش بنانے کے لئے بیل پر ہی خشک کئے جاتے

---

[1] الرعد، 13:4

[2] أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 808

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔[1] انگور میں شوگر زیادہ اور حیاتین کم مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ حیاتین میں بی اور سی زیادہ ہوتے ہیں۔ انگوروں میں نباتی تیزاب مختلف ترشوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے 90 فیصد ٹارٹرک ایسڈ اور میلک ایسڈ ہوتے ہیں۔ ان میں لحمیات، خوشبو دار مادے، معدنیات میں سے کیلسیم، فاسفورس، فولاد پائے جاتے ہیں۔

Peter B. Kaufman لکھتے ہیں:

"The cultivation of grapes for wine making began in Armenia about 3000 years ago. The wonders of this beverage soon spread. The Greeks showed their admiration for wine by creating a god, Dionysus, in its honor. The Romans later spread their wine-making knowledge throughout their conquered European lands."[2]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

"جُمْلَة نعمه الَّتِي أَنْعَمَ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ فِي هَذِهِ الدَّارِ وَفِي الْجَنَّةِ، وَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الْفَوَاكِهِ وَأَكْثَرِهَا مَنَافِعَ، وَهُوَ يُؤْكَلُ رَطْبًا وَيَابِسًا، وَأَخْضَرَ وَيَانِعًا، وَهُوَ فَاكِهَةٌ مَعَ الْفَوَاكِهِ، وَقُوتٌ مَعَ الْأَقْوَاتِ، وَأُدْمٌ مَعَ الْإِدَامِ، وَدَوَاءٌ مَعَ الْأَدْوِيَةِ، وَشَرَابٌ مَعَ الْأَشْرِبَةِ، وَطَبْعُهُ طَبْعُ الْحَبَّاتِ الْحَرَارَةُ وَالرُّطُوبَةُ"[3]

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اور جنت میں اپنے بندوں جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں یہ افضل ترین پھل ہے۔ اور دوسرے پھلوں سے زیادہ نافع ہے۔ پکا ہوا انگور کھایا جاتا ہے جبکہ اسے خشک کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ انگور جب پکنے والا ہو اور سبز ہو تب بھی مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پھل کا پھل ہے اور قوت کا خزانہ ہے۔ یہ سالن، دوائی اور شربت ہے۔ اس کا مزاج گرم مرطوب ہے۔

---

[1] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، 195/1

[2] Peter B. Kaufman and J. Donald LaCroix,Plants, People and Environment, P.57

[3] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 257/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12-بیری(Jujub)

1-Botanical Name	Zizyphus Muaritiana L	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Jujub	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Ziziphus Mill

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ "[1]

"اور ان کے پچھلے دو باغوں کی جگہ دو اور باغ انہیں دیے جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاؤ کے درخت تھے اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔"

امام نعیم اصفہانیؒ رقمطراز ہیں:

" عَن ابن عباس قال: لما أهبط آدم عليه السلام إلى الأرض كان أول شيء أكل من ثمارها النبق "[2]

حضرت آدمؑ کرہ ارض پر اتارے گئے تو انہوں نے سب سے پہلے بیری کا پھل کھایا۔

صحیح بخاری میں ہے:

" ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ "[3]

معراج والی آپ ﷺ نے عرش الٰہی کے قریب سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا، اس کا پھل یعنی بیر مٹکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ تازہ بیر سرد مرطوب مزاج رکھتے ہیں جبکہ خشک بیر سرد اور خشک مزاج والے ہوتے ہیں۔ بیری کے پھل کا استعمال جسم کو غذا مہیا کرتا ہے اور معدے کی صفائی کرتا ہے۔

---

[1] سبا،34:16

[2] أبو نعيم الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 805

[3] مسلم بن الحجاج النيسابوري، صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ الْإِسْرَاءِ، رقم الحديث، 162/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13-ادرک(Ginger)

1-Botanical Name	Zingibar Officenal R	**4-Division**	Magnololiophyta
2-English Name	Ginger	**5-Class**	Lilliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Zingiberaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا"[1]

"اور انہیں پلائے جائیں گے وہاں (ایسی شراب کے) جام جس میں زنجبیل کی آمیزش ہو گی۔"

ادرک نباتی پودے کا زیر زمین گانٹھ دار پھولا ہوا تنا ہے۔ پودے کا زیر زمین پھولا ہوا تنا پھولوں کے خشک ہو جانے اور پتوں کے مرجھا جانے پر کھود کر نکالا جاتا ہے، یہی ادرک ہے۔ سالن میں زیادہ تر تازہ ادرک اور ادویات میں خشک کردہ مستعمل ہے، جو زنجبیل کہلاتی ہیں۔

دنیا بھر میں استوائی اور نیم استوائی علاقوں میں ادرک کاشت کی جاتی ہے، وافر پانی اور زرخیز زمین اس کی فصل کے لئے ضروری ہیں۔ پاکستان میں ادرک کی کاشت زیادہ تر صوبہ سندھ اور پنجاب میں کی جاتی ہے۔ یہ ہندوستان کے تقریباً تمام علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ ادرک حافظہ کو تیز کرتی اور ہاضمہ اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور بلغم کو چھانٹ دیتی ہے۔ گردہ کی پتھری کے اخراج کے لئے مفید ہے۔ ادرک میں پروٹین، چکنائی، ریشے، نشاستے اور معدنیات پائی جاتی ہیں۔ معدنیات میں سے کیلسیم، فاسفورس، لوہا اور ادرک پائی جاتی ہے۔ حیاتین کی بھی کچھ مقدار ادرک میں پائی جاتی ہے۔[2]

ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے:

---

[1] الانسان، 17:76

[2] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، 2/23-22

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَهْدَى مَلِكُ الرُّومِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَا، وَكَانَ فِيمَا أَهْدَى إِلَيْهِ جَرَّةٌ فِيهَا زَنْجَبِيلٌ، فَأَطْعَمَ كُلَّ إِنْسَانٍ قِطْعَةً، وَأَطْعَمَنِي قِطْعَةً"[1]

نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں روم کے بادشاہ نے تحائف بھیجے جن میں سے ادرک بھی تھا تو آپ ﷺ نے محفل میں موجود تمام ساتھیوں کو اس کا ایک ایک حصہ کھلایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا کھلایا۔

امام ابن قیمؒ ادرک کے خواص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الزَّنْجَبِيلُ حَارٌّ فِي الثَّانِيَةِ، رَطْبٌ فِي الْأُولَى، مُسْخِنٌ مُعِينٌ عَلَى هَضْمِ الطَّعَامِ، مُلَيِّنٌ لِلْبَطْنِ تَلْيِينًا مُعْتَدِلًا، نَافِعٌ مِنْ سُدَدِ الْكَبِدِ الْعَارِضَةِ عَنِ الْبَرْدِ وَالرُّطُوبَةِ، وَمِنْ ظُلْمَةِ الْبَصَرِ الْحَادِثَةِ عَنِ الرُّطُوبَةِ أَكْلًا وَاكْتِحَالًا، مُعِينٌ عَلَى الْجِمَاعِ، وَهُوَ مُحَلِّلٌ لِلرِّيَاحِ الْغَلِيظَةِ الْحَادِثَةِ فِي الْأَمْعَاءِ وَالْمَعِدَةِ"[2]

ادرک کا مزاج دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں مرطوب ہوتا ہے۔ بدن کو گرم اور خوراک ہضم کرنے میں معاون ہوتا ہے، پیٹ کو میانہ روی سے نرم کرتا ہے۔ رطوبتوں کی وجہ سے ہونے والی نظر کی کمزوری میں فائدہ مند ہے، چاہے اسے کھانے کے طور پر استعمال کیا جائے یا سرمے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یہ مردانہ قوت میں اضافہ کرتا ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں پیدا ہونے آلودہ گیس کو بدن سے خارج کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم ادرک کے طبی فوائد بیان کرتے ہیں:

"It is useful in digestive system, piles, rheumatism and checks nausea and griping. Ginger boiled with tea checks cold and influenza. It promotes appetite and is good for flatulence, colic and indigestion, externally, the ginger made into paste is applied in headache and

[1] أبو القاسم الطبراني، المعجم الأوسط، دار الحرمين – القاهرة، بابُ الْأَلِفِ، رقم الحديث، 2416

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي 240/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

toothache."[1]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ادرک طبی اعتبار سے بہت نافع ہے۔ یہ نظام انہضام کے لئے مفید و معاون ہے۔ ادرک سر درد اور دانت کے درد کے لئے مفید ٹانک ہے۔ یہ سردی اور انفلوئنزہ کی مرض میں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔

14-(ریحان)Basil

1-Botanical Name	Ocimum basilicum L.	4-Division	Magnoliophyta
2-English Name	Basil	5-Class	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	6-Family	Lamiaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ"[2]

"اور اناج بھی بھوسہ والا اور خوشبو دار پھول۔"(ضیاء القرآن)

عربی زبان میں ریحان خوشبو اور خوشبو دار پودوں (دونوں) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ریحان کا تعلق خوشبو دار پودوں کی جنس سے ہے۔ برصغیر میں اس کی بہت سی اقسام و انواع پائی جاتی ہیں۔ ریحان 30 تا 90 سینٹی میٹر بلند کھڑا نباتاتی پودا ہے۔ جس کے پتے نرم، ملائم اور عدسہ نما نوکیلے ہوتے ہیں۔ پورے پاکستان میں گھروں اور قبرستانوں میں عام لگایا جاتا ہے۔[3]

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

---

[1] Abdur rahim, Dr., Our useful plants, p.331

[2] الرحمٰن، 55:12

[3] قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، 1/355

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الرَّيْحَانُ كُلُّ نَبْتٍ طَيِّبِ الرِّيحِ، فَكُلُّ أَهْلِ بَلَدٍ يَخُصُّونَهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، فَأَهْلُ الْغَرْبِ يَخُصُّونَهُ بِالْآسِ، وَهُوَ الَّذِي يَعْرِفُهُ الْعَرَبُ مِنَ الرَّيْحَانِ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ يخصّونه بالحبق"[1]

ریحان ہر اس پودے کو کہا جاتا ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ہو۔ اس لئے ہر علاقے میں مختلف پودے ریحان کہلاتے ہیں۔ عرب اس کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہیں۔ اہل مغرب "آس" کے پودے کو ریحان کا نام دیتے ہیں۔ اہل عراق اور اہل شام "حبق" نامی پودے کو ریحان کا نام سے پکارتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ"[2]

جس شخص کو ریحان کا تحفہ پیش کیا جائے، وہ اس کا انکار نہ کرے کیونکہ یہ پکڑنے میں ہلکا ہے اور اس کی خوشبو طیب و پاکیزہ ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم بیان کرتے ہیں:

"The flowers are carminative, diuretic and stimulant. The seeds are mucilaginous and are given to cure gonorrhea, dysentery and chronic diarrhea."[3]

مذکورہ بالا عبارت سے ریحان کی میڈیکل اعتبار سے اہمیت و افادیت واضح ہوتی ہے۔

15- گھنبی (Manna)

1-Botanical Name	Eucealyptus	4-Division	Magnoliophyta

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 235/1

[2] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كتاب الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا، بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطِّيبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ، رقم الحديث، 2253

[3] Abdur Rahim, Dr., Our useful plants, p.230

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	viminalis		
2-English Name	Manna	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Myrtaceae

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى"[1]

"ہم نے تم پر اکابر کا سایہ کیا، من وسلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی۔"

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الكَمْأَةُ مِنَ المَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ"[2]

من کے لفظی معنی احسان کے ہیں۔ من کے حصول کے لئے بنی اسرائیل کو محنت نہیں کرنا پڑتی تھی۔ کھنبی صحرائے سینا میں کثیر مقدار میں پیدا ہوئی جو یہودیوں کے لئے روٹی کا کام دیتی تھی۔ من کئی نباتات پر مشتمل تھی جو کھیتی باڑی کے بغیر کھیتوں کے پیدا ہوتی ہے، کھنبی بھی ان خود رو نباتات میں سے ایک تھی۔ ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ من ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بنی اسرائیل کے لئے نازل کیا تھا جو کھنبی کے مشابہ تھا۔ اسے اگانے کے لئے کوئی مشقت درکار نہ تھی۔

ابو نعیم اصفہانیؒ اپنی معروف تالیف "طب نبویؐ" میں روایت نقل کرتے ہیں:

" عَن أَبِي هُرَيرة، قال: قال رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم: الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم"[3]

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

---

[1] البقرہ، 2:57

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بابٌ: وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الغَمَامَ، رقم الحديث، 4478

[3] أبو نعيم أحمد الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 657

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" أَنَّ الْمَنَّ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْحُلْوَ فَقَطْ، بَلْ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بِهَا مِنَ النَّبَاتِ الَّذِي يُوجَدُ عَفْوًا مِنْ غَيْرِ صَنْعَةٍ وَلَا عِلَاجٍ وَلَا حَرْثٍ وَالْقَوْلُ الثَّانِي: أَنَّهُ شَبَّهَ الْكَمْأَةَ بِالْمَنِّ الْمُنْزَلِ مِنَ السَّمَاءِ، لِأَنَّهُ يُجْمَعُ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا كُلْفَةٍ وَلَا زَرْعِ بِزْرٍ وَلَا سَقْيٍ"[1]

من (Manna) مختلف نباتات کا مجموعہ تھا، جن میں سے ایک کھنبی بھی تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نباتات آسمان سے اتارا گیا کھانا تھا جو کھنبی کے مشابہ تھا جسے کھیتوں میں اگانے کے لئے کسی کاشت یا پانی وغیرہ کی ضرورت نہ تھی۔ کھنبی بہت شان و عظمت رکھنے والی نباتات میں سے ایک ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دورِ حاضر میں کھنبی معدہ کے لئے نقصان دہ کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھنبی یا دوسری نباتات کی اصل حالت لوگوں کے گناہوں کے باعث مسخ ہو گئی ہے۔

16-تھوہر (Euphorbia)

1-Botanical Name	Euphorbia resinifera	**4-Division**	Magnoliophyta
2-English Name	Euphorbia	**5-Class**	Magnoliopsida
3-Kingdom	Plantae	**6-Family**	Euphorbiaceae

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ"[2]

"بولو، یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟"

زقوم ایک درخت ہے جو جزیرہ عرب کے علاقہ تہامہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ بعض دوسرے بنجر اور صحرائی خطوں میں بھی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اسے ناگ پھن کے نام سے مشہور ہے۔ اور بعض اہل

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 274/1

[2] الصافات، 37:62

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم نے اسی کو زقوم کہا ہے جبکہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ دوزخ کا زقوم بالکل الگ درخت ہے اس کا کرہ ارض کے زقوم کے درخت سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ دوزخ کا زقوم اس قدر کڑوا اور بدمزہ ہے کہ اہل جہنم کے گلے میں اٹک کر رہ جائے گا۔ قرآن پاک کی آیت میں زقوم کو شجر ملعونہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} [الإسراء: 60] قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ، قَالَ: {وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ} [الإسراء: 60]، قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ"[1]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی مذکورہ روایت کے مطابق قرآن میں شجر ملعونہ سے مراد تھوہر یعنی زقوم کا درخت ہے۔

نباتات کا تحفظ

نباتاتی وسائل کا تحفظ انسان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انسانی و حیوانی حیات کی حیات و بقا کا انحصار نباتاتی وسائل کی بقا پر ہے۔ کرہ ارض پر پائی جانے والی تمام اشیاء کی بقا ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ سبز پتوں والے پودے اور درخت توانائی حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ایک کیمیائی عمل سے نباتات سورج کی روشنی کو ایسے حیاتیاتی مادوں میں تبدیل کر دیتے ہیں جو لکڑی کے کوئلے، زرعی فضلے یا جانوروں کے گوبر کی صورت میں جلانے کے کام آتا ہے۔ توانائی کا یہ ابتدائی ذریعہ دنیا بھر کی نصف آبادی یعنی ترقی پذیر ملکوں کے 25 بلین لوگ استعمال کرتے ہیں۔[2] اقوامِ متحدہ کے جائزے کے مطابق ہر سال تقریباً 13000 ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہو رہا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق دورِ حاضر کا سب سے

---

[1] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، بَابُ المِعْرَاجِ، رقم الحديث، 3888

[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 45

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے۔

حکومتی اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں جنگلات کا رقبہ پانچ فیصد ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ادارے فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن و دیگر غیر ملکی ادارے ان اعداد و شمار کی مکمل نفی کرتے ہوئے اس کو محض تین فیصد قرار دیتے ہیں۔ ان اداروں کے مطابق جنگلات کی کٹائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ورلڈ بنک ایک اندازے کے مطابق پاکستان کے دو فیصد حصے پر جنگلات موجود ہیں۔ عالمی معیار کے مطابق کسی بھی ملک کے 25 فیصد حصے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ نباتات کو انگریزی میں باٹنی کہا جاتا ہے۔ خاص طور پر پودوں کے ماہرین کو ماہرینِ نباتات کہا جاتا ہے۔ نباتاتی علم کا مقصد پودوں کی فلاح و بہبود اور بقا ہے۔ پاکستان بوٹانیکل سوسائٹی پورے پاکستان کے ماہرینِ نباتات کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایکو سسٹم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے روزانہ (24 گھنٹوں میں) پودوں، جانوروں، پرندوں اور دوسری جاندار اشیاء کی 150 تا 200 انواع صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔[1] روئے زمین پر سب سے زیادہ آلودگی نام نہاد ترقی یافتہ ممالک پھیلا رہے ہیں، افسوسناک ان کی پر آسائش زندگی کی قیمت پوری انسانیت ادا کر رہی ہے۔

ماحولیاتی توازن (Ecological Balance)

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو مقررہ مقدار میں پیدا کیا ہے۔ کرہ ارض پر نباتات کا قدرتی توازن پایا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ"[2]

"ہم نے زمین کو پھیلایا، اس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائی۔"

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء

[2] الحجر، 15:19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم سکالر عبد الحمید لکھتے ہیں:

"The proportion, measure and balance of the natural world is set forth time and again in the Quran, revealing the elegant interdependence and connections between all things , proportion , measure and balance express the quantitative and qualitative relationships of the parts to the whole. Thus all natural elements have a value to each other and to the total global system."[1]

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Conservation involves actively halting the natural process of succession, which would otherwise replace the present vegetation with another type."[2]

ہارون یحیٰ لکھتے ہیں:

"There is a single creator, the ruler of strarlight and of the molecules of plants who has created all these things in harmony with one other."[3]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Committees of the I.U.C.N. deal among other matters, with ecology, the protection of vanishing species of animals and preservation of fauna."[4]

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس میں ہے:

---

[1] ʿAbd-al-Ḥamīd, Exploring The Isᾱmic Environmental Ethics,p.45

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.68

[3] Yahya, Hᾱrūn,The Creation of the Universe,P.120

[4] Encyclopedia Britannica, Vol-23,p.606

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Preventing the hunting of endangered animals and the gathering of endangered plants."[1]

مذکورہ عبارات سے قدرتی وسائل اور نباتات کے تحفظ کی اسلامی اور عالمی تناظر میں افادیت واضح ہوتی ہے۔ کرہ ارض پر حیاتاتی توازن کے لئے نباتات کے قدرتی توازن کا تحفظ ضروری ہے۔

کسی بھی خطے میں خوشگوار اور قدرتی ماحول برقرار رکھنے کے لئے اس علاقے میں پائے جانے والے نباتات کا تحفظ ضروری ہے۔ پودے، درخت اور سرسبز وشاداب نباتات وباغات ماحول کو خوشگوار بنانے کے لیے کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ پودے علاقے کے حساب سے ایک کمیونٹی رکھتے ہیں۔ جسے انگریزی اصطلاح میں 'ویجی ٹیشن' کہا جاتا ہے۔

'ویجی ٹیشن' کا زمینی فضا خوشگوار برقرار رکھنے کے لیے انتہائی اہم کردار ہے:

"The plant of an area considered in general, or as communities , but not taxonomically . The total plant cover in a particular area , or on the earth as a whole. The vegetation is a significant source of moisture in the earth as a whole ."[2]

ویجی ٹیشن کے تصور کو قرآن مجید میں بھی اشارے وکنایے سے بیان کیا گیا ہے۔ بارش کا پانی مردہ زمین سے مردہ زمین سے ویجی ٹیشن کا سبب بنتا ہے۔ جنگلات فضا کو تازہ اور صاف رکھتے ہیں اس لئے جنگلات کی حفاظت کرنا جدید انسان کا اخلاقی ومعاشرتی فرض ہے جنگلات درجہ حرارت کو اعتدال وتوازن بخشتے ہیں، فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں، انسانوں اور حیوانات کی غذائی ضروریات فراہم کرتے ہیں، چرند وپرند اور متعدد حیوانات کا مسکن بھی درخت ہیں، ادویات کا مخزن ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق جنگلات کی بے رحمی سے کٹائی ہمیں 2058ء تک سدا بہار درختوں سے محروم کر دے گی۔[3]

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.68

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.227

[3] سلفی، سراج کریم، شجر کاری اور اسلامی تعلیمات، ماہنامہ، عالمی ترجمان القرآن لاہور، اگست 2018ء، ص۔52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگلات کا تحفظ کرنا دراصل کرہ ارض کے پھیپھڑے کی حفاظت و نگہداشت ہے کیونکہ جنگلات و نباتات کو کرہ ارض کا پھیپھڑا تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ پودے ہی انسانوں کو صاف و شفاف ہوا مہیا کرتے ہیں اور ہوا میں موجود گندگی اور زہریلی گیسوں کو صاف کرتے ہیں۔ پودے ہر خاص و عام کے لیے یکساں و مساوی فائدہ مند ہیں۔

"ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" میں ہے:

"An extensive area of woodland either unmanaged or maintained for the production of timbers, etc. Coppice forest consists of trees derived from coppice shoots (produced from trees cut near the ground) and root suckers. High forest is mature woodland usually composed of tall trees derived from seeds, their tops forming a closed canopy."[1]

پودے اور درخت ماحولیاتی صفائی کا اہم ذریعہ ہیں۔ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔

آکسیجن (Oxygen)

جنگلات اور نباتات قدرتی و حیاتیاتی خزانے ہیں۔ نباتات کا تحفظ کرنا انسانی و حیوانی حیات کے لئے ناگزیر ہے کیونکہ پودے اور درخت نسلِ انسانی کی سانسوں کو رواں دواں رکھنے کے لئے آکسیجن پیدا کرنے کے قدرتی کارخانے ہیں۔ کرہ ارض پر آکسیجن انسانی و حیوانی زندگی کے تسلسل و بقا کے لیے لازمی ہے۔

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"Instead ,the oxygen in the atmosphere is constantly being replenished by plants. Without photosynthesis, plant life could not exist; and without plant life, there would be no animal or human life."[2]

---

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.83

[2] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,P.117

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی وحیواناتی زندگی کی بقا کے لئے نباتاتی وسائل کا تحفظ ضروری ہے۔
انسائیکلوپیڈیا آف سائنس کا مقالہ نگار آکسیجن کی افادیت بیان کرتا ہے:

"All life on Earth depends on oxygen. Animals , plants, fungi and bacteria use up oxygen from the air in the respiration. Atmospheric oxygen is also is also used up when fossil fuels are burned. We depend on plant photosynthesis replace this lost oxygen."[1]

فضا میں بلندی پر جاتے ہوئے انسان کو آکسیجن کی کمی کا سامنا کرنا ہوتا ہے، تب سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے۔ ہوائی جہازوں میں مصنوعی آکسیجن کے ذریعے مسافروں کے لئے آکسیجن کی کمی کو دور کیا جاتا ہے۔ قرآن پاک کے نزول کے وقت آکسیجن کے نام سے کوئی واقف بھی نہیں تھا۔ چودہ صدیاں قبل قرآن کے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے بلندی پر آکسیجن کی کمی کا انکشاف کر دیا تھا۔[2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ"[3]

"جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کے سینہ میں اتنی گھٹن پیدا کر دیتا ہے، جیسے وہ بڑی دقت سے بلندی کی طرف چڑھ [رہا ہو۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے، اللہ تعالیٰ اسی طرح ان پر (حق سے فرار اور نفرت کی) ناپاکی مسلط کر دیتا ہے۔

قرآن کی مذکورہ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بلندی پر چڑھنا آکسیجن کی کمی سے وجہ سے مشکل اور تکلیف دہ ہوتا ہے، اسی طرح جو شخص ازلی بد بخت اور بد نصیب ہوتا ہے اسے حق کی دعوت پر لبیک کہنا کم

---

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.44

[2] اکبر علی خان، مولانا، قرآن اور جدید سائنس، مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور، 2014ء، ص۔48

[3] الانعام، 6:125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکسیجن والے علاقے میں اوپر چڑھنے کی طرح ہوتا ہے۔

زمین پر حیاتیاتی عمل کا دارومدار ضیائی تالیف کے عمل سے ہے۔ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے پودے شمسی توانائی کی موجودگی میں پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ سے کیمیائی عمل سے کاربوہائیڈریٹس بناتے ہیں۔ اصل میں زمین پر تمام جاندار مخلوق کا وجود اسی عمل سے برقرار ہے۔ اس عمل کے دوران حرارتی توانائی، حیاتیاتی توانائی میں تبدیل ہوتی ہے۔ یہ عمل تقریباً 41 فیصد سمندروں میں ہوتا ہے جبکہ باقی 59 فیصد حصہ خشکی پر ہوتا ہے۔

جنگلات کرہ ارض پر استعمال ہونے والی بیس فیصد سے زائد آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں بڑے بڑے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ جنگلات کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بڑی مقدار کو اپنے اندر ذخیرہ کیے رکھتے ہیں۔ جس سے گلوبل وارمنگ میں کمی واقع ہوتی ہے۔ آکسیجن ایک ایسا قدرتی وسیلہ ہے، جس سے زندہ ہر لمحہ فیض یاب ہوتی ہیں۔ کرہ ارض پر سب سے قیمتی وسیلہ آکسیجن ہے۔ دماغ کو چند سیکنڈ آکسیجن نہ ملے تو اس پر فالج گر جاتا ہے یا مر ہی جاتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آکسیجن جس قدر قیمتی ہے اتنی ہی فراوانی سے کرہ ارض پر موجود ہے۔ خلا میں جانا ہو تو آکسیجن کے سلنڈر بھر کر ساتھ لے جانا پڑتے ہیں۔ آبی حیات کا مشاہدہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں پانی سے بآسانی آکسیجن ملتی رہتی ہے۔

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

> "If plants did not release oxygen in the atmosphere, the oxygen breathers would eventually use up all the free oxygen in the atmosphere and that would be the end of them."[1]

تازہ ترین رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہونے والے ملکوں میں بھارت اور پاکستان کو پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے پاکستان سب سے کم صلاحیت والا ملک ہے۔[2] جنگلات کے بے تحاشا کٹاؤ سے منرل واٹر کی بوتلوں کی طرح آکسیجن کے سلنڈر بھی خریدنے اور

[1] Yahya, Hārūn, The Creation of the Universe, P.117

[2] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 24 اپریل 2018ء، ص۔12

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔

ایمیزون جنگل 500 کلو میٹر (فٹ بال کے ستر ہزار میدانوں کے برابر) رقبے پر محیط صیح وسالم جنگل ہے۔ گرین پیس (GREEN PEACE کے مطابق دورِ حاضر میں خالص جنگلات پونے بارہ ملین مربع کلو میٹر رقبے کا چوتھائی ہے۔ 2000ء سے اب تک جنگلات کا 7 فیصد حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ خالص جنگل زمین کی کاربن کا چالیس فیصد قابو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خالص جنگلات ایمیزون ممالک کی کاربن کے مجموعی اخراج جذب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ایمازون کے جنگلات میں ہر تین سیکنڈ میں ۱۰۰ درخت ختم ہو جاتے ہیں۔ برازیل کا برساتی جنگل تعمیرات اور ڈیم بنانے کے لیے ختم کیا جارہا ہے۔ جنگلات کے خاتمے کا مطلب فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اضافہ ہے۔[1]

کاربن کا انجذاب (Absorption of CO_2)

کاربن ڈائی آکسائیڈ کے انجذاب اور فضا کی صفائی کے لئے نباتات کا تحفظ انتہائی لازمی ہے۔ کارخانوں اور ملوں سے نکلنے والا زہریلا دھواں اور مضر صحت مادے یہ سب مل کر قدرتی ماحول کو آلودہ کر رہے ہیں۔ پانی کی قلت کی وجہ سے درخت سوکھ رہے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی سے عورتیں اور بچے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ ہر قسم کی آلودگی کو کنٹرول کرنے زیادہ سے زیادہ درخت لگانا نہایت ضروری ہے۔[2] زمین کا نصف سے زیادہ چہرہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا، لیکن اب یہ کل رقبے کا ایک تہائی سے بھی کم رہ گیا ہے۔ کرہ ارض کے جنگلات کا کل رقبہ تقریباً 3400 ملین ہیکٹر ہے۔ گلوبل وارمنگ کی سب سے بڑی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے، کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے والے جنگلات کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کم اور پیدا زیادہ مقدار میں ہو رہی ہے۔ فضا کی صفائی کے لئے نباتات کا تحفظ بہت ضروری ہے کیونکہ فضا میں آلودگی ختم کرنے میں نباتات کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔ کرہ ارض کے ارد گرد ہوا کا غلاف فضا کہلاتا ہے۔

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 3 دسمبر 2017ء

[2] روزنامہ دنیا لاہور، 5 دسمبر 2017ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں ایم ایس راؤ لکھتے ہیں:

"The envelope of Gas, vapor and Aerosol particles surrounding the Earth, retained by gravity and forming a major constituent in the environment of most forms of terrestrial life, protecting it from the impact of meteors, cosmic ray particles and harmful solar radiation."[1]

کرہ ارض کے ارد گرد فضا کی کئی تہیں پائی جاتی ہے۔ سب سے نچلی تہہ کو "ٹروپو سفیئر" کہا جاتا ہے۔ فضا کی سب سے نچلی تہہ "ٹروپو سفئیر" کے بارے میں ایم ایس راؤر قمطراز ہیں:

"Refers to the lower layers of the Atmosphere, i.e., those below the Stratosphere, from that it is separated by the Tropopause, extending from a height of about 11 km to earth`s surface in the temperate zone.[2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ "[3]

"ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، بیشمار نشانیاں ہیں۔"

ابو بکر احمد لکھتے ہیں:

"Since the atmosphere performs all these biological and social functions ,its conservation ,pure and unpolluted , is an essential aspect of the conservation of life itself which is one of the fundamental objectives of Isᾱmic law."[4]

---

[1] M.S. Rᾱo, Dictionary of Geography,p.31

[2] M.S. Rᾱo, Dictionary of Geography,p.378

[3] البقرہ،2:164

[4] Abūbakar Ahmad Bakadar,Isᾱmic Principles for the Conservation of the Natural Environment ,p.79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماحول اور انسانی زندگی ایک دوسرے سے منسلک ہیں، معیار زندگی کی بہتری کے لئے قدرتی ماحول پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر قابو پانا ہو گا۔ دنیا میں ترقی کے تیز عمل نے قدرتی ماحول کو شدید متاثر کیا ہے، تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی کرۂ ارض کے ماحول پر بری طرح اثر انداز ہوئی ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں پر درختوں کی اندھا دھند کٹائی اور نئی شجر کاری میں توازن بہت بری طرح بگڑ رہا ہے۔ ملک میں قدرتی جنگلات کے رقبہ میں سالانہ 27 ہزار ایکڑ کی کمی ہوئی ہے۔

جنگلات کا کٹاؤ روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ جنگلات کی جگہ بڑی تعمیرات، رہائشی کالونیاں، کارخانوں اور سڑکوں کا تعمیر کا کام زور شور سے جاری و ساری ہے۔ جنگلات کے کٹاؤ کے لیے ماہرین ماحولیات 'ڈی فاریسٹیشن' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

ڈکشنری آف انوائرنمنٹ میں ہے:

"Refers to the permanent removal of forest and undergrowth."[1]

جنگلات کے کٹاؤ سے جنگلات کا رقبہ کم ہوتا جارہا ہے اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بعض ملکوں میں جنگلات کی کٹائی ایسی بے تحاشا کی گئی ہے کہ اب وہاں درخت خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ اس وقت تک ایک تہائی جنگلات کا صفایا ہو چکا ہے اور 17 ملین ہیکٹر سالانہ کے حساب سے ان میں کمی آرہی ہے۔[2] اقوامِ متحدہ کے جائزے کے مطابق ہر سال تقریباً 13000 ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہو رہا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق دورِ حاضر کا سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے۔[3] دریائے ایمزون کا وہ حصہ جو برازیل کی حدود میں واقع ہے اور جہاں جنگلات کی کٹائی کی گئی ہے وہ رقبے

---

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.55

[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔59

[3] سراج کریم، "شجر کاری اور اسلامی تعلیمات"، عالمی ترجمان القرآن (ماہنامہ)، لاہور، اگست 2018ء، ص۔52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لحاظ سے 41 ملین ہیکٹر سے زیادہ ہے (یعنی جاپان کے رقبے سے بھی زیادہ ہے)۔[1] ایمزون کا جنگل برازیل کے دسویں حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ جنگل بے دردی سے کاٹا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت کی طرح آکسیجن کی قلت کا مسئلہ سر اٹھا سکتا ہے۔

عالمی یومِ ارض ہر سال 22 اپریل کو منایا جاتا ہے، جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ زمین اور اس کا ماحولیاتی نظام ہمارا گھر ہے۔ ہم اپنی زمین کے ماحولیاتی نظام کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کسی زمانے میں زمین کا آدھے سے زیادہ چہرہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اب یہ کل رقبے کا ایک تہائی سے بھی کم رہ گیا ہے۔ جنگلات کا کل رقبہ تقریباً 34 سو ملین ہیکٹر ہے، ہر ہفتے تین لاکھ ہیکٹر رقبے پر جنگلات ختم ہو رہے ہیں۔ آدھے سے زیادہ برطانوی جزائر گھاس کے بڑے بڑے میدانوں پر مشتمل ہیں۔ پہاڑوں پر درخت کی حد سے اوپر کی گھاس پائی جاتی ہے۔ لیکن ان گھاس کے میدانوں کا زیادہ تر حصہ گذشتہ 2000 سالوں میں تیار کیا گیا ہے۔

ماہر ماحولیات گردیپ راج لکھتا ہے:

> " Grassland above the tree limit on mountains or subject to winds and spray on coastlines is natural in origin, but most of it has been created over the last 2000 years."[2]

خالص جنگلات عالمی آب و ہوا کو برقرار رکھنے کے علاوہ موسم کو مقامی اور خطے کی سطح پر برقرار رکھتے ہیں۔ عظیم خالص جنگلات کا ماحولیاتی نظام سب سے متنوع ہے اور ان میں شکاری جانور، دوسرے علاقوں سے آنے والے مختلف جانور اور نو دریافت شدہ انواع موجود ہیں۔ یہ خالص جنگلات ارتقاء کی ورکشاپیں ہیں۔ جنگلات کا 81 فیصد نقصان سڑکوں کی تعمیر کے لیے جنگلات کو بتدریج چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنے سے ہوا ہے۔ معروف جریدے نیچر (NATURE) 2014ء کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق

---

[1] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔114

[2] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری سڑکوں کی تعمیر جنگلات کی کٹائی کے بغیر بھی کی جاسکتی ہے۔[1] سائنسدانوں کے مطابق موجودہ دور میں دنیا کو سب سے بڑا خطرہ جنگلات کے ختم ہونے اور پرندوں و چرندوں کے کم ہونے سے لاحق ہے۔

نباتات کے عدم تحفظ کی وجہ سے صحراؤں کے رقبہ میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ صحرائے صحارا دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ امریکہ کی میری لینڈ یونیورسٹی سے منسلک سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق گذشتہ صدی کے دوران اس کا رقبہ دس فیصد بڑھ گیا ہے۔ جن علاقوں میں 100 ملی میٹر سے کم بارش ہوتی ہے، ان کا شمار صحرا میں ہوتا ہے۔ اطرافِ صحارا کے بیشتر خطوں میں بارش کا تناسب اس حد سے نیچے چلا گیا ہے اور یہ تمام علاقہ صحارا میں شامل ہو گیا۔

بھارت کا جغرافیہ دان ایم ایس راؤ لکھتا ہے:

> "Desert: Refers to an almost barren attract of land wherein the precipitation is so scanty or so spasmodic that it will not adequately support vegetation. A desert wherein absolutely noting grows, however, is uncommon; it may be extremely poor grassland or extremely poor scrub."[2]

ایک تحقیق کے مطابق گلوبل وارمنگ کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلی کے نتیجے میں ہونے والی موسمی تبدیلی کے سبب صحرا وسیع ہو رہے ہیں۔ اس کرہ ارض پر حیاتیاتی اور انسانی بقا مشکل ہوتی جارہی ہے۔[3] سائنس کی ایجادات و ترقیات نے جہاں زندگی کو سہولت و آسائش سے ہمکنار کیا اور پر تعیش و آرام بنایا وہیں انسانی طمع و حرص نے اطراف واکناف کے ماحول کو شدید متاثر کیا اور رفتہ رفتہ ماحولیاتی آلودگی کا یہ مسئلہ بڑھتا گیا۔ زمینی آلودگی، ہوا کی آلودگی، پانی کی آلودگی اور آواز سے پیدا ہونے والی

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء، ص۔13

[2] M. S, Rāo, Dictionary of Geography, p.103

[3] اصلاحی، ک-ص، ماہنامہ معارف مئی 2018ء، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ انڈیا، ص۔378

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلودگی نے انسانی صحت و زندگی پر انتہائی مضر اور منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ ماہرینِ ارضیات اور سائنس دانوں کو اب چل کر احساس ہوا کہ ماحولیاتی آلودگی کا یہ مسئلہ انسانی گرفت سے کہیں دور نکلتا جارہا ہے۔

گلوبل وارمنگ (Global Warming)

گلوبل وارمنگ عالمی مسئلہ ہے۔ گلوبل وارمنگ جیسے اہم مسئلے کا حل نباتات کے تحفظ میں مضمر ہے۔

Hazel S. Kaufman گلوبل وارمنگ کے بارے میں لکھتا ہے:

> The warming trend since 1880 parallels the great increase in the use of fossil fuels, which was accompanied by an increase in CO_2.This, suggests that the warmer global were caused by the greenhouse effect of CO_2.[1]

گلوبل وارمنگ کی سب سے بڑی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے والے جنگلات کا رقبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے اور آبادی بڑھنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کم اور پیدا زیادہ ہو رہی ہے۔

ماہر جغرافیہ لکھتے ہیں:

> "A gas composed one of carbon and two parts of oxygen, normally occupying 0.03 percent of the atmosphere."[2]

ماہرین ماحولیات کے مطابق دنیا میں بڑھتی ہوئی گلوبل وارمنگ سے کرہ ارض پر انسان اور حیوانی حیات کے خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ فضائی آلودگی کے باعث موسمیاتی تبدیلیاں تیزی سے رونما ہو رہی ہیں۔ 2017ء میں موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کو ساتویں درجے پر رکھا گیا

---

[1] Hazel S. Kaufman,Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere ,Plants, People & Environment,p.169

[2] M.S. Rāo, Dictionary of Geography,p.63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[1] بعض ممالک میں جنگلات کی کٹائی زور و شور سے جاری و ساری ہے۔ بعض ملکوں میں جنگلات کی کٹائی ایسی بے تحاشا کی گئی ہے کہ اب وہاں درخت خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ اس وقت تک ایک تہائی جنگلات کا صفایا ہو چکا ہے اور 17 ملین ہیکٹر سالانہ کے حساب سے ان میں کمی آ رہی ہے۔[2] ایک رپورٹ کے مطابق فوسل فیولز کے جلنے سے ہر سال سوا اکیس بلین ٹن کاربن آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے۔ اس میں سے محض نصف ہی جذب ہوتی ہے، جو زمین کی فضا میں موجود رہتی ہے۔ عالمی ماہرین کے مطابق گلوبل وارمنگ موجودہ دور کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ گلوبل وارمنگ کی بڑی وجہ کوئلے اور تیل سے بجلی پیدا کرنا، جنگلات کی بے دریغ کٹائی، کارخانوں کا دھواں ہے۔

موسمیاتی تبدیلی (Climate Change)

موسمیاتی تبدیلی کا حل کرہ ارض پر پائے جانے والے نباتات کا تحفظ ہے۔ موسمیاتی تبدیلیاں ایک عالمی مسئلہ ہیں۔ دورِ جدید موسمیاتی تبدیلی کی سب سے بڑی وجہ فضائی آلودگی ہے۔ اس ضمن میں ایک مغربی سکالر لکھتا ہے:

"The air pollution has been blamed for recent climate change."[3]

ماہر علوم جغرافیہ "ایم ایس راؤ" موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Biocliamtology: The study of climate with respect to life and health, its objects being to determine the climatic conditions that are most favorable to human habitation, particularly for invalids, and to specify the areas where such climates exist."[4]

جرمنی کی تھنک ٹینک نے جریدے "جرمن واچ" میں شائع کردہ اپنی 2016ء کی انڈکس برائے گلوبل

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 7 جنوری 2018ء
[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 59

[3] Hazel S. Kaufman ,Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere,p.169

[4] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسک میں موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر دس ممالک میں پاکستان کا پانچواں نمبر ہے۔ "گلوبل چینج امپیکٹ اسٹڈیز سنٹر" کے مطابق آنے والی دہائیوں میں ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پاکستان کے اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہو گا اور موسمِ گرما میں اضافہ ہو گا۔ اکنامسٹ انٹیلی جنس یونٹ کے 2017ء کی جاری کردہ عالمی رپورٹ کے مطابق کراچی دنیا کے 60 غیر محفوظ ترین خطوں میں شامل ہے۔[1] "انٹر نیشنل پینل برائے کلائی میٹ چینج" کی رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلیاں نہ صرف گرمی کی لہر پیدا کر رہی ہیں۔ بلکہ اس کے نتیجے میں دریاؤں میں پانی بھی کم ہو رہا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں شدید گرمی کی وجہ سے آگ لگ رہی ہے۔ اور سینکڑوں رقبہ پر محیط جنگلات راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ پاکستان کو سالانہ 907 بلین ڈالر کو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے۔ "انٹر نیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر" کے مطابق پاکستان ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے قدرتی آفات کا شکار ہوتا رہتا ہے۔[2] شجر کاری موسمی حدت کو حد سے بڑھنے سے روکنے اور فضائی آلودگی کے خاتمے کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان سمیت ایشیا اور افریقہ کے 52 ممالک میں ہونے والی تحقیق کے مطابق موسمی حدت بڑھنے کی وجہ سے اگلی ایک دہائی میں غریب اور بنیادی سہولتوں سے محروم لاکھوں افراد کی زندگیاں گرمی کی شدت سے خطرے میں پڑ جائیں گی۔

نباتات کا تحفظ اور اسلام

ڈی فارسٹیشن (Deforestation)

اسلام میں نباتات کا نقصان کرنے یعنی ڈی فارسٹیشن (Deforestation) کرنے سے خلافِ شریعت ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کھیتی یعنی نباتاتی وسائل کو تباہ کرنے والا دراصل کرہ ارض پر فساد پھیلانے والا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] روزنامہ ایکسپریس لاہور، 27 مئی 2018ء

[2] روزنامہ نوائے وقت لاہور، 8 اپریل 2019ء،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ [1]"

"جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔۔۔۔ حالانکہ اللہ ﴿جسے وہ گواہ بنا رہا تھا﴾ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

امام بغویؒ رقمطراز ہیں:

" قَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِذا تَوَلَّى سَعى فِي الْأَرْضِ قَالَ: إِذَا ولي يعمل بالعدوان والظلم، فأمسك اللَّهُ الْمَطَرَ وَأَهْلَكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ، وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسادَ، أَيْ: لا يرضى "[2]

مذکورہ دلائل و شواہد دلالت کرتے ہیں کہ ڈی فارسٹیشن یعنی کھیتوں کی تباہی کو عدوان، ظلم اور فساد قرار دیا گیا ہے۔ پہلے خلیفہ راشد نے لشکرِ اسامہ کو ڈی فاریسٹیشن یعنی درختوں کے کٹاؤ سے منع کر دیا۔

علامہ محمد رضاؒ لکھتے ہیں:

" ولا تعقروا نخلاً ولا تحرقوه، ولا تقطعوا شجرة مثمرة "[3]

اسراف (Extravagance)

نباتات کے تحفظ کی خاطر قرآن مجید میں نباتاتی وسائل کے استعمال میں اسراف ناجائز ہے۔

قرآن میں اسطرح ہے:

" كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ " [4]

""کھاؤ ان کی پیداوار جب کہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو، اور حد سے نہ گزرو کہ

---

[1] البقرہ، 2:205

[2] البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي –بيروت، 1420ھ، 263/1

[3] محمد رضا، أبو بكر الصديق أول الخلفاء الراشدين، دار احياء الكتب العربيه، 1369ھ، 38/1

[4] الانعام، 6:141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

نباتاتی وسائل کو استعمال کرنے میں حد سے تجاوز نہ کرو، ایسا نہ ہو کل کو تم ضرورت مند ہو نا پڑ جائے۔ کھانے میں اسراف سے منع کیا گیا ہے کیونکہ بسیار خوری عقل اور جسم کے لئے نقصان دہ ہے۔ کئی دوسرے مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں اسراف وضیاع سے منع فرمایا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ نباتاتی وسائل میں باعتدال بہت ضروری ہے اور اس سے تجاوز اللہ تعالیٰ کے احکام کی صریح نافرمانی ہے۔ ہر چیز کے استعمال میں اعتدال اور میانہ روی مطلوب اور محبوب ہے اور اسے نباتاتی وسائل سے فائدہ اٹھانے میں اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں نباتات کے ضیاع واسراف کی ممانعت ہے۔ نباتات کے ضیاع کی روک تھام سے نباتات کے تحفظ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

گرین بیلٹ (Greenbelt)

اسلام نے گرین بیلٹ کی توسیع کے لئے جابجا شجر کاری اور زمین کی آبادکاری کی ترغیب دلائی ہے۔ اسلام میں نباتات کے تحفظ ونگہداشت کو صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے۔ درخت لگانا اور اس کی نگہداشت کرنا مسلمان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اگر کسی مسلمان نے درخت لگایا جس کا پھل کسی انسان یا جانور نے کھایا تو لگانے والے کے لیے یہ صدقہ ہو گا۔ تعلیمات اسلامی میں بنجر زمین کی آبادکاری اور نباتاتی وسائل کی کاشت کاری پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ بنجر زمین پر نباتات اگانے اور کھیتی باڑی کرنے کے لئے کئی احادیث مبارکہ میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"[1]

مسلمان کا پودا لگانا یا کھیتی باڑی کرنا اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے۔

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَاب المَزَارَعَة، ، فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ، رقم الحديث، 2320

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ نبویؐ ہے:

" مَنْ بَنَى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى "[1]

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے کسی پر ظلم و زیادتی کے بغیر عمارت بنائی یا ظلم و زیادتی سے بچتے ہوئے کوئی درخت لگایا تو اس کے لئے جاری رہنے والا اجر ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس سے فائدہ اٹھائے۔ اسلام میں جابجا بنجر زمین پر نباتات لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا، أَوْ عَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا "[2]

ارشادِ نبویؐ ہے:

" مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ"[3]

جو شخص مردہ زمین (بنجر زمین) زندہ کرے یعنی بنجر و ویران زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے اور ظالم کی رگ کا کوئی استحقاق نہیں ہے۔

اسلام میں نباتات کے تحفظ کے لئے واضح ہدایات و احکامات پائے جاتے ہیں۔ ان احکامات پر عمل کر کے دنیا گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل سے نجات پا سکتی ہے۔ اسلام نباتات، جنگلات، درختوں، پودوں کے تحفظ اور ان کی نگہداشت کی جامع تعلیمات دیتا ہے۔

---

[1] المرجع السابق، رقم الحديث، 15616

[2] أحمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، م، رقم الحديث، 14269

[3] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن ابوداؤد، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ، رقم الحديث، 3073

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم: حیواناتی وسائل کا مطالعہ

حیوانات کا تعارف

معنی و مفہوم "حیوان" کا لغوی معنی ہے:

"جاندار۔ ذی روح (۲) مویشی۔ چوپایہ (۳) نادان۔ بیوقوف۔ وحشی۔ جمع:۔ حیوانات"[1]

علامہ زمخشریؒ حیوان کا لغوی مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

"والحيوان: مصدر حي، وقياسه حييان، فقلبت الياء الثانية واوا، كما قالوا: حيوة، في اسم رجل، وبه سمي ما فيه حياة: حيوانا"[2]

حیوان حَيَّ کا مصدر ہے اس کی اصل "حییان" ہے لیکن یاء ثانی کو واؤ سے بدل دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عرب میں بعض لوگوں کا نام "حیوۃ" تھا۔ انہی معنی کے اعتبار سے ہر اس چیز کو جس میں حیات ہو حیوان کہتے ہیں۔

علامہ الجاحظؒ رقمطراز ہیں:

"أحيا من الحيوان، إذ كان الحيوان إنّما يحيا بإحيائها له"[3]

قرآن مجید میں حیوان کا لفظ زندگی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قدیم عرب کے کئی قبیلوں کے نام حیوانات کے نام پر تھے جیسے اسد (شیر)، قریش (آدم خور مچھلی) وغیرہ۔ مرنے والوں روحوں کو پرندے کی شکل میں پیش کیا جاتا تھ جو عرصے تک قبر کے ارد گرد اڑتا رہتا تھا۔ بعض حیوانات کو خاص دیوتاؤں سے منسوب کر کے ان کے گلوں میں قلاوہ ڈال کر ان کو حرام قرار دے دیا جاتا تھا۔ قرآن مجید ان قدیم باطل عقائد کی مذمت کی گئی ہے۔[4]

---

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص۔560

[2] أبو القاسم محمود بن عمرو، الزمخشري، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتاب العربي بيروت، 1407 هـ، 463/3

[3] علامه الجاحظ، ابو عثمان، الحيوان، دا ر الكتب العلميه، بيروت، 1424هـ، 24/1

[4] قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی، ص۔829

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں حیوان کے معانی بیان کیے گئے ہیں:

"لفظ حیوان کے سب سے زیادہ عام معنے، خواہ اسے صیغہ واحد میں استعمال کیا جائے یا صیغہ جمع میں، با لعموم ایک یا ایک سے زیادہ جانور ہیں بشمول انسان، جسے صحیح تر الفاظ میں الحیوان الناطق کہا جاتا ہے"[1]

صاحبِ "الموسوعۃ القرآنیۃ" حیواناتی وسائل کے بارے میں رقمطراز ہیں:

" القوة النامية الموجودة فى الإنسان والحيوانات والنبات"[2]

"المنجد عربی اردو" میں حیوان کے لغوی معنی "جاندار"[3] ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار بیان کرتا ہے:

"Hayawan "the animal kingdom", Arabic word derived from a Semitic root implying a notion of life. It is attested only once in the Kuran (xxix. 64) where it means "the true life" and is used of the other world; the dictionaries state that a spring of paradise is also called by this name, but the most usual meaning of hayawan , used as a singular or a collective , is an animal or animals in general, including man, who is more precisely called al-hayawan al-natik."[4]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Animal (kingdom Animalia) ,any of a group of multicellular organisms that are thought to have evolved independently from the unicellular eukaryotes.Animals differ from the member of the two

---

[1] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، جلد 5، طبع اول 1973ء، 1393ھ، ص۔ 771

[2] إبراهيم بن إسماعيل الأبياري، الموسوعة القرآنية، مؤسسة سجل العرب، 1405 ھ، 539/8

[3] لویس معلوف، المنجد عربی اردو، (مترجم: مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ)، خزینہ علم وادب لاہور، س۔ن۔، ص۔ 187

[4] B. Lewis, V. L. Menage, Ch.Pellat and J. Schacht,The Encyclopedia of Isᾱm,Vol-111, Luzac & Co.,London, 1986, P.304

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

other multicellular kingdoms,the plants (plantea) and the funji (Mycota) „in fundamental variations in morphology and physiology."[1]

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں ہے:

"A living being; a member of the higher of the two series of organized beings, of which the typical forms are endowed with life,sensation, and voluntary motion, but of which the lowest forms are hardly distinguishable from the lowest vegetable forms by any more certain marks than their evident relationship to other animal forms, and thus to the animal series as a whole rather than to the vegetable series."[2]

بھارت کی ماہر حیاتیات "ریتارانی" لکھتی ہیں:

"An organism that is able to feed on other organisms or on organic matter, is often motile, and reacts to stimuli quickly. Animal cells are covered with cell membranes. They lack chlorophyll and their growth is usually limited."[3]

انسائیکلوپیڈیا سائنس آکسفورڈ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Members of the animal kingdom. All are multicellular (Eukaryotic) organisms which lack chloroplasts for photosynthesis and therefore rely on other living organisms for their food (they are hetrotrophs) .They are diploid (having two sets of chromosomes) and produce two different types of gametes, known as eggs and sperms."[4]

---

[1] The New Encyclopedia Britannica,Vol- 1,15th Ed.,p.418

[2] The Oxford English Dictionary,2nd Ed.,Vol-1,P.474

[3] Rāṇī, Reetā , Dictionary of Biology , Anmol Publications، New Delhi ,p.22

[4] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرہ ارض پر پائے جانے والے حیوانات اور نباتات کا مطالعہ کے لئے سائنسی اصطلاح "بائیو جیو گرافی" استعمال ہوتی ہے۔

بھارت کی ماہر حیاتیات بیان کرتی ہے:

"Refers to the study of the study of the geographical distribution of plants and animals over the globe, being usually limited to the land surface; it is further divided into phytogeography and zoogeography."[1]

مذکورہ تعریفات و توضیحات کا حاصل یہ ہے کہ کرہ ارض پر جانداروں کے دو بڑے گروہ پائے جاتے ہیں۔ نباتات اور حیوانات۔ نباتات ضیائی تالیف کے ذریعے اپنی خوراک خود تیار کر سکتے ہیں جبکہ حیوانات اپنی خوارک کے لیے نباتات یا دوسرے حیوانات پر انحصار رکھتے ہیں۔ غذائی زنجیر کے ذریعے حیوانات کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔

کمال الدین الدمیریؒ اپنی معروف کتاب "حیات الحیوان" میں بیان کرتے ہیں:

"جنس الحي والحيوان: الحياة والحيوان ماء في الجنة قاله ابن سيده. والحيوان نهر في السماء الرابعة يدخله ملك كل يوم، فيغمس فيه ثم يخرج، فينتفض انتفاضة، يخرج منه سبعون ألف قطرة، يخلق الله تعالى من كل قطرة ملكا يؤمرون أن يطوفوا بالبيت المعمور، فيطوفون به ثم لا يعودون إليه أبدا، ثم يقفون بين السماء والأرض يسبحون الله تعالى إلى يوم القيامة."[2]

مذکورہ بیان کردہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جس شے میں زندگی اور حرکت پائی جاتی ہے۔ حیوان جنت کے ایک پانی کا نام بھی ہے جیسا کہ ابن سیدہ بیان کرتا ہے اور حیوان نامی چوتھے آسمان پر ایک نہر بھی ہے اور ہر روز اس نہر میں ایک فرشتہ غوطہ لگاتا ہے اور پھر نکل کر اپنے پروں کو جھاڑتا ہے۔ جس سے ستر

---

[1] M. S. Rāo, Dictionary of Geography, p.42

[2] محمد بن موسى بن عيسى بن علي الدميري، أبو البقاء، كمال الدين، حياة الحيوان الكبرى، 104/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزار پانی کے قطرے گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتے ہیں۔ اس طرح ستر ہزار فرشتے روزانہ وجود میں آتے ہیں۔ پھر ان کو حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور کا طواف کریں۔ چنانچہ جب وہ ایک مرتبہ طواف کر لیتے ہیں تو پھر ان کی باری نہیں آتی۔ پھر یہ آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

حیوانات کی پیدائش

زمین پر حیوانات کے پھیلاؤ کے لئے رب کائنات نے جمعرات کا منتخب کیا۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَقَالَ: خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ، فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ"[1]

زمین پر حیوانات کو خاص اہمیت و افادیت حاصل ہے اور ان کی پیدائش کے لئے جمعرات کا دن (یوم الخمیس) مختص کیا گیا۔ مختلف اشیاء کی پیدائش کے حوالے سے درج ذیل جدول ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

نمبر شمار	دن (اردو/عربی)	دن (انگریزی)	شے کا نام (اردو)	شے کا نام (انگریزی)
1	ہفتہ (يَوْمَ السَّبْتِ)	Saturday	مٹی	Soil
2	اتوار (يَوْمَ الْأَحَدِ)	Sunday	پہاڑ	Mountains
3	سوموار (يَوْمَ الِاثْنَيْنِ)	Monday	پودے	Plants
4	منگل (يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ)	Tuesday	شر (برائی)	Evil things
5	بدھ (يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ)	Wednesday	روشنی	Light

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، رقم الحديث، 2789

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6	جمعرات (یَوۡمَ الۡخَمِیۡسِ)	Thursday	حیوانات	Animals
7	جمعہ (یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ)	Friday	حضرت آدمؑ	Adam (A.S(

حیواناتی وسائل سے مراد جانوروں کی دنیا ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ"[1]

"اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی کا گھر تو دار آخرت ہے، کاش یہ لوگ جانتے۔"

قرآن مجید میں کوئی بارہ مختلف انواع کے حیوانات کا ذکر آیا ہے۔ قرآن حکیم میں پانچ سورتوں کے نام جانوروں کے ناموں پر ہیں: 1۔ البقرہ (گائے) 2۔ النمل (چیونٹی) 3۔ العنکبوت (مکڑی) 4۔ الفیل (ہاتھی) 5۔ الانعام (چوپائے) حیوانات کی کئی انواع کو زمانہ جاہلیت کی عربی شاعری میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ فواد البستانی نے (المجانی الحدیثۃ بیروت 1945ء، جلد 1) میں مختلف ناموں کے تحت اسی (80) حیوانات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں اونٹ، گھوڑے، شیر کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے۔[2]

حیوانات کی اقسام (Types of Animals)

1۔ حیوان مطلق 2۔ حیوان ناطق

1۔ حیوان مطلق

فیروز اللغات میں حیوان مطلق میں یوں بیان کیا گیا ہے:

---

[1] العنکبوت، 29:64

[2] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد: 8، دانش گاہ پنجاب لاہور، ص۔ 777

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جانور۔بے سلیقہ۔بد تمیز۔بالکل گنوار"[1]

2۔حیوان ناطق

حیوان ناطق سے مراد انسان ہے۔

مولوی فیروز الدین حیوان ناطق کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"بولنے والا جانور۔یعنی انسان"[2]

عربی لغت کے ایک ماہر یوں لکھتے ہیں:

"الإنسان ليس له عقل لأنه حيوان اجتماعي أو "سياسي" كما يقول أرسطو، بل إنه حيوان اجتماعي لأن له عقلا"[3]

انسان حیوان ناطق ہے لیکن عقل و دانش کی صلاحیت اور جسمانی ساخت و وجاہت کی بدولت تمام مخلوقات سے افضل و برتر ہے۔

قرآن میں یوں ارشاد ہوتا ہے:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"[4]

"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا"

انسان(Human being)

1-Scientific Name Homo sapiens	2-English Name Human being	3-Kingdom Animalia	4-Order Primates
5-Phylum Chordata	6-Class Mammalia	7-Family Hominidae	8-Genus Homo

علم حیوانات(Zoology)

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص۔560

[2] المرجع السابق

[3] جوزيف فندريس، اللغة، مكتبة الأنجلو المصرية، 1950 م، ص- 17

[4] التین،95:4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیوانات کے علم کو حیوانیات کہا جاتا ہے جس میں حیوانات کی اقسام، ساخت اور ان سے متعلق مختلف امور کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

مولوی فیروز الدین لکھتے ہیں:

"جانوروں کی تاریخ۔ جسم کی ساخت اور عادات واطوار کا علم۔"[1]۔

علم حیوانات کو انگریزی میں "زوالوجی" کہا جاتا ہے۔ آکسفورڈ سائنسی انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

"The scientific study of animal life, including comparative Anatomy and Physiology, and Evolution, Genetics, Embryology, Biochemistry, Animal Behavior, Ecology and Taxonomy."[2]

انگلش آکسفورڈ ڈکشنری میں ہے:

"The science which treats of animals, constituting one of the two branches (zoology and botany) of Natural History or biology, and comprising many sub ordinates branches, as ornithology, ichthyology, entomology, etc."[3]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار علم حیوانات کی تعریف کرتا ہے:

"Zoology, the study of animals. The science of zoology embraces all conceivable modes of study, not only of individual animals but of entire faunas and of relations of animals with one another, with plants, and with the nonliving environment."[4]

---

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو جامع، ص۔560

[2] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.256

[3] J. A . Simpson and E.S.C Weiner,The Oxford English Dictionary,Vol- viii ,Clarendon Press,Oxford.1989,p.823

[4] Encyclopedia Britannica, Vol-23,p.976

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم حیوانات پر علامہ الجاحظ کی کتاب "الحیوان" علمی اورادبی لحاظ سے معلومات کا خزانہ ہے۔ جس میں حیوانات کی عادات، نفسیات، خصوصیات، متعلقہ حکایات اور اشعار کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ الجاحظ کا سادہ اور فصیح اسلوب بیان سب پر مستزاد ہے۔ کتاب "الحیوان "کا محققانہ ایڈیشن عبد السلام ہارون نے سات جلدوں میں قاہرہ (1938ء-1945ء) سے شائع کیا ہے۔[1] علم حیوانات پر علامہ الدمیری (م808ھ) کی حیات الحیوان قابل ذکر اور لائق مطالعہ کتاب ہے۔ یہ زیادہ تر کتاب الحیوان پر مبنی ہے۔ یہ ابجدی اعتبار سے لسانی اشارات، مختلف روایات، متعلقہ جانوروں کی فقہی حیثیت، ضرب الامثال، جانوروں کے مختلف اعضاء کے ساحرانہ یا طبی خواص اور خوابوں کی ان تعبیرات کو جن میں حیوانات کا ذکر ہے، کو جمع کر دیا گیا ہے۔ خواص الحیوان علم حیوانات پر ایک اہم کتاب ہے۔ ایران کے مصنف حزین نے اس کتاب کو بارھویں صدی عیسوی میں مرتب کیا۔[2] عبد الماجد دریابادیؒ کی علم حیوانات پر "قرآنی حیوانات" کے نام سے قابل قدر کتاب تالیف کی ہے جو لائق مطالعہ کتاب ہے

علامہ الجاحظؒ حیوانات کی اقسام کے ضمن میں رقمطراز ہیں:

" أنّ جميع الحيوان على أربعة أقسام. شيء يطير، وشيء يمشي، وشيء يعوم، وشيء ينساح"[3]

علامہ الجاحظؒ کی مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ حیوانات کی چار اقسام ہیں۔ 1۔ زمین پر چلنے والے جانور 2۔ اڑنے والے جانور یعنی پرندے 3۔ تیرنے والے جانور یعنی مچھلیاں اور دوسری آبی حیات 4۔ رینگنے والے جانور یعنی حشرات الارض وغیرہ

زوالوجیکل کلاسیفکیشن (Zoologifical Classification)

کرہ ارض پر حیوانات کی مختلف اقسام کا بڑا مجموعہ پایا جاتا ہے۔ زمین پر 15 لاکھ سے زائد اقسام کے حیوانات ہیں۔ حیوانات میں سے کچھ پانی میں اور دوسرے خشکی پر رہتے ہیں۔ ان تمام انواع کے حیوانات

---

[1] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد:8، ص۔781

[2] مرجع السابق، ص۔782

[3] عمرو بن بحر بن محبوب الكناني، الحيوان، دار الكتب العلمية – بيروت، 1424 هـ، 392/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا الگ الگ طرزِ حیات ہے۔ مختلف اقسام کا حیوانات کا مطالعہ میں آسانی کے لئے ماہرینِ حیاتیات ان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے یونانی فلاسفر ارسطو نے حیوانات و نباتات کی گروہ بندی کا تصور پیش کیا۔ اس نے جانداروں کو دو بڑے گروہوں پودوں اور جانوروں میں تقسیم کیا۔ 700ء میں ابو عثمان عمر الجاحظؒ نے اپنی تالیف میں حیوانات کی 350 انواع کی خصوصیات تحریر کی ہیں۔ کارلس لینیس (1778ء م) نے قدرتی وسائل کو تین گروہوں معدنیات، نباتات اور حیوانات میں تقسیم کیا۔ لینیس نے انواع کا سائنسی نام رکھنے کے لئے جو طریقہ استعمال کیا، وہ دورِ جدید میں بھی رائج ہے۔ وارثتی مادے کو انگریزی میں "ڈی-این-اے" کہا جاتا ہے۔ وراثتی مادہ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

یحییٰ ہارون لکھتے ہیں:

The DNA molecule , which is located in the nucleus of a cell and which stores genetic information, is a magnificient data bank. If the information coded in DNA were written down ,it would make a giant library consisting of an estimated 900 volumes of encyclopedias consisting of 500 pages each. [1]

زوالوجی کی جدید شاخ جینیٹکس کے ذریعے دو جانوروں میں پائے جانے والے ڈی-این-اے" میں مماثلت و مخالفت کی بنیاد جانوروں کی گروہ بندی آسان ہو جاتی ہے۔ ڈی-این-اے کے بارے حاصل کردہ معلومات کے ذریعے مشابہت و اختلاف کا تعین کیا جاتا ہے۔ تحقیق کے دوران جانداروں کے عام اور علاقائی ناموں سے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے سویڈن کے کارلس لینیس نے دوناموں پر مشتمل سائنسی نام متعارف کروایا۔ دور جدید میں تمام جانداروں کو پانچ کنگڈمز ہیں۔ حیوانات کی کنگڈم کو اینمیلیا کہا جاتا ہے۔ کنگڈم گروہ بندی کا سب سے بڑا گروپ ہے۔ ہر کنگڈم کو چھوٹے گروہوں میں منقسم ہے۔ ایک پسی شیز میں بالکل ایک جیسی خصوصیات والے جاندار رکھے جاتے ہیں۔ گروہ بندی کی بنیادی اکائی پسی شیز ہے۔ ایک پسی شیز سے تعلق رکھنے والے جاندار جنسی تولید کے لحاظ سے دوسرے پسی

[1] Yahya, Hārūn, The Creation of the Science, P.185

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیز کے جانداروں سے الگ ہوتے ہیں۔ ٹیکسانومی کا سب سے چھوٹا ٹیکسون پسی شیز ہے۔ قرآن مجید میں جانوروں کی گروہ بندی کا اشارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ "[1]

"زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں۔"

حیوانات کی اقسام (Types of Animals)

1۔ ورٹیبریٹس 2۔ ان ورٹیبریٹس

ورٹیبریٹس (Vertebrates)

فقاریہ جانوروں کو ورٹیبریٹس کہا جاتا ہے۔ ورٹیبریٹس میں ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور فقاریہ کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار "ورٹیبریٹس" کے بارے میں بیان کرتا ہے:

"Vertebrate is the name given to the group of animals having vertebral columns or backbones. The vertebrates, which include the fishes, amphibians, reptiles, birds and mammals, are the predominant members of the chordate (q.v.) phylum"[2]

انسائیکلوپیڈیا آف سائنس کے مطابق رورٹیبریٹس:

"Members of the subphylum vertebrata, a division of the phylum chordata. It includes the mammals, birds, reptiles, amphibians and fish. All have a vertebral column or spine, within which the spinal cord … is

---

[1] الانعام، 6:38

[2] Encyclopedia Britannica, Volume23,p.98

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

enclosed"[1]

جن جانوروں میں ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے، وہ ورٹیبریٹس (فقاریہ) کہلاتے ہیں۔ روئے زمین پر ایک تحقیق کے مطابق اور ورٹیبریٹس کی تقریباً 47000 انواع و اقسام کا وجود پایا جاتا ہے۔ ماہرینِ حیوانیات نے مطالعہ حیوانات کی آسانی کے لئے ان کو پانچ بڑے گروہوں ممالیہ، پرندوں، رینگنے والے جانوروں (ریپٹائلز)، ایمفیبین اور مچھلیوں میں تقسیم کیا ہے۔

ورٹیبریٹس کی اقسام (Types of Vertebrates)

1- مچھلیاں (Fishes)

دنیا میں کم و بیش پچیس ہزار سے زائد اقسام کی مچھلیاں ہیں۔ مچھلیوں کا مسکن پانی ہے۔ ان کا بدن دونوں اطراف سے پتلا جبکہ درمیان میں موٹا ہوتا ہے۔ مچھلیوں کی ساخت پانی میں تیرنے کے لئے انتہائی موزوں بنائی گئی ہے۔ ان میں دم اور فنز ہوتے ہیں جن کی مدد سے یہ پانی کے اندر آسانی سے تیر سکتی ہیں۔ یہ گلپھڑوں کے سانس کا عمل جاری رکھتی ہیں اور ان کی نسل انڈوں کے ذریعہ بڑھتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا ڈکشنری آف سائنس میں ہے:

"A general name of four distinct groups of aquatic vertebrates"[2]

مچھلیاں حیوانات کا اہم ترین گروپ ہے جو آبی ماحول میں اپنی زندگی بسر کرتی ہیں۔ مچھلی انسانی خوراک کا بہترین ذریعہ ہے۔

2- ممالیہ (Mammals)

دودھ دینے والے جانور ممالیہ کہلاتے ہیں۔ موسمی حالات کے پیشِ نظر ان کا جسم بالوں یا فر سے مزین ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر ممالیہ جانوروں کے بچے ان کے پیٹ سے جنم لیتے ہیں اور ان کی پرورش کا انحصار ماں کے دودھ پر ہوتا ہے۔ انسان، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ کا تعلق ممالیہ سے ہی ہے۔ مچھلیوں میں سے

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.248

[2] Ibid,p.95

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہیل اور ڈولفن کا شمار ممالیہ جانوروں میں کیا جاتا ہے۔

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"A class of vertebrates distinguished from all other animals by their ability to suckle their young with milk produced by the mammary glands, and by their possession of hair."[1]

ممالیہ جانوروں کے جسم پر بال ہوتے ہیں اور اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں۔ ان خصوصیات کی بناء پر انہیں دوسرے جانوروں سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔

پرندے (Birds)

پرندے ایسے فقاریہ جانور ہیں جو پروں کے مدد سے ہوا میں اڑ سکتے ہیں۔ ان کی ایک چونچ ہوتی ہے، ان کی ہڈیاں اندر سے کھوکھلی ہوتی ہیں اور ان میں ہوا کی تھیلیاں قدرتی طور پر پائی جاتی ہیں، جس کی بدولت ان کا وزن زیادہ نہیں ہوتا۔ پرندے انڈوں کے ذریعے عملِ تلید سرانجام دیتے ہیں۔

یونانی فلاسفر ارسطو کہتا ہے:

"The feathered tribe of animals is called birds."[2]

علامہ الدمیری کے مطابق اڑنے والے پرندوں کی اقسام چار ہیں۔ 1۔ گوشت خور پرندے۔ 2۔ زمین پر چلنے والے پرندے 3۔ ادنیٰ پرندے 4۔ حشرات الارض

علامہ الدمیریؒ پرندوں کی اقسام کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

" والطير كله سبع وبهيمة وهمج. والخشاش ما لطف جرمه وصغر جسمه، وكان عديم السلاح. والهمج ليس من الطيور، ولكنه يطير وهو فيما يطير كالحشرات فيما يمشي. والسبع من الطير ما أكل اللحم خالصا، والبهيمة ما أكل الحب خالصا والمشترك

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science, p.156

[2] Aristotle,Histrory of Animals,Translated by Richard Cresswell,George Bell & Sons,London,1883,P.9

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كالعصفور، فإنه ليس بذي مخلب ولا منسر، وهو يلتقط الحب، ومع ذلك يصيد النمل، ويصيد الجراد، ويأكل اللحم. ولا يزق فراخه كما يزق الحمام، فهو مشترك الطبيعة، وأشباه العصافير من المشترك كثيرة، وليس كل ما طار بجناحين من الطير. فقد يطير الجعلان والذباب والزنابير والجراد والنمل والفراش والبعوض والأرضة والنحل وغير ذلك، ولا تسمى طيورا"[1]

گوشت خور پرندوں میں شکاری پرندے یعنی باز، شاہین، چیل، کوا، گدھ وغیرہ شامل و داخل ہیں۔ گوشت کھانے والے جانوروں کو گوشت خور کہا جاتا ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں ہے:

"A flesh- eating animal .It is especially a mammal of the order Carnivore (e.g. cats ,wolves ,seals, etc.) .Carnivores generally possess powerful jaws, teeth modified for tearing flesh and cracking bones and well developed claws."[2]

فاختہ اور کبوتر جیسے پرندے دوسری قسم میں داخل ہیں۔ تیسری قسم میں بھڑیں، شہد کی مکھیاں، مکھیاں، تتلیاں اور ٹڈیاں وغیرہ شامل ہیں۔ چوتھی قسم میں دیمک اور چیونٹیاں وغیرہ شامل ہیں۔ تیسری اور چوتھی قسم کے جانور اڑنے والے ہیں لیکن انہیں پرندوں میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Birds are warm-blooded vertebrates whose covering of feathers is the one major characteristic that distinguishes them from all other animals. Birds have limbs modified into wings (shared with bats) ,a calcareous shelled egg, and keen vision, the major sense relied upon by birds for

[1] الدميري، كمال الدين، حياة الحيوان الكبرى، دار الكتب العلمية، بيروت، 1424 هـ، 104/1

[2] .Rānī, Reetā, Dictionary of Biology,p.67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

information about their environment."[1]

پرندے جانوروں کی ایک معروف قسم ہے۔ پرندوں کی اپنے پروں کی بدولت دوسرے جانوروں سے علیحدہ شناخت ہے۔ اکثر و بیشتر پرندے اڑ سکتے ہیں، بعض پرندے ایسے بھی ہیں جو اپنے پروں سے پرواز کرنے کی صلاحیت و سکت نہیں رکھتے۔

4-ایمفیبین (Amphibian)

مینڈک، سیلا مینڈر اور ٹوڈ وغیرہ ایمفیبین جانور کہلاتے ہیں۔ یہ چار ٹانگیں رکھتے ہیں، ان کی خاص بات یہ ہے کہ خشکی اور پانی دونوں میں رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جلد اور پھیپھڑے ان کی سانس کے ذرائع ہیں۔ بالغ زندگی خشکی پر بسر کرتے ہیں جبکہ انڈے دینے کے لئے آبی ماحول کا رخ کر لیتے ہیں۔

بھارت کی ماہر حیوانات ریتا رانی لکھتی ہے:

"The class of vertebrates including the frogs, toads, newts, and salamanders. Amphibians evolved in the Devonian period (about 370 million years ago) as the first vertebrates to occupy the land, and many of their characteristics are adaptation to terrestrial life."[2]

مینڈک، ٹوڈ اور سلا مینڈر ایمفیبین کی اہم مثالیں ہیں۔ یہ وہ ورٹیبریٹس ہیں جو سب سے پہلے خشکی پر 370 ملین سال قبل آباد ہوئے۔

سردی سے بچاؤ کے لئے کیچڑ میں دفن ہو کر لمبے عرصے تک سونے کی خاصیت رکھتے ہیں۔ یہ بہت سی منفرد خاصیتوں کے حامل جانور ہیں۔

5-ریپٹائلز (Reptiles)

رینگنے والے جانور ریپٹائلز کہلاتے ہیں۔ یہ موٹی، کھردری اور خشک جلد رکھتے ہیں، جو ان کے بدن کی

---

[1] The New Encyclopedia Britannica, Volume 15,15th Edition,Encyclopedia Britannica, Inc Chicago. ,1992,p.1

[2] Rānī , Reetā, Dictionary of Biology, p.17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کرتی ہے۔ انڈوں کے ارد گرد چمڑے کی مانند سخت خول ہوتا ہے جو انہیں خشک ہونے محفوظ کرتا ہے۔ ان کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں لیکن سانپ ٹانگوں کے بغیر ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"A class of the vertebrates that includes the crocodiles, alligators, snakes, amphisbaenids, lizards, turtles and tortoises as well as a number of extinct groups … Living reptiles have scaly skin and typically lay large eggs, yolky eggs."[1]

ریپٹائلز فقاریہ جانوروں کی اہم قسم ہے جس میں سانپ، چھپکلی اور کچھوا، گھڑیال، مگرمچھ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ انڈوں کے ذریعے تولید کا عمل کرتے ہیں۔

حیوانات کی اہمیت وافادیت

حیوانات کی تخلیق انسانی منعفت و سہولت کے لئے ہے۔ انسان اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے حیوانات سے کئی قسم کے فوائد اٹھاتا ہے۔

سید طنطاویؒ حیوانات کی افادیت بیان کرتے ہیں:

" أنه خلق جميع ما في الأرض من نحو الحيوان والنبات والمعادن والجبال من أجلكم، فهو المنعم عليكم لتنتفعوا بها في دنياكم، وتستعينوا بها على طاعته. وقد أخذ العلماء من هذه الآية شاهدا على أن الأشياء التي فيها منافع مأذون فيها حتى يقوم دليل على حرمتها"[2]

ابو بکر احمد لکھتے ہیں:

"There is no denying the importance of plants and animals as living

[1] The Encyclopedic Dictionary of Science,p.201

[2] طنطاوي، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 89/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

resources of enormous benefit, without which neither man nor other species could survive."[1]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ "[2]

"اور تمہاری اپنی پیدائش میں، اور ان حیوانات میں جن کو اللہ (زمین میں) پھیلا رہا ہے، بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین لانے والے ہیں۔"

ساتویں صدی ہجری میں القزوینی (م 682) نے عجائب المخلوقات میں جانوروں کو سب سے بلند مقام دیا۔[3]

علامہ احمد عبید الکبیسی رقمطراز ہیں:

"ينظر الإسلام إلى عالم الحيوان إجمالاً نظرة واقعية ترتكز على أهميته في الحياة ونفعه للإنسان، وتعاونه معه في عمارة الكون واستمرار الحياة، ومن هنا كان الحيوان ملء السمع والبصر في كثير من مجالات الفكر والتشريع الإسلامي، ولا أدل على ذلك من أن عدة سور في القرآن الكريم وضع الله لها العناوين من أسماء الحيوان مثل سورة البقرة، والأنعام، والنحل، والنمل، والعنكبوت، والفيل"[4]

حیوانات کرہ ارض کے قدرتی ماحولیاتی نظام کا نہایت اہم حصہ ہیں۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

---

[1] Abūbakar Ahmad ,Isᾱmic principles for the Conservation of the natural Environment,p.80

[2] الجاثیہ، 45:4

[3] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد:8، ص۔782

[4] أحمد عبيد الكبيسي، حقوق الحيوان والرفق به في الشريعة الإسلامية، الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، ربيع الأول 1396هـ، 24/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"The environment does not belong to man alone nor to the particular group of species he favors most; the environment is far all living things, and all are interconnected like a massive, intricate web. The maintenance of an environment that can serve the most complex web of life is not just an ethical imperative, it is vital to the everybody business of ruffed grouse and mule deer and woodcocks –and maybe ourselves."[1]

ایکو سسٹم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے روزانہ (24 گھنٹوں میں) پودوں، جانوروں، پرندوں، دوسرے آرگنزمز اور ممالیا کی 150 تا 200 انواع صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔ روئے زمین پر سب سے زیادہ آلودگی ترقی یافتہ ممالک پھیلا رہے ہیں، ان کی لگژری زندگی کی قیمت پوری دنیا کو ادا کرنا پڑ رہی ہے۔[2]

اے- آر- آگوان لکھتے ہیں:

"By the close of the twentieth century, many large- scale human activities (i.e., industrialization, agriculture, urbanization, and transportation) had shown a tendency to alter the natural balance of biotic and abiotic components in rather stable ecosystem."[3]

مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی منفی سرگرمیوں سے قدرتی ماحولیاتی نظام کو مسلسل اور ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

---

[1]David L. Bender and Bruno Leone, Animal Rights, Greenhaven Press, Inc.,U.S.A.,1989, P.164

[2]روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء

[3] A. R. Agwān, Isām and the Environment, P.6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشی کردار(Economic Role)

حیواناتی وسائل سے خوراک، چمڑا اور مختلف معاشی پیداوار حاصل کی جاتی ہے۔ حیواناتی وسائل کے معاشی نکتہ نظر سے مطالعہ کو سائنسی اصطلاح میں "اکنامک زوالوجی" کہا جاتا ہے۔

ڈکشنری آف بیالوجی میں حیوانات کے معاشی پہلو کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"Refers to study of animals of importance to man, especially animals as sources of food , clothing , and various commercial products."[1]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں حیوانات کی معاشی اہمیت:

"The breeding of domestic animals is a great industry that has been extraordinarily successful in producing breeds of ship, cattle, horses, dogs, poultry, fitted for all conditions and uses."[2]

بھارت کے جغرافیائی امور کے ماہر "ایم ایس راؤ" حیوانات کے معاشی پہلو کا یوں تجزیہ کرتے ہیں:

"The rearing of cattle for milk, and the production of liquid milk (sale) , butter, cheese, and condensed, evaporated or dried milk. Pigs and poultry generally associated as sidelines."[3]

مذکورہ بالا حقائق و شواہد سے حیوانات کے معاشی پہلو کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"We eat, ride, shoot , fish, wear, trap, hunt, farm and experiment upon billions of animals world-wide-every year."[4]

جدید سائنسی تحقیق(Modern Scientific Research)

---

[1] Rānī, Reetā, Dictionary of Biology,p.129

[2] Encyclopedia Britannica, Volume23,p.986

[3] Rāo, M.S., Dictionary of Goography, p.97

[4] David L.,Bender and Bruno Leone, Animal rights, P.33

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں حیوانات پر سائنسی تعلیم و تحقیق کا پہلو:

" اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ"[1]

"﴿یہ لوگ نہیں مانتے﴾ تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟"

امام بیضاوی لکھتے ہیں:

"أَفَلا يَنْظُرُونَ نظر اعتبار. إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ خلقاً دالاً على كمال قدرته وحسن تدبيره حيث خلقها لجر الأثقال إلى البلاد النائية، فجعلها عظيمة باركة للحمل ناهضة بالحمل منقادة لمن اقتادها طوال الأعناق لينوء بالأوقار، ترعى كل نابت وتحتمل العطش إلى عشر فصاعداً ليتأتى لها قطع البوادي والمفاوز، مع مالها من منافع أخرى ولذلك خصت بالذكر لبيان الآيات المنبثة في الحيوانات التي هي أشرف المركبات وأكثرها صنعاً، ولأنها أعجب ما عند العرب من هذا النوع. وقيل المراد بها السحاب على الاستعارة"[2]

حیوانات خاص طور پر اونٹ کی پیدائش میں نسل انسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا پیغام پایا جاتا ہے۔ مذکورہ دلائل سے علم حیوانات پر تعلیم و تحقیق اور ان پر غور و فکر کرنا کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

ایک انگریز فلسفی رچرڈ اپنے تحقیقی مقالہ میں میڈیکل سائنس کے پہلو سے حیواناتی وسائل کی اہمیت یوں بیان کرتا ہے:

> "It is a simple fact that many, if not most, of today`s modern medical miracles would not exist if experimental animals had not been available to medical scientists"[3]

---

[1] الغاشیہ 88:17

[2] ناصر الدين عبد الله بن عمر البيضاوي، أنوار التنزيل وأسرار التأويل، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1418 هـ، 308/5

[3] Richard C. Smmonds, Animal Experimentation is Ethical,Animal Rights, P.51

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

"Scientists frequently make statements such as,Animal experimentations research , a critical part of efforts to prevent, cure, and treat a vast range of ailments."[1]

مذکورہ دلائل و براھین سے ثابت ہوتا ہے کہ میڈیکل سائنس اور تجرباتی سائنس میں حیواناتی وسائل کا استعمال بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کھالیں(Skins)

کھالوں لئے عربی زبان میں "جلود" کہا جاتا ہے، جلود کی واحد جلد ہے۔ قرآن مجید میں مویشیوں اور چوپاؤں کھالوں (جلود) کا خاص مصرف بتایا گیا ہے۔

کلام الٰہی میں کھالوں کا مصرف یوں بتایا گیا ہے:

"وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ "[2]

"اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے مکان پیدا کیے جنہیں تم سفر اور قیام، دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو۔ اس نے جانوروں کے صوف اور اون اور بالوں سے تمہارے لیے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں۔"

دورِ حاضر میں کھالوں کی قدر و قیمت اس امر لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان اور دوسرے ممالک میں کھالوں سے تیار کردہ پوشاکوں، جیکٹوں اور دوسرے ممالک کو برآمد کر کے کثیر مقدار میں زرِ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ دنیا میں کھالوں یعنی چمڑے کا وسیع استعمال قدم قدم پر اس کی گواہی دے رہا ہے۔ خیموں سے بنے

---

[1] David L.,Bender and Bruno Leone, Animal rights,Greenhaven press,U.S.A.,1989, P.69

[2] النحل،16:80

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے گھروں کی وقعت بہت زیادہ ہے۔ دنیا کی آبادی کا بہت بڑا حصہ زمانہ قدیم میں خیموں سے تیار کردہ ڈیروں ہی میں بسر کرتا تھا اور اب بھی آبادی کا ایک بڑا حصہ خیموں میں بدوی زندگی بسر کر رہا ہے۔ خانہ بدوشوں کی بڑی تعداد خیموں میں ہی زندگی بسر کر رہی ہے۔ شکاریوں کو شکار اور سیاحوں کو سیاحت کے دوران خیموں سے ضرورت ہوتی ہے۔ یورپ میں کئی ادارے کیمپنگ کلب اور یوتھ کیمپنگ ایسوسی ایشن وغیرہ کے نام سے کام کر رہے ہیں۔ انٹرنیشنل فیڈریشن آف کیمپنگ کلبس کے نام سے ایک عالمی ادارہ پایا جاتا ہے۔ اونٹ اور بھیڑ کے چمڑے سے ایسے خیمے بنائے جاتے ہیں جو اٹھانے میں ہلکے، گاڑنے میں سہل، انتہائی مضبوط، آرام دہ، دھوپ اور بارش سے پناہ دیتے ہیں۔ بعض خیمے خاص اہتمام سے تیار کئے جاتے ہیں، ان میں ایک ہی وقت میں پچاس آدمی رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔ عہد نامہ عتیق میں متعدد مرتبہ خیموں کا ذکر کیا گیا ہے۔[1]

حیوانات کی اون نے دورِ جدید میں چمڑے کی صنعت کاری کی ترقی میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ قالین بانی ایک اہم معاشی صنعت ہے۔ قالین بانی کے لئے خام مال بھیڑ، بکری اور اونٹ کی اون سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اون کی کوالٹی جتنی بہتر ہو گی قالین اتنا ہی پائیدار اور معیاری ہو گا۔ حیواناتی اون کے ریشوں کو مختلف کیمیائی رنگوں میں رنگ کر قالین تیار کئے جاتے ہیں۔ جدید ترین تحقیقات کے مطابق قالین بانی کا آغاز 15 قبل مسیح میں ہوا۔ قالین بانی کا زیادہ تر کام مسلمانوں نے سر انجام دیا۔ پاکستان کے کراچی اور لاہور قالین بانی کا بزنس عروج پر ہے۔ پاکستان میں بنائے جانے والے قالین دوسرے ممالک کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ ایران اور افغانستان کے بنے ہوئے قالین اپنی نفاست، خوبصورتی اور حسن میں اپنی مثال آپ ہیں۔[2]

غذائیت (Nutrition)

گوشت (Meat)

---

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیوانات قرآنی، ص۔ 61

[2] قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص۔ 1221

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوشت ایک اہم غذا ہے جو انسانوں اور حیوانات کے لئے عام ہے۔ اس لئے تمام ادیان و مذاہب میں حیوانات کا شکار اور انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت کی اجازت ہے۔ دنیا کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے جس کی عبادت میں قربانی کا فلسفہ نہ ہو۔ صرف ہندوستان کے بعض مذاہب میں بعض حیوانات کو ایذا پہنچانا حرام و ناجائز ہے۔ اس بارے میں اسلام کا نظریہ قربانی معتدل اور میانہ روی پر مشتمل ہے۔ اسلام نے اپنی رحمت سے حیوانات کو بھی محروم نہیں کیا۔ اسلام میں صرف غذا کی ضرورت کی حد تک حیوانات کے شکار اور ان کو ذبح کر کے گوشت استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔[1] گوشت کھانے سے مختلف قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گوشت کھانے سے نظر تیز ہوتی ہے، انسان کی رنگت صاف ہوتی ہے، پیٹ کی سوجن میں کمی آتی ہے، گوشت نہ کھانے سے انسان کے اخلاق پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ امام ابن قیمؒ نے حیوانات کے گوشت کی اہمیت وافادیت کے بارے میں مختلف مفکرین کے اقوال نقل کرتے ہیں:

"وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَكْلُ اللَّحْمِ يَزِيدُ سَبْعِينَ قُوَّةً. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ: اللَّحْمُ يَزِيدُ فِي الْبَصَرِ، وَيُرْوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عنه: كُلُوا اللَّحْمَ فَإِنَّهُ يُصَفِّي اللَّوْنَ وَيُخْمِصُ الْبَطْنَ، وَيُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَقَالَ نافع: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ لَمْ يَفْتُهُ اللَّحْمُ، وَإِذَا سَافَرَ لَمْ يَفْتُهُ اللَّحْمُ. وَيُذْكَرُ عَنْ علي مَنْ تَرَكَهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً سَاءَ خُلُقُهُ"[2]

مذکورہ بالا مفکرین کی آراء سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ گوشت چونکہ حیواناتی وسائل سے ممکن الحصول ہوتا ہے اس لئے حیواناتی وسائل کا وجود انسانی صحت و تندرستی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

[1] ندوی، شاہ معین الدین، دین رحمت، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، جنوری 2016ء، ص۔266

[2] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 282/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" أَنْفَعُ الشِّوَاءِ شِوَاءُ الضَّأْنِ الْحَوْلِيِّ، ثُمَّ الْعِجْلِ اللَّطِيفِ السَّمِينِ، وَهُوَ حَارٌّ رَطْبٌ إِلَى الْيُبُوسَةِ، كَثِيرُ التَّوْلِيدِ لِلسَّوْدَاءِ، وَهُوَ مِنْ أَغْذِيَةِ الْأَقْوِيَاءِ وَالْأَصِحَّاءِ وَالْمُرْتَاضِينَ، وَالْمَطْبُوخُ أَنْفَعُ وَأَخَفُّ عَلَى الْمَعِدَةِ، وَأَرْطَبُ مِنْهُ، وَمِنَ الْمُطَجَّنِ"[1]

سب سے عمدہ بھنا ہوا گوشت ایک سال کے بکرے کا ہوتا ہے۔ پھر نرم بچھڑے کا جو صحت مند ہو۔ اس مزاج گرم مرطوب ہوتا ہے جبکہ یہ خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بدن میں مادہ تولید پیدا کرتا کرتا ہے۔ درحقیقت یہ صاحب قوت اور صحت مند لوگوں کی خوراک ہے۔ پکا ہوا گوشت معدے کے لئے ہلکا اور زیادہ نافع ہوتا ہے۔ یہ بھنے ہوئے اور کڑھائی گوشت سے زیادہ مرطوب ہوتا ہے۔

ایک انگریز سکالر زیادہ گوشت خوری نقصانات یوں بیان کرتا ہے:

> "A vegetarian diet not only spares animals suffering and death, but is far healthier than a diet high in animal flesh. The cholesterol and saturated fat found in meat, coupled with countless dugs, pesticides, and other chemical substances fed to farm animals, pose a serious threat to human health."[2]

بعض حضرات گوشت کو خوراک میں شامل کرنا درست خیال نہیں کرتے۔ گوشت خوری انسان کی غلطی ہے اور نہ محض تفریحی مشغلہ، بلکہ گوشت کے متعلق دنیا کی تمام طبوں کی تحقیق اور ریسرچ یہ ہے کہ یہ ایک بہترین غذا ہے۔ آیورویدک اطبا کا نظریہ بھی اس مسئلہ میں کسی سے مختلف نہیں۔ انسانی فطرت بھی اسے عزیز رکھتی ہے۔ دنیا بھر کی تمام ماہرین طب نے گوشت خوری کی یکساں اہمیت وافادیت کا اعتراف و اقرار کیا ہے اور اسے انسان کی سب سے بڑی غذا مانا ہے۔ اسلام میں بعض حیوانات کا گوشت کھانا حلال و جائز ہے جبکہ بعض حیوانات کا گوشت حرام و ناجائز ہے۔ تمام گوشت خور جانوروں کا گوشت حرام ہے

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي ، 249/1

[2] John Robbins, The Case for Vegetarianism, Animal Rights opposing view points, Greenhaven Press, Inc. U. S. A., 1989,p.129

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کے دانت تیز ہوں اور پنجوں والے پرندوں کا گوشت حرام ہے۔ بعض حیوانات کے گوشت کے حلا ل و حرام ہونے پر فقہاء کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

سارے حلال و جائز جانوروں کے گوشت لذیذ و مفید ہوتے ہیں۔ بکری، دنبے، بچھڑے، ہرن، جنگلی بکرے، تیتر، بٹیر، مرغ وغیرہ کا گوشت ذائقہ اور طبی فائدہ کے لحاظ سے قوت بخش ہوتا ہے۔ محققین کے مطابق دنیا کے تمام کھانوں سے بڑھ کر مچھلی کے گوشت میں لذت ہوتی ہے۔ توریت و انجیل دونوں میں گوشت کا ذکر کثرت سے پایا جاتا ہے۔ گوشت کے حلال و حرام کی تمیز و تفریق قرآن مجید کی طرح توریت میں بھی پائی جاتی ہے۔ بعض مشرکانہ مذاہب میں گوشت خوری اور حیوانات کے ذبح کو یکسر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ قدیم و جدید مشرقی، طبی تجربات و تحقیقات کی اکثریت گوشت کی غذائی حیثیت تسلیم کرتی ہے جبکہ مقدار میں اعتدال و توازن ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ گوشت کو خشک کر کے رکھنا اور اسے چلاتے رہنے کا طریقہ وحشی اقوام سے چلا آ رہا ہے اور اب مختلف مسالوں سے تیار کیا ہوا خشک گوشت ڈبوں میں بند کر کے یورپ، ایشیا، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا تمام براعظموں میں بڑی کثرت سے بکتا اور بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔[1] گوشت دنیا اور جنت کے تمام کھانوں کا چیف ہے۔ گوشت کے سالن کو بہترین سالن قرار دیا جاتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ"[2]

مذکورہ بالا روایت سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کے لئے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

"عن عائشة قالت: قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلم: لا تَقطَعُوا اللحْم بالسِّكِّين، فإنّه مِن صَنيعِ الأعاجِمِ، وانهَسُوه فإنه أهنأُ وأمرأُ"[3]

---

[1] دریا آبادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، مجلس نشریات اسلام کراچی، 2006ء، ص۔178-179

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ اللَّحْمِ، رقم الحديث، 3305

[3] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابٌ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ، رقم الحديث، 3778

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چھری کے ساتھ کھانے سے منع فرمادیا تھا یہ عجمیوں کا طریقہ تھا، اور فرمایا دانتوں سے کاٹ کر کھاؤ کیونکہ اسطرح گوشت زیادہ مزیدار محسوس ہوتا ہے۔ تاہم امام البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حلال پرندوں کی تعداد بے شمار ہے۔ جانوروں کا گوشت پرندوں کا گوشت جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ حلال پرندوں میں سب سے اہم مرغی کا گوشت ہے۔ مرغی کے گوشت کے بارے صحیح بخاری میں حدیث مبارکہ موجود ہے جبکہ امام بخاریؒ نے مرغی کے گوشت کے نام سے باب باندھا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

" عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا"

حضرت موسیٰ اشعری (رض) کی بیان کردہ مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مرغی کا گوشت کھایا ہے۔ چڑیا گوشت گرم اور خشک مزاج ہوتا ہے۔ اس کا شوربہ جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: حَقُّهَا أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهِ"[1]

حدیث بالا کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی چڑیا کو حق کے بغیر قتل کرے گا تو قیامت کے روز اسے اس گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کر کے کھایا جائے۔ ٹڈی کا گوشت

[1] أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية ،بيروت، 1411ھ، كِتَابُ الذَّبَائِحِ، رقم الحديث، 7574

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خشک اور گرم مزاج ہوتا ہے۔ اس میں غذائیت انتہائی کم ہوتی ہے۔ ٹڈی کا گوشت زیادہ عرصے تک مسلسل استعمال انسان کے صحت کے لئے مفید نہیں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ (رض) فرماتی ہیں:

" قَرَّبَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ "[1]

حضرت ام سلمہ (رض) نے آپ ﷺ کے سامنے بکرے کے ایک پہلو کا بھنا ہوا گوشت رکھا تو آپ ﷺ نے اس سے گوشت کھایا اور وضو کئے بغیر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پتہ چلا کہ بکرے کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بکرے کے گوشت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس گوشت میں سے کھایا ہے۔ مختلف حیوانات کے گوشت کا فائدہ اور غذائیت اس کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ وحشی حیوانات کے گوشت میں سے ہرن کا گوشت سب سے عمدہ اور لذیذ ہے۔

ابن سینا اپنی معروف تالیف "القانون فی الطب" میں لکھتے ہیں:

"وَخير لُحُوم الْوَحْش لحم الظباء مَعَ ميله إِلَى السوداوية"[2]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ وحشی جانوروں میں سے ہرن کا گوشت سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ ہرن کا گوشت کھانے سے بدن میں سوادی مادے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مرطوب مزاج لوگوں کے لئے بہترین غذا ہے کیونکہ یہ پہلے درجے میں گرم اور خشک ہوتا ہے۔

خرگوش کا گوشت ایک اہم حیواناتی وسیلہ ہے۔ خرگوش کا گوشت معتدل گرم مزاج اور خشک ہوتا ہے۔ خرگوش کا گوشت استعمال کرنے سے جسم سے پتھریاں خارج ہو جاتی ہیں اور پیشاب کھل کر آتا ہے۔ رعشہ کی بیماری میں اس کا گوشت فائدہ دیتا ہے۔ احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے خرگوش کا گوشت استعمال کیا ہے۔

---

[1] امام أحمد، مسند احمد، رقم الحديث، 26622

[2] الحسين بن عبد الله بن سينا، أبو علي، القانون في الطب، وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، 550/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری شریف کی حدیث ہے:

" عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ بِفَخِذَيْهَا قَالَ: فَخِذَيْهَا لاَ شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ "، قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ[1]

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خرگوش کا گوشت قبول فرمایا اور کھایا۔

چربی(Fat)

چربی (شحم) ایک اہم حیواناتی وسیلہ ہے جو قدرتی طور پر کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن کا معروف کیمیائی مرکب ہے، چربی عموماً پانی میں حل نہیں ہوتی جبکہ بنزول، کلوروفارم، ایتھر وغیرہ میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ گھی یا تیل کی بجائے حیوانی چربی میں کھانا پکاتے ہیں، جس کا صحت پر اچھا اثر نہیں ہوتا، بعض جانوروں کی چربی کھانے میں خصوصی طور پر لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے۔ عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم میں چربی کا تذکرہ کثرت سے آیا ہے۔[2]

" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا. قَالَ: فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ"[3]

حضرت عبداللہ بن مغفل (رض) سے روایت ہے: مجھے غزوہ خیبر کے موقع پر چربی سے بھرا ہوا مٹکا کہیں سے مل گیا تو میں نے کہا کہ میں اس میں سے کسی کو کچھ کو نہیں دوں گا۔ سر اٹھا کر دیکھا کہ رسول اللہ

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاری، كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ، رقم الحديث، 2572

[2] دریا آبادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔116

[3] أبو داود، سنن أبي داود، كِتَاب الْجِهَادِ، بَابٌ فِي إِبَاحَةِ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ، رقم الحديث، 2702

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ مسکرا رہے تھے۔

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" أَجْوَدُ الشَّحْمِ مَا كَانَ مِنْ حَيَوَانٍ مُكْتَمِلٍ، وَهُوَ حَارٌّ رَطْبٌ، وَهُوَ أَقَلُّ رُطُوبَةً مِنَ السَّمْنِ، وَلِهَذَا لَوْ أُذِيبَ الشَّحْمُ وَالسَّمْنُ كَانَ الشَّحْمُ أَسْرَعَ جُمُودًا، وَهُوَ يَنْفَعُ مِنْ خُشُونَةِ الْحَلْقِ، ويرخي ويعفن، ويدفع ضرره بالليمون المملوح، وَالزَّنْجَبِيلِ"[1]

سب سے عمدہ چربی جوان جانور سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مزاج گرم اور مرطوب ہوتا ہے اور اس میں گھی سے کم رطوبت ہوتی ہے۔ یہ گھی سے جلدی پگھل جاتی ہے۔ یہ گلے کی سختی دور کرنے کے لئے نافع ہے اور گلے کو نرم کر دیتی ہے۔

دودھ (Milk)

دودھ ایک اہم حیواناتی وسیلہ ہے۔ دودھ کو مکمل غذا کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں دودھ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

" وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ"[2]

"اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں، یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔"

دودھ کی اہمیت و افادیت صرف دنیا تک محدود نہیں بلکہ جنت میں بھی دودھ مہیا کیا جائے گا۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ جنت میں دودھ کے ایسے دریا ہوں گے جن ذائقہ تبدیل نہیں ہو گا۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 1/- 249- 250

[2] النحل، 66: 16

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللَّبَنُ: وَإِنْ كَانَ بَسِيطًا فِي الْحِسِّ، إِلَّا أَنَّهُ مُرَكَّبٌ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ تَرْكِيبًا طَبِيعِيًّا مِنْ جَوَاهِرَ ثَلَاثَةٍ: الْجُبْنِيَّةُ، وَالسَّمْنِيَّةُ، وَالْمَائِيَّةُ، فَالْجُبْنِيَّةُ: بَارِدَةٌ رَطْبَةٌ، مُغَذِّيَةٌ لِلْبَدَنِ، وَالسَّمْنِيَّةُ: مُعْتَدِلَةُ الْحَرَارَةِ وَالرُّطُوبَةِ مُلَائِمَةٌ لِلْبَدَنِ الْإِنْسَانِيِّ الصَّحِيحِ، كَثِيرَةُ الْمَنَافِعِ، وَالْمَائِيَّةُ: حَارَّةٌ رَطْبَةٌ، مُطْلَقَةٌ لِلطَّبِيعَةِ، مُرَطِّبَةٌ لِلْبَدَنِ، وَاللَّبَنُ عَلَى الْإِطْلَاقِ أَبْرَدُ وَأَرْطَبُ مِنَ الْمُعْتَدِلِ. وَقِيلَ: قُوَّتُهُ عِنْدَ حَلْبِهِ الْحَرَارَةُ وَالرُّطُوبَةُ وَقِيلَ: مُعْتَدِلٌ فِي الْحَرَارَةِ وَالْبُرُودَةِ"[1]

دودھ پنیر، گھی اور پانی کا مرکب ہے۔ پنیر والا مادہ بدن کو غذائیت فراہم کرتا ہے، گھی والا مادہ بہت فوائد کا حامل ہوتا ہے اور جسم کی ملائم کرتا ہے جبکہ پانی والا مادہ بدن میں رطوبت پیدا کرتا ہے۔ تازہ دودھ گرم مرطوب ہوتا ہے۔ گائے کے دودھ کا استعمال پوری دنیا میں مفید و نافع سمجھا جاتا ہے۔ گائے کا دودھ حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے ڈیری فارم بنائے جاتے ہیں جبکہ دودھ ایک صنعت کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔

اس ضمن میں ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

> "Dairy cows are milked in stalls, usually twice a day. This is so farmers can use modern milking equipment, and to protect the cow and the farmer. Placing the cows in these stalls during milking also facilitates medical treatment of an animal weighing more than 1200 lbs."[2]

حدیث مبارکہ میں گائے کا دودھ استعمال کرنے کی ہدایت ہے کیونکہ اس کے دودھ میں مختلف قسم کی بیماریوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے شفار کھی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 292/1

[2] David L.,Bender and Bruno Leone, Animal rights, Greenhaven press,U.S.A.,1989, P.109

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" عَن عَبد الله بن مسعود، قال قال رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم: تداووا بألبان البقر فإني أرجو أن يجعل الله فيه شفاء، أَو بركة فإنها تأكل من كل شجرة"[1]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے ثابت ہوا کہ گائے کا دودھ میں اللہ تعالیٰ نے اس شفا اور برکت رکھی ہے، یہ نباتات چرتی ہے۔ گائے کا دودھ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے اور جسم کے لئے مفید ہوتا ہے۔

مکھن(Butter)

مکھن اہم حیواناتی وسیلہ ہے۔ مکھن کو عربی زبان میں زبد کہتے ہیں۔ مکھن دودھ کو ایک مخصوص عمل سے گزار کر حاصل کیا جاتا ہے۔ دیہاتی زندگی میں ناشتے میں مکھن کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ رسول کریم ﷺ مکھن کھانا پسند کرتے تھے کیونکہ مکھن طبی فوائد کی حامل غذا ہے۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

" حدَّثنا الوليدُ بنُ مَزْيَد، سمعتُ ابنَ جابر، حَدَّثني سُلَيمُ بنُ عَامرٍ عن ابني بُسْرٍ السُّلميَّين، قالا:

دَخَلَ علينا رسولُ الله - صلَّى الله عليه وسلم - فقَدَّمْنا زُبْداً وتمراً، وكان يُحِبُّ الزُّبْدَ والتَّمْر"[2]

مکھن اور کھجور آپ ﷺ کی پسندیدہ چیزیں تھی۔ مکھن گرم اور مرطوب مزاج رکھتا ہے۔ مکھن پٹھوں کو نرم کرنے، جسم کی خشکی دور کرنے اور جسم کے مختلف اعضاء کی سوجن دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حیوانات کے دودھ سے حاصل کیے جانے والے گھی کو عربی زبان میں سمن کہا جاتا ہے۔ گھی مکھن سے زیادہ مؤثر و مفید ہوتا ہے۔

شہد(Honey)

---

[1] أبو نعيم الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 323

[2] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتَابُ الأَطْعِمَةِ،بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ، رقم الحديث،3837

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہد بہترین دوا اور غذا ہے۔ شہد کو عربی زبان میں "العسل" کہا جاتا ہے۔ شہد ایک بہترین ٹانک اور دوا ہے۔ شہد کے استعمال سے جسمانی قوتیں بحال، معدہ طاقتور اور بھوک بڑھاتا ہے۔ صبح نہار منہ پینے سے پیٹ، گردوں اور جگر کی صفائی ہو جاتی ہے۔ پانی میں حل کر کے استعمال کرنے سے گردہ اور مثانہ کی پتھری توڑتا ہے۔ کمزوری، بلغم اور جوڑوں کے درد میں انتہائی مفید ہے۔[1]

انڈہ(Egg)

انڈہ ایک اہم حیواناتی وسیلہ ہے۔ انڈے کو عربی زبان میں "بیض" کہا جاتا ہے۔ انڈے مزاج معتدل ہے جبکہ انڈے کی زردی گرم مرطوب ہوتی ہے۔ مرغی کا انڈہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔ انڈہ بدن کی کمزوری دور کرتا ہے۔ انڈہ دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر انسانی خوراک کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ انڈہ دینے والی مرغیوں کے لئے پولٹری فارم بنائے جاتے ہیں۔ پولٹری فارمنگ ایک صنعت کا درجہ اختیار کی چکی ہے۔

ایک انگریز مصنف لکھتا ہے:

> "Laying hens are kept in cages to ensure adequate feed and water reaches every bird every day ant to facilitate egg collection. It allows the farmer to care for more birds efficiently and produce the millions of eggs consumers' value each year."[2]

ابو نعیم اصفہانیؒ روایت نقل کرتے ہیں:

"أن رجلا شكى إلى النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم قلة الولد فأمره النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم بأكل البيض[3]

---

[1] درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور، ص۔39

[2] David L.,Bender and Bruno Leone, Animal rights,Greenhaven press,U.S.A.,1989, P.109

[3] أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، الطب النبوي، رقم الحديث، 438

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درج بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اولاد کی قلت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے انڈہ کھانے کی تلقین و تاکید کی۔

صاحب "القانون فی الطب" رقمطراز ہیں:

" أفضله الطري من بيض الدَّجَاج وَأفضل مَا فِيهِ محّه وَأفضل صَنعته أَن لَا يعْقد بالشي وَبعد بيض الدَّجاج بيض الطير الَّذِي يجْرِي مجْرَاه كالتدرج والدّرّاج والقبج والطيهوج فَأَما بيض البط وَنَحْوه فَهُوَ رَدِيء الْخط" [1]

مذکورہ بالا عبارت سے انڈے کی افادیت و منعفت ثابت ہوتی ہے۔ افضل انڈہ مرغی کا ہوتا ہے جبکہ انڈے میں بہترین چیز انڈے کی زردی ہے۔

محمد بن ذکریا الرازی اپنی تالیف "الحاوی فی الطب" میں انڈے کی افادیت بیان کرتے ہیں:

" إذا خلط الأفيون بصفرة بيض مشوي وزعفران كَانَ صَالحا لأورام الْعين الحارة" [2]

مذکورہ عبارت سے عیاں ہوتا ہے کہ انڈے کا استعمال آنکھوں کے امراض کے لئے مفید و نافع ہے۔

حیوانات کا تحفظ

حیاتیاتی تنوع (Biodiversity)

دنیا میں موجود پودے، جانور، پرندے، کیڑے مکوڑے، پہاڑ، دریا، سمندر وغیرہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ان سب میں ایک توازن ہے۔ پودے انسان کے ضروری ہیں، ایسے ہی پودوں کے لیے انسان اور باقی تمام نباتات ضروری ہیں۔ ان سب نے مل کر ایک سرکل بنایا ہوا ہے۔ ان کی تعداد و مقدار میں ایک توازن ہے۔ اسی توازن سے زندگی پہیہ رواں دواں ہے۔ ان میں جب کوئی قسم کم یا ناپید ہو جائے تو پوری انواع کو نقصان پہنچتا ہے۔ توازن کا بگڑنا حیاتیاتی تنوع کہلاتا ہے۔ اسے روکنا یا توازن سے بگڑنے سے بچانے کے اقدامات کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔ اگر اسے نہ روکا گیا تو یہ دنیا انسان کے رہنے

[1] الحسين بن عبد الله بن سينا، القانون في الطب، 196/1

[2] أبو بكر، محمد بن زكريا الرازي، الحاوي في الطب، 233/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قابل نہیں رہے گی۔ انسان اپنے ذاتی اور عارضی مفاد کی خاطر اس توازن کو بگاڑنے میں مصروف ہے۔ حیاتیاتی تنوع عالمی مسئلہ ہے۔ دنیا بھر میں انسان کی منفی سرگرمیوں کی وجہ سے پرند و چرند کی بہت سی اقسام ناپید ہو رہی ہیں۔ انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس میں ہے کہ:

"pollution that threatens living organisms or alters the environment; controlling activities that lead to soil erosion, or to irreversible changes in the global environment, such as the removal of tropical rainforest ; preventing the hunting of endangered animals.[1]

معروف محقق ابو بکر احمد اظہار خیال کرتے ہیں:

"The absolute destruction of any species of animal or plant by man can in no way be justified; nor should any be harvested at a rate in excess of its natural regeneration. This applies to hunting and fishing, forestry and woodcutting for timber and fuel..."[2]

انگریز مصنف ڈیوڈ ایل لکھتے ہیں:

"Singer argues that because animals have nervous systems and can suffer just as humans can, it is wrong for humans to use animals for research, food, or clothing."[3]

ایکو سسٹم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے روزانہ (24 گھنٹوں میں) پودوں، جانوروں، پرندوں اور دوسری جاندار اشیاء کی 150 تا 200 انواع صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔ روئے زمین پر سب سے زیادہ

---

[1] The Encyclopedic Dictionary of Scienc,p.68

[2] Abūbakar Ahmad , Isᾱmic principles for the Conservation of the Natural Environmen, p.82

[3] David L, Bender and Bruno Leone, Animal right,P.17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلودگی نام نہاد ترقی یافتہ ممالک پھیلا رہے ہیں، افسوسناک امر یہ ہے کہ ان نام نہاد ممالک کی پر آسائش زندگی کی قیمت پوری انسانیت ادا کر رہی ہے۔[1] انسائیکلوپیڈک ڈکشنری آف سائنس میں حیوانات کے تحفظ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے:

"In severely damaged environments conservationists now aim to preserve islands of virgin habitat linked by "corridors" of relatively undisturbed vegetation along which migration can take place, so that large animals have an adequate home range and smaller ones can recolonize areas where they have died out after a period of local adverse conditions."[2]

مسلم دنیا کے ممتاز سکالر ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"There are a number of auto- control systems that help keep the atmospheric temperature in balance. For example when a region heats up ,the rate of which its water vaporizes increases ,causing clouds to form these clouds reflect more light back into space, preventing both the air and surface below from getting warmer."[3]

ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"Uncontrolled hunting of wild animals and such other greedy steps have resulted in creating disorder in the biodiversity."[4]

ایک انگریز مصنف حیوانات کے تحفظ کے بارے میں اپنے رائے کا اظہار اسطرح کرتا ہے:

"Through the intelligent use of the resource, we approach a maximum

---

[1] روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء

[2] The Encyclopedic Dictionary of Scienc,p.68

[3] Yahya, Hārūn,The Creation of the Universe,p.95

[4] Kibla Ayāz,Dr., Conservation and Isām,p.32

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

sustained yield without damage to any species of animal. Without the management tool, the resource is simply wasted."[1]

مغربی دنیا اور حیوانات کا تحفظ

چند صدیاں قبل مغرب میں حیوانات کے تحفظ کے حوالے سے شعور بیدار ہوا ہے۔ کئی ادارے حیوانات کے حقوق و تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں اور تحفظ حیوانات کے قوانین منظور کروا رہے ہیں۔ سب سے پہلے امریکہ میں حقوقِ حیوانات کا قانون 1641ء میں منظور ہوا۔ 1822ء میں Richard Martin نے سکاٹ لینڈ میں گھریلو اور پالتو جانوروں کے تحفظ کا قانون پاس کروایا جو مارٹن ایکٹ کے نام سے معروف ہوا۔ انگلینڈ میں Animal Welfare Society دنیا کی سب سے پہلی تحفظِ حیوانات کی سوسائٹی قائم ہوئی۔ 1845ء میں فرانس میں General Jacues Society for the Protection of Animals کے نام حیوانات کے تحفظ کے لئے ادارہ قائم کیا گیا۔ 1850ء میں Law Grammont کے نام سے انگلینڈ میں تحفظِ حیوانات کا قانون منظور ہوا۔ نیدرلینڈ، آسٹریا، بلجیم، جرمنی میں حیوانات کے تحفظ اور حقوق کی پاسداری کے لئے قوانین منظور ہوئے اور مختلف اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ امریکہ کی تحفظِ حیوانات کے حوالے سے پہلی سوسائٹی کا نام The American Society For The Prevention of Cruelty to Animals ہے جو 1866ء میں قائم ہوئی۔ 20ویں صدی عیسوی کے آخر میں دنیا بھر کے تقریباً تمام ممالک میں حیوانات کے تحفظ کے لئے تنظیمیں قائم ہوئیں اور قوانین کی منظوری عمل میں آئی۔

تحفظِ حیوانات کے ادارے

1	The American Anti-Vivisection Society[2]	AAVS

[1] David L. Bender and Bruno Leone, Animal Rights,P.176

[2] امریکہ کا یہ ادارہ حیوانات کو مختلف تجربات میں استعمال کرنے کے خلاف جدوجہد کرتا ہے۔ یہ اپنی نقطہ نظر پھیلانے کے لئے لٹریچر بھی چھاپتا ہے۔ مختلف سیمینارز اور پروگرام منعقد کرتا ہے اور عوام الناس کے سامنے ثابت کرتا ہے کہ تجربہ گاہوں میں حیوانات کا استعمال حقوقِ حیوانات کی خلاف ورزی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2	American Association for Laboratory Animal Science[1]	AALAS
3	American Association of Zoo Keepers[2]	AAZK
4	Food Animals Concerns Trust[3]	FACT
5	The Human Society of the United States[4]	HSUS
6	Internatinal Primate protection League[5]	IPPL
7	Internatioanal Society for Animal Rights[6]	ISAR
8	World Wildlife Fund[7]	WWF
9	International Biological Programme[8]	IBP

حیوانات کا تحفظ اور قدیم اقوام

قدیم مذاہب اور معاشروں میں حیوانات کے تحفظ کے بارے میں نقطہ نظر افراط و تفریط شکار تھا۔ بعض اقوام حیوان پرستی کی طرف مائل تھیں جبکہ بعض اقوام و مذاہب حیوانات کو بے روح مخلوق گردانتے تھے۔ کئی مذاہب میں حیوانات کو دیوتاؤں اور دیویوں کا درجہ حاصل تھا۔ دیوی دیوتاؤں کو ظاہر کرنے

---

[1] امریکہ کا مذکورہ ادارہ تجربہ گاہوں میں حیواناتی وسائل پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں پر مشتمل ہے۔ یہ ادارہ سمجھتا ہے کہ انسانی فلاح و بہبود اور جان لیوا بیماریوں کا علاج دریافت کرنے کے لئے جانوروں پر تحقیق ناگزیر ہے۔ یہ ادارہ تحقیقی مجلے، نیوز اور دیگر لٹریچر شائع کرتا ہے۔

[2] امریکہ اور دوسرے اٹھارہ ممالک کے افراد اس ادارہ کو چلاتے ہیں۔ ادارہ چڑیاگھروں میں جانوروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ یہ ادارہ جانوروں کے بارے میں تازہ ترین معلومات سے اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے ایک ماہانہ جرنل بھی جاری کرتا ہے

[3] امریکہ کا یہ ادارہ حیوانات کے حقوق کے لئے جدوجہد کرتا ہے اور اس کے نظریہ کے مطابق حیوانات کے بھی حقوق انسانوں کے حقوق کی طرح ہیں

[4] یہ حیوانات کے تحفظ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ یہ جانوروں کی بے حرمتی اور ظالمانہ سلوک کی مذمت کرتا ہے

[5] یہ حیوانات کے تحفظ کا بین الاقوامی ادارہ ہے جو حیوانات کی بے حرمتی، تجربہ گاہوں میں جانوروں کے استعمال اور شکار وغیرہ کے خاتمے کے لئے تحقیق کرتا ہے

[6] یہ حقوق حیوانات کے تحفظ کا عالمی ادارہ ہے جو حیوانات کی بے حرمتی، تجربہ گاہوں میں جانوروں کے استعمال اور شکار وغیرہ کے خاتمے کے لئے تحقیق کرتا ہے

[7] یہ عالمی ادارہ معدومی کے خطرے سے دوچار جانوروں کی انواع کی فہرست بھی جاری کرتا ہے جس میں جانوروں کے تحفظ کے بارے میں تحقیقی مواد ہوتا ہے

[8] یہ ادارہ انٹرنیشنل کونسل آف سائنٹیفک یونینز نے قائم کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مختلف جانوروں کے مجسمے بنائے جاتے تھے۔ بعض حیوانات اور ان کی مورتیوں کو تقدس کا درجہ حاصل تھا اور ان کی پوجا بھی کی جاتی تھی۔[1] قدیم مصر میں گائے کو مقدس جانور کا درجہ حاصل تھا۔ اسی طرح ہندوستان میں ہندو مذہب میں گائے کو مقدس جانور سمجھا جاتا ہے اور اس کا ہر طرح سے تحفظ کیا جاتا ہے۔ بعض فلسفی حیوانات کے بغیر روح کے مخلوق قرار دیتے تھے۔ فرانس کا فلسفی Rene Descarles کا نظریہ ہے کہ حیوانات میں روح نہیں پائی جاتی۔ وہ حیوانات کو چلتی ہوئی مشینیں قرار دیتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ ان کو درد اور تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ انگریز قانون دان Jeremy Bentham بھی جانوروں کے بے روح ہونے کے فلسفے کا قائل تھا۔[2] سلطنت روما میں حیوانات کو آپس لڑانے کے لئے بڑے بڑے میدان تشکیل دیئے تھے۔ لوگ جانوروں کے اس وحشیانہ اور خونی کھیل کو دیکھنے کے لئے دور دراز سے تشریف لاتے تھے۔ حیوانات کے حقوق کا ذرا بھر خیال نہیں رکھا جاتا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ قدیم اقوام و مذاہب میں حیوانات کے حقوق و تحفظ کے بارے میں معتدل رویہ کا فقدان پایا جاتا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد دینِ فطرت ہے جس نے حیوانات کے تحفظ کے سلسلے میں اعتدال پر مبنی اصول و آداب متعارف کروائے۔ تحفظِ حیوانات کے سادہ اسلامی اصولوں کے نفاذ سے ناپید ہوتی ہوئی حیوانات کی انواع پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

حیوانات کا تحفظ اور اسلام

دنیا میں انسان کے وجود کے ساتھ ہی حیوانات کا بھی وجود پایا جاتا ہے۔ ان حیوانات سے انسان مختلف طریقوں سے نفع اٹھاتا ہے۔ حیوانات کے تحفظ کے حوالے سے گذشتہ صدی سے ملکی اور عالمی سطح پر بہت سے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اپنی خدمات دے رہے ہیں۔ ان اداروں نے حیوانات کے تحفظ کے لئے بعض قوانین بھی منظور کروائے۔ چونکہ اسلام گوشت خوری کے جواز کا قائل ہے اس لئے پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام میں حیوانات کو جینے کا حق نہیں دیا جاتا اور نہ ہی اسلام حیوانات کے تحفظ کا ضامن

[1] Encyclopedia of Britanica,Vol-1,p.42

[2] Encyclopedia of Britanica,Vol-1,p.42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اسلام حیوانات کے تحفظ کے بارے انتہائی معتدل اور فطری رویہ اپنانے کے احکام پیش کرتا ہے۔ اسلام نہ تو نسلِ انسانی کو حیوانات کی پرستش کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور نہ ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان جیسی اشرف المخلوقات کو حیوانات کے سامنے اپنی جبینِ نیاز خم کرنے سے روکتا ہے اور حیوانات کی حقوق و تحفظ کے جامع اور قابلِ عمل اصول متعارف کرواتا ہے۔ اسلام میں حیوانات کے تحفظ کا ہمہ جہت نظریہ پایا جاتا ہے۔ متعدد اسلامی تعلیمات حیوانات کے تحفظ پر دلیل ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ"[1]

"یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور وہ تنور ابل پڑا تو ہم نے کہا" ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھ لو، اپنے گھر والوں کو بھی۔ سوائے ان اشخاص کے جن کی نشان دہی پہلے کی جا چکی ہے۔ اس میں سوار کرا دو اور ان لوگوں کو بھی بٹھا لو جو ایمان لائے ہیں۔ اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو نوح کے ساتھ ایمان لائے تھے۔"

مذکورہ بالا آیت قرآنی سے حیوانات کے تحفظ کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

کلامِ الٰہی فرماتا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"[2]

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔"

امام الانبیاء ﷺ سارے جہانوں اور اس میں پائے جانے والی تمام مخلوقات جن وانس اور حیوانات کے

---

[1] ھود، 11:40

[2] الانبیاء، 21:107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا تحفظ بھی کیا۔

تشدد کی ممانعت(Prohibtion of Cruelty)

اہل اسلام پر جانوروں کے تحفظ کے کے لئے ان سے اچھا سلوک کرنا واجب و ضروری قرار دیا گیا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی میں جانوروں پر ظلم و ستم کی پازپرس کی جائے گی۔ انسانوں کی طرح حیوانات کی طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور دنیاوی زندگی میں انسانوں کی طرف سے کئے گئے ظلم کا بدلہ چکایا جائے گا۔[1] قرآن مجید باور کراتا ہے کہ حیوانات بھی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اٹھائے جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ"[2]

"زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں، ہم نے ان کی تقدیر کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں۔"

سنن نسائی کی روایت میں ہے:

" مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ "[3]

درج بالا روایت کے مطابق جو کسی چڑیا کو بلاوجہ قتل کرے گا تو چڑیا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے

---

[1] قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص۔829

[2] الانعام،6:38

[3] أحمد بن شعيب النسائي، السنن، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، 1406ھ، كِتَابُ الضَّحَايَا، مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهَا، رقم الحديث، 4446

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکایت کرے گی کہ اے میرے اللہ اس شخص نے مجھے بیکار میں قتل کر دیا جبکہ مجھ سے کوئی نفع نہیں اٹھا یا۔ مذکورہ روایت سے حیواناتی وسائل کے تحفظ کا اسلامی اصول ثابت ہوتا ہے۔

نشانہ بازی(Shooting Practice)

ظہورِ اسلام سے قبل حیوانات کو نشانہ بازی کی مشق کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جبکہ اس کے برعکس اسلام حیوانات پر نشانہ بازی سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اسلام میں حیوانات کے تحفظ کے لئے درس دیا گیا ہے کہ حیوانات کو دکھ اور اذیت دینے والا دینے والا شخص لعنت و پھٹکار کا مستحق قرار پاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

" عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا، وَهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ، مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا"[1]

کسی بھی حیوان کو نشانہ بنانے والا شخص اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار کا مستحق ہوتا ہے۔ اسلام سے قبل عرب میں جانوروں کو باندھ کر ان پر تیر اندای کی مشق کی جاتی تھی۔ اسلام حیوانات کے لئے بھی رحمت ہے اس لئے کسی بھی جانور نشانہ بازی کے لئے تیروں سے نشانہ منع کر دیا گیا ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

" عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ، عَلَى الحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ، فَرَأَى غِلْمَانًا، أَوْ فِتْيَانًا، نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا، فَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ البَهَائِمُ"[2]

---

[1] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ، رقم الحديث، 1958

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمجَثَّمَةِ، ، رقم الحديث، 5513

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی جانور کو باندھ کر تیروں سے نشانہ بنانا منع کیا گیا ہے۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور جانوروں کے حقوق و تحفظ کا ضامن و نگہبان ہے۔

چہرے پر مارنا(Beating on Face)

اسلام میں حیوانات کے چہرے پر مارنے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حیوانات بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔

کتاب الٰہی میں ہے:

" اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ "[1]

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کے آگے سر بسجود ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں ؟ سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان"

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوا وُجُوهَ الدَّوَابِّ فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ"[2]

نبی کریم ﷺ کا حکم ہے کہ چوپاؤں کے چہروں پر نہ مارا جائے کیونکہ ہر جانور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ اس سے حیوانات کے تحفظ پر ثابت ہے۔

اچھا برتاؤ(Kindness to Animals)

اسلام میں حیوانات سے اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید و تلقین پائی جاتی ہے اور حیوانات کے حقوق سے غفلت برتنے پر جہنم کی سزا کی وارننگ دی گئی ہے۔

---

[1] الحج،22:18

[2] عبداللهبنمحمدبنحيان، العظمة، دار العاصمة – الرياض، 1408ھ، ذِكْرُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَعِبَادَةِ الْخَلَائِقِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا1741/5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، لَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ"[1]

حضرت ابو ھریرہ (رض) کی روایت واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہو گئی کیونکہ اس نے نہ بلی کو کھلایا، نہ پانی پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ حشرات الارض میں کچھ کھالے۔

حدیث میں ہے:

"عَن أبي هُرَيرة، أَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم قَالَ: أكرموا المعزى وامسحوا رعامها فإنها من دواب الْجَنَّةَ."[2]

حضرت ابو ھریرہؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق بکروں سے عمدہ سلوک کرنا چاہیے اور ان کی تکالیف و مصائب کو دور کرنا چاہئے کیونکہ یہ جنت کے حیوانات میں سے ہیں۔

علامہ محمد رضا لکھتے ہیں:

" ولا تذبحوا شاة ولا بقرة ولا بعيراً إلا لمأكلة"[3]

خلیفہ اول حضرت ابو بکر نے مسلم فوج کے کمانڈر کو حکم دیا کہ بھیڑ یا گائے کے علاوہ کھانے کی ضرورت کے بغیر کوئی جانور قتل نہ کیا جائے۔ ذبح کرنے سے منع کر کے جنگ جیسے خوفناک حالات میں حیواناتی وسائل کے تحفظ کا تاریخی درس دیا۔

حیوانات کے حقوق و تحفظ پر تمام مسلم اکابرین متفق ہیں۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے گھر میں اس کی بلی کو اپنی مطلوبہ خوراک اور ضروریات نہ ملیں اور جس کے گھر میں پنجرے میں بند پرندوں

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب السَّلَامِ، باب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ، رقم الحديث، 2243

[2] أبو بكر أحمد بن عمرو، مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة، 2009م، رقم الحد يث، 8771

[3] محمد رضا (المتوفى: 1369هـ) ، أبو بكر الصديق أول الخلفاء الراشدين، دار احياء الكتب العربيه، 1369هـ، 38/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی پوری طرح خبر گیری نہ ہو وہ کتنی ہی عبادت کیوں نہ کرے اس کا شمار محسنین میں نہیں ہو گا۔ تمام مخلوقات کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور خیر و بھلائی کے سے پیش آنا احسان کے مفہوم میں شامل ہے۔

حیوانات کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا مومن کی شان ہے

امام غزالیؒ اپنی تالیف "احیاء علوم الدین" میں حیوانات کی اہمیت و افادیت اور قدر و قیمت کے بارے میں کئی واقعات نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ریسرچ سکالر "یوسف یوسل" اپنے آرٹیکل میں لکھتے ہیں:

"In his book Ihya Ulum ad-Din (The Revival of Religious Sciences) Al-Ghazali (1058-1111) mentions many stories about the kind treatment towards animals by the prophet, his companions and great scholars."[1]

سید نورسیؒ حیواناتی وسائل کو کائنات کا ضروری حصہ قرار دیتے تھے اور انہیں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

ریسرچ سکالر یوسف لکھتے ہیں:

"Nursi saw animals as a necessary part of the universe, cooperating just like the organs in body cooperate with each other. Just as nothing in the human body is purposeless or created in vain, he extended that purposefulness to all animals as well."[2]

معروف صوفی بزرگ بہاء الدین نقشبندیؒ حیوانات کے کرام و احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

ایک ریسرچ سکالر لکھتے ہیں:

---

[1] Yousaf Yocel/UMRAN, An Isᾱmic Perspective of the Natural Environment and Animals: Said Nursi and Renewalist Phiosophy,International Journal of Isᾱmic and Civilizational Studies, UTM Press. Vol.5. No.1 (2018) ,p.59

[2] Ibid,p.60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"The Renowned Sufi leader Baha-ud-Din Naqshbandi (1318-1389) would stand up in respect when cows and horses passed him by in the streets."

انسانی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جبکہ حیوانات کی کئی انواع و اقسام کرہ ارض سے تباہی کے دہانے پر ہیں۔

ایک انگریز مصنف اس ضمن میں رقمطراز ہے:

"As the human population increases, more and more animal species are threatened by reduced land availability , pollution , and poachers. These and other factors have pushed many species of animals to the brink of extinction."[1]

قرآن میں حیوانات کا تذکرہ

1-ممالیہ (Mammals)

مویشی (Cattle)

1-Scientific Name Bos Taurus	2-English Name Cattle	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Artiodactyla	7-Family Bovidae	8-Genus Bos

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ "[2]

"اس نے جانور پیدا کیے جن میں تمہارے لیے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی۔"

---

[1] David L.,Bender and Bruno Leone, P.139

[2] النحل، 16:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں مویشی کا ذکر 28 مواقع پر مختلف حیثتوں سے آیا ہے۔ الانعام کا مفہوم وسیع ہے۔ بھیڑ، بکری، گائے، بیل، بھینس، اونٹ سب کے لئے یہی استعمال ہوتا ہے۔ قدیم صحائف میں امارت وخوشحالی کے سلسلہ میں مویشی کا تذکرہ متعدد بار آیا ہے۔ عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم میں بھی مویشی کا ذکر کثرت سے آیا ہے۔ زرعی علاقوں میں مویشی کی اہمیت وافادیت اظہر من الشمس ہے۔ مویشی انسان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہیں۔ انسانی معیشت ومعاشرت کے لئے مویشی لازمی اجزاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔[1]

علامہ الدمیریؒ فرماتے ہیں:

"كل ذات أربع من دواب البر والبحر. قاله ابن سيده. والجمع بهائم"[2]

خشکی یا سمندر میں رہنے والے ہر قسم کے چوپاؤں کو "بھیمہ" کہا جاتا ہے اور اس کی جمع "البھائم" ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ"[3]

"تمہارے لیے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کیے گئے"

انعام چند مخصوص چوپاؤں کے لئے مخصوص ہے جبکہ بہیمہ ہر چرنے والے جانور کے عام ہے۔ بہیمہ کا لفظ قرآن مجید میں دو مقامات پر آیا ہے۔ اسلامی شریعت نے جنگلی اور اہلی جانور حلال ہی رکھے ہیں۔ اس عام قاعدہ و قانون سے صرف چند مستثنیٰ ہیں۔ شرکیہ مذاہب میں اکثر و بیشتر حیوانات کی تعظیم و تقدیس روا رکھی گئی ہے۔ قران مجید نے حیوانات کو انسان کی خوراک بتا کر حیوان پرستی پر کاری ضرب لگائی ہے۔

علامہ الدمیریؒ "الانعام" کی وضاحت کرتے ہیں:

---

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص، 27

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 228/1

[3] المائدہ، 5:1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" فأضاف الجنس إلى ما هو أخص منه، وذلك أن الأنعام هي الثمانية الأزواج وما أضيف إليها من سائر الحيوان. يقال له أنعام مجموعة معها وكأن المفترس كالأسد وكل ذي ناب خارج عن حد الأنعام فبهيمة الأنعام هي الراعي من ذوات الأربع"[1]

الانعام (مویشیوں) کی نسبت کچھ صفات کے باعث "البھیمہ" کے ساتھ کی گئی ہے۔ الانعام (مویشی) آٹھ اقسام و انواع کے ہیں، ان میں سے ہر کوئی "انعام" کہلاتا ہے ان مویشیوں کے مجموعے کو انعام کہا جاتا ہے۔ درندے مثلاً شیر اور ہر کچلی والے جانور "انعام" میں شامل و داخل نہیں ہیں۔ چرنے والے مویشی اور چوپائے "انعام" کہلاتے ہیں۔

گائے (Cow)

1-Scientific Name Bos Taurus	2-English Name Cow	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Artiodactyla	7-Family Bovidae	8-Genus Bos

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً "[2]

"اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔"

بقرہ اسم جنس ہے، گائے اور بیل دونوں کے لئے عام لیکن قرآن مجید میں اس کا استعمال عموماً گائے ہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ گائے ہندوستان و پاکستان کا معروف و معلوم جانور ہے اور اس کا نر (بیل) بھی کچھ کم مشہور نہیں۔ گائے کا دودھ اپنے طبی فائدوں کے لحاظ سے ایک بہت خاص چیز ہے۔ گائے کا گھی، مکھن، دہی، پنیر وغیرہ بہت اہم غذائیں ہیں۔ ہندو اس کے گوبر کو گھر یا در و دیوار اور فرش کے لیپنے پوتنے میں استعمال کرتے ہیں۔ آیورویدک میں گائے کے پیشاب کے صحت بخش خواص بیان کئے گئے ہیں۔ گائے کا سکھایا ہوا گوشت جسے انگریزی میں "بیف" کہا جاتا ہے، یورپ کے ممالک، امریکہ اور آسٹریلیا کے

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 229/1

[2] البقرہ، 2:67

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقوں میں بڑی کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا کاروبار بڑے پیمانے پر جاری وساری ہے۔ گائے کا چمڑا بھی انتہائی کار آمد ہوتا ہے، اس سے جوتے، چپلیں اور ہر قسم کا چرمی سامان تیار ہوتا ہے۔[1]

گائے کا گوشت سرد اور خشک مزاج رکھتا ہے۔ یہ سخت محنتی لوگوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ کالی مرچ، لہسن، دار چینی اور ادرک سے گائے کے گوشت کو زیادہ مفید و نافع بنایا جاسکتا ہے۔ بچھڑے کا گوشت زیادہ نافع ہوتا ہے

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

" وَلَحْمُ الْعِجْلِ وَلَا سِيَّمَا السَّمِينُ مِنْ أَعْدَلِ الْأَغْذِيَةِ وَأَطْيَبِهَا وَأَلَذِّهَا وَأَحْمَدِهَا، وَهُوَ حَارٌّ رَطْبٌ، وَإِذَا انْهَضَمَ غَذَّى غِذَاءً قَوِيًّا"[2]

مذکورہ عبارت سے عیاں ہوتا ہے کہ گائے کی نسبت صحت مند اور موٹے تازے بچھڑے کا گوشت زیادہ معتدل اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے، یہ گرم مرطوب ہوتا ہے، یہ جسم کو وافر مقدار میں قوت اور توانائی فراہم کرتا ہے۔

صاحب "حیات الحیوان الکبریٰ" اپنی رائے کا اظہار اسطرح کرتے ہیں:

" والبقر حيوان شديد القوة كثير المنفعة، خلقه الله ذلولا ولم يخلق له سلاحا شديدا كما للسباع، لأنه في رعاية الإنسان، فالإنسان يدفع عنه ضرر عدوه"[3]

مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ گائے ایک قوت والا اور مفید و نافع حیوان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے تابع کر دیا ہے۔ گائے درندوں کی طرح اپنا دفاع نہیں کرتا اس لئے انسان اس کا مالک ہوتا ہے اور اس کا تحفظ کرتا ہے۔

گائے کی کئی اقسام وانواع ہیں ان میں اہم قسم بھینس (جاموس) ہے۔

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔ 41

[2] ابن قيم الجوزية، الطبالنبوي، 284/1

[3] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 214/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجاحظ اپنی تالیف "الحیوان" میں لکھتے ہیں:

" أنّ الجواميس ضأن البقر. والبقر ضأن أيضا، ولذلك سمّوا بقر الوحش نعاجا"[1]

مذکورہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھینس گائے کی اہم اور مفید قسم ہے۔ یہ سب سے زیادہ دودھ دینے والا جانور ہے، اس کا دودھ لذت والا اور مزیدار ہوتا ہے۔

اونٹ (Camel)

1-Scientific Name Camelus dromedarius	2-English Name Camel	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Artiodactyla	7-Family Camelidae	8-Genus Camelus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ "[2]

"یہ لوگ نہیں مانتے﴾ تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟"

اونٹ کا وجود اہل عرب کے حق میں مادی نعمتوں میں سب سے بڑھ کر خیال کیا جاتا ہے۔ یہ بیک وقت ان ہمہ وقتی رفیق ہے، ان کی عمدہ غذا ہے، ان کا اعلیٰ سرمایہ ہے، ان کی بہترین سواری ہے۔ عرب کے علاوہ بھی دینا بھر اونٹ ایک مفید ترین جانور ہے۔ جدید ترین تحقیق کے مطابق یہ دراصل شمالی امریکہ کا جانور ہے جو اپنی سکونت منتقل کر کے جنوبی امریکہ، ایشیاء اور یورپ کی سرزمینوں پر پہنچا۔ اونٹ کو ریگستان کا بحری جہاز کہا جاتا ہے۔ اونٹ واحد جانور ہے جو دس دن تک پانی پینے کے بغیر گزارا کر سکتا ہے۔ اونٹ کے جسم میں قدرت نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اسکا بدن بوقتِ ضرورت پانی بنا سکتا ہے۔ اونٹ کی کنیت ابو ایوب بیان کی جاتی ہے کیونکہ اونٹ میں بہت زیادہ صبر و تحمل پایا جاتا ہے۔

اونٹ کی پشت کے وسط میں ایک بلندی ہوتی ہے، جسے کوہان کہا جاتا ہے۔ اونٹ کی ایک قسم ایسی بھی ہے

---

[1] عمرو بن بحر بن محبوب الكناني، أبو عثمان، الشهير بالجاحظ، الحيوان، دار الكتب العلمية – بيروت، 1424 هـ، 348/2

[2] الغاشیہ، 88:17

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں ایک کوہان کے بجائے دو کوہان ہوتے ہیں۔ یہ دہرے کوہان والے اونٹ بلخی یا باختری کہلاتے ہیں۔ ایک کوہان والے اونٹ عرب نسل کے کہلاتے ہیں۔ اونٹ کے معدے میں ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں وہ پانی ذخیرہ کرلیتا ہے، اسطرح ریگستان میں وہ دس دن تک اسی ذخیرہ آب سے سیراب ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح اس کی کوہان میں چربی کا ذخیرہ اسے ریگستانی سفر کئی دنوں تک بے نیاز رکھتا ہے۔[1]

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: "الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ، وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ "[2]

اونٹ پالنا اور ان کی نگہداشت کرنا باعث عزت و شرف ہے۔

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

" والإبل من الحيوانات العجيبة وإن كان عجبها سقط من أعين الناس لكثرة رؤيتهم لها، وهو أنها حيوان عظيم الجسم، سريع الانقياد، ينهض بالحمل الثقيل، ويبرك به، وتأخذ زمامه فأرة فتذهب به إلى حيث شاءت، ويتخذ على ظهره بيت يقعد الإنسان فيه، مع مأكوله ومشروبه وملبوسه وظروفه ووسائده، كأنه في بيته ويتخذ للبيت سقف وهو يمشي بكل هذه"[3]

علامہ الدمیریؒ کے مطابق اونٹ عجیب المخلوق جانور ہے۔ اونٹ اتنا زیادہ فرمانبردار ہے کہ چوہیا بھی اس کی نکیل تھام کر اسے کہیں بھی لے جاسکتی ہے۔ اونٹ کی پشت بھی اتنی وسعت رکھتی ہے کہ اس پر انسان سمیت ہر قسم کے ضروری سازوسامان سفر کر سکتا ہے۔ اس لئے اسے چلتا پھرتا مصنوعی گھر بھی کہا جاسکتا ہے۔

---

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، مجلس نشریات اسلام کراچی، 2006ء، ص۔15

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ التِّجَارَاتِ، بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ، رقم الحديث، 2305

[3] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 27/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معروف ماہرِ حیوانات عبد المالک اصمعی سرخ اونٹ کی خصوصیات بیان کرتے ہیں:

" ويقال أجلد الإبل وأصبرها الحمر، فإذا خلط الحمرة قنوء فهو كميت، فإذا خلط الحمرة صفرة قيل أحمر مدمى "[1]

یہودی اونٹ کے گوشت نہیں کھاتے کیونکہ اسے برا خیال کرتے ہیں۔ اسلام نے اونٹ کے گوشت کا حلال و جائز قرار دیا ہے۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر اور حضر میں گوشت کھایا ہے۔ اونٹ کا گوشت مزیدار، لذیذ اور غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ اونٹ کے گوشت کے عادی لوگوں کے لئے یہ انتہائی مفید و نافع اور دنبے جیسے گوشت کی تاثیر رکھتا ہے۔ اونٹ کے گوشت میں ایک ناپسندیدہ قوت بھی موجود ہوتی ہے اسی لئے آپ ﷺ نے اس گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی تلقین و تاکید کی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَوَضَّأْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ ؟ قَالَ: لاَ"[2]

حضرت جابر بن سمرہ (رض) کی روایت کے تجزیہ سے ثابت ہوتا ہے بکری کا گوشت کھانے سے وضو کرنا ضروری نہیں جبکہ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا ضروری ہے۔ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے میں حرج نہیں جبکہ اونٹوں کے بیٹھنے کے مقام میں نماز ادا کرنا ممنوع ہے۔

امام ابن قیمؒ اونٹ کے گوشت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

---

[1] الأصمعي أبو سعيد عبد الملك بن قريب، الإبل، دار البشائر، دمشق – سورية، 1424 هـ، 145/1

[2] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتَابُ الْحَيْضِ، بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، رقم الحديث،360

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" لحم الفصيل مه مِنْ أَلَذِّ اللُّحُومِ وَأَطْيَبِهَا وَأَقْوَاهَا غِذَاءً، وَهُوَ لِمَنِ اعْتَادَهُ بِمَنْزِلَةِ لَحْمِ الضَّأْنِ لَا يَضُرُّهُمُ الْبَتَّةَ"[1]

امام ابن قیمؒ کی مذکورہ بالا عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ اونٹ کے جس بچے کا دودھ چھڑایا گیا ہو، اس کا گوشت دوسری اقسام کے گوشت سے زیادہ مفید و نافع اور مزیدار ہوتا ہے۔ اونٹ کا گوشت مسلسل استعمال کرنے والے لوگوں کے لئے یہ گوشت صحت پر بالکل منفی اثرات نہیں رکھتا۔ البتہ شہر کے سہل پسند اور آرام پسند لوگوں کے لئے اونٹ کا گوشت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

گھوڑا(Horse)

1-Scientific Name Equus caballus	2-English Name Horse	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Perissodactyla	7-Family Equidae	8-Genus Equus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ "[2]

"اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں۔ وہ اور بہت سی چیزیں ﴿تمہارے فائدے کے لیے﴾ پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے۔"

گھوڑا اہم جانور ہے۔ گھوڑے کو عربی زبان میں "الخیل" کہا جاتا ہے۔ گھوڑا حیوانات میں سے انسان کا بہترین رفیق خیال کیا جاتا ہے۔ گھوڑے انسان کا قابل قدر جائداد اور سرمایہ ہے۔ گھوڑے جنگ، کھیل اور سواری کے کام آتے ہیں۔ سائنسی و مشینی دور سے قبل عسکری قوت و تنظیم کا مدار بڑی حد تک

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 285/1

[2] النحل،16:8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھڑ سواروں کی قوت و تنظیم پر منحصر تھا۔ جنگ عظیم اول (1914ء) اور جنگ عظیم دوم (1939ء) اس کے تجربات کا اعادہ کیا گیا۔ جانوروں میں سب سے بڑھ کر کام آنیوالا جانور گھوڑا ہے۔ ماہرین کے مطابق گھوڑے کے جسم کی ساخت ایسی ہے جو اسے تیز دوڑنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ مشینی اور جدید سواریاں کی ایجاد سے قبل گھوڑا انسان کے لئے سب سے تیز سواری تھا۔ توریت میں بھی گھوڑے کا ذکر آیا ہے۔ فرعون غرق ہوتے ہوئے گھوڑے پر سوار تھا۔ کئی اقوام گھوڑے کو مقدس خیال کرتی ہیں۔ دیوتا یعوق کی مورتی ایک تیز رفتار گھوڑے کی شکل میں تھی۔[1]

علامہ الدمیریؒ رقم طراز ہیں:

" جماعة الأفراس لا واحد له من لفظه كالقوم والرهط والنفر. وقيل: مفرده خائل، قاله أبو عبيدة وهي مؤنثة والجمع خيول وقال السجستاني: تصغيرها خييل. وسميت الخيل خيلا لاختيالها في المشية، فهو على هذا اسم للجمع عند سيبويه، وجمع عند أبي الحسن "[2]

مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ الخیل سے مراد گھوڑا ہے اس کا واحد کوئی نہیں جیسے قوم اور الرھط کا واحد نہیں ہوتا جبکہ اس کا مفرد خائل ہے۔ ابو عبیدہ کے مطابق "الخیل" مؤنث" ہے اور اس کی جمع "خیول" ہے۔ سجستانی کے مطابق اس کی تصغیر "خییل" ہے۔ لفظ "الخیل" کے لغوی معنی اکڑ کر چلنا ہے۔ گھوڑے کی چال میں اکڑ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے اس گھوڑے کو "الخیل" کا نام دیا گیا ہے۔ سیبویہ نے "الخیل" کو اسم الجمع قرار دیا ہے۔ جبکہ ابو الحسن کے مطابق "الخیل" جمع ہے۔

علامہ الجاحظؒ لکھتے ہیں:

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیوانات قرآنی، ص۔ 89

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 431/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وإنما يوصف الفرس العتيق بصفة الإنسان من بين جميع الحيوان يقولون: فرس كريم، وفرس جواد، وفرس رائع"[1]

مذکورہ عبارت کے تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام حیوانات میں سے گھوڑے کو عزت و اکرام کا مقام حاصل ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ، وَالْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ "[2]

مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑا ایک ایسا حیوان ہے جو قیامت تک کے لئے باعث خیر و برکت ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

"عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ"[3]

حضرت اسماءؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کا گوشت جائز و حلال ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں گھوڑا ذبح کیا گیا اور اس گوشت استعمال کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ"[4]

---

[1] ابو عثمان، الجاحظ، البغال، دار و مكتبه الهلال، بيروت، 1418ھ، 125/1

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ التِّجَارَاتِ، بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ، رقم الحديث، 2305

[3] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِبابُ لُحُومِ الخَيْلِ، رقم الحديث، 5519

[4] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، رقم الحديث، 1941

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ گدھے کا گوشت حرام اور گھوڑے کا گوشت جائز ہے۔ گھوڑے کا گوشت گرم اور خشک مزاج رکھتا ہے۔ بدن میں آلودہ مواد پیدا کرتا ہے۔ نرم مزاج اور سہل پسند لوگوں کے لئے گھوڑے کا گوشت مفید اثرات نہیں رکھتا۔

ابن قیمؒ گھوڑے کی گوشت کے خواص کا احاطہ یوں کرتے ہیں:

" فَلَحْمُهَا حَارٌّ يَابِسٌ، غَلِيظٌ سَوْدَاوِيٌّ مُضِرٌّ لَا يَصْلُحُ لِلْأَبْدَانِ اللَّطِيفَةِ."[1]

امام ابن لقیمؒ کے مطابق گھوڑے کا گوشت گرم اور خشک ہوتا ہے جبکہ جسم میں فاسد اور نقصان دہ مادے پیدا کرتا ہے اور نازک مزاج لوگوں کے لئے انتہائی مضر صحت ہوتا ہے۔

صاحب "روح البیان" گھوڑے کی اہمیت بیان کرتے ہیں:

" واشرف المركوبات الفرس وعليه يقتل الرجال"[2]

مذکورہ عبارت کے مطابق گھوڑا تمام سواریوں میں سے سب سے عمدہ سواری ہے۔ گھوڑا ایک مفید جانور ہے جو سواری اور جنگ میں لڑائی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

گدھا(Donkey)

1-Scientific Name Equus asinus	2-English Name Donkey, Ass	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Perissodactyla	7-Family Equidae	8-Genus Equus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا "[3]

"جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اس سے بھی زیادہ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 285/1

[2] إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي , المولى أبو الفداء، روح البيان، دار الفكر – بيروت، 52/5

[3] الجمعہ، 62:5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھٹلا دیا ہے۔ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔"

گدھا کم قیمت اور بوجھ اٹھانے میں ایک کار آمد جانور ہے۔ گدھے کی کنیت ابو صابر اور ابو زیاد بیان کی جاتی ہے۔ صرف عرب ہی نہیں بلکہ شام، عراق، فلسطین وغیرہ میں بھی گدھے کی سواری معیوب نہیں معزز سمجھی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا گدھے پر سوار ہونا ثابت ہے۔ گدھا ہندوستان و پاکستان کا مشہور چوپایہ ہے۔ بار برداری اور سواری اس کا امتیازی وصف ہے۔ گرم علاقوں میں یہ بار برداری کے لحاظ سے گھوڑے سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ بعض قومیں سے مقدس سمجھتی ہیں۔ رومی مشرکوں نے اس کی پرستش یہود کی جانب منسوب کی ہے۔ گدھے کے چمڑے سے جوتے بنتے ہیں اور ڈھولکیں منڈھی جاتی ہیں۔ جنگلی گدھا چستی اور بے خوفی میں اپنی نظیر آپ ہوتا ہے۔ توریت و انجیل میں اس ذکر کثرت سے آیا ہے۔[1]

علامہ الدمیریؒ گدھے تعریف و توصیف میں خالد بن سفیان اور فضل بن عیسیٰ کے درج ذیل واقعات نقل کرتے ہیں:

" أن خالد بن صفوان والفضل بن عيسى الرقاشي كانا يختاران ركوب الحمير على ركوب البراذين، فأما خالد فلقيه بعض الأشراف بالبصرة على حمار، فقال: ما هذا يا ابن صفوان؟ فقال: عير من نسل الكداد، يحمل الرحلة، ويبلغني العقبة، ويقل داؤه، ويخف دواؤه، ويمنعني من أن أكون جبارا في الأرض، وأن أكون من المفسدين. وأما الفضل فإنه سئل عن ركوبه الحمار؟ فقال: إنه من أقل الدواب مؤنة، وأكثرها معونة، وأخفضها مهوى، وأقربها مرتقى"[2]

درج بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ گدھے پر سواری کوئی عار اور تضحیک کا باعث نہیں کیونکہ گدھے کی سواری فضل بن عیسیٰ اور خالد بن سفیان جیسے اہل علم کرتے تھے۔ حاصل عبارت بالا یہ ہے کہ گدھا

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔70

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 339/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سستا ہونے کے باوجود بار برداری کے کام آتا ہے اور دشوار گزار گھاٹیوں سے بھی سامان لے گزر سکتا ہے۔ یہ بہت ہی کم بیمار ہوتا ہے۔ یہ سخت جان اور محنتی جانور ہے۔

علامہ الزمخشریؒ "الکشاف" میں گدھے کا بارے میں عرب لوگوں کا رویہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

" والحمار مثل في الذم البليغ والشتيمة، وكذلك نهاقه. ومن استفحاشهم لذكره مجردا وتفاديهم من اسمه: أنهم يكنون عنه ويرغبون عن التصريح به، فيقولون: الطويل الأذنين، كما يكنى عن الأشياء المستقذرة: وقد عدّ في مساوي الآداب: أن يجرى ذكر الحمار في مجلس قوم من أولى المروءة"[1]

علامہ الزمخشریؒ کی مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہ ہے کہ عرب میں گدھے کو ناپسندیدہ جانور خیال کیا جاتا ہے، جب کسی کی برائی کرنا مقصود ہو تو اسے گدھے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ نفرت کا یہ عالم ہے کہ گدھے کو نام کی بجائے کنیت یا "الطویل الذنین" یعنی دو لمبے کانوں والا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اہل عرب شرفاء کی محفل میں گدھے کا نام لینا خلافِ ادب خیال کرتے ہیں۔

خچر (Mule)

1-Scientific Name Equus mule	2-English Name Mule	3-Kingdom Animalia	4-P Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Perissodactyla	7-Family Equidae	8-Genus Equus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ "[2]

"اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں۔ وہ اور بہت سی چیزیں (تمہارے فائدے کے لیے) پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے۔"

---

[1] الزمخشري، أبو القاسم محمود بن عمرو، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتاب العربي – بيروت، 1407 هـ، 498/3

[2] النحل، 16:8

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید نے خچر کے دو کاموں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ سواری اور شان و شوکت کا ذریعہ ہے۔ دنیا بھر میں خچر سے یہ دونوں کام ہی لئے جارہے ہیں۔ جرمنی کے ساتھ جنگ میں فرانس و برطانیہ وغیرہ نے توپخانہ کی گاڑیاں کھینچنے کا کام لیا۔ بیروت و دمشق میں بڑے بڑے حکام و امراء خچر کی سواری کو معزز سمجھتے ہیں۔ بائبل میں بھی خچر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کی سواری کے لئے گھوڑے کی بجائے شاہی خچر کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔ جنگ اور امن دونوں میں خچر کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ امریکہ، فرانس، اٹلی، اسپین وغیرہ میں سرکاری سطح پر ان کا پیدائش کا مصنوعی انتظام کیا ہے، اعلیٰ نسل کی گھوڑیوں اور صحت مند و مضبوط گدھوں کے ملاپ کے لئے مستقل محکمے کھولے گئے ہیں۔[1] خچر ایک معروف اور اہم جانور ہے۔ یہ گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں گدھے جیسی سختی ہوتی ہے اور اس کی ہڈیاں گھوڑے جیسی مضبوط ہوتی ہیں۔ خچر میں گھوڑے جیس قوت و طاقت اور گدھے جیسا صبر و ثبات ہوتا ہے۔ اس میں نہ ہی گھوڑے جیسی ذہانت اور نہ گدھے جیسی حماقت پائی جاتی ہے۔

علامہ الدمیریؒ اپنی معروف تالیف "حیات الحیوان الکبریٰ" میں خچر کے خواص یوں بیان کرتے ہیں:

" يوصف بالهداية في كل طريق يسلكه مرة واحدة، وهو مع ذلك مركب الملوك في أسفارها، وقعيدة الصعاليك في قضاء أوطارها، مع احتماله للأثقال، وصبره على طول الإيغال"[2]

خچر کا قوت حافظہ تیز ہوتا ہے اور اسے راستہ بھولتا نہیں۔ یہ بادشاہوں اور فقیروں کی سواری ہے۔ یہ بوجھ اٹھا کر طویل سفر کرنے کی ہمت و قوت کا حامل جانور ہے۔

ہاتھی (Elephant)

1-Scientific Name Loxodanta cyclotis	2-English Name Elephant	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Proboscidae	7-Family Elephantidae	8-Genus Loxodanta

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔39

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 200/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ"[1]

"تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟"

ہاتھی کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک ایشیائی جو ہندوستان، سیلون، برما، کوچین، ملایا اور سماترا کے جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ دوسری افریقی جس کا وجود جنوبی و مشرقی افریقہ کے بیابانوں میں ملتا ہے۔ افریقی ہاتھی کی نسل قدیم ترین ہے۔ وزن میں یہ ہاتھی 6 ٹن کا ہوتا ہے جبکہ ہتھنی 4 ٹن کی ہوتی ہے۔ ہاتھی بہت ذکی الحس اور ذہین جانور ہوتا ہے۔ ہاتھی کی آنکھیں چھوٹی اور کان بڑے اور پنکھے کی طرح لٹکے ہوئے ہوتے ہیں جبکہ ناک کی بجائے ایک لمبی لٹکتی ہوئی سونڈ ہوتی ہے جس سے ہاتھی کھانے پینے کا کام لیتا ہے۔ کئی مشرک اقوام میں ہاتھی کو مقدس جانور مانا گیا ہے۔ ہندو مذہب کی دیومالا میں علم و حکمت کے دیوتا گنیش جی کا چہرہ ہاتھی کا ہوتا ہے۔[2] ہاتھی ایک مفید جانور ہے جسے عربی زبان میں "الفیل" کہا جاتا ہے۔ ہاتھی کو غیرت مند اور کینہ رکھنے والا جانور کہا جاتا ہے۔ ہاتھی طویل عمر پاتا ہے۔ یہ فہم و فراست اور تفہیم و تعلیم قبول کرنے والا جانور ہے۔ ہاتھی کی طبعی عمر 150 سال ہوتی ہے۔ ہاتھی یورپ اور امریکہ کا نہیں، صرف ایشیا اور افریقہ کا جانور ہے۔

علامہ الدمیریؒ ہاتھی کے ہاتھی کے خصائل و شمائل کے بارے میں رقمطراز ہیں:

" وخرطومه من غضروف وهو أنفه ويده التي يوصل بها الطعام والشراب إلى فيه، ويقاتل بها ويصيح، وليس صياحه على مقدار جثته لأنه كصياح الصبي، وله فيه من القوة بحيث يقلع به الشجرة من منابتها، وفيه من الفهم ما يقبل به التأديب ويفعل ما يأمره به سائسه، من السجود للملوك وغير ذلك من الخير والشر، في حالتي السلم والحرب وفيه من الأخلاق أن يقاتل بعضه بعضا، والمقهور منهما يخضع للقاهر، والهند

---

[1] الفیل، 105:1

[2] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔ 161

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعظمه لما اشتمل عليه من الخصال المحمودة، من علو سمكه وعظم صورته، وبديع منظره"[1]

مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ہاتھی کی سونڈ لچکدار ہڈیوں کا مجموعہ ہے جو اس کی ناک اور ہاتھ کا کام کرتی ہے۔ سونڈ کھانے پینے کا ذریعہ بھی ہے اور ہاتھی دوسروں سے لڑائی کے وقت بھی سونڈ کا استعمال کرتا ہے۔ ہاتھی بہت جلد تعلیم و تلقین قبول کر لیتا ہے۔ ہاتھی کا غصہ شدید ہوتا۔ بعض اوقات یہ دوسرے ہاتھی کو جان سے بھی مار دیتا ہے۔ اہل ہند ہاتھی کے بعض عمدہ خصائل و شمائل کی بدولت اس کا احترام و اکرام کرتے ہیں۔

بندر (Monkey)

1-Scientific Name Hominoidae	2-English Name Apes,Monkey	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Mammalia	6-Order Primates	7-Family Hominoidae	8-No.of Species Eight

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ"[2]

"ہم نے انہیں کہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس حالت میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے۔"

بندر مشہور و معروف حیوانات میں سے ہے جسے عربی زبان میں "القرد" کہا جاتا ہے۔ بندر بہت سے کام تیزی سے سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لئے اسے ایک ذہین جانور کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں بندر کا تذکرہ تین مقامات پر آیا ہے۔ عربوں کے ہاں یہ ایک ذلیل و حقیر جانور خیال کیا جاتا ہے۔ اشیا کو توڑ پھوڑ ڈالنا، نوچ ڈالنا اور برباد کر ڈالنا بندر کی عام عادت ہے۔ بندر طاقت ور ہونے کے باوجود بزدل ہوتا ہے۔ بندر کی بہت سی انواع و اقسام ہیں۔ جنگلوں میں ہر قد و قامت کے بندر پائے جاتے ہیں۔ جنگلی بندروں

---

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 309/2

[2] البقرہ، 2:65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بعض اقسام انسان سے مشابہ ہوتی ہیں۔ بندر بڑا پھرتی والا اور ہوشیار جانور ہے۔ دوسروں کی نقالی میں اسے ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ افریقہ کے بعض قبائل اسے مقدس جانور کا درجہ دیتے ہیں اور ہندو ہنومان جی کو ایک مستقل دیوتا کی حیثیت دیتے ہیں۔ عہد نامہ جدید میں بندر کا تذکرہ نہیں جبکہ عہد نامہ قدیم میں بندر کا تذکرہ دو مرتبہ آیا ہے۔[1]

علامہ الدمیریؒ بندر کی خصائص پر یوں رقمطراز ہیں:

"والقردة تلد في البطن الواحد العشرة، والإثني عشر، والذكر ذو غيرة شديدة على الإناث. وهذا الحيوان شبيه بالإنسان في غالب حالته، فإنه يضحك ويطرب ويقعى ويحكي، ويتناول الشيء بيده، وله أصابع مفصلة إلى أنامل وأظافر، ويقبل التلقين والتعليم، ويأنس بالناس، ويمشي على أربع مشيه المعتاد ويمشي على رجليه حينا يسيرا،

ولشفر عينيه الأسفل أهداب"[2]

بندر ایسا حیوان ہے جو انسان کی عادات و اطوار سے مشابہت رکھتا ہے۔ بندر انسان کی طرح غیرت کھاتا ہے، ہنستا ہے، باتیں کرتا ہے، اشیاء کی لین دین کے لئے ہاتھوں کا استعمال کرتا ہے، تاکید و تلقین پر عمل کرتا ہے۔ چار پاؤں رکھتا ہے لیکن ضرورت کے وقت دو پاؤں پر بھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے ناخن بھی انسان کی طرح ہیں۔

بھیڑ (Ewe)

1-Scientific Name Ovis aries	2-English Name Ewe,Sheep	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Artiodactyla	7-Family Bovidae	8-Genus Ovis

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔167

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 330/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ "[1]

"داؤد نے جواب دیا: اس شخص نے اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری دنبی ملا لینے کا مطالبہ کر کے یقیناً تجھ پر ظلم کیا"

بھیڑ ایک مفید جانور ہے جسے عربی میں "النعجۃ" کہا جاتا ہے۔

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

"الأنثى من الضأن والجمع نعاج ونعجات۔ ۔ وكنيتها أم الأموال وأم فروة، وتطلق على الأنثى من الظباء والبقر الوحشية"[2]

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہ ہے کہ "النعجۃ" سے مراد مادہ بھیڑ ہے اور "النعجۃ" کی جمع (نعاج) اور (نعاجات) ہے۔ اس کی کنیت ام الاموال اور ام فروہ ہے۔ "النعجۃ" کا اطلاق صرف بھیڑ ہی نہیں بلکہ ہرنی اور نیل گائے پر بھی ہوتا ہے۔

شیر (Lion)

1-Scientific Name Panthera Leo	2-English Name Lion	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Carnivora	7-Family Felidae	8-Genus Panthera

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ"[3]

"جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں۔"

شیر ہر قوم کے زبان و ادب میں پیکر شجاعت و قوت مانا گیا ہے۔ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں شیر

---

[1] ص، 24: 38

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 488/2

[3] المدثر، 74:51

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں کثرت سے تذکرہ آیا ہے۔ شیر کی گردن پر لمبے بال ہوتے ہیں، جو اس کی شکل و وجاہت کو بارعب بنا دیتے ہیں۔ شیر کا حملہ غیض و غضب سے بھرپور ہوتا ہے، وہ 30 فٹ کی جست لگانے کی سکت رکھتا ہے۔ وہ طمانچہ کی ایک ضرب سے گھوڑے کی ہڈی، پسلی اور بیل کی کھوپڑی توڑ سکتا ہے۔ شیر اکثر و بیشتر رات کے وقت شکار کرتا ہے۔ بلی کی طرح بالکل دبے پاؤں شکار کے قریب پہنچ کر ایک گرج کے اسے دبوچ لیتا ہے۔ بھینسے، گورخر، ہرن، نیل گائے، گائے، بیل اور بکری کا گوشت شیر کی عام و مرغوب غذا ہے۔[1] خچر ایک معروف اور اہم جانور ہے۔ یہ گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں گدھے جیسی سختی ہوتی ہے اور اس کی ہڈیاں گھوڑے جیسی مضبوط ہوتی ہیں۔ خچر میں گھوڑے جیس قوت و طاقت اور گدھے جیسا صبر و ثبات ہوتا ہے۔ اس میں نہ ہی گھوڑے جیسی ذہانت اور نہ گدھے جیسی حماقت پائی جاتی ہے۔ حضرت سفینہ روم کے سرزمین میں قافلے سے بچھڑ گئے تو شیر سے آمنا سامنا ہو گیا تو شیر نے ان کی حفاظت کی۔

امام البزارؒ روایت کرتے ہیں:

" عَنْ سَفِينَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَحْرِ فَانْكَسَرَتْ سَفِينَتُنَا فَلَمْ نَعْرِفِ الطَّرِيقَ، فَإِذَا أَنَا بِالْأَسَدِ قَدْ عَرَضَ لَنَا فَتَأَخَّرَ أَصْحَابِي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ: أَنَا سَفِينَةُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَضْلَلْنَا الطَّرِيقَ فَمَشَى بَيْنَ يَدَيَّ حَتَّى أَوْقَفَنَا عَلَى الطَّرِيقِ ثُمَّ تَنَحَّى وَدَفَعَنِي كَأَنَّهُ يُرِينِي الطَّرِيقَ، ثُمَّ جَعَلَ يُهَمْهِمُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنَا "[2]

حضرت سفینہ (رض) کا مذکورہ واقعہ سے شیر کی شان و عظمت ثابت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نسبت سے تعارف کروانے پر حضرت سفینہ (رض) کو شیر کا اپنی حفاظت میں محفوظ مقام پر پہنچا دینے سے واضح ہوتا ہے کہ حیوانات بھی رسول کریم ﷺ کی غلامی کرتے ہیں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مستشرق مقالہ نگار لکھتا ہے:

"In Isāmic art, the lion is probably the most frequently and diversely

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔169

[2] أبو بكر أحمد بن عمرو، بحر الزخار، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة، 2009م، رقم الحديث، 3838

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

represented animal. It rarely has an apotropaic meaning, it sometimes has an astrological or symbolic one, but it is generally merely decorative and without any deeper significance."[1]

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The Arabs caught lions in pits, a primitive method which is still found in some parts today…the later caliphs went on lion hunts and in Isᾱm, too, it became a prerogative of the rulers. They kept the lions in zoological gardens, trained them as companions, and organized shows with them in the roman manner."[2]

علامہ الدمیریؒ لکھتے ہیں:

" وللأسد من الصبر على الجوع، وقلة الحاجة إلى الماء، ما ليس لغيره من السباع. ومن شرف نفسه: أنه لا يأكل من فريسة غيره، فإذا شبع من فريسته تركها، ولم يعد إليها، وإذا جاع ساءت أخلاقه، وإذا امتلأ من الطعام ارتاض، ولا يشرب من ماء ولغ فيه كلب"[3]

شیر بھوک کی حالت میں صبر کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اسے پانی کی پیاس بہت کم محسوس ہوتی ہے، دوسروں کا کیا ہوا شکار کھانے سے گریز کرتا ہے۔ پیٹ بھرنے پر باقی بچا ہوا شکار وہیں چھوڑ دیتا ہے اور اس پر واپس نہیں لوٹتا۔ کتے کا جوٹھا پانی استعمال نہیں کرتا۔ بھوک لگنے پر بد مزاج ہو جاتا ہے اور اگر اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو سستی کا مظاہرہ کرتا ہے

کتا(Dog)

1-Scientific Name	2-English	3-Kingdom	4-Phylum

[1]The Encyclopaedia of Isᾱm,Vol.1,Leiden, E. J. Brill,Netherlands,1986, P.682

[2]The Encyclopaedia of Isᾱm,Vol.1,Leiden, E. J. Brill,Netherlands,1986, P.682

[3]الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 10/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Canuslupus familiaris	Name Dog	Animalia	Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Carnivora	7-Family Canidae	8-Genus Canis

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا"[1]

" اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔ اگر تم کہیں جھانک کر انہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے نظارے سے دہشت بیٹھ جاتی۔"

اکثر مذاہب کتے کی نجاست و پستی کے قائل ہیں لیکن کچھ قدیم اقوام کے ہاں کتا ایک مقدس جانور رہا ہے۔ کتا حیواناتی حیثیت سے گیدڑ، بھیڑیئے اور لومڑی کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور دنیا کے ہر کونے میں پایا جاتا ہے۔ کتے کی سینکڑوں انواع واقسام ہیں۔ کتے کی قوت شامہ انتہائی تیز ہوتی ہے۔ اس کی اوسط عمر 14 سے 20 سال ہوتی ہے۔ عادات واطوار کے لحاظ سے بھی اس کی نسلیں مختلف ہوتی ہیں، بعض کتے بڑے شکاری، بعض صرف چوکیداری و پاسبانی اور بعض اپنے شوقین مالکوں کی گود میں صرف کھلونا ہوتے ہیں۔ کتوں سے حفاظت و چوکیداری کا کام ہمیشہ سے لیا جاتا ہے۔ چرواہے اور گڈریئے اپنے ریوڑوں اور گلوں کی حفاظت کے لئے کتوں کو ہمیشہ سے پالتے رہے ہیں۔ خانہ بدوش قبائل کی معاشرت میں کتا لازمی جزو کی حیثیت رکھتا ہے۔[2] کتا ایک وفادار جانور ہے جسے عربی زبان میں "الکلب" کہا جاتا ہے۔ کتا اپنے مالک کا وفادار اور محافظ ہوتا ہے۔ اپنے مالک کے حفاظت کرتا ہے اور رات بھر جاگتا رہتا ہے۔ کتا نیند کی حالت میں بھی گھوڑے سے زیادہ سننے والا اور چوکنا ہوتا ہے۔ مالک کو خوش کرنے کے لئے دم ہلاتا ہے۔ یہ میلے کچیلے کپڑوں والے اشخاص پر خوب بھونکتا ہے جبکہ نفیس افراد کا اکرام کرتا ہے۔

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

---

[1] الکہف، 18:18

[2] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔174

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"والكلب حيوان شديد الرياضة كثير الوفاء، وهو لا سبع ولا بهيمة، حتى كأنه من الخلق المركب لأنه لو تم له طباع السبعية ما ألف الناس، ولو تم له طباع البهيمية ما أكل لحم الحيوان"[1]

علامہ الدمیریؒ کی مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ کتا ایک وفادار جانور ہے۔ یہ ایک ایسا جانور ہے جس کا شمار درندوں اور مویشیوں کے بین بین ہوتا ہے۔ اگر یہ درندہ ہوتا تو انسان سے اسقدر مانوس نہ ہوتا اور اگر مویشیوں میں سے ہوتا تو گوشت خور نہ ہوتا۔

بھیڑیا(Wolf)

1-Scientific Name Canis lupus	2-English Name Wolf	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Carnivora	7-Family Canidae	8-Genus Canis

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ"[2]

"باپ نے کہا: تمہارا اسے لے جانا مجھے شاق گزرتا ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ پھاڑ کھائے جب کہ تم اس سے غافل ہو۔"

بھیڑیا ایک معروف جانور ہے جسے عربی زبان میں "الذئب" کہا جاتا ہے۔ بھیڑیا جنگلی حیوانات میں سے اپنی خونخواری کے لئے ضرب المثل ہے۔ قدو قامت میں کتے کے مساوی ہوتا ہے اور اسی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی شکل خوفناک و دہشت ناک ہوتی ہے۔ اسے ہوشیاری و چالاکی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مشرق و مغرب کے اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ عہد نامہ جدید اور عہد نامہ قدیم میں بھیڑیے کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے۔ بھیڑیا بھیڑوں اور بکریوں کا شکار شوق سے کرتا ہے اور انسانوں پر حملہ کرنے سے

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 378/2

[2] یوسف، 12:13

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ہچکچاتا۔[1] اہل علم کا کہنا ہے کہ بھیڑیا شیر سے کم تر اور تنگدست ہے لیکن شیر سے زیادہ دوڑ دھوپ کرنے والا ہے۔ قرآن مجید میں بھیڑیے کا تذکرہ تین مرتبہ آیا ہے۔ بھیڑیا ایک ایسا جانور ہے جس نے بعض صحابہ کرام (رض) سے کلام بھی کیا ہے۔

علامہ الدمیری بھیڑیے کے خصائص یوں بیان کرتے ہیں:

"ولا يعود إلى فريسة شبع منها أبدا. ومن عجيب امره أنه ينام بإحدى مقلتيه والأخرى يقظى حتى

تكتفي العين النائمة من النوم، فيفتحها وينام بالأخرى ليحترس باليقظى ويستريح بالنائم"[2]

بھیڑیا کسی شکار کو قتل کر کے پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو پھر دوبارہ وہی گوشت کھانے کے لئے پلٹ کر کبھی نہیں آتا۔ بھیڑیا کی منفرد خاصیت ہے کہ یہ ایک آنکھ سے سوتا ہے جبکہ دوسری آنکھ بیدار رکھتا ہے تاکہ کھلی آنکھ سے اپنے دشمن سے حفاظت کر سکے اور بند آنکھ سے نیند کی تسکین حاصل کر سکے۔

سور (Swine)

1-Scientific Name Susscrofascrofa	2-English Name Swine,Pig	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Mammalia	6-Order Artiodactyla	7-Family Suidae	8-Genus Sus

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"[3]

"اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔105

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 500/1

[3] النمل، 16:115

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک سے مجبور ہو کر اگر کوئی ان چیزوں کو کھالے، بغیر اس کے کہ وہ قانون الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہش مند ہو، یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو، تو یقیناً اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔"

سور ایک مشہور و معروف گندا اور آلودہ جانور ہے۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ چار مرتبہ حرمت کے سلسلہ میں آیا ہے۔ اسلام، یہودیت اور مسیحیت میں اسے گندگی کہا گیا ہے۔ توریت میں اس کی صراحت و وضاحت پائی جاتی ہے۔ قدیم اقوام سور کو نجس خیال کیا جاتا ہے۔ یہ جانور بد شکل ہوتا ہے یہ نجاستوں اور گندگیوں پر زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا گوشت مضر صحت اور مورثِ امراض ہوتا ہے۔[1]

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

"وكنية الخنزير أبو جهم وأبو زرعة وأبو دلف وأبو عتبة وأبو علية وأبو قادم، وهو يشترك بين البهيمية والسبعية، فالذي فيه من السبع الناب وأكل الجيف، والذي فيه من البهيمية الظلف وأكل العشب والعلف"[2]

مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ خنزیر کی کنیت کے لئے ابو جہم، ابو ذرعہ، ابو دلف، ابو عتبہ، ابو علیہ اور ابو قادم استعمال ہوتے ہیں۔ خنزیر ایسا جانور ہے جسے درندہ اور چوپایہ دونوں انواع میں شامل کیا جاتا ہے۔ چوپایہ کی طرح اس کے پاؤں میں کھریاں ہوتی ہیں اور یہ گھاس بھی چرتا ہے۔ اس کے منہ میں درندوں کی طرح دانت ہوتے ہیں جن سے یہ شکار کو چیرتا پھاڑتا ہے۔ اس لئے اسے درندوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

2-مچھلیاں(Fishes)

1-Scientific Name Balaenoptera uscles	2-English Name Fish	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔83

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 424/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5-Class Mammalia	6-Order Cetacia	7-Family Balaenopteradae	8-Genus Balaenoptera

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ"[1]

"آخر کار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔"

مچھلی مشہور و معروف آبی حیات ہے۔ مچھلی دنیا کے مختلف دریاؤں اور سمندروں میں ہر قامت و جسامت میں پائی جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق مچھلی قوت سامعہ سے محروم اور قوت لامسہ سے غیر معمولی طور پر مالامال ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مرتبہ مچھلی کا ذکر آیا ہے جس سے اس کی افادیت ثابت ہوتی ہے۔ اسرائیلی زیادہ تر دریاؤں، ندیوں اور سمندروں کے قریب آباد رہے اس لئے مچھلی ان کی انتہائی مرغوب غذا رہی ہے۔ توریت اور انجیل میں مچھلی کا تذکرہ بکثرت پایا گیا ہے۔ مچھلی کو کئی قوموں میں مقدس جانور کا درجہ حاصل رہا ہے اور متعدد مشرک اقوام نے اس کی پرستش کی ہے۔ عہد نامہ عتیق کے صحیفوں میں تفصیل سے آیا ہے کہ اہل فلسطین دیون کے نام سے مچھلی دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ ہندوستان میں ایک وشنو اوتار مچھلی قالب میں ہوئے ہیں۔[2]

سنن ابن ماجہ میں ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ: فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَأَمَّا الدَّمَانِ: فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ"[3]

ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں، دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔ دریائی مچھلی کا ذائقہ لذیذ ہوتا ہے۔ سمندری مچھلی بھی عمدہ ہوتی ہے۔ مچھلیوں کا مسکن میٹھا اور صاف پانی ہونا از حد ضروری ہے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

---

[1] الصافات، 37:142

[2] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔74

[3] محمد بن یزید، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ، رقم الحديث، 3314

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" أَصْنَافُ السَّمَكِ كَثِيرَةٌ، وَأَجْوَدُهُ مَا لَذَّ طَعْمُهُ، وَطَابَ رِيحُهُ، وَتَوَسَّطَ مِقْدَارُهُ، وَكَانَ رَقِيقَ الْقِشْرِ، وَلَمْ يَكُنْ صُلْبَ اللَّحْمِ وَلَا يَابِسَهُ"[1]

مچھلی کی بہت سی اقسام ہیں سب سے عمدہ قسم وہ ہے جو کھانے میں مزیدار ہو اور اس کی خوشبو اچھی ہو، اس کی مقدار معتدل ہو، اس کا چھلکا نرم ہو، اس کا گوشت سخت اور خشک نہ ہو۔

علامہ الدمیریؒ اپنی معروف تالیف "حیات الحیوان الکبریٰ" میں رقمطراز ہیں:

"عن سعيد بن جبير أنه قال: لما أهبط الله تعالى آدم إلى الأرض، لم يكن فيها غير النسر في البر"[2]

علامہ الدمیریؒ کی مذکورہ عبارت کے مطابق حضرت آدمؑ کے کرہ ارض پر اترنے سے پہلے صرف حیوانات تھے۔ سمندر میں مچھلی اور خشکی پر گدھ کے علامہ کرہ ارض پر کوئی حیوان موجود نہیں تھا۔

3-پرندے(Birds)

1-Scientific Name Haliaeetus vocifer	2-English Name Bird	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Aves	6-Order Ciconiiformes	7-Family Accipitridae	8-Genus Haliaeetus

قرآن مجید میں مچھر، کوے، بٹیر، ٹڈی، شہد کی مکھی، چیونٹی، ہدہد، مکھی، فراش (پروانے)، ابابیل یعنی دس پرندوں کا انکے ناموں سے ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں پرندوں کی تسبیح کا تذکرہ ہے جس سے پرندوں کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ"[3]

"داؤد (علیہ السلام) کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کرتے تھے، اس فعل کے کرنے والے ہم ہی تھے۔"

---

[1] ابنقیماالجوزیة، الطبالنبوي، 235/1

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 378/1

[3] الانبیاء، 21:79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر پرندے کے دو پر ہوتے ہیں جس سے وہ فضا میں اڑتے ہیں۔ پرندے کو عربی زبان میں "الطیر" کہا جاتا ہے، اس کی جمع طائر، طیور اور اطیار ہے۔ قرآن مجید میں پرندوں کا تذکرہ متعدد مرتبہ آیا ہے۔ قرآن مجید نے پرندوں کی تسبیح و تحمید کا تذکرہ کیا ہے۔ پرندوں کے گوشت کی لذت پر بھی قرآن مجید نے اثبات کیا ہے۔ خشکی کے پرندے دنیا کے ہر خطے میں پائے جاتے ہیں، بعض پرندے پانی سے تعلق رکھتے ہیں جو آبی پرندے کہلاتے ہیں۔ پرندوں کا اصل مسکن باغات اور جنگلات کے درخت ہوتے ہیں۔ بعض پرندے مکانوں اور عمارتوں کے روشن دانوں میں گھونسلا بنا لیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق پرندوں کا ارتقائی درجہ و حیثیت حشرات الارض سے اوپر اور ممالیہ جانوروں سے نیچے ہے۔ پرندوں کے خون کا طبعی درجہ حرارت 100 ڈگری فارن ہائیٹ ہوتا ہے جو ممالیہ سے زیادہ ہے۔[1]

پرندے دنیا کے ہر خطے میں پائے جاتے ہیں۔ انسانی آبادی، جنگلات، باغات، دریاؤں اور سمندروں میں پرندوں کی ہزاروں انواع و اقسام پائی جاتی ہیں۔ ایک سائنسی تحقیق کے مطابق پرندوں کی 8000 اقسام پائی جاتی ہیں۔ پرندوں کے بدن کی ساخت منفرد ہوتی ہے جو انہیں پرواز کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ ہوائی جہاز کو بناتے ہوئے پرندوں کی ساخت کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ بعض پرندوں یعنی الو، کوا وغیرہ کی آواز مشرک اقوام کے ہاں بدشگونی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ بعض پرندوں یعنی عقاب، مور وغیرہ کو مقدس قرار دیکر مشرک اقوام نے ان کی پرستش کی ہے۔ انجیل اور توریت میں پرندوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ تخلیقِ کائنات کے پانچویں دن پرندوں کو پیدا کیا گیا ہے۔ کئی احادیث مبارکہ میں پرندوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ، أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ"[2]

---

[1] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔139

[2] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ، رقم الحديث، 2840

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔ اہل علم کے مطابق اس تشبیہ سے مراد خوف کی کیفیت ہے کیونکہ حیوانات میں پرندے خوف کھانے والے ہیں۔

سنن ابو داؤد کی روایت ہے:

" عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا"[1]

پرندوں کو بلاوجہ تنگ نہیں کرنا چاہئے اور انہیں اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا دینا چاہئے۔ اہل عرب میں سے کوئی کسی مقصد کے لئے گھر سے نکلتا تو راستے میں نظر آنیوالے پرندے کو اڑا دیتا۔ اگر پرندہ دائیں جانب اڑتا تو سفر جاری رکھتا، اگر پرندہ بائیں جانب مڑتا تو وہ سفر ترک کرے گھر واپس آجاتا۔ مذکورہ روایت ایسی توہم پرستی اور بدفالی سے منع کیا گیا ہے کہ پرندوں کو ان کی جگہ پر بیٹھا رہنا دو۔ تاہم مذکورہ روایت کے متعلق اہل علم کے متعلق مختلف اور متعدد اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس روایت رات کے وقت پرندوں کے شکار سے منع کیا گیا ہے۔ حلت و حرمت کے اعتبار سے پرندوں کی تین اقسام؛ شکاری پرندے، مردار خور پرندے اور غیر شکاری و غیر مردار خور پرندے ہیں۔ شکاری پرندوں میں پنجوں سے شکار کرنے والے مثلاً باز، شاہین، چیل، عقاب وغیرہ ہیں۔ جمہور فقہاء کے مطابق پنجوں سے شکار کرنے والے سب پرندے حرام یا مکروہ ہیں۔ زیادہ تر مردار خوراک کھانے والے پرندوں کو مردار خور پرندے کہا جاتا ہے جن میں نسر (عقاب سے بڑا پرندہ)، گدھ وغیرہ شامل ہیں۔ جمہور فقہاء مردار خور پرندوں کو حرام گردانتے ہیں۔ حنفی فقہاء کے مطابق غیر شکاری اور غیر مردار خور جنگلی اور پالتو پرندے حلال ہیں۔ مثلاً چڑیا، کبوتر وغیرہ۔

ہدہد (Hoopoe)

1-Scientific Name Upupa epops L.	2-English Name Hoopoe	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Aves	6-Order Bucerootiforms	7-Family Upopidae	8-Genus Upupa

[1] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَاب الضَّحَايَا، بَابٌ فِي الْعَقِيقَة، رقم الحديث، 2835

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۚ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ"[1]

"﴿ایک اور موقع پر﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا کیا بات ہے کہ میں فلاں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے"

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

" بضم الهاءين وإسكان الدال المهملة بينهما، طائر معروف ذو خطوط وألوان كثيرة، وكنيته أبو الأخبار وأبو ثمامة وأبو الربيع وأبو روح وأبو سجاد وأبو عباد۔ ۔ ۔ ويذكر عنه أنه يرى الماء في باطن الأرض، كما يراه الانسان في باطن الزجاجة، وزعموا أنه كان دليل سليمان على الماء"[2]

ہدہد کے سر پر تاج نما کلغی کی بدولت اس کا شمار بڑے خوش نما اور خوش رنگ پرندوں میں ہوتا ہے۔ اس کی چونچ بڑی لمبی تیز اور خمدار ہوتی ہے۔ اس کی خوراک کیڑے مکوڑے ہیں۔ جنوبی یورپ میں اس کا شکار کثرت سے ہوتا ہے اور بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ اس کی قوت پرواز بہت زیادہ ہے۔ انجیل میں اس کا نام نہیں ملتا جبکہ توریت میں دو مقامات پر حرام پرندوں کی فہرست میں آیا ہے۔[3] ھدھد ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کے جسم پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کنیت ابو الاخیار، ابو ثمامتہ، ابو الربیع، ابو روح، ابو سجاد اور ابو عباد ہے۔ ھدھد کی خصوصیت ہے کہ یہ زیر زمین پانی ایسے دیکھ لیتا ہے جیسے انسان گلاس کے اندر پانی دیکھ لیتا ہے۔ کہا جاتا ہے ھدھد پانی کی تلاش میں حضرت سلیمانؑ کی رہبری کا فریضہ سرانجام دیتا تھا۔

ابابیل (Martin)

1-Scientific	2-English Name	3-Kingdom	4-Phylum

[1] النمل، 27:20

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي (المتوفى: 808هـ) ، حياة الحيوان الكبرى، 514/2

[3] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔207

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Name Riparia riparia	Martin ,swallow	Animalia	Chordata
5-Class Aves	6-Order Passeriforms	7-Family Hirundinidae	8-Genus Riparia

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ"[1]

"اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں۔"

ابابیل ابرھہ کے ہاتھی والے لشکر کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ یہ زمین پر قدم رکھے بغیر مسلسل دس ماہ پرواز کر سکتا ہے۔

علامہ الدمیریؒ ابابیل کے بارے مختلف اہل علم کا اقوال نقل کرتے ہیں:

"فقال سعيد بن جبير: هي طير تعشش بين السماء والأرض وتفرخ، ولها خراطيم كخراطيم الطير، وأكف كأكف الكلاب وعن عكرمة أنها طيور خضر خرجت من البحر لها رؤوس كرؤوس السباع. وقال ابن عباس رضي الله عنهما بعث الله الطير على أصحاب الفيل كالبلسان وقيل: كانت كالوطاويط. وقال عبادة بن الصامت أظنا الزرازير"[2]

ابابیل اپنا گھونسلا زمین اور آسمان کے درمیان بناتا ہے اور اس کے بچے بھی وہیں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی چونچ پرندوں کی طرح ہوتی ہے اور اس کے بازو کتے کے بازو کی طرح ہیں۔ ابابیل درندوں کی سر رکھنے والے سبز رنگ کے پرندے تھے جو سمندر سے بھیجے گئے تھے۔

بٹیر (Quail)

1-Scientific Name Coturnix C. japonica	2-English Name Quail	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata

[1] الفیل، 105:3

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 32/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5-Class Aves	6-Order Galliformes	7-Family Phasianidae	8-Genus Coturnix

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ "[1]

"ہم نے تم پر اکابر کا سایہ کیا، من وسلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، انھیں کھاؤ۔"

سلویٰ ایک خاص قسم کا بٹیر کی شکل کا پرندہ تھا۔ شام کے وقت ان پرندوں کے بڑے بڑے جھنڈ صحرائے سینا میں آتے اور جہاں بنی اسرائیل ڈیرہ ڈالے ہوتے اس کے ارد گرد بیٹھ جاتے تھے۔ رات کی تاریکی میں یہ ان پرندوں کو آسانی سے پکڑ لیتے تھے اور بھون کر کھایا کرتے تھے۔ اسطرح اس کے گوشت کے استعمال سے ان کی پروٹین کی ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو مکمل غذا فراہم کر دی تھی۔[2] قرآن مجید میں سلویٰ (بٹیر) کا ذکر تین مرتبہ آیا ہے۔ تینوں مرتبہ حضرت موسیٰؑ کے عہد میں بنی اسرائیل پر انعامات الٰہی کے سلسلے میں ایک دوسری غذا "من" کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ فرعون کے پنجہ سے آزادی کے حصول کے بعد بنی اسرائیل ایک عرصہ تک جزیرہ نمائے سینا کے دشت و میدان میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے رہے اور طویل قیام کے دوران ان کی خاص غذا یہی بٹیر (سلویٰ) رہا۔ بٹیر جزیرہ نمائے سینا کا ایک معروف و خاص پرندہ ہے جو وہاں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ پرندہ زیادہ اونچا نہ اڑنے کی وجہ سے آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔ اس کا گوشت چکنا اور چربیلا ہوتا ہے، اسے زیادہ دیر ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ جلد خراب ہو جاتا ہے۔[3]

کوا (Crow)

1-Scientific Name Corvus seplendons	2-English Name Crow	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class	6-Order	7-Family	8-Genus

[1] البقرہ، 2:57

[2] اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن (حصہ اول)، انجمن خدام القرآن لاہور، 2017ء، ص۔80

[3] دریابادی، عبدالماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔112-113

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Aves	Passeriforms	Corvidae	Corvus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ "[1]

"پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تا کہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔"

کوا دنیا کے ہر کونے میں پایا جاتا ہے۔ ماہرین حیاتیات کے مطابق دنیا بھر میں پائے جانے والی پرندوں کی آبادی کا سب سے بڑا حصہ کووں پر مشتمل ہے۔ کوے کی طبعی آبادی 100 سال ہوتی ہے۔ ماہرین حیاتیات کا کہنا ہے کہ کوا دنیا کا ذہین ترین پرندہ ہے۔ غذا کے لحاظ سے کوا ہمہ خور جانور ہے۔ غلہ، سبزی، پھل، گوشت، مردار، ہڈی، کیڑے مکوڑے وغیرہ اس کی خوراک ہیں۔ یہ سویرے سویرے خوراک کی تلاش میں نکل پڑتا ہے۔ آج بھی امریکہ کے شمال مغربی ساحل کے علاقوں میں اسے ایک مقدس جانور کا درجہ حاصل ہے۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید میں بھی کوے کا تذکرہ آیا ہے۔ طوفانِ نوح تھمنے پر سب سے پہلے اڑنے والے پرندے کا نام کوا ہی تھا۔[2] کوا مشہور پرندہ ہے جسے عربی زبان میں "الغراب" کہا جاتا ہے۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ گندگی و آلودگی اور کیڑوں مکوڑوں سے اپنی خوراک کا بندوبست کرتا ہے۔ کوے کا نام قرآن مجید میں دو مرتبہ آیا ہے۔ روئے زمین پر سب سے پہلے قاتل قابیل کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مقتول ہابیل کی لاش کے ساتھ کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کی مٹی کھود کر دوسرے کوے کی لاش کو اس میں دفن کر رہا تھا۔ اسطرح کوے کو دیکھ کر اس نے بھی بھائی ہابیل کو لاش کو دفن کر دیا۔

علامہ الجاحظؒ رقمطراز ہیں:

"الغراب من لئام الطير وليس من كرامها، ومن بغاثها وليس من أحرارها، ومن ذوات البراثن الضعيفة والأظفار الكليلة، وليس من ذوات المخالب المعقّفة والأظفار

---

[1] المائدہ، 5:31

[2] دریا آبادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔152

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجارحة. ومن ذوات المناقير وليس من ذوات المناسر. وهو مع أنّه قويّ النّظر. لا يتعاطى الصّيد. وربّما راوغ العصفور، ولا يصيد الجرادة إلّا أن يلقاها في سدّ من الجراد. وهو فسل إن أصاب جيفة نال منها وإلّا مات هزالا، ويتقمّم كما يتقمم بهائم الطير وضعافها، وليس ببهيمة لمكان أكله الجيف، وليس بسبع لعجزه عن الصّيد"[1]

علامہ الجاحظ کے مطابق کوے میں کوئی خوبی نہیں پائی جاتی جبکہ یہ منحوس پرندہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ گندگی اور کیڑے مکوڑے کھا کر اپنے پیٹ کی آگ بجھاتا ہے۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حلت و حرمت کے اعتبار سے کوے کی تین اقسام ہیں۔ پہلی قسم مردار خور ہے جسے "غراب الابقع" کہا جاتا ہے، یہ حرام و ناجائز ہے۔ دوسری قسم میں ایسے کوے شامل ہیں جو مردار نہیں کھاتے بلکہ دانا چگتے ہیں، یہ قسم حلال ہے۔ تیسری قسم میں وہ کوے شامل ہیں جو دانا اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ تیسری قسم میں وہ کوے شامل ہیں جو دانا اور مردار دونوں کھاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسے کوے حلال ہیں کیونکہ یہ مرغی کی طرح ہوتے ہیں جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک یہ کوے مکروہ ہیں۔[2]

4-رینگنے والے جانور (Reptiles)

سانپ (Snake)

1-Scientific Name Python reticulatus	2-English Name Snake	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Reptelia	6-Order Squamata	7-Family Pythonidae (15)	8-Genus Python

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَّسْعٰى"[3]

"اس نے پھینک دیا اور یکایک وہ ایک سانپ تھی جو دوڑ رہا تھا۔"

سانپ کو مصر میں مقدس جانور کا درجہ حاصل تھا۔ مصریوں کے ہاں اسے مقدس دیوتا کی حیثیت حاصل

[1] أبو عثمان، الشهير بالجاحظ، **الحيوان**، 417/2

[2] مبشر حسین، "حلال و حرام پرندے"، تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، 30:4 (اکتوبر-دسمبر 2011ء) ص۔102

[3] طٰہٰ، 20:20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی اور اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ توریت کے عقیدہ کے مطابق سانپ ایک ملعون جانور ہے۔ انسان اور سانپ کی دشمنی ابدی ہے۔ جانوروں کی بڑی تعداد ایسی ہے جسے پوجا گیا ہے لیکن سانپ سے زیادہ کسی جانور کی پرستش نہیں کی گئی۔[1] قرآن مجید میں سانپ کے لئے حیۃ، الجان، الثعبان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کا عصا دشمنوں کے لئے "حیۃ" یعنی زہریلا سانپ، بڑا ہونے کے اعتبار سے "الثعبان" یعنی اژدھا اور حرکت و رفتار کے لحاظ سے "الجان" یعنی تیز رفتار سانپ تھا۔ سانپ ایک دہشت ناک جانور ہے۔ سانپ اپنی منفرد عادات و خصائل کی بدولت دنیا کے ہر خطے میں خوف و دہشت کی علامت ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق برصغیر میں خشکی کے سانپ کی 300 کے لگ بھگ اور پانی کے سانپ کی 21 انواع واقسام پائی جاتی ہیں۔ سانپ اکثر مشرک مذاہب میں ایک دیوتا کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ساون کی 5 تاریخ ناگ کی پرستش کا مشہور و معروف تہوار ہے۔ سانپ کی مورتیاں بنا کر جگہ جگہ رکھی جاتی تھیں۔

علامہ الدمیریؒ لکھتے ہیں:

"وزعم أهل الكلام في طبائع الحيوان، أن الحية تعيش ألف سنة، وهي في كل سنة تسلخ جلدها، وتبيض ثلاثين بيضة على عدد أضلاعها، فيجتمع عليها النمل فيفسد غالب بيضها، ولا يصلح

منه إلا القليل، وإن لدغها العقرب ماتت"[2]

علامہ الدمیریؒ کے مطابق سانپ کی عمر عام طور پر ایک ہزار سال تک دراز ہو سکتی ہے۔ سانپ ہر سال اپنی جلد اتار دیتا ہے۔ سانپ سال میں کئی مرتبہ انڈے دیتا ہے اور انڈوں کی تعداد اس کے بدن کی ہڈیوں کی تعداد کے مساوی ہوتی ہے۔

5-ایمفیبین (Amphibian)

[1] دریا آبادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔77

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي (المتوفى: 808هـ) ، حياة الحيوان الكبرى، 389/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مینڈک (Frog)

1-Scientific Name Rana temporaria	2-English Name Frog	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Chordata
5-Class Amphibia	6-Order Anura	7-Family Ranidae	8-Genus Rana

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ "[1]

" آخرِکار ہم نے ان پر طوفان بھیجا۔ ٹِڈی دل چھوڑے، سر سریاں پھیلائیں، مینڈک نکالے، اور خون برسایا"

مینڈک ایک معروف و مشہور آبی جانور ہے۔ اس کی دنیا بھر میں سینکڑوں اقسام و انواع پائی جاتی ہیں۔ اس کی بعض اقسام درختوں پر بھی رہتی ہیں۔ ہندوستان میں برسات کے موسم میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مینڈک سانپ کا بہترین خوراک ہے۔ میڈیکل سائنس کے ماہرین سب سے زیادہ تجربات مینڈک پر ہی کرتے ہیں اس لئے لیبارٹری میں یہ جانور انتہائی کارآمد ہے۔ قرآن مجید میں مینڈک کا تذکرہ صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔ فرعونیوں پر نازل ہونے والوں میں سے ایک عذاب مینڈکوں کا تھا۔ مینڈکوں کی کثرت کی بدولت مصریوں کا کھانا پانی مشکل ہو گیا تھا کیونکہ مصریوں کے ہاں مینڈک ایک مقدس جانور بھی تھا۔ قدیم مصریوں کی طرح بعض مذاہب میں بھی مینڈک کو مقدس جانور کا درجہ حاصل ہے۔[2]

سنن نسائی کی روایت ہے:

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ طَبِيبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِي دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِ"[3]

---

[1] الاعراف، 7:133

[2] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص، 133

[3] أبو عبد الرحمن أحمد، النسائي، السنن، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، بَابُ الضِّفْدَعُ، رقم الحديث، 4355

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ ہے کہ ایک طبیب نے پیارے آقا ﷺ کے سامنے دوا کے طور پر مینڈک کے استعمال کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے دوا کے لیے مینڈک کے قتل سے روک دیا۔

ابن سینا نے "القانون" میں مینڈک کے استعمال کے مضر اثرات:

"من أكل دَمه أَو جرمه ورم بدنه وكمد لَونه وَقذف الْمَنِيّ حَتَّى يَمُوت"[1]

جو شخص مینڈک کا خون یا بدن کھائے گا تو اس کا جسم سوج جائے گا۔ اس کی رنگت مرجھا جائے گی، اس کی مردانگی زائل ہو جائے گی اور یہ شخص فوت ہو جائے گا۔ اکثر و بیشتر اطباء نے مینڈک کے استعمال کے مضر صحت ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ مینڈک کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔ پہلی قسم پانی والی ہے جو پانی میں رہتی ہے جبکہ دوسری قسم خشکی والی ہے ایسے مینڈکوں کا بسیرا خشکی میں ہوتا ہے۔ خشکی والے مینڈک انتہائی زہریلے ہوتے ہیں۔ اسے کھانے سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

امام ابن قیمؒ اپنی معروف تالیف "طب نبوی ﷺ" مینڈک کی اقسام کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"تَرَكَ الْأَطِبَّاءُ اسْتِعْمَالَهُ خَوْفًا مِنْ ضَرَرِهِ، وَهِيَ نَوْعَانِ: مَائِيَّةٌ وَتُرَابِيَّةٌ، والترابية يقتل أكلها"[2]

علامہ الدمیریؒ مینڈک کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ويقال للضفدع أبو المسيح وأبو هبيرة وأبو معبد وأم هبيرة. والضفادع أنواع كثيرة، وتكون من سفاد وغير سفاد، وتتولد من المياه القائمة الضعيفة الجري، ومن العفونات وعقب الأمطار الغزيرة، حتى يظن أنه يقع من السحاب لكثرة ما يرى منه على

[1] ابن سينا، القانون في الطب، 722/1

[2] ابنقيمالجوزية، الطبالنبوي، 254/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأسطحة، عقب المطر والريح. وليس ذلك عن ذكر وأنثى وإنما الله تعالى يخلقه في تلك الساعة، من طباع تلك البرية"[1]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ مینڈک کی کنیت ابو المسیح، ابو ہبیرہ اور ابو معبد مستعمل ہے۔ مینڈک کی بہت سی اقسام ہیں۔ بعض عمل تولید سے اور تولیدی عمل کے بغیر بھی پیدا ہوتے ہیں اور مینڈکوں کی تعداد بارش کے بعد بکثرت نظر آتی ہے۔

6-حشرات(Insects)

شہد کی مکھی(Bee)

1-Scientific Name Apis Mellifera	2-English Name Bee	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Hymenoptera	7-Family Apidae	8-Genus Apis

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ "[2]

"اور ہر طرح کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔"

شہد کی مکھی کو عربی زبان میں "النحل" کہا جاتا ہے۔ شہد کی مکھی ایک ذہین، کاریگر اور دلیر حیوان ہے۔ یہ بارشوں کے اوقات اور موسمیاتی تبدیلی سے آگہی رکھتی ہے۔ ہر چھتے میں تین طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں۔ ایک مکھی سب مکھیوں کی ملکہ ہوتی ہے اور دوسری تمام مکھیاں اس کے حکم کے تابع ہوتی ہیں۔ ملکہ جس وقت اپنی پرواز عروسی میں پرواز کرتی ہے، نر بڑی تعداد اس کا پیچھا کرتے ہیں لیکن وہ اونچی سے اونچی ہوتی چلی جاتی ہے، نر تھک کر رہ جاتے ہیں، ان میں کامیاب صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ ملکہ ایک

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 117/2

[2] النحل، 16:69

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوم میں تین ہزار انڈے دیتی ہے۔ ایک بڑے چھتے میں 50 ہزار مکھیاں پورے آرام کے ساتھ گزر بسر کر سکتی ہیں۔[1]

صاحب "حیات الحیوان الکبریٰ" شہد کی مکھی کی خصوصیات بیان کرتے ہیں:

" ومن شأنه في تدبير معاشه أنه إذا أصاب موضعا نقيا بنى فيه بيوتا من الشمع أولا، ثم بنى البيوت التي تأوي فيها الملوك، ثم بيوت الذكور التي لا تعمل شيئا. والذكور أصغر جرما من الإناث"[2]

مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شہد کی مکھی چھتہ کے لئے صاف جگہ کا انتخاب کرتی ہے۔ وہ سب سے قبل چھتہ کا وہ حصہ تیار کرتی ہے جہاں اس نے شہد تیار کرنا ہوتا ہے۔ پھر "رانی مکھی" کے لئے ایک گھر بناتی ہے اور اس کے بعد نر مکھیوں کی جگہ بناتی ہے جو معاش کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ مادہ مکھیوں کی نسبت نر مکھیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔

معروف تفسیر "روح البیان" میں شہد کے بارے حضرت علیؓ کا درج ذیل قول نقل کیا گیا ہے:

"قال علی رضی الله عنه انما لدنیا ستة أشياء مطعوم ومشروب وملبوس ومركوب ومنكوح ومشموم. فاشرف المطعومات العسل وهو مذقة ذباب "[3]

امام زہریؒ فرماتے ہیں:

"عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ فَإِنَّهُ جَيِّدٌ لِلْحِفْظِ، وَأَجْوَدُهُ أَصْفَاهُ وَأَبْيَضُهُ، وَأَلْيَنُهُ جِدَّةً، وَأَصْدَقُهُ حَلَاوَةً، وَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ لَهُ فَضْلٌ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنَ الْخَلَايَا، وَهُوَ بِحَسَبِ مرعى نحله"[4]

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔194

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 464/2

[3] إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي , المولى أبو الفداء، روح البيان، دار الفكر – بيروت، 52/5

[4] ابن قيم الجوزية، الطبالنبوي، 257/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت کے مطابق قوت حافظہ بہتر اور تیز بنانے کے لئے شہد کا استعمال کرنا چاہیے۔ سب سے اچھا شہد وہ ہوتا ہے جو صاف ستھرا اور سفید رنگ کا ہو، میٹھا اور نرم ہو۔ پہاڑوں اور درختوں سے حاصل کیا جانے والا شہد آبادیوں یا گھروں والے شہد سے عمدہ ہوتا ہے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید میں شہد کا ذکر پایا جاتا ہے۔

پروانہ (Moth)

1-Scientific Name Gynnidomorpha alisman	2-English Name Moth	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Lepidoptera	7-Family Formicidae	8-No.of Species 9000

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ"[1]

"وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح"

علامہ الدمیریؒ رقمطراز ہیں:

"دواب مثل البعوض، واحدتها فراشة، وهي التي تطير وتتهافت في السراج لضعف أبصارها، فهي بسبب ذلك تطلب ضوء النهار، فإذا رأت فتيلة السراج بالليل ظنت أنها في بيت مظلم، وأن السراج كوة في البيت المظلم إلى الموضع المضيء، فلا تزال تطلب الضوء وترمي بنفسها إلى النار، فإذا جاوزتها ورأت الظلام ظنت أنها لم تصب الكوة، ولم تقصدها على السداد، فتعود إليها مرة بعد مرة، حتى تحترق"[2]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ (الفراش) پروانہ سے مراد مچھر سے مشابہ ایک اڑنے والا چھوٹا سا کیڑا ہے۔ الفراش کا واحد فراشہ ہے۔ یہ کیڑا روشنی کی تلاش میں روشنی کے ارد گرد منڈلاتا رہتا ہے کیونکہ اس کی بصارت کمزور ہوتی ہے۔ جب رات کے وقت اسے چراغ دکھائی دیتا ہے تو یہ اسے

---

[1] القاریہ، 101:4

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 280/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندھیرے گھر سے نکلنے کا سوراخ سمجھتا ہے۔ بار بار چراغ کی طرف لوٹنے کی وجہ سے چراغ کی آگ میں جل کر اپنی جان دے دیتا ہے۔ امام غزالیؒ اپنی معروف تالیف "احیاعلوم الدین" میں رقمطراز ہیں:

" فاعلم أن جهل الإنسان أعظم من جهلها بل صورة الآدمي في الإكباب على الشهوات الدنيا صورة الفراش في التهافت على النار إذتلوح للآدمي أنوار الشهوات من حيث ظاهر صورتها ولا يدري أن تحتها السم الناقع القاتل فلا يزال يرمي نفسه عليها إلى أن ينغمس فيها ويتقيد بها ويهلك"[1]

انسان کی جہالت پروانے کی جہالت سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ پروانہ روشنی کے گرد گھومتے ہوئے اپنی زندگی کا کام تمام کر دیتا ہے۔ کاش انسان کی جہالت بھی پروانے کی مانند ہو جائے کیونکہ پروانہ ظاہری روشنی پر جل کر خلاصی پالیتا ہے جبکہ انسان اندھیرے کے ارد گرد گھومنے یعنی اپنے گناہوں کے باعث آگ میں جلتا رہے گا۔

ٹڈی(Locust)

1-Scientific Name Locusta migratoria	2-English Name Locust	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Orthroptera	7-Family Acrididae	8-Genus Locusta

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ"[2]

"لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔"

ٹڈی مشہور و معروف پرندہ ہے۔ اسے عربی زبان میں "الجراد" کہا جاتا ہے۔ ٹڈی کی دو اقسام بحری ٹڈی اور بری ٹڈی ہیں۔ ٹڈیاں زرد، سرخ اور سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ ماہرین حیوانات کے مطابق اس کی 9 اقسام ہیں۔ ٹڈی ایک گھنٹہ میں 20015 میل کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ یہ ایک نباتاتی دشمنی میں شہرت

[1] الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي، إحياء علوم الدين' دار المعرفة – بيروت، 318/4

[2] القمر،54:7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے۔ ٹڈیاں آن کی آن میں فصلوں کے کئی کھیت صاف کر دیتی ہے۔ باغبان اور کاشت کار ٹڈیوں کا نام سن کر لرز جاتے ہیں۔ توریت و انجیل میں بھی ٹڈیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ قرآن مجید میں کثرتِ تعداد کے ظاہر کرنے ٹڈیوں کی تشبیہ دی گئی ہے۔[1]

صاحب "حیات الحیوان الکبریٰ" رقمطراز ہیں:

"وللجرادة ست أرجل: يدان في صدرها، وقائمتان في وسطها، ورجلان في مؤخرها، وطرفا رجليها منشاران. وهو من الحيوان الذي ينقاد لرئيسه فيجتمع كالعسكر إذا ظعن أوله تتابع جميعه ظاعنا وإذا نزل أوله نزل جميعه. ولعابه سم ناقع للنبات، لا يقع على شيء إلا أهلكه"[2]

عبارت بالا سے واضح ہوتا ہے کہ ٹڈی کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں دو سینے میں، دو درمیان میں اور دو آخر میں ٹانگیں ہوتی ہیں۔ ٹڈیاں ایک سردار کے ماتحت لشکر کی شکل میں پرواز کرتی ہیں۔ ٹڈی کا لعاب نباتات کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے ٹڈیاں کسی کھیت پر حملہ آور ہو جائیں تو اسے برباد کر دیتی ہیں۔

چیونٹی (Ant)

1-Scientific Name Formicidae	2-English Name Ant	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Hymenoptera	7-Family Formicidae	8-No.of Species 12000

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ"[3]

"﴿ایک مرتبہ وہ ان کے ساتھ کوچ کر رہا تھا﴾ یہاں تک کہ جب یہ سب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔58

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 269/1

[3] النمل، 27:18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک چیونٹی نے کہا "اے چیونٹیو، اپنے بلوں میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔"

حیوانات میں سے چیونٹی اپنی فہم و فراست کے لحاظ سے ضرب المثل کا درجہ رکھتی ہے۔ چیونٹی کی اوسط عمر 7 سال ہوتی ہے۔ چیونٹی کی ہمت اور مشقت مثالی اور معیاری ہوتی ہے۔ زیادہ تر چیونٹیاں مادہ ہوتی ہیں اور ایک ان کی ملکہ ہوتی ہے جس کے حکم کے سب تابع ہوتے ہیں۔ نر تھوڑی سی عمر پا کر مر جاتے ہیں جبکہ ان کی ملکائیں سات سال کی عمر تک جیتی ہیں۔ چیونٹیاں اپنی زندگی بڑی سلیقہ مندی اور باقاعدگی سے بسر کرتی ہیں۔ ان کے بل زمین دوز ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ان کے بلوں کے اندر سڑکیں، نالیاں اور پل بنے بنی ہوتے ہیں اور صفائی کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ ان کی اقسام 5000 سے زائد دریافت ہو چکی ہیں۔ عہد نامہ عتیق اور یہود کے مذہبی نوشتوں میں چیونٹی کا ذکر کثرت سے آیا ہے۔[1]

علامہ الدمیریؒ چیونٹی کے خواص اسطرح بیان کرتے ہیں:

"والنمل عظيم الحيلة في طلب الرزق، فإذا وجد شيئا أنذر الباقين ليأتوا إليه، ويقال إنما يفعل ذلك منها رؤساؤها. ومن طبعه أنه يحتكر قوته من زمن الصيف لزمن الشتاء، وله في الاحتكار من الحيل ما أنه إذ احتكر ما يخاف إنباته قسمه نصفين، ما خلا الكسفرة فإنه يقسمها أرباعا، لما ألهم من أن كل نصف منها ينبت، وإذا خاف العفن على الحب أخرجه إلى ظاهر الأرض ونشره، وأكثر ما يفعل ذلك ليلا في ضوء القمر، ويقال إن حياته ليست من قبل ما يأكله ولا قوامه، وذلك لأنه ليس له جوف ينفذ فيه الطعام، ولكنه مقطوع نصفين، وإنما قوته إذا قطع الحب في استنشاق ريحه فقط. وذلك يكفيه"[2]

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

---

[1] دریابادی، حیواناتِ قرآنی، ص۔200

[2] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين، حياة الحيوان الكبرى، 2/497-498

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Any member of the approximately 8,000 species of the insect family Formicidae (order Hymenoptera) .Ant occur worldwide but are specially common in hot climates. All ants are social in habitat;i.e.,they live together in organized colonies, and they range in size from 2 to about 25 millimeters (0.08 to 1 inch)."[1]

مذکورہ شواہد سے واضح ہوتا ہے کہ رزق ذخیرہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ چیونٹیوں کی سردار خوراک اکٹھا کرنے کا انتظام کرنے کے لئے دوسری ساتھی چیونٹیوں کو آگاہ کرتی ہے۔ اگر خوراک میں نمی کا خدشہ ہو تو چیونٹی اسے خشک کرنے کے لئے بل سے باہر لا کر چاند کی روشنی میں زمین پر بکھیر دیتی ہے۔

دیمک (Termite)

1-Scientific Name Isoptera	2-English Name Termite	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Isoptera	7-Family Termitidae	8-No.of families Over 3000

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ"[2]

"پھر جب سلیمانؑ پر کا فیصلہ نافذ کیا تو جنوں کو اس کی موت کا پتہ دینے والی کوئی چیز اس گھن کو سوا نہ تھی جو اس کے عصا کو کھا رہا تھا۔"

دابۃ الارض" سے مراد مفسرین نے دیمک مراد لیا ہے۔ یہ چھوٹا سا کیڑا خاص طور لکڑی کا خصوصی دشمن ہے۔ لکڑی کے اندر کا گودا اس کی اصل خوراک ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اس کی 1900 اقسام و انواع دریافت ہو چکی ہیں۔ دیمک کی ایک خاص طرز حیات اور اعلیٰ نظام زندگی ہے۔ اس جانور کے نظام

[1] The New Encyclopedia Britannica,Vol- 1,15th Ed.,p.437

[2] سبا،34:14

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی کثیر تعداد میں تحقیقی مقالہ جات لکھے جا چکے ہیں۔[1] سانپ کو مصر میں مقدس جانور کا درجہ حاصل تھا۔ مصریوں کے ہاں اسے مقدس دیوتا کی حیثیت حاصل تھی اور اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ توریت کے عقیدہ کے مطابق سانپ ایک ملعون جانور ہے۔ انسان اور سانپ کی دشمنی ابدی ہے۔ جانوروں کی بڑی تعداد ایسی ہے جسے پوجا گیا ہے لیکن سانپ سے زیادہ کسی جانور کی پرستش نہیں کی گئی۔[2] دیمک مسور کے دانے کے برابر چھوٹا سا جانور ہے جسے عربی میں الارضۃ یا السرفۃ کہا جاتا ہے۔ صاحب "المنجد" کے مطابق "الارضۃ" کو دیمک کہا جاتا ہے جو لکڑی کھانے والے ایک قسم کا کیڑا ہے، اس کی جمع اَرَض ہے۔[3]

"المعجم الوسیط" میں دیمک کی لغوی توضیح کی گئی ہے:

" الأرضة الخشب وَنَحْوهَا أَرضًا أَكلته (أرضت) الأَرْض وَالرَّوْضَة أَرضًا كثر نبتها وَحسن مرآها والقرحة فَسدتْ وتقطعت والخشبة وَنَحْوهَا أكلتها الأرضة فَهِيَ أرضة"[4]

دیمک ایک ایسا کیڑا ہے جو لکڑی اور زمین کھاتا ہے۔ لکڑی کے حسن و جمال کو بگاڑ دیتا ہے اور اسے چاٹ جاتا ہے۔ دیمک اپنی کاروائی زمین پر شروع کرتا ہے اسی لئے قرآن پاک میں اسے "دَآبَّةُ الْأَرْضِ" کہا گیا ہے۔ گندگی و آلودگی کی بدولت اس کو بطورِ خوراک استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ عرب ایک محاورہ میں بسیار خور شخص کو دیمک سے تشبیہ دیتے ہیں۔ زیادہ کھانے والے شخص کو " أكل من أرضة"[5] یعنی وہ دیمک سے زیادہ کھانے والا ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں دیمک کا تذکرہ کیا گیا ہے:

---

[1] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔ 91

[2] المرجع السابق۔ 77

[3] لویس معلوف، المنجد عربی اردو، مترجم: مولانا ابو الفضل عبد الحفیظ، خزینہ علم و ادب اردو بازار لاہور، ص۔ 26

[4] مجمع اللغة العربية بالقاهرة، (إبراهيم مصطفى / أحمد الزيات / حامد عبد القادر / محمد النجار) ، المعجم الوسيط، دار الدعوة، 13/1

[5] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 36/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" فَنَزَلَ النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ، فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى، صَلَّى إِلَيْهِ، فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ، أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ، فَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا"[1]

کھجور کا تنا ابی بن کعب (رض) کھجور کے تنے کو گھر لے گئے۔ جب یہ کھجور کا تنا بوسیدہ ہو گیا تو اس کو دیمک کھا گیا اسطرح یہ تنا ریزہ ریزہ ہو گیا۔ مولانا صفی الرحمٰن مباکپوریؒ اپنی تالیف "الرحیق المختوم" میں مقاطعہ قریش کا معاہدہ میں دیمک کا کمال بیان کرتے ہیں:

" قام المطعم إلى الصحيفة ليشقها، فوجد الأرضة قد أكلتها إلا: باسمك اللهم . وما كان فيها من اسم الله فإنها لم تأكله. ثم نقض الصحيفة، وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه من الشعب، وقد رأى المشركون آية عظيمة من آيات نبوت"[2]

قریشی سردار مطعم معاہدہ پھاڑنے کے لئے اٹھا تو دیکھا کہ دیمک نے مقاطعہ قریش کے معاہدہ کو دیمک نے ختم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے نام کو چھوڑ دیا تھا۔ اسطرح شعب ابی طالب کے محصورین کی آزمائش و مشکل ختم ہو گئی۔

علامہ الدمیریؒ اپنی شہرہ آفاق تالیف "حیات الحیوان الکبریٰ" میں دیمک کی خصوصیات بیان کرتے ہیں:

"والنمل عدوّها، وهو أصفر منها فيأتيها من خلفها فيحملها ويمشي بها إلى جحره، وإذا أتاها مستقبلا، لا يغلبها لأنها تقاومه، انتهى. ومن شأنها أنها تبني لنفسها بيتا حسنا، من عيدان تجمعها مثل غزل العنكبوت، متخرطا من أسفله إلى أعلاه وله في إحدى جهاته باب مربع، وبيتها ناووس ومنها تعلم الأوائل بناء النواويس على موتاهم"[3]

دیمک کی سب سے بڑی دشمن چیونٹی ہے۔ اگر چیونٹی سامنے سے حملہ کرے تو دیمک کو قابو کرنا آسان

---

[1] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ شَأْنِ الْمِنْبَرِ، رقم الحديث، 1414

[2] صفي الرحمن المباركفوري، الرحيق المختوم، دار الهلال – بيروت، ص- 100

[3] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 35/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ یہ مکڑی کی طرح لکڑی کا خوبصورت گھر بناتا ہے، اس میں چوکور دروازہ رکھتا ہے۔ دیمک کا مکان تابوت کی طرح ملتا جلتا ہے۔

مکھی (Fly)

1-Scientific Name Musca Domestica	2-English Name Fly	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Deptera	7-Family Mucidae	8-Genus Musca

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ"[1]

"وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔"

مکھی ایک معروف حیوان ہے جسے عربی زبان میں "الذباب" کہا جاتا ہے۔ اہل علم و دانش نے مکھی کو سب سے جاہل اور لالچی جانور قرار دیا ہے۔ یہ واحد پرندہ ہے جو اڑتے ہوئے کھانے پینے کی چیزوں میں منہ ڈالتی ہے۔ مکھی اردو، عربی اور دوسری متعدد زبانوں کے محاورہ میں یہ لفظ حقارت کے لئے ضرب المثل ہے۔ انگریزی بائبل میں بھی مکھیوں کا تذکرہ چار مرتبہ آیا ہے۔ اہل مشرق مکھی کو غلاظت و گندگی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

علامہ الدمیریؒ اپنی معروف تالیف "حیات الحیوان الکبریٰ" میں مکھی کے خصائص بیان کرتے ہیں:

" أرض مذبوبة، كما يقال أرض موحوشة، أي ذات وحوش. وسمي ذبابا لكثرة حركته واضطرابه، وقيل لأنه كلم ذب آب، وكنيته أبو حفص وأبو حكيم وأبو الحدرس والذباب أجهل الخلق لأنه يلقي نفسه في الهلكة "[1]

---

[1] الحج، 22:73

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ مکھیوں کی کثرت والی جگہ کو "ارض مذبۃ" کہا جاتا ہے۔ معروف لغوی فراء نے بھی مکھیوں کی کثرت والی جگہ کو "ارض مذبۃ" کہا ہے۔ مکھی کو "ذباب" اس کی مسلسل حرکت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ اس کی کنیت ابو حفص، ابو حکیم اور ابو الحدرس ہے۔ مکھی جاہل ترین مخلوق ہے کیونکہ یہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔ علامہ جوہری کے مطابق اڑنے والے جانوروں میں سے سوائے مکھی کے کوئی بھی کھانے پینے کی اشیاء میں منہ ڈالتا۔

البیہقی کی روایت ہے:

" إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ وَيُقَدِّمُ السُّمَّ "[2]

جب کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کھانے یا پینے کی چیز میں ڈبو لینا چاہئے کیونکہ مکھی کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے پر میں زہر ہوتا ہے۔ تمام حیوانات میں سے سب سے زیادہ حریص و لالچی مکھی ہے جبکہ مکڑی سب حیوانات میں قانع ہے۔

مچھر (Mosquito)

1-Scientific Name Culicidae	2-English Name Mosquito	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Insecta	6-Order Deptera	7-Family Culicidae	8-Genus 3500

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا"[3]

"ہاں، اللہ اس سے ہرگز نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بھی حقیر تر کسی چیز کی تمثیلیں دے۔"

---

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 488/1

[2] أبو بكر البيهقي، السنن الكبرى، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، 1424 هـ، رقم الحديث، 1192

[3] البقرہ، 2:26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مچھر ایک مشہور پرندہ ہے جسے قرآن میں "البعوض" کہا گیا ہے۔
علامہ الدمیریؒ مچھر کے خصائص کے بارے میں علامہ جوہریؒ کے خیالات نقل کرتے ہیں:
" وهو لغة في القرقس، وهو البعوض الصغار، والبعوض على خلقة الفيل إلا أنه أكثر أعضاء من الفيل فإن للفيل أربع أرجل وخرطوما وذنبا. وله مع هذه الأعضاء رجلان زائدتان، وأربعة أجنحة وخرطوم الفيل مصمت، وخرطومه مجوّف نافذ للجوف، فإذا طعن به جسد الإنسان استقى الدم وقذف به إلى جوفه فهو له كالبلعوم والحلقوم، ولذلك اشتد عضها وقويت على خرق الجلود الغلاظ"[1]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ جوہریؒ کے مطابق "بعوض" چھوٹے مچھر کو کہا جاتا ہے۔ مچھر کے اعضاء ہاتھی کی طرح ہوتے ہیں، ہاتھی کے چار پاؤں، ایک سونڈ اور ایک دم ہوتی ہے جبکہ مچھر ان اعضاء کے علاوہ دو پاؤں زائد اور چار بازوں ہوتے ہیں، ہاتھی کی سونڈ پر گوشت ہوتا ہے اور مچھر کی سونڈ کھوکھلی ہوتی ہے جس کا پھیلاؤ پیٹ تک جاتا ہے۔ جب مچھر کاٹتا ہے تو اپنے شکار کا خون چوس کر پیٹ تک لے جاتا ہے۔ مچھر کی سونڈ گلے اور حلق کا کام دیتی ہے۔ مچھر کا کاٹنا اذیت ناک ہوتا ہے کیونکہ یہ متاثرہ شخص کی کھال پر بھی مکمل قابو پالیتا ہے۔

مکڑی (Spider)

1-Scientific Name Salticus scenicus	2-English Name Spider	3-Kingdom Animalia	4-Phylum Anthropoda
5-Class Arachnida	6-Order Araneae	7-Family Salticidae	8-Genus Salticus

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 184/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاءَ ۚ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ "[1]

"جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لیے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے۔"

مکڑی جالا بننے والا کیڑا ہے اور اسے عربی زبان میں "العنکبوت" کہا جاتا ہے۔ مکڑی برفانی علاقوں کی ماؤنٹ ایورسٹ کی بلند چوٹی سے لے کر زیر زمین تاریک غاروں میں بسیرا کئے ہوئے ہے۔ ماہرین حیوانات کے مطابق اس کی 40 ہزار اقسام و انواع ہیں۔ عام کیرے مکوڑوں کے چھ جبکہ اس کے آٹھ پاؤں ہوتے ہیں۔۔ تیز آندھی اور بارش سے اس کا گھر تار تار ہو جاتا ہے، مکڑی نئے سرے سے اسے بننے میں مصروف ہو جاتی ہے، اس کے کمزوری و نازک مثال عہد عتیق میں بیان کی گئی ہے۔[2]

علامہ الدمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ووزنه فعللوت وهي قصار الأرجل كبار العيون للواحد ثمان أرجل وست عيون "[3]

مکڑی ایک ایسا کیڑا ہے جس کی ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں اور آنکھیں بڑی ہوتی ہیں۔ اس کی آٹھ ٹانگیں اور چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ مکڑی مکھی کا شکار کرنے کے لئے زمین کے کسی حصے میں بیٹھ کر اپنے جسم کو سکیڑ لیتی ہے اور قریب آنے پر مکھی کو قابو کر لیتی ہے۔

---

[1] العنکبوت، 29:41

[2] دریابادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، ص۔150

[3] الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي، حياة الحيوان الكبرى، 225/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب نہم: قدرتی وسائل کے آداب واخلاق

طہارت ونظافت کا اصول

اسلام زندگی بسر کرنے کے ہر پہلو کے متعلق ہدایات و احکام کا جامع تصور دیتا ہے۔ اسلام میں پاک و صاف وسائلِ حیات کے استعمال کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلام میں طہارت و نظافت کے معاملے میں انتہائی مثالی تعلیمات و ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ اسلام آلودگی و گندگی سے نفرت اور صفائی و پاکیزگی سے محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اصولِ طہارت پر عمل کرنا حکم الٰہی ہے۔ طہارت کے اصول کی پیروی سے انسان فکری پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے نفس کو پاکیزہ رکھنا چاہتا ہے تو اسے لا محالہ طہارت کے اصول پر عمل کو اپنی اولین خصلت بنانا ہوگا۔ طہارت کے اہتمام سے انسانی قلب وروح میں نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ فقہ اسلامی کی ہر کتاب کا آغاز کتاب "کتاب الطھارۃ" کیا جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے حجتہ اللہ البالغہ میں طہارت و نظافت کے اصول پر تفصیلی اور فکر انگیز روشنی ڈالی ہے اور اصولِ طہارت کو اساسیاتِ اخلاق کے اولین درجے پر فائز کیا ہے۔ اصول طہارت کی پیروی انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔

علامہ راغب اصفہانی کے مطابق طہارت کی دو اقسام ہیں:

" والطَّهَارَةُ ضربان: طَهَارَةُ جسمٍ، وطَهَارَةُ نفسٍ، وحمل عليهما عامّة الآيات"[1]

طہارت کی دو قسمیں ہیں: 1۔ جسمانی و ظاہری طہارت 2۔ قلبی و باطنی طہارت قرآنی آیات میں جہاں بھی طہارت کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں یہ دونوں قسم کی طہارت و نظافت پر عمل کرنا مراد ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کا آغاز نیت کے اخلاص یعنی قلبی پاکیزگی سے کیا ہے۔ یعنی دل کی صفائی کو جسم کی صفائی پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔

قرآن میں حلال و پاکیزہ اشیاء (قدرتی وسائل) کے لئے عموماً طیب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملتِ اسلامیہ کے لئے ساری زمین کو پاکیزہ وطیب قرار دیا ہے۔

---

[1] علامہ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، بیروت، 1412ھ، 525/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب" القاموس الفقهي لغة واصطلاحا" رقم طراز ہیں:

" الطيب: كل ما تستلذه الحواس، أو النفس.: كل ما خلا من الاذى والخبث، وفي الحديث الشريف: جعلت لي الارض طيبة طهورا أي: نظيفة غير خبيثة"[1]

طیب حلال کی صفت ہے۔ طیب کا معنی لذیذ، صاف ستھری اور پاکیزہ چیز ہے۔ بعض اوقات ایک چیز حلال تو ہوتی ہے لیکن طیب نہیں ہوتی۔ جیسے دریا کا پانی پاک اور حلال ہے۔ لیکن جب دریا میں طغیانی ہو تو مٹی اور جھاگ کی بنا پر یہ پانی پینے کا دل نہیں مانتا۔ جس کا معنی یہ ہے کہ پانی تو پاک اور حلال ہے لیکن طیب نہیں۔

قلبی پاکیزگی (Heart Purification)

قلبی و روحانی طہارت و نظافت کا اصول سلیم الفطرت انسان کا پسندیدہ ترین اصول ہے۔ دل خیلات ومیلانات و جذبات اور فکر وخیال کا مرکز و محور ہے۔ اسلام میں ظاہری پاکیزگی کے ساتھ ساتھ قلبی و روحانی پاکیزگی کے اصول کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ قلبی و فکری طہارت کے بغیر جسمانی و ظاہری پاکیزگی بے معنی و بے وقعت ہو کر رہ جاتی ہے۔ جسمانی پاکیزگی کو قلبی فکر و میلان کی پہلی سیڑھی کہا جا سکتا ہے۔ اسلام نے پاکیزگی کی تمام جہات سے انسان کو شناسا کیا ہے۔ اخلاص نیت کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بھی شرفِ قبولیت سے محروم رہتا ہے۔ فرمانِ رسولؐ کے مطابق شہادت، تلاوتِ قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ جیسی اونچے درجے کی عبادات بھی نیت و قلب کے اخلاص کے بغیر قبول نہیں ہوسکتے۔ ظاہری احکام طہارت کی نافیت ومنعفت کے لئے قلبی و باطنی طہارت کا ہونا شرط ہے۔

علامہ ابن ابی الدینا لکھتے ہیں:

"قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا الْإِخْلَاصُ لِلَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ لَا يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ"[2]

اخلاصِ نیت ہی دراصل دل کی پاکیزگی ہے، اس کے لئے کسی بھی اچھا کام کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا

[1] سعدي أبو حبيب، القاموس الفقهي لغة واصطلاحا، دارلفكر-دمشق 1408 هـ، 236/1

[2] ابو بكر عبدالله ابن الدينا، الاخلاص والنية، دار البشائر، دمشق، 1413هـ، 31/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصول ہو، لوگوں سے تعریف سننا پسند نہ کیا جائے۔ دل ایک عام قسم کا پمپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بہترین صناعی کا شاہکار ہے۔ قرآنی تعلیمات براہ راست دل کو مخاطب کرتی ہیں اور دل ہی ان کو سمجھ سکتا ہے انسان کو پیغامِ اسلام دل وروح کے ذریعہ ہی وصول ہوتا ہے اور وہ انسان جو دل کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا وہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ صاحبِ بصیرت ہے۔ ایسا فرد انتہائی بے مقصد مصنوعی لالچ وحرص پر مبنی زندگی کا نظارہ کر سکتا ہے۔ ایسا دل مہر شدہ، مریض اور مردہ دل کہلاتا ہے۔

پاکیزہ اور قلب سلیم کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

"يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ"[1]

"جبکہ نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد، بجز اس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لیے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔"

علامہ الزمخشریؒ لکھتے ہیں:

"ومعنى سلامة القلب: سلامته من آفات الكفر والمعاصي"[2]

قلبِ سلیم سے مراد ایسا دل ہے جو شرک، بدعت، منافقت، کفر، دکھاوے، ریاکاری، حسد اور بغض کی باطنی آلودگیوں سے پاکیزہ ہو۔ سلیم القلب فرد ہی یومِ جزا کو سرخرو ہو گا۔ اہل اسلام کی کامیابی کا تعلق ان کے قلب وباطن اور نیت کے اخلاص سے ہے۔

رسول کریمؐ فرماتے ہیں:

"وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ"[3]

مفہوم حدیث یہ ہے کہ انسانی بدن میں گوشت کا ٹکڑا ہے جو درست یعنی باطنی رزائل سے پاک ہو تو سارا

---

[1] الشعراء، 26:88-89

[2] علامہ الزمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، 321/3

[3] محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الایمان، فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ، رقم الحديث، 52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدن ہی درست کام ہو جاتا ہے اور اگر یہ خراب وغلیظ ہو جائے تو سارا جسم ہی خراب ہو جاتا ہے، یہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

حدیث بالا کی شرح میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

" ونسبة القلب إلى الجسد كنسبة الأمير إلى المأمور وهو الأصل"[1]

کسی بھی فرد کے جسم و بدن کی حرکات و سکنات اور خواہشات و جذبات کا اصلی حکمران و بادشاہ دل ہے، اگر دل صاف ہو گا تو وہ اچھے اور بدن کو منافقت و نجاست سے پاک افعال کا حکم دے گا۔

غسل(Taking Bath)

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ غسل کرنا واجب قرار دیتا ہے۔ مغرب میں غسل کے اہتمام کا اصول بالکل مفقود ہے۔ چین، امریکہ، اٹلی وغیرہ میں کئی کئی مہینے غسل کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور طہارت کے لئے پانی کی بجائے کاغذ کا ٹشو کا استعمال معمول ہے۔ جس کی وجہ سے مغرب میں جسمانی گندگی کا دور دورہ ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الجُمُعَةِ وَاجِبٌ "[2]

علامہ ابن حجر العسقلانیؒ رقمطراز ہیں:

"وَمِنْهَا حَدِيث بن عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ"[3]

حضرت ابوسعید خدری کی بیان کردہ روایت کی تعلیم و تفہیم ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کے واجب و استحاب پر دلالت کرتی ہے۔ کسی فرد کی پاکیزگی و طہارت اور حفظانِ صحت کے لئے غسل کے اہتمام کا

---

[1] علامہ انور شاہ کشمیری، فیض الباری ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1426ھ، 231/1

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الجُمُعَةِ، بَابُ فَضْلِ الغُسْلِ يَوْمَ الجُمُعَةِ، رقم الحديث879

[3] علامہ ابن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح شرح البخاری، دار المعرفة، بیروت، 1379ھ، 362/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول انتہائی عمدہ ہے۔

مسواک(Tooth Brush)

اسلام میں منہ کی پاکیزگی کے لئے مسواک کے اہتمام کا اصول پایا جاتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اصولِ مسواک پر عمل کرنے سے انسان کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ متعدد احادیث مبارکہ سے اصولِ مسواک کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ"[1]

اگر محسنِ انسانیت ﷺ اپنی امت کے لئے مشکل نہ خیال کرتے تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتے۔

ابن حجر العسقلانیؒ رقم طراز ہیں:

"الْحِكْمَةُ فِي اسْتِحْبَابِ السِّوَاكِ عِنْدَ الْقِيامِ إِلَى الصَّلَاةِ كَونهَا حَالا تَقَرُّبٍ إِلَى اللَّهِ فَاقْتَضَى أَنْ تَكُونَ حَالَ كَمَالٍ وَنَظَافَةٍ إِظْهَارًا لِشَرَفِ الْعِبَادَةِ"[2]

مذکورہ عبارت سے اصولِ مسواک اور طہارت و نظافت کے مابین گہرا تعلق سامنے آتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ مسواک سے طہارت و نظافت کا کمال حاصل ہوتا ہے اور طہارت و نظافت سے قربِ الٰہی ہوتا ہے۔

ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

" وَفِي السِّوَاكِ عِدَّةُ مَنَافِعَ: يُطَيِّبُ الْفَمَ، وَيَشُدُّ اللِّثَةَ، وَيَقْطَعُ الْبَلْغَمَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ، وَيَذْهَبُ

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ التَّمَنِّي، بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ، رقم الحديث، 8240

[2] أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، فتح الباري ، دار المعرفة – بيروت، 1379ھ، 376/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْحَفَرِ، وَيُصِحُّ الْمَعِدَةَ، وَيُصَفِّي الصَّوْتَ، وَيُعِينُ عَلَى هَضْمِ الطَّعَامِ، وَيُسَهِّلُ مَجَارِيَ الْكَلَامِ، وَيُنَشِّطُ لِلْقِرَاءَةِ، وَالذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ، وَيَطْرُدُ النَّوْمَ، وَيُرْضِي الرَّبَّ، وَيُعْجِبُ الْمَلَائِكَةَ، وَيُكْثِرُ الْحَسَنَاتِ"[1]

مسواک کے بہت سے فوائد ہیں۔ یہ منہ کو پاک کرتا ہے، مسوڑھوں مضبوط کرتا ہے، بلغم کا خاتمہ کرتا ہے، نظر کو تیز کرتا ہے، چہرے کی جھریاں اور گڑھے ختم کرتا ہے۔ معدے کی اصلاح کرتا ہے، آواز کو صاف کرتا ہے، کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے، بات کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے اور انسان قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی چستی سے کرتا ہے۔ نماز ادا کرنے میں مزہ آتا ہے، نیند دور ہوتی ہے، سب سے اہم بات اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے، جس سے ملائکہ کو حیرت ہوتی ہے اور انسان کی نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ اسلام میں رہن سہن، وضع قطع اور تمام قدرتی وسائل کی پاکی اور صفائی ستھرائی حکم دیا گیاہے۔ جیساکہ ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ "[2]

حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسواک کے ذریعے منہ کی صفائی کرنے سے رب راضی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کمال طہارت و نظافت کی وجہ سے پنج وقتہ مسواک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ "اگر امت پر شاق نہ ہوتا تو میں پنجوقتہ نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا بھی حکم دیتا۔ "لیکن صحابہ کرامؓ کے جوشِ عمل کے سامنے کون سا کام شاق تھا، حضرت زید بن ارقمؓ نے اس شدت کے ساتھ اس کا احترام کیا کہ ہمیشہ قلم کی طرح کان پر مسواک رکھے رہتے تھے۔[3]

صاف لباس (Clean Dress)

قرآن مجید میں لباس و پوشاک کے استعمال میں طہارت و نظافت کے اصول پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

---

[1] ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 243/1

[2] أبو بكر البيهقي، السنن الكبرى، جُمَّاعُ أَبْوَابِ السِّوَاكِ، بَابٌ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ، رقم الحديث، 139

[3] ندوی، عبد السلام، مولانا، اسوہ صحابہ کامل، اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ص۔64-65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ لباس ایک نفیس انسان کی پہچان ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ"[1]

"اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور گندگی سے دور رہو۔"

صاحب "روح البیان" رقمطراز ہیں:

" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ جمع ثوب من اللباس ای فطهرها مما ليس بطاهر بحفظها وصيانتها عن النجاسات"[2]

اسلام میں لباس و پوشاک کی پاکیزگی کا اصول پایا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ طہارت و پاکیزگی کے اصول پر سختی سے کاربند تھے۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ کو طہارت کا اسقدر خیال تھا کہ شیشے کے برتن میں پیشاب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنو اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب کی چھینٹیں پڑ جاتی تھیں تو اس کو قینچی سے کتر دیتے تھے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے:

" عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى، يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ"[3]

ابو وائل کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری (رض) پیشاب کے بارے میں بہت سختی کے ساتھ احتیاط فرماتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کرتے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل میں سے اگر کسی کی جلد کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کھال کو حکماً قینچیوں سے کاٹتا۔

سیدِ الانبیاء ﷺ کا فرمان ہے:

---

[1] المدثر 74:5-4

[2] إسماعيل حقي بن مصطفى , المولى أبو الفداء روح البيان، دار الفكر – بيروت، 225/10

[3] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، رقم الحديث، 273

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ"[1]

حدیثِ بالا کی شرح میں امام نوویؒ رقمطراز ہیں:

" إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اخْتَلَفُوا فِي مَعْنَاهُ فَقِيلَ إِنَّ مَعْنَاهُ أَنَّ كُلَّ أَمْرِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى حَسَنٌ جَمِيلٌ وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَصِفَاتُ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ"[2]

وضو(Ablution)

مسلمانوں کی اہم ترین عبادت نماز کی ادائیگی کے لیے وضو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ وضو کے لیے طیب، صاف اور پاک پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وضو کے لیے ہاتھ دھونا، کلی کرنا، مسواک کرنا، چہرہ دھونا، کہنیوں تک ہاتھ دھونا اور پاؤں دھونا وغیرہ ضروری ضروری امور ہیں۔ مسلمانوں کو طہارت وصفائی کے اہتمام کے لئے نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ہفتہ میں کم از کم ایک بار نہانے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں سب سے اہم عبادت نماز ہے اور نماز کی ادائیگی کے لئے طہارت ونظافت کا اہتمام وانتظام ضروری ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ"[3]

حضور پاک ﷺ کے فرمان کی رو سے نماز کی کنجی طہارت ہے یعنی طہارت کے بغیر نماز کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

علامہ مغلطائیؒ رقمطراز ہیں:

"وحديث أبي بكر الصديق، قال عليه السلام: "لا يقبل الله صدقة من غلول، ولا صلاة بغير طهور"[1]

---

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كِتَابُ الإِيمَانِ، باب الكِبْرِ وبيانه، رقم الحديث، 91

[2] امام نووی، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار احياء التراث العربی، بيروت، 1392ھ، 90/2

[3] محمد بن يزيد ، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ،رقم الحديث 276

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت وریاضت کے لئے جسم وجگہ کی پاکیزگی شرط ہے۔پاکیزگی اختیار کرنا سنتِ نبویؐ ہے۔

صاف ماحول(Clean Environment)

اسلام میں اپنے گھر اور اس کے ارد گرد پائے جانے والے ماحول کی صفائی وپاکیزگی کا اصول پایا جاتا ہے۔ اسلام اپنے ارد گرد پائے جانے والے مقامات کی صفائی کا حکم دیتا ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَنَظِّفُوا بُيُوتَكُمْ"[2]

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے، نظیف ہے اور نظافت پسند کرتا ہے،، پس اپنے گھروں اور ان کے گرد پائے جانے والے علاقے کو پاک وصاف رکھنا اسلام کا سادہ اصول ہے۔

حدیثِ رسول ﷺ ہے:

"فَنَظِّفُوا أَفْنَاءَكُمْ وَسَاحَاتِكُمْ"[3]

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے گھروں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ماحولیاتی صفائی سے انسان کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ خوشبو کو پسند کرتے تھے اور آپ ﷺ کے مکان میں بیت الخلاء نہیں تھا کیونکہ اس سے بدبو پھیلتی ہے۔ بیت الخلاء گھر سے الگ ہونا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا حفظانِ اصولوں کے عین مطابق ہے۔ماحولیاتی پاکیزگی صحت وتندرستی کے لئے انتہائی مفید ہے۔

ماحول میں پائے جانے قدرتی وسائل وذرائع کے استعمال میں طہارت وصفائی کا اہتمام وانتظام کرنا انتہائی

---

[1]مغلطاي بن قليج بن، أبو عبد الله، شرح ابن ماجه، مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية ،ص 1419ھ، 30/1

[2]أبو يعلى أحمد بن علي التميمي، مسند أبي يعلى، مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، دار المأمون للتراث - دمشق، رقم الحديث790

[3]أبو يعلى أحمد بن علي التميمي، ، مسند أبي يعلى، مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رقم الحديث، 791

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کیونکہ اسلام طہارت وصفائی کو بندہ مومن کے لئے نصف ایمان کا درجہ دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"[1]

ابومالک اشعری (رض) روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ماحول میں طہارت ونظافت کے اصول پر کاربند ہونا نصف ایمان کے برابر ہے۔

امام نوویؒ مذکورہ بالا روایت کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"هَذَا حَدِيثٌ عَظِيمٌ أَصْلٌ مِنْ أُصُولِ الْإِسْلَامِ قَدِ اشْتَمَلَ عَلَى مُهِمَّاتٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ فَأَمَّا الطُّهُورُ فَالْمُرَادُ بِهِ الْفِعْلُ فَهُوَ مَضْمُومُ الطَّاءِ عَلَى الْمُخْتَارِ وَقَوْلِ الْأَكْثَرِينَ وَيَجُوزُ فَتْحُهَا كَمَا تَقَدَّمَ وَأَصْلُ الشَّطْرِ النِّصْفُ وَاخْتُلِفَ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطهور شطر الْإِيمَانِ فَقِيلَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْأَجْرَ فِيهِ يَنْتَهِي تَضْعِيفُهُ إِلَى نِصْفِ أَجْرِ الْإِيمَانِ"[2]

مذکورہ عبارت کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں طہارت ونظافت کے اصول پر عمل کیا جائے تو نصف ایمان کے درجہ کے برابر اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔ ثابت ہوا کہ ماحولیاتی آلودگی کا تدارک کے لئے اسلام کے مذکورہ اصول پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پاکیزہ اشیاء (Clean Things)

اسلام قدرتی اشیاء کے استعمال میں پاکیزگی وصفائی کے اصول اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام ماحول اور قدرتی وسائل کی صفائی کا اعلیٰ ترین تصور پیش کرتا ہے۔ گندگی اور آلودگی صحت کے لئے مضر ونقصان دہ ہے اسی لئے آلودہ اشیاء کے استعمال کو حرام وناجائز قرار دیا گیا ہے کیونکہ آلودہ اور حرام وناجائز اشیاء کا استعمال دراصل شیطان کی پیروی ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں قدرتی وسائل کے استعمال میں طہارت و نظافت کے اصول کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

---

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، رقم الحديث، 223

[2] يحيى بن شرف النووي، المنهاج شرح صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 100/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت میں دنیا بھر کے تمام انسانوں کو اصولِ طہارت پر عمل کرنے کی نصیحت ہے۔ کیونکہ اصولِ طہارت سے منہ موڑنا دراصل شیطان پرستی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ"[1]

"لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انھیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

تفسیر مظہری میں ہے:

"والحلال ضد الحرام اى ما لم يمنعه الشرع فان الأصل في الأشياء الحل لقوله تعالى خَلَقَ لَكُمْ ما فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً طَيِّباً مستلذا وَلا تَتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّيْطانِ اى لا تقتدوا به في اتباع الهوى فتحرموا الحلال وتحلوا الحرام"[2]

حلال و طیب اشیا کی ضد حرام و آلودہ اشیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام وسائل انسان کے استعمال کے لئے تخلیق کیا ہے اس لئے ابلیس کی پیروی میں حلال چیز کو حرام اور حرام چیز کو قرار دینا خلافِ اسلام ہے۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں انبیاء اور رسولوں کو بھی پاکیزہ اشیاء استعمال کرنے کی تاکید و تلقین ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ"[3]

"اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں۔"

---

[1] البقرہ، 2: 168

[2] محمد ثنا ء لله المظهرى، تفسير المظهرى، الكتبة الرشدية، الباكستان، 1412ھ، 165/1

[3] المومنون، 51: 23

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ المراغیؒ لکھتے ہیں:

"الطيبات: ما يستطاب ويستلذ من المآكل والفواكه"[1]

طیبات سے مراد حلال، طیب اور پاک قدرتی چیزیں جیسے پھل وغیرہ ہیں۔ اللہ نے انسان کو پاک اشیاء رزق عطا کیا ہے اور اسے خوراک کے طور پر صرف حلال، طیب، پاکیزہ اشیاء استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ نشہ آور اور شراب نوشی کو آلودہ، نجس اور گندگی قرار دیا گیا ہے۔ ایسی چیزوں کا استعمال شرعی و قانونی طور پر ممنوع ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"[2]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ شراب اور جوا' یہ آستانے اور پانسے' یہ سب گندے شیطانی کام ہیں' ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔"

امام قرطبیؒ رقمطراز ہیں:

" رِجْسٌ" يَدُلُّ عَلَى نَجَاسَتِهَا، فَإِنَّ الرِّجْسَ فِي اللِّسَانِ النَّجَاسَةُ، ثُمَّ لَوِ الْتَزَمْنَا أَلَّا نَحْكُمَ بِحُكْمٍ إِلَّا حَتَّى نَجِدَ فِيهِ نَصًّا لَتَعَطَّلَتِ الشَّرِيعَةُ، فَإِنَّ النُّصُوصَ فِيهَا قَلِيلَةٌ، فَأَيُّ نَصٍّ يُوجَدُ عَلَى تَنْجِيسِ الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ وَالدَّمِ وَالْمَيْتَةِ"[3]

امام قرطبیؒ کے مطابق " رِجْسٌ" کا لفظ گندگی و آلودگی، کوڑا کرکٹ، بدبودار اشیا اور ہر قسم کی نجاست کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

پانی کا استعمال (Use of Water)

---

[1] احمد بن مصطفیٰ، تفسیر المراغی، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، 1365ھ، 28/18

[2] المائدہ، 5:90

[3] أبو عبد الله محمد بن أحمد، تفسیر القرطبی، دار الكتب المصريه، قاهره، 1964م، 289/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی معاشرہ کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اسلام میں پانی کے معاملے میں اصولِ طہارت پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور پانی گندا کرنے سے روکا گیا ہے۔ آبی آلودگی سے بچاؤ کا حکم دیا گیا ہے۔

معلمِ انسانیت ﷺ نے فرمایا ہے:

" عَنْ جَابِرٍ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ"[1]

روایت بالا کا مفہوم ظاہر کرتا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے یعنی گندگی و آلودگی کے اسباب و محرکات پیدا کرنا اخلاقی و قومی و دینی جرم ہے۔

فرمانِ مصطفیٰؐ ہے:

" عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي"[2]

بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے روکا ہے۔ نہروں، نالوں اور دریاؤں میں کارخانوں کا زہریلا فضلہ پھینکنا اسلامی اصولِ طہارت کی مخالفت ہے۔ فیکٹری مالکان ندی نالوں، دریاؤں اور سمندر میں زہریلا پانی پھینک کر مذکورہ حدیث میں بیان کردہ اصولِ طہارت کی صریح خلاف ورزی کا ارتکاب کر رہے ہیں جو نہ صرف آبی حیات کی بقا بلکہ انسانی و حیوانی کی صحت کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔

اشیا ڈھانپنا (Covering Things)

اسلام میں اشیائے خورد و نوش کی ڈھانپنے کا اصول پایا جاتا ہے تاکہ لوگ اس اصول پر عمل کر کے اشیا کو فضائی جراثیموں کی گندگی و آلودگی سے محفوظ رہ سکیں۔

حدیثِ نبویؐ ہے:

، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ "[3]

مذکورہ روایت کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملتِ اسلامیہ کو ہدایت و رہنمائی فرمائی کہ پانی و

---

[1] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ البَوْلِ فِي الماءِ الرَّاكِدِ، رقم الحديث، 281

[2] أبو القاسم الطبراني، المعجم الأوسط، دار الحرمين – القاهرة، بَابُ الْأَلِفِ، رقم الحديث، 1749

[3] أحمد بن محمد بن حنبل،مسند، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رقم الحديث، 8852

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوراک کے برتن ڈھانک دیئے جائیں، پینے والے پانی سے بھرے ہوئے برتن ڈھانک دیئے جائیں اور خالی برتنوں کو الٹا رکھا جائے۔ برتن ڈھانکنے کا حکم دیا گیا تاکہ گندگی وآلودگی سے پھیلنے والی بیماریوں سے کھانے پینے کی اشیاء کو تحفظ حاصل ہو۔ مذکورہ بالا دلائل وبراھین سے اسلام میں آبی وسائل کی صفائی کے لئے طہارت کا اصول واضح ونمایاں ہوتا ہے جس پر عوام الناس کو عمل کرنا چاہئے۔

حیوانات کا استعمال (Use of Animals)

حیوانات انسانی خوراک و پوشاک اور دوسری حاجات کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل قدرتی وسائل ہیں۔ حیوانات کے استعمال کے سلسلے میں طہارت کے اصول کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

"اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"[1]

"اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے، کہ مردار نہ کھاؤ، خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو، اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

امام بغویؒ نے لکھا ہے:

"وَالْمَيْتَةُ: كُلُّ مَا لَمْ تُدْرَكْ ذَكَاتُهُ مِمَّا يُذْبَحُ، وَالدَّمَ، أراد به الدم الجاري يدل عليه قوله تعالى: أَوْ دَماً مَسْفُوحاً، وَاسْتَثْنَى الشَّرْعُ مِنَ الْمَيْتَةِ السَّمَكَ وَالْجَرَادَ، وَمِنَ الدَّمِ الْكَبِدَ وَالطِّحَالَ فَأَحَلَّهَا"[2]

مردار ایسا جانور ہے جو ذبح نہ کیا گیا ہو جبکہ الدم سے مراد بہنے والا خون لیا جاتا ہے۔ مراد مچھلی اور ٹڈی کو

---

[1] البقرہ، 2:173

[2] الحسین بن مسعود البغوی، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، دار احیا التراث العربی، بیروت، 1420ھ، 200/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستثنیٰ کیا ہے جبکہ تلی اور جگر بھی خون ہے لیکن انہیں بھی استثنیٰ حاصل ہے، یعنی حلال ہیں۔

جو جانور طبعی موت مر گیا یعنی ذبح نہیں کیا گیا تو وہ حرام ہے کیونکہ اس میں نجاست و غلاظت ہوتی ہے اور اسی طرح خون بھی حرام ہے۔ اسلام میں جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف گردن کو کاٹا جائے تاکہ شریانوں کے کٹنے سے جسم کا اکثر خون بہہ جائے۔ لیکن اگر تیز دھار آلے کے ایک ہی وار سے جانور کی گردن الگ کر دی جائے پھر خون جسم کے اندر باقی رہ جاتا ہے۔ مغرب میں یہی طریقہ رائج ہے۔ اس طریقے سے ذبح کیا گیا جانور حرام و ناجائز ہے اور انسانی جسم و صحت کے لئے بھی مضر ہے۔ کوئی فرد جان کے تحفظ کے لیے حرام کردہ چیز بھی کھا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس حرام کی طرف رغبت و میلان نہ رکھتا ہو اور ناگزیر مقدار کے استعمال سے تجاوز نہ کرے۔

انسانی زندگی کے قدم قدم پر شریعت اسلامیہ رہنما دینی اصول فراہم کرتی ہے، کھانے پینے کی اشیاء میں مکھی گر جانے پر جو اصول پیارے رسول ﷺ نے امت کو سمجھایا ہے حیرت انگیز طور پر جدید سائنس نے اسے حفظانِ صحت کا اصول تسلیم کیا ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

" إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ وَيُقَدِّمُ السُّمَّ "[1]

جب کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کھانے یا پینے کی چیز میں ڈبو لینا چاہئے کیونکہ مکھی کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے پر میں زہر ہوتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات بھی اس حقیقت کو ثابت کر چکی ہیں۔ کہ مکھی کے ایک پر میں شفا جبکہ دوسرے پر میں بیماری ہوتی ہے۔

انسانی باقیات کی تدفین (Burying Dead Bodies)

اصول طہارت کا اہم جزوی پہلو مردوں اور گندگی کو دفن کرنے کا اصول ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کنٹرول

---

[1] أبو بكر البيهقي، السنن، دار الكتب العلمية، بيروت، 1424 هـ، بَابُ مَا لَا نَفْسَ لَهُ سَائِلَةٌ إِذَا مَاتَ فِي الْمَاءِ الْقَلِيلِ رقم الحديث، 1192

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے انسانی باقیات کو دفن کرنے کا جامع اور آفاقی اصول پایا جاتا ہے۔ اس سادہ اسلامی اصول سے انسانی حرمت کا بھی دفاع ہو جاتا ہے اور ان انسانی باقیات کے گلنے سڑنے سے ماحولیاتی آلودگی پھیلنے کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔ مردوں کو دفن کرنے کا اصول قرآن مجید میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ "[1]

"پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تا کہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔"

ابن جریر طبریؒ نے بیان کیا ہے:

" بعث الله جل وعز غرابًا حيًّا، إلى غراب ميت، فجعل الغراب الحيُّ يواري سوأة الغراب الميت"[2]

قابیل کو دفنانے کا اصول سمجھانے کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے زندہ کوے کو مردہ کوا کو زمین میں دفن کرنے کے لئے بھیجا کیونکہ مردار جسم کچھ عرصہ بعد گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے جس سے ماحول میں گندگی پھیل جاتی ہے جبکہ زمین کی مٹی بدن کو کھا جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہندو مذہب کے ماننے والے مردے کو جلا دیتے ہیں جو انسانی شرف کے خلاف عمل ہے۔ بدھ مت میں مردوں کو اونچی اونچی مچانوں پر رکھ دیا جاتا ہے اور ان کے فلسفہ مردے ناپاک ہوتے ہیں حالانکہ اسلام مرنے کے بعد بھی انسان کی تجہیز و تغسیل و تدفین کا اصول شرفِ انسانیت پر مہر ثبت کرتا ہے۔

فرمانِ نبویؐ ہے:

" حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: البُزَاقُ فِي المَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"[3]

مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے

---

[1] المائدہ، 5:31

[2] ابو جعفر، ابن جرير الطبرى، جامع البيان فى طويل القرآن، مؤسسة الرساله، 1420 ھ، 225/10

[3] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاَةِ بَابُ كَفَّارَةِ البُزَاقِ فِي المَسْجِدِ، رقم الحديث، 415

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کو دفن کر دے۔

ابن حجر العسقلانیؒ اپنی معروف تالیف فتح الباری میں رقمطراز ہیں:

"أَنَّ اللُّعَابَ نَجِسٌ إِذَا فَارَقَ الْفَمَ"[1]

تھوک میں نجاست و گندگی ہوتی ہے اسی لئے اسے مٹی میں دفن کرنے کی تلقین کی گئی ہے تاکہ ماحول کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، لَا تُدْفَنُ"[2]

مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میری امت کے اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے اچھا عمل راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کر دینا پایا اور میں نے ان کے برے اعمال میں سے مسجد میں تھوکنا اور اس کا دفن نہ کرنا پایا۔

امام نوویؒ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"هَذَا ظَاهِرُهُ أَنَّ هَذَا الْقُبْحَ وَالذَّمَّ لَا يَخْتَصُّ بِصَاحِبِ النُّخَاعَةِ بَلْ يَدْخُلُ فِيهِ هُوَ وَكُلُّ مَنْ رَآهَا وَلَا يُزِيلُهَا بِدَفْنٍ أوحك ونحوه"[3]

---

[1] أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني، فتح الباري شرح صحيح البخاري، دار المعرفة – بيروت، 1379ھ، 353/1

[2] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا، رقم الحديث553

[3] أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي، المنهاج شرح صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي — بيروت، 1392ھ، 42/5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا عبارت سے گندگی و نجاست کو دفن نہ کرنے کی مذمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ گندگی پھیلانے والا نہیں بلکہ گندگی کو دیکھ کر اسے دفن نہ کرنے والا اس گناہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا دلائل و براھین سے معلوم ہوا کہ موجودہ معاشرے میں جگہ جگہ کوڑے کے ڈھیر لگانے کی بجائے اسلام کے سنہری اصولِ دفن پر عمل کرنا چاہئے اور معاشرے کو بدبو اور نت نئی بیماریوں سے چھٹکارہ دلانے میں کردار ادا کرنا چاہئے۔

عوامی مقامات کی صفائی (Cleanling Public Places)

اسلام میں یہ اصول نمایاں ہے کہ عوامی جگہوں پر ہر قسم کی آلودگی پھیلانے سے گریز کیا جائے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے روکا گیا ہے تاکہ دوسرے لوگ اس کے منہ کی بدبو سے تکلیف محسوس نہ کریں۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ، الثُّومِ وقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ "[1]

روایت بالا کا مفہوم یہ ہے کہ محسنِ انسانیت ﷺ نے فرمایا: جس نے پیاز، لہسن اور کراث (بدبو دار درخت) کھایا تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا اصول کا اطلاق تمام عوامی مقامات پر ہوتا ہے۔ اسلام میں ہر قسم کی بدبو اور گندگی پھیلانے سے روکا گیا ہے۔

حفظان صحت (hygienic)

حفاظتِ جان اسلامی شریعت کے مقاصد میں سے ہے۔ زندگی کے تحفظ کے لئے حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ دورِ حاضر میں مغرب کے ہاں استنجاء کے لئے ٹشو کا

[1] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَ، رقم الحیث، 564

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا جاتا ہے، اسی ناقص ستھرائی کی وجہ سے کرونا جیسی وبائیں وہاں پر موت کا کھیل کھیل رہی ہیں۔ پانی کا استعمال کئے بغیر جراثیم اور وائرس جسم کے ساتھ ہی چپکے رہتے ہیں اور نت نئی امراض کا باعث بنتے ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ہاتھ دھونا، چہرا دھونا ایک مسلمان کا معمول ہیں جو جدید میڈیکل ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق کرونا جیسی وبا سے بچاؤ کے لئے احتیاطی تدابیر ہیں۔

بدن، لباس، بیت الخلاء اور باورچی خانہ کی صفائی انسان کی سوچ اور شخصیت کی عکاسی کرتی ہے۔ بغلوں یا پیروں سے اٹھنے ولی ہمک برانڈڈ پرفیوم بھی نہیں چھپا سکتے۔ میک اپ اور پرفیوم نصف ایمان نہیں بلکہ نصف ایمان کا آغاز قلب، لباس، بدن اور منہ کی طہارت سے ہوتا ہے۔ اسلام نے ماحول میں پائی جانے والی تمام اشیا (قدرتی وسائل و ذرائع) کی صفائی و ستھرائی کا اصول کار فرما ہے۔ صفائی کے اصول پر عمل کرنے والے آپ ﷺ کے ہاں قابلِ احترام تھے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ المَسْجِدَ فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ - أَوْ قَالَ قَبْرِهَا - فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا"[1]

ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، جب وہ مر گئی تو نبی کریمؐ نے اس کی بابت پوچھا، لوگوں کہا کہ وہ مر گئی اور دفنا دی گئی ہے۔ آپؐ نے اس (قبر) پر نماز پڑھی کیونکہ اصول طہارت پر عمل کرنے والے آپ ﷺ کو محبوب تھے۔

ابن ابطالؒ کے مطابق روایتِ بالا کی شرح ہے:

"فيه الحض على كنس المساجد وتنظيفها؛ لأنه عليه السلام، إنما خصه بالصلاة عليه بعد دفنه لأجل ذلك"[1]

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الصَّلاَةِ، بابُ كَنْسِ المَسْجِدِ وَالتِقَاطِ الخِرَقِ وَالقَذَى وَالعِيدَانِ، رقم الحديث، 458

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مساجد کی صفائی وستھرائی کی ذمہ داری نبھانا انتہائی اعلیٰ کردار ہے، آپ ﷺ اسی خاصیت کی بناء پر دفن ہونے بعد اس کی قبر پر دعا کی اور اس کی قدردانی کی۔ اسلام نظافت وطہارت کے عمل کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

اسلام میں انسانی بدن کے سلسلے میں نجاست وگندگی سے تحفظ کے لئے طہارت کا اصول کار فرما ہے۔ زیر ناف بالوں کی صفائی، زیر بغل بالوں کی صفائی، مونچھوں کو تراشنا، دانتوں کی صفائی، غسل جنابت کے اصول وغیرہ اسلام کے پیروکاروں کو کئی اقسام کی امراض کا سبب بننے والے جراثیم سے محفوظ کرتے ہیں۔

حدیثِ رسول ﷺ ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ، وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ، فَقَالَ أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ"[2]

رسول اللہ ﷺ نے پراگندہ حال اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ایک شخص دیکھا تو فرمایا کہ کیا یہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے بالوں کو صاف رکھے اور ایک دوسرے آدمی کو دیکھا کہ اس کا لباس میلے کچیلا تھا، فرمایا کہ اسے کوئی ایسی چیز دستیاب نہیں جس سے یہ اپنے کپڑوں کو دھو سکے۔ صفائی ایمان کا مرکزی حصہ ہے اور اسلام نظافت وطہارت کی تعلیم دیتا ہے۔ لباس کا قیمتی ہونا ضروری نہیں بلکہ صاف ستھرا ہونا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] ابن بطال أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك ، شرح صيح بخاری، مكتبه الرشد، رياض، السعوديه، 1423ھ، 107/2

[2] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود, كِتَاب اللِّبَاسِ، بَابٌ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ وَفِي الْخُلْقَانِ، رقم الحديث، 4062

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ "[1]

"پوچھتے ہیں: حیض کا کیا حکم ہے؟ کہو: وہ ایک گندگی کی حالت ہے۔ اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔"

علامہ راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں:

"الأذى: ما يصل إلى الحيوان من الضرر إمّا في نفسه أو جسمه أو تبعاته دنيوياً كان أو أخروياً"[2]

حیض کو "الاذی" کہا گیا ہے جبکہ الاذی ہر اس ایذا یا تکلیف کو کہا جاتا ہے جو کسی جاندر کو جسمانی، دنیاوی، اخروی اعتبار سے پہنچے۔ مذکورہ دلائل سے جسم ولباس میں نجاست و گندگی سے اجتناب کا اصول نمایاں ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اسلام کا اصول طہارت حفظانِ صحت کی تعلیم و نصیحت پر مبنی ہے۔

محبتِ الٰہی (Love of Allah)

طہارت و نظافت کے اصول پر عمل پیرا ہونے سے محبتِ الٰہی ممکن الحصول ہوتی ہے۔ تمام امور میں طہارت کا اہتمام و انتظام ضروری ہے کیونکہ طہارت کا اہتمام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"[3]

"اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے، جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔"

علامہ فخر الدین الرازیؒ نے لکھا ہے:

---

[1] البقرہ، 2:222

[2] علامہ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، بیروت، 1412ھ، 71/1

[3] البقرہ، 2:222

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ وَالْمُرَادُ مِنْهُ التَّطَهُّرُ بِالْمَاءِ، وَقَدْ قَالَ تَعَالَى: رِجالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ [التَّوْبَة: 108] فَقِيلَ فِي التَّفْسِيرِ: إِنَّهُمْ كانوا يستنجون بالماء"[1]

پانی سے بدن کی صفائی تسلی بخش ہوتی ہے اس لئے پانی کے ساتھ استنجاء کرنا ذات باری تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور قابلِ تعریف ہے۔

غفلت پر وارننگ (Warning on Negligence)

اسلام میں اصول طہارت کو اپنانے پر کافی تاکید ہے۔ اصول طہارت سے غفلت برتنے پر عذابِ قبر کی وارننگ دی گئی ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے:

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا"[2]

ابن عباس (رض) سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ یا مکہ کے باغات میں تشریف لے گئے، تو دو آدمیوں کی آواز سنی، جن پر قبروں میں عذاب ہو رہا تھا، پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے، لیکن کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر آپؐ نے فرمایا! ہاں (بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا، پھر آپؐ نے درخت کی ایک شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے، ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ

[1] علامہ فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، دار احیا التراث العربی، بیروت، 1420ھ، 421/6

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابٌ: مِنَ الكَبَائِرِ أَنْ لاَ يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ، رقم الحديث، 216

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم) یہ آپ نے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا! امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہو جائیں ان دونوں پر عذاب میں کمی ہو جائے۔

علامہ بدرالدین العینیؒ اپنی کتاب عمدہ القاری میں لکھتے ہیں:

" ترك استتار الرجل من بَوْله من الْكَبَائِر، وَهُوَ جمع: كَبِيرَة، وَهِي: الفعلة القبيحة من الذُّنُوب الْمَنْهِي عَنْهَا شرعا، الْعَظِيم أمرهَا: كَالْقَتْلِ وَالزِّنَا والفرار من الزَّحْف وَغير ذَلِك"[1]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اصول طہارت سے منہ موڑنا اور اس کی خلاف ورزی کرنا قتل، زنا جیسے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب جیسا ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَالظِّلِّ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ "[2]

مذکورہ حدیث بالا میں تین لعنت والی باتوں سے احتراز و اجتناب کا حکم صادر کیا گیا ہے یعنی پانی پینے کی جگہوں پر، سایہ دار جگہوں پر اور راستوں پر گندگی و آلودگی نہ پھیلائی جائے۔

طہارت و نظافت دنیا کی ہر قوم، قبیلہ، عقیدہ، رنگ و نسل کا مشترکہ اصول ہے۔ طہارت و نظافت کا تصور تقریباً تمام مذاہب و عقائد میں ہے۔ ہندو مذہب میں مذہبی رسوم کی ادائیگی، جسمانی تعلقات کے بعد، خواتین کی مخصوص ایام اور ولادت کے بعد پاکیزگی کے حصول کے لئے غسل کرنے کا تصور ہے۔ بدھ مت میں مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لئے غسل، بال منڈوانا، پاؤں دھونا وغیرہ کی صورتوں میں طہارت کے اصول کا وجود ملتا ہے۔ زرتشت کے پیروکار آتش کدے میں داخل ہونے کے لئے جسمانی اعضاء کا دھونا فرض سمجھتے ہیں جبکہ مذہبی رہنماؤں کے لئے طہارت کے اصول عام پیروکاروں کی نسبت انتہائی سخت گیر ہیں۔ یہودیوں کی کتاب تورات میں طہارت کے اصول و احکام پائے جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ

---

[1] بدر الدين العيني، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث العربي – بيروت، 114/3

[2] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلَاءِ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ رقم الحديث، 328

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے قلب وروح کی طہارت کے لئے اعلیٰ ترین اصول پیش کئے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ عیسائیوں نے طہارت کے ان اصولوں کی پیروی سے گریز کیا۔ ایک قرآنی آیت کے مطابق حضرت ابراھیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو بیت اللہ کی صفائی کے لئے طہارت ونظافت کے اصول کی پیروی کا حکم دیا گیا۔

اسراف وضیاع کی ممانعت

اسلام میں قدرتی وسائل کے غیر دانشمندانہ استعمال سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اس لئے وسائل حیات کی حدود قیود سے تجاوز کرنا خلاف شریعت ہے۔ قدرتی وسائل کا ضیاع واسراف دراصل شرعی حدود سے تجاوز ہے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کے تحفظ کے لئے اسراف سے گریز کا سادہ اسلامی اصول پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے پانی، خوراک، لباس وغیرہ سمیت ہر قسم کے قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف سے منع کیا ہے۔ انسان کی حاجات وضروریات پوری کرنے لئے کرہ ارض پر جو قدرتی وسائل و ذرائع موجود ہیں اور جنہیں پیدا کرنے میں انسانی محنت ومشقت کا کوئی دخل نہیں۔ قدرتی وسائل اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں جو تمام انسانوں کے لئے ہیں اور سب لوگ ان سے فائدہ ونفع اٹھاسکتے ہیں۔ اس کی تائید درج ذیل فرمانِ الٰہی سے واضح ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا"[1]

"وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔"

علامہ طنطاویؒ نے انتہائی عمدہ تفسیر فرمائی ہے:

"أنه خلق جميع ما في الأرض من نحو الحيوان والنبات والمعادن والجبال من أجلكم، فهو المنعم عليكم لتنتفعوا بها في دنياكم، وتستعينوا بها على طاعتهوقد أخذ العلماء من هذه الآية شاهدا على أن الأشياء التي فيها منافع مأذون فيها حتى يقوم دليل على حرمتها"[2]

---

[1] البقرہ، 2:29

[2] محمد سيد طنطاوى، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، دار نهضة مصر للطباعة والنشر والتوزيع، الفجالة – القاهرة، 1997م، 89/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیاوی زندگی بسر کے لئے زمین میں پیدا کردہ اشیاء مثلاً حیوانات، نباتات، معدنیات، پہاڑ وغیرہ میں بہت سی منفعتیں پوشیدہ ہیں۔ اگر قدرتی وسائل کے استعمال میں مقررہ حدود سے تجاوز کیا جائے تو ان کی اباحت ان کی حرمت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں تجاوز دراصل انہیں ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ قدرتی وسائل کا ضیاع انتہائی ناقابل معافی عمل اور نامناسب فعل ہے۔ سائنسی و مغربی اصطلاح میں اسے "ویسٹیج" کہا جاتا ہے۔

ایک ماہر جغرافیہ "ویسٹیج" کے متعلق لکھتے ہیں:

"A general term for the denudation of the earth`s surface."[1]

قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف سے کام لینا دراصل قدرتی وسائل کی ناقدری کے مترادف ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ "[2]

"اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ، پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔"

صاحب "التفسیر الوسیط للقرآن الکریم" رقمطراز ہیں:

" فإن من شأن النعمة أن تستحثهم على الطاعة والاستجابة للمنعم سبحانه، في نهيه لهم عن الإفساد في الأرض، فقد هيأ لهم ما يكفهم عنه. والعثو: الإفساد. فقوله بعد ذلك: {مُفْسِدِينَ} حال مؤكدة، لأن المعنى وأحد لكل من العثو والافساد، ولكن لو نظرنا إلى أصل معنى العثو وهو: مجاوزة الحد مطلقا، فسادا أو غيره، يكون التعبير بلفظ {مُفْسِدِينَ} لتعيين المراد من العثو"[3]

قدرتی وسائل کے استعمال میں حدود و قیود سے تجاوز کرنا دراصل فساد فی الارض کے ارتکاب کے

---

[1] Rāo, M.S., Dictionary of Geography, p.392

[2] البقرہ، 2:60

[3] مجموعة من العلماء بإشراف مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر، التفسير الوسيط للقرآن الكريم، 114/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مترادف ہے۔

وسائل کی منصوبہ بندی (Planning of Resources)

اسلام میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور ضیاع سے بچاؤ کے لئے اصولِ منصوبہ بندی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ غلہ کھیتی باڑی کے ذریعہ حاصل ہونے والا اہم قدرتی نباتاتی وسیلہ ہے جس کی حفاظت کے لئے منصوبہ سازی کا اہم اسلامی اصول پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کے حوالے سے زندگی کے لئے ضروری وسائل کے تحفظ کی منصوبہ بندی کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ جو موجودہ دور کے ماہرینِ زراعت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ج

"قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ"[1]

"یوسف (علیہ السلام) نے کہا "سات برس تک لگاتار تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے۔ اس دوران میں جو فصلیں تم کاٹو ان میں سے بس تھوڑا سا حصہ، جو تمہاری خوراک کے کام آئے، نکالو اور باقی کو اس کی بالوں ہی میں رہنے دو۔"

قدرتی وسائل و ذرائع کے تحفظ کے لئے منصوبہ بندی کے اصول پر عمل پیرا ہونا جانداروں کی حیات و بقا کے لئے ناگزیر ہے۔ اس لئے متعدد قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ میں قدرتی وسائل کی حفاظت کے اصول کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے قدرتی وسائل کے تحفظ کے ہنر و فن کے ماہر تھے اور انہوں نے اصول تحفظ پر عمل کر کے قحط سالی کے دوران نہ صرف مصر بلکہ اس کے ارد گرد علاقوں کی ضرورتِ خوراک کو پورا کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ج قف

"قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ"[2]

---

[1] یوسف، 12:47

[2] یوسف، 12:55

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یوسف (علیہ السلام) نے کہا "ملک کے خزانے میرے سپرد کیجیے، میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں۔"

علامہ زمخشری کے الفاظ میں:

" اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ ولني خزائن أرضك إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ أمين أحفظ ما تستحفظنيه، عالم بوجوه التصرف، وصفا لنفسه بالأمانة"[1]

معلوم ہوا کہ خزانوں یعنی وسائلِ حیات کے تحفظ کی ذمہ اسی فرد کو سونپنا چاہئے جو ان کی حفاظت کے فن کے ساتھ ساتھ دیانتدار بھی ہو۔ حضرت یوسفؑ میں تحفظِ وسائل کا ہنر بھی تھا اور امانتداری کا وصف بھی تھا، اسی لئے انہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا۔

مسند احمد کی ایک روایت میں آتا ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَأَطْفِئُوا السُّرُجَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ "[2]

حضرت ابو ھریرہ (رض) کی مذکورہ بالا روایت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چراغوں کو بجھادو، اپنے دروازوں کو بند کرلو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانک دو۔ مذکورہ روایت میں دورِ جدید کے عالمی مسئلے قدرتی وسائل کے تحفظ، توانائی کی بچت اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے دنیا بھر کے لئے درسِ عمل پایا جاتا ہے۔

شریعت کا بنیادی مقصد انسان کی جائیداد اور مال کا تحفظ ہے۔ جائیداد یا مال فرد کا ہو ہو یا افراد کا، گروہوں کا ہو یا حکومتوں کا، ریاستوں کی ملکیت ہو یا کسی اور ادارے کی، ان سب کا تحفظ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ مال کسی کی ملکیت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اسے ضائع کرنا جائز نہیں ہے۔ وضو میں دریا

---

[1] علامه الزمخشری، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، 482/2

[2] أحمد بن محمد بن حنبل، مسند ، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، رقم الحديث، 8852

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پانی بھی ضرورت سے زائد استعمال کرنا شرعاً ممنوع ہے۔[1] کینیڈا کے صوبے "سسکاچون" میں موسمی اثر سے حد درجہ محفوظ گھر بنائے گئے ہیں۔ انہیں گرم رکھنے کے لیے کسی بھٹی کی ضرورت نہیں بلکہ گھر کے نچلے حصے میں ایک چھوٹا سا ہیٹر لگا دینا کافی ہے۔ ان گھروں پر توانائی جو توانائی صرف ہوتی ہے، وہ اس کا ایک تہائی ہے جو سویڈن کے جدید طرز کے مکانوں میں خرچ ہوتی ہے۔ اسی طرح توانائی کی یہ مقدار امریکہ کے مکانوں میں خرچ ہونے والی توانائی کی اوسط کا دسواں حصہ ہے۔ لندن میں قائم "انٹر میڈیٹ ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ گروپ" نے کم لاگت والا ایک ایسا گھر بنایا ہے جو آرام دہ ہونے کے علاوہ توانائی کی بچت بھی کرتا ہے اور دیہاتی علاقے کے لیے موزوں ہے۔ اب اسی گھر کو افریقہ میں آزمایا جارہا ہے۔[2]

ابن ماجہ کی روایت میں ہے:

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ وَالْكَلَأِ وَالنَّارِ"[3]

قدرتی طور پائی جانے والی تین اشیاء میں تمام مسلمان یعنی پانی، چارہ اور آگ میں شریک ہیں۔ قدرتی چشموں، تالابوں، ندی، نالوں، دریاؤں وغیرہ کا پانی مراد ہے۔ جانوروں کا وہ چارہ جو جنگلوں، قدرتی گھاس کے میدانوں میں پایا جاتا ہے اس سبزہ یا چارہ سے فائدہ اٹھانے کا سب کو حق حاصل ہے۔ آگ سے مراد ایندھن میں کام آنے والی لکڑی اور آگ جلانے کا سامان وغیرہ ہے۔[4] جوں جوں آبادی بڑھ رہی ہے، وسائلِ حیات کے لئے فکر مند ہونا اور اس کے بہتر استعمال کی پلاننگ کرنا اربابِ اختیار کا دینی و ملی و قومی فریضہ ہے کیونکہ پاکستان کی آبادی 21 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔

پروفیسر فضل کریم بالکل درست مشورہ دیتے ہیں:

"This large population has to be fed, housed and clothed and it witll

---

[1] ڈاکٹر محمود غازی، محاضرات فقہ، ص۔ 313

[2] لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔ 32-33

[3] محمد بن یزید ، سنن ابن ماجه، كِتَابُ الرُّهُونِ، بَابٌ: الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاث، رقم الحديث، 2472

[4] عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔ 137

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

depend how best we make use of our environment, climate, land, water, and minerals."[1]

چونکہ قدرتی وسائل کا تحفظ کرنا اہم اسلامی اصول ضوابط میں سے ہے۔ اس لئے قابل تجدید ذرائع توانائی کا استعمال کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ پیٹرول، گیس، ڈیزل، کوئلے کی بجائے شمسی توانائی، ہوائی توانائی اور ہائیڈروپاور کے استعمال سے توانائی کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Solar energy ,air and water considered renewable ;solar energy is exhaustible."[2]

ہوا، پانی، سورج توانائی کے قابل تجدید ذرائع ہیں اور وافر مقدار میں ان کی مقدار کرہ ارض پر میسر ہے، ان سے انرجی کی ضرورت پوری کرنے سے ناقابل تجدید وسائل کی بچت کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ کے اصول پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

خلیفہ اول کی ہدایات(Instructions of Caliph1)

انسانی حیات وبقا کے لئے ضروری وسائل کی حفاظت اور ان کے ضیاع کی روک تھام کے لئے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصی ہدایات بنام حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں۔ لشکرِ اسامہ کو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زریں ہدایات کو وسائل حیات کے تحفظ کا چارٹر اور دستور کہا جا سکتا ہے۔ جنگ و جدل میں بھی انسانی زندگی کے لئے ضروری وسائل وذرائع کا تحفظ تعلیماتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے۔

علامہ ابن جریر طبریؒ نے لکھا ہے:

---

[1]Fazle Karime,A Geography of Pakistan:Environment, People and Economy, P.66

[2] The New encyclopedia Briatannica, (Chicago: Vlolume 3,1998) ,553-554

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لا تَخُونُوا وَلا تَغلُّوا، وَلا تَغْدِرُوا وَلا تُمَثِّلُوا، وَلا تَقْتُلُوا طِفْلا صَغِيرًا، وَلا شَيْخًا كَبِيرًا وَلا امْرَأَةً، وَلا
تَعْقِرُوا نَخْلا وَلا تُحَرِّقُوهُ، وَلا تَقْطَعُوا شَجَرَةً مُثْمِرَةً، وَلا تَذْبَحُوا شَاةً وَلا بَقَرَةً وَلا بَعِيرًا إِلا لِمَأْكَلَةٍ، وَسَوْفَ تَمُرُّونَ بِأَقْوَامٍ قَدْ فَرَّغُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ، فَدَعُوهُمْ وَمَا فَرَّغُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَوْفَ تَقْدَمُونَ عَلَى قَوْمٍ يَأْتُونَكُمْ بِآنِيَةٍ فِيهَا أَلْوَانُ الطَّعَامِ، فَإِذَا أَكَلْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا وَتَلْقَوْنَ أَقْوَامًا قَدْ خَصُوا أَوْسَاطَ رُءُوسِهِمْ وَتَرَكُوا حَوْلَهَا مِثْلَ الْعَصَائِبِ، فَاخْفِقُوهُمْ بِالسَّيْفِ خَفْقًا انْدَفِعُوا باسم الله، أفناكم اللَّهُ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ"[1]

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوئی لشکر کے کمانڈر حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کئی گئی سنہری دس نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے: آپ نے خیانت، بدعہدی، چوری، مقتولین کا مثلہ، بچوں، بوڑھوں، خواتین کے قتل سے پرہیز کرنے کا حکم دیا۔ کھجور کے درخت کاٹنے اور جلانے سے پرہیز کیا جائے۔ پھل دار اشجار کے کاٹنے، حصول خوراک کی خاطر کسی بھیڑ یا گائے کے علاوہ کسی حیوان کو ذبح نہ کیا جائے۔ گرجا گروں میں عبادت میں مصروف راہبوں کو نہ چھیڑا جائے۔ لوگوں کی لایا ہوا کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھی جائے۔ درمیان سے سر منڈوانے والے اور سر کے ارد گرد بڑے لمبے بال رکھنے والوں کو تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ اپنی جان کا تحفظ اللہ تعالیٰ کے اسمِ گرامی سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شکست اور طاعون کی وبا سے حفاظت کرے۔ خلیفہ اول کی ہدایات کا مقصد یہ ہے کہ قدرتی وسائل کے استفادہ کرنا سب انسانوں کا حق ہے اور یہ وسائل ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائیں تاکہ سب انسان ان وسائل سے استفادہ کر سکیں۔

اسلام میں جنگ و جدل میں بھی وسائلِ حیات کی حفاظت کا اصول و تصور پایا جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس دوسرے مذاہب و اقوام میں ایسے اصول و قواعد کا ذکر خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔ بچوں، بوڑھوں،

[1] محمد بن جرير، أبو جعفر الطبري، تاريخ الرسل والملوك ، دار التراث، بيروت، 1387ھ، 227/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے قتل، کھجوروں کے درختوں کو جلانے اور کاٹنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ بلاضرورت حیوانات یعنی بھیڑ یا گائے وغیرہ کے علاوہ کسی جانور کو ذبح نہ کرنے کا حکم ہے تاکہ حیواناتی وسائل کے ضیاع و اسراف کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

اسراف کی ممانعت(Prohibtion of Extravagance)

متعدد تعلیماتِ اسلامی سے قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف وضیاع سے اجتناب کا اصول واضح ہوتا ہے۔ نباتات کے تحفظ کے لئے اس اصول کی پیروی کرنا ہر انسان کے لئے ضروری امر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ " [1]

"وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کیے، کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کیے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کھاؤ ان کی پیداوار جب کہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو، اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

بیہقیؒ کی روایت ہے:

" مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ "[2]

جو بیری کا درخت کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس کا سر جہنم میں ڈال دے گا۔ ثابت ہوا کہ اسلام میں نباتاتی وسائل کے ضیاع سے پرہیز کا سخت اصول پایا جاتا ہے۔ مذکورہ اصول سے غفلت برتنے پر جہنم کی سزا کی وارننگ

---

[1] الانعام، 6:141

[2] أحمد بن الحسينأبو بكر البيهقي، السنن الكبرى، كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطْعِ السِّدْرَةِ، ، رقم الحديث، 11758

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی گئی ہے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کی فضول خرچی سے بچاؤ کا اصول نمایاں اور واضح ہے۔ قدرتی وسائل و ذرائع کے استعمال میں اسراف و ضیاع سے کام لینا دراصل شیطانی ایجنڈا کی پیروی ہے اسی لئے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کے بھائی کہا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا "[1]

"فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

امام ابن کثیرؒ اسطرح فرماتے ہیں:

"قال ابْنُ مَسْعُود: التَّبْذِيرُ الْإِنْفَاقُ فِي غَيْرِ حَقٍّ، وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَوْ أَنْفَقَ إِنْسَانٌ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الْحَقِّ لَمْ يَكُنْ مُبَذِّرًا، وَلَوْ أَنْفَقَ مُدًّا فِي غَيْرِ حق كان مبذرا. وَقَالَ قَتَادَةُ: التَّبْذِيرُ النَّفَقَةُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تعالى، وفي غير الحق والفساد"[2]

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و معصیت اور غیر حق یعنی فضول خرچی کرنا تبذیر کرنا کہلاتا ہے۔ اگر جائز اور حق پر مبنی امور میں مال خرچ کرے تو تبذیر کا ارتکاب کرے گا۔ قتادہؒ کے نزدیک حق کے بغیر خرچ کرنا فساد کہلاتا ہے۔

اگر ہم زیادہ ضرورت سے زائد قدرتی وسائل خرچ کرتے ہیں اور ضیاع واسراف کرتے ہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ زمین سے قدرتی وسائل کے ذخائر ختم ہوتے جائیں گے یا اگر ہم صنعتی ترقی کرتے ہیں اور زہریلی گیسوں کا اخراج کرتے ہیں، تو ان زہریلی وکیمیائی گیسوں سے زمین کے درجہ حرارت میں ناقابل برداشت اضافہ ہوگا، گلیشیئرز پگھلیں گے، سطح سمندر میں اضافہ ہوگا، اور زمین کی وہ ساخت جو اربوں سال سے قائم ودائم ہے، اس میں منفی تبدیلی ہوگی جس کا نتیجہ قدرتی آفات، ماحولیات اور موسمیات کی تبدیلی کی صورت میں نکلے گا۔ موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے زمین کا ماحول مخلوقات کی حیات وبقا کے لئے سازگار نہیں رہے گا۔ لہٰذا ہم سب کا انسانی و دینی اور اخلاقی فرض ہے کہ قدرتی وسائل کے

[1] بنی اسرائیل، 17:27

[2] علامہ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دارلکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ، 64/5

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال میں اسراف سے گریز کے سادہ اسلامی اصول پر عمل پیرا ہوں۔ پانی و خوراک جیسی بنیادی ضروریات میں اسراف وضیاع سے اجتناب کا اسلامی اصول نمایاں ہے۔ اس اصول کے بارے میں کئی شرعی و اسلامی احکام ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

" كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ، أَوْ مَخِيلَةٌ"[1]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ پیو صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔

اعتدال وتوازن کا اصول

اسلام میں قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف وضیاع کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے جبکہ اشیاء یعنی قدرتی وسائل کے استعمال میں اعتدال وتوازن کے اسلامی اصول کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں میانہ روی اور اعتدال بنیادی اسلامی اصول آفاقی اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اعتدال سے مراد یہ ہے کہ انسانی زندگی کے جتنے تقاضے ہیں، ان سب کے درمیان اس طرح ہم آہنگی رکھی گئی ہو کہ کوئی تقاضا مجروح نہ ہونے پائے۔ کسی ایک تقاضے کی قیمت پر دوسرے تقاضے کی تکمیل کا سامان نہ کیا گیا ہو۔ اس اصول میں دنیا میں کوئی قم اسلامی شریعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ شریعت نے ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اعتدال اور میانہ روی پر اس قدر زور دیا کہ اس سے ہٹ جانے والوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔[2] اسراف و تبذیز دونوں الفاظ کسی بھی شے کی فضول خرچی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اسراف و تبذیز سے مراد نعمتوں یعنی قدرتی وسائل کے استعمال میں اعتدالِ حد سے تجاوز کرنا ہے۔

---

[1] محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، كِتَابُ اللِّبَاسِ، بَابُ الْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ، رقم الحديث، 3605

[2] ڈاکٹر محمود غازی، محاضرات فقہ، ص۔144

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانی کا مناسب استعمال (Proper Use of Water)

دوسرے امور کی طرح وضو اور غسل کے لئے پانی کے استعمال میں اعتدال و توازن کے اصول کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ پانی کے ضیاع کی روک تھام ممکن بنائی جائے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ "[1]

علامہ بدر الدین العینیؒ لکھتے ہیں:

"أَنه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كَانَ يتَوَضَّأ بِالْمدِّ، وَهُوَ رطلان عِنْد أبي حنيفَة"[2]

"الصَّاعِ" کے بارے میں علامہ العینیؒ نے لکھا ہے:

" وَقَالَ ابو حنيفَة وَمُحَمّد: الصَّاع ثَمَانِيَة أَرْطَال"[3]

آپ ﷺ نے غسل کے لئے صرف ایک صاع (کم و بیش 4 لٹر) اور وضو کے لئے صرف ایک مد (کم و بیش ایک لٹر) پانی استعمال کیا۔

قابل غور امر یہ ہے کہ کیا ہم غسل اور وضو کی ادائیگی کے لئے پانی کے استعمال میں اعتدال کے اصول پر کاربند ہیں؟ یا پانی کے فقدان کی باوجود مساجد اور حماموں میں پانی کا اسراف بدیہی حقیقت ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

" وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلاَثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلاَثٍ، وَكَرِهَ أَهْلُ العِلْمِ الإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"[4]

---

[1] أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كِتَاب الطَّهَارَةِ، بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ، رقم الحديث، 92

[2] علامه بدر الدين العينى، عمدة القارى فى شرح البخارى، 96/3

[3] عمدة القارى، المرجع السابق

[4] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الوُضُوءِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الوُضُوءِ، 39/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیماتِ نبویؐ سے واضح ہوا کہ وضو کے اعضاء کو تین مرتبہ سے دھونا پانی کا اسراف وضیاع ہے۔ تین مرتبہ سے زائد وضو کے اعضاء کو دھونا اہل علم نے مکروہ اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ ایسا کرنا سنتِ نبویؐ کے منافی ہے۔

مومنین کی پہچان(Identification of Believers)

تمام امور و معاملات میں اعتدال و میانہ روی کا رویہ سچے مومن کی پہچان ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کی صفت وخوبی بتائی گئی ہے کہ وہ تمام انعامات و اشیا کے استعمال کرنے میں میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں اعتدال و توازن کا رویہ اختیار کرنا دراصل سچے مسلمانوں کی صفت و خوبی ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کی اس خوبی کو انتہائی عمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

"وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا"[1]

"جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔"

صاحب "تفسیر المنار" مذکورہ آیت قرآنی کی تشریح اسطرح فرماتے ہیں:

"وَفِي الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ مِثْلُ ذَلِكَ فَمِنْهَا مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ - الاِقْتِصَادُ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ "[2]

وہ فرد کبھی تنگ دست اور مفلس نہیں ہوتا جو امورِ کل میں اعتدال کا اصول اپناتا ہو۔ امورِ اقتصادیات میں میانہ روی اختیار کرنا دراصل آدھی معیشت کے برابر ہے۔

رسول کریمؐ اصول اعتدال کی نافعیت یوں بیان کرتے ہیں:

"سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالقَصْدَ القَصْدَ تَبْلُغُوا"[1]

---

[1] الفرقان، 25:67

[2] محمد رشید بن علی رضا، تفسیر المنار، الهيئة المصرية العامة للكتاب، 1990م، 313/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت بالا کا مفہوم کے مطابق درستگی، اعتدال و میانہ روی کا اصول اپنا کر منزل مقصود ممکن الحصول ہو جاتی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں تمام اشیا کے استعمال میں اعتدال و توازن کا اخلاقی و آفاقی اصول بیان کیا گیا ہے جبکہ قدرتی وسائل کے اسراف وضیاع کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ جو شخص اپنی ضروریات وحاجات کے معاملے میں اعتدال اور توازن کا رویہ اختیار نہیں کرتا، اسے اپنے ہی شوق پورے کرنے سے فرصت نہیں ملتی کہ دوسروں کے حقوق ادا کر پائے۔ قرآن مجید قدرتی وسائل وذرائع استعمال کرنے میں اعتدال کا رویہ اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ قدرتی وسائل اللہ تعالی کی نعمت ہیں ان کے استعمال میں صحیح رویہ اعتدال اور میانہ روی ہے۔

ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

> "Our prosperity thus depends upon the way we use our resources .We have to play a role to maintain ourselves and also to ensure the availability of these resources for the generations yet unborn."[2]

مذکورہ قتباس دلالت کرتا ہے کہ آئندہ نسلوں کے لئے وسائلِ حیات کی حفاظت کے لئے اسلامی اصولِ اعتدال پر عمل ضروری ہے۔ گوشت ہمیشہ مناسب مقدار میں اور اعتدال سے استعمال کرنا چاہیے کیونکہ گوشت کا زیادہ مقدار میں استعمال مضر صحت ہوتا ہے۔ امام مالکؒ نے اپنی موطا میں حضرت عمر بن خطابؓ کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

"عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ، فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ"[3]

سلف صالحین کا مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال کا رویہ اپنانا بہت ضروری ہے۔ خلیفہ دوم عمر بن خطابؓ کی نصیحت کے مطابق زیادہ گوشت کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسمیں شراب

---

[1] محمد بن اسماعيل، صحيح بخاری، كتاب الرقاق، بَابُ القَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى العَمَلِ، رقم الحديث، 6463

[2] Kibla Ayāz,Dr.,Conservation and Isām,p-15

[3] مالك بن أنس، موطأ الإمام مالك، مؤسسة الرسالة، 1412 ھ، رقم الحديث، 1962

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرح ایک چسکا ہوتا ہے یعنی معتدل رویہ اپنانا چاہیے۔

حکیم بقراط کا کہنا ہے:

"لَا تَجْعَلُوا أَجْوَافَكُمْ مَقْبَرَةً للحيوان"[1]

گوشت استعمال کرنے میں اعتدال و میانہ روی کا اصول اپنانا حفصانِ صحت کے اصولوں میں سے ہے اور اسراف و تجاوز کرتے ہوئے زیادہ گوشت استعمال کرنا دراصل اپنے پیٹوں کو حیوانات کا مقبرہ بنانے کے مترادف ہے اور اصولِ اعتدال کی سراسر پامالی ہے۔

اسلام میں اعتدال و توازن کا آفاقی و فطری اصول پایا جاتا ہے جبکہ دیگر مذاہب کے پیروکار افراط و تفریط کا شکار نظر آتے ہیں۔ کئی مذاہب میں بے جا سختیاں، تشدد، غلو کا پہلو نمایاں ہے۔ یہودیت میں نہانے کے بعد بھی مکمل پاک ہونے کے لئے آفتاب غروب ہونے کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ یہود کے ہاں اصول تھا کہ وہ پیشاب کے قطرے گرنے پر لباس کا وہ حصہ قینچی سے کتر دیتے تھے۔ خواتین کے مخصوص ایام میں انہیں گھر میں الگ تھلگ کر دیا تھا حتیٰ کہ ان کے زیرِ استعمال اشیاء کو بھی نجس قرار دے دیا جاتا۔ ہندو مذہب و معاشرہ میں بچے کی ولادت پر والد اور والدہ کے ساتھ ساتھ پورے گھر کو ہی سوتک (ناپاک) قرار دے دیا جاتا ہے۔ وفات پانے والے گھر حتیٰ کہ مردے کے ساتھ جانے والے افراد پر بھی سوتک (ناپاکی) کا ٹھپہ لگا کر ان سے سماجی فاصلہ رکھنے کا رواج پایا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں بھی سوتک (ناپاکی) کی اصطلاح کا استعمال اب بھی باقی ہے۔ ہندو مذہب کے ہاں سوتک (ناپاکی) کے نجات کے بھی کئی عجیب و غریب طریقے رائج ہیں۔ لباس سمیت غسل، نمک سے پرہیز، زمین پر سونا، گائے کو ہاتھ لگانا جیسے فضول رواج ہندو مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف جوگیوں اور سنیاسیوں کے ہاں روحانی پاپاکیزگی کے حصول کے لئے جسمانی صفائی کو ترک دینا اہم اصول کار فرما تھا۔ گوتم بدھ اور اس کے پیروکاروں نے بھی روحانی پاکیزگی کے لئے ترکِ طہارت کو اصول کو شامل کر لیا تھا۔ عیسائی راہبوں نے رہبانیت کے لئے یہ اصول شامل کر لیا کہ غسل کرنا یا پانی کو ہاتھ لگانا اپنے اوپر حرام کر لیا اور ایسی مثالیں

[1] ابنقيمالجوزية، الطبالنبوي، 291/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑیں کہ کئی راہبوں نے ساری زندگی پانی کو ہاتھ نہیں لگایا اور منہ تک نہیں دھویا۔[1] مختلف مذاہب و اقوام کے حالات وواقعات کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان کے ہاں قدرتی وسائل کے استعمال اور دوسرے امور میں اصولِ اعتدال کا فقدان پایا جاتا ہے۔ اسلام ہی ایسا دین ہے جس نے افراط و تفریط سے ہٹ کر اعتدال کا سنہری اصول دنیا کے سامنے پیش کیا۔

فساد برپا کرنے کی ممانعت

اسلام میں قدرتی وسائل کے استعمال میں فساد و بگاڑ سے اجتناب و احتراز کا اصول پایا جاتا ہے۔ اسلام میں قدرتی وسائل کے اس اصول کو وضاحت و صراحت سے سمجھایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں فساد کا لفظ جابجا آیا ہے۔ ماہرین کی آراء کی روشنی میں ماحولیاتی توازن میں بگاڑ یعنی فساد کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے۔

فساد کا مادہ ف۔س۔د ہے۔ "**معجم اللغة العربية المعاصرة**" میں فساد کی تشریح کی گئی ہے:

" فسَدَ يفسُد ويفسِد، فَسَادًا وفُسودًا، فهو فاسِد وفسيد فسَدَ الرجلُ: جانب الصواب، عكسه صلَح "فسَد الفتى من سوء التربيةفسدت المرأةُ فسدت أخلاقه/ حياتُه فسَدَ الطَّعامُ: عطب، تلِف؛ أنْتَن، ضد صلح فسَدت الفاكهةُ- فسَد العصيرُ"[2]

"**المفردات في غريب القرآن**" میں فساد کے معنی و مفہوم ہے:

"الفَسَادُ: خروج الشيء عن الاعتدال، قليلا كان الخروج عنه أو كثيرا، ويضادّه الصّلاح، ويستعمل ذلك في النّفس، والبدن، والأشياء الخارجة عن الاستقامة، يقال: فَسَدَ فَسَاداً وفُسُوداً "[3]

تفسیر "جامع البیان عن تأویل آي القرآن" میں ہے:

" فَإِنَّ الْفَسَادَ هُوَ الْكُفْرُ وَالْعَمَلُ بِالْمَعْصِيَةِ "[4]

---

[1] سید مودودی، تفہیم القرآن، 328/5

[2] أحمد مختار عبد الحميد عمر، معجم اللغة العربية المعاصرة، عالم الكتب، 1429 ھ، رقم 3771

[3] الراغب الأصفهاني، المفردات في غريب القرآن، كتاب الفاء،دار الشامية – دمشق،1412 ھ، 636/1

[4] محمد بن جرير، أبو جعفر الطبري، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بحث کا حاصل یہ ہے قدرتی وسائل کو خراب کرنا اور اس کے استعمال میں حدود و قیود سے تجاوز کرنا دراصل فساد کی ہی ایک قسم ہے۔ اعتدال و توازن اور اصلاح و اعتدال کا متضاد فساد و بگاڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام جاندار مخلوقات کو زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ودیعت فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ ابتدائے آفرینش سے اسی متعین فطری طریقے پر عمل پیرا ہیں اور انھوں نے اس سے سرِ مو انحراف نہیں کیا ہے۔ لیکن نوع انسانی چونکہ شروع ہی سے ارادہ و اختیار کی آزادی حاصل ہے، اس لئے اسے بعض فسادی افراد نے بسا اوقات زندگی کے روّیوں میں راہِ فطرت سے انحراف کی روش اپنائی ہے۔[1] اسی لئے اسلام نے کرہ ارض پر راہ فطرت سے انحراف کی روک تھام کے لئے فساد و بگاڑ سے منع کیا ہے۔

کلام الٰہی میں حکم دیا گیا ہے:

" وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ"[2]

"اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔"

امام بیضاویؒ بیان کرتے ہیں:

"وَلا تَبْغِ الْفَسادَ فِي الْأَرْضِ بأمر يكون علة للظلم والبغي، نهي له عما كان عليه من الظلم والبغي"[3]

زمین پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب کرنا خلافِ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں کو برباد کرنا بھی فساد کے زمرے میں آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قابل نفرت فعل ہے۔

نسل و فصل کی بربادی فساد کی ایک شکل ہے۔ فصلوں کی تباہی سے قحط پیدا ہو گا اور اس سے بھوک و افلاس

والإعلان، 1422 ھ، 297/1

[1] محمد رضی الاسلام، سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، انڈیا، جنوری-مارچ 2014ء، ص 6

[2] القصص، 28:77

[3] امام ناصر الدين البيضاوی، اسرار التنزيل و اسرار التاويل، دار احياء التراث العربی، بيروت، 1418ھ، 185/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہونے سے نسل کی تباہی ہو گی۔ جدید سائنس کی مدد سے ایٹمی ٹیکنالوجی کا حصول ہر ملک و قوم کا خواب ہے جبکہ اس کے مثبت پہلو کی نسبت منفی پہلو زیادہ ہیں۔ ناگاساکی اور ہروشیما کی ایٹم بم سے تباہی عبرانگیز ہے۔ نسل و فصل کو آن کی آن میں خاک کر دیا گیا۔ اس سے بڑا فساد کونسا ہو گا۔

آخری آسمانی کتاب میں فرمایا گیا ہے:

" وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ"[1]

"جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ ﴿جسے وہ گواہ بنا رہا تھا﴾ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"

جنگلات و اشجار اور نباتات کے کٹاؤ یعنی ڈی فارسٹیشن (Deforestaion) اور نسلِ انسانی کی تباہی کا باعث بننے والے امور یعنی ماحول کی آلودگی (Environmental Pollution) دراصل دورِ حاضر کا سب سے بڑا فساد ہیں۔ جنگلات کی صفائی کرنے سے کسی بھی ایکو سسٹم میں آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ میں اضافہ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ لازماً انسانیت کی بقا کو شدید خطرہ ہے۔

امام بغویؒ رقمطراز ہیں:

" أَنَّ الْأَخْنَسَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَقِيفٍ خُصُومَةٌ فَبَيَّتَهُمْ لَيْلَةً فَأَحْرَقَ زُرُوعَهُمْ وَأَهْلَكَ مَوَاشِيَهُمْ"[2]

اخنس اور قبیلہ ثقیف کے درمیان مخالفت و مخاصمت تھی، اخنس نے رات کے اندھیرے میں ان کے فصلوں اور حیوانات کو جلا کر فساد کا ارتکاب کیا۔

حفاظتِ جان (Life Safety)

زندگی اللہ تعالیٰ کی امانتاً انسان کو عطا کی ہے، اس لئے اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے تحفظِ جان کا

---

[1] البقرہ، 2:205

[2] الحسين بن مسعود البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، 263/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول متعارف کروایا ہے۔ آلودہ اور گندگی پر مشتمل اشیا کا استعمال اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ قرآن مجید میں ہر انسان کو اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانے کا آرڈر ہے۔

سورت النساء میں ہے:

" وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا "[1]

"اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔"

آیت بالا کی تشریح علامہ المراغیؒ کے مطابق:

" (وَلا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) أي لا يقتل بعضكم بعضا، وعبر بذلك للمبالغة فى الزجر، وللإشعار بتعاون الأمة وتكافلها ووحدتها، وقد جاء فى الحديث المؤمنون كالنفس الواحدة ولأن قتل الإنسان لغيره يفضى إلى قتله قصاصا أو ثأرا، فكأنه قتل نفسه"[2]

مذکورہ بالا عبارت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اسلامی تعلیمات ایک دوسرے کی جان کے تحفظ کا درس دیتی ہیں کیونکہ پوری ملت اسلامیہ کے مومنوں کو "نفس واحدہ" قرار دیا گیا ہے۔ شرعی اصطلاح میں انسانی جان کا تحفظ دوسرا بنیادی مقصد ہے۔ ایک انسان کی جان لینا پوری انسانیت کی جان لینے کے مترادف ہے اور ایک انسان کی جان کی حفاظت کرنا پوری انسانیت کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے۔ بہت سے شرعی اصول و احکام انسانی جان کے تحفظ کے لئے ہیں۔ ایک بیابان میں کتا پیاس سے مر رہا ہے، آپ نے اسے پانی پلا کر اس کی جان بچائی ہے، یہ بھی ایک جان کا تحفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت و شرف سے نوازا ہے اور وہ اللہ کا جانشین اور نائب ہے۔

لہٰذا انسانی جان کا تحفظ احترام، اکرام اور عزت کے ساتھ ضروری ہے۔[3] مذکورہ بالا دلائل سے قدرتی

---

[1] النساء، 4:29

[2] احمد بن مصطفیٰ المراغی، تفسیر المراغی، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده بمصر، 1365ھ، 19/5

[3] ڈاکٹر محمود غازی، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، لاہور، 2005ء، ص-312

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسائل کو نجاست وگندگی سے حفاظت کا جواز استدلال کیا جاسکتا ہے۔ قدرتی وسائل کی آلودگی سے پیدا ہونے والی نت نئی اور جان لیوا بیماریاں دورِ جدید کا سنگین ترین مسئلہ ہے۔ فیکٹریوں اور کارخانوں سے خارج ہونے والا دھواں اور زہریلا پانی انسان کے لئے جان لیوا اور ہلاکت خیز ثابت ہو رہا ہے۔ انسانی جان کی حفاظت کی خاطر اصول طہارت پر عمل کرنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ فیکٹری مالکان زیادہ سے زیادہ سرمایہ کے حصول کے لئے زہریلا دھواں فضا میں چھوڑ کر لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔

قرآن مجید میں قدرتی وسائل کے منفی استعمال پر واضح اور صریح الفاظ میں خبردار کیا گیا ہے۔ زمین میں فساد وبگاڑ پھیلانے والے کے لئے لعنت اور برا ٹھکانہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ "[1]

"اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

"تفسیر الخازن" میں ہے:

" وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ يعني بالكفر والمعاصي أُولئِكَ يعني من هذه صفته لَهُمُ اللَّعْنَةُ يعني الطرد عن رحمة الله يوم القيامة وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ يعني النار"[2]

مندرجہ بالا دلائل وبراہین ماحولیاتی آلودگی کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے عذابِ الٰہی کی وارننگ پر شاہد ہیں۔ آلودگی وگندگی کے ذریعے زمین پر بگاڑ پیدا کرنے والوں کے لئے عذابِ خدا کی وعید لمحہ فکریہ ہے۔

موسمیاتی تبدیلی کی ممانعت (Prohibtion of Climate Change)

اسلام کسی بھی طریقے سے موسمیاتی تبدیلی یا ماحولیاتی تبدیلی کا موجب بننے سے روکتا ہے۔ کرہ ارض کے

---

[1] الرعد، 13:25

[2] علاء الدين علي بن محمد، المعروف بالخازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، دار الكتب العلمية – بيروت، 1415 ھ، 17/3

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندر بے شمار قدرتی وسائل کے ذخائر محفوظ ہیں جبکہ زمین پر انسانی حیات کی روانی کے لئے مناسب اور موزوں قدرتی ماحول پایا جاتا ہے، قدرتی اشیاء اللہ تعالیٰ کی قیمتی نعمتیں ہیں۔ ان قدرتی نعمتوں میں منفی سرگرمیوں کے ذریعے تبدیلیاں پیدا کرنا ناجائز، حرام اور ناقابل معافی جرم ہے۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں حدود و قیود میں تجاوز کی وجہ سے دنیا میں فساد و بگاڑ نمودار ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ماحولیاتی و موسمیاتی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ماحولیاتی تبدیلیاں پیدا کرنا قابل مواخذہ جرم ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سزا کا اعلان کیا ہے۔

سورہ البقرہ کی آیت نمبر 211 میں ہے:

" وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ "[1]

"اور جو اللہ کی نعمت کو اس کے پانے کے بعد بدل ڈالے تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

امام فخر الدین الرازیؒ آیتِ بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"الْمُرَادُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ أَسْبَابِ الصِّحَّةِ وَالْأَمْنِ وَالْكِفَايَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى/ هُوَ الَّذِي أَبْدَلَ النِّعْمَةَ بِالنِّقْمَةِ لَمَّا كَفَرُوا"[2]

قدرتی موسم اور قدرتی ماحول نسل انسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت عظیم نعمتیں ہیں اسی لئے نعمتوں یعنی قدرتی ماحول و موسم میں منفی سرگرمیاں انجام دے کر منفی تبدیلیاں پیدا کر دینا کفر کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام انسانی زندگی کے لئے ساز گار بنانے کے لئے ہر شے کو متوازن پیدا کیا ہے۔ توازن میں بگاڑ پیدا فساد کی ہی ایک شکل ہے۔ دورِ جدید کا سب سے بڑا مسئلہ ماحولیاتی توازن میں بگاڑ ہے جبکہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان نے قدرتی وسائل میں منفی سرگرمیوں کے ذریعے فساد و بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ قدرتی ماحول میں فساد و بگاڑ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان قدرتی وسائل کے استعمال میں حدود و قیود سے تجاوز کرتا ہے۔ قدرتی وسائل کے تخریبی و منفی استعمال سے قدرتی ماحول میں فطری

---

[1] البقرہ، 2:211

[2] امام فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، 366/6

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توازن بگڑ جاتا ہے۔ جس سے کئی ماحولیاتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ زمین میں ہر قسم کی کیمیائی اور جراثیمی غلاظتیں تحلیل کرنے کی صلاحیت ہے، جس کی وجہ سے مختلف منفی سرگرمیوں سے دفاع ہوتا رہتا ہے۔ جب منفی و تخریبی سرگرمیاں حد سے تجاوز کر جائیں تو زمین کے فطری و قدرتی توازن میں خلل پیدا ہونے لگتا ہے، نسلیں اور فصلیں اس سے شدید متاثر ہوتی ہیں۔ قرآن کریم ایسی منفی سرگرمیوں کو فساد قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم جابجا فساد یعنی منفی سرگرمیوں سے سخت بیزاری کا اعلان کرتا ہے۔ زمین میں ہر قسم کا فساد پھیلانا منافقین کا شیوہ ہے۔ زمین میں ہر قسم کی آلودگی اور قدرتی وسائل کا استحصال بھی فساد میں شامل و داخل ہے۔ زمین میں ہر قسم کی منفی و تخریبی سرگرمیوں سے منع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں زمین کے قدرتی ماحول کو اس کی اصلاح و درستگی کے بعد بگاڑنے اور مسخ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی پھیلانا اور موسمیاتی تبدیلیوں کا باعث بننا کائنات کے جانداروں کی بقا کے لئے انتہائی تباہ کن ہے۔

ایک سکالر نے انسان کی مفسد سرگرمیوں کے اثرات کا جائزہ پیش کیا ہے:

> "Deforestation and depletion of forests by human activities or natural hazards is one of the major concerns of the present age. Reproduction in forest areas can create imbalance in nature and ,thus , alter Earth`s Climate."[1]

کلائمیٹ چینج کی ممانعت کا آیتِ قرآنی کی رو سے اشارہ ملتا ہے:

" وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا"[2]

---

[1]Mohsin Jameel Butt,Capacity Building and Employment –Generation in the Field of Satellite Remote Sensing,Policies and and Strategies for Successful Implementation of Employment –Generating programs in Renewable Energies, Biotechnology, Agriculture , Environment and ICTs,Comsats Headquarters, Isāmabad,2011,p.153

[2]الاعراف،7:56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔"

کائنات کی اصلاح و درستگی اسلامی اصولوں کو ماننے اور ان پر دل و جان سے عمل کرنے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے دستور العمل سے منہ موڑنا ہی برائی، بد اخلاقی، معصیت و کفر، قتل و خونریزی، موسمیاتی تبدیلی، گلوبل وارمنگ جیسے فسادات کی سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصول و قوانین کی پامالی کی وجہ سے ہی کلائمیٹ چینج، گلوبل وارمنگ، اخلاقی و سماجی و ماحولیاتی مسائل میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے۔

اس تناظر میں ایک مسلم سکالر ابو بکر احمد لکھتے ہیں:

> "Over exploitation, abuse, misuse, destruction, and pollution of natural resources are all transgression against the divine scheme. Because narrow-sighted self-interest is always likely tempt men to disrupt the dynamic equilibrium set by God, the protection of all natural resources from abuse is a mandatory duty."[1]

اسلامی دستور حیات سے روگردانی منافقت ہے۔ فساد کا موجب درحقیقت منافقوں کا شیوہ ہے۔ قرآن مجید میں کرہ ارض پر منفی سرگرمیاں سرانجام دینے والے یعنی ماحولیاتی و موسمیاتی بگاڑ کا باعث بننے والوں کو خسارے و گھاٹے میں قرار دیا گیا ہے۔

اللہ کریم فرماتا ہے:

" وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ "[2]

"اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔"

علامہ الشوکانیؒ فرماتے ہیں:

---

[1] Abūbakar Ahmad, Isᾱmic Principles For The Conservation Of The Natural Environment,P.75

[2] البقرہ، 2:27

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ قَالَ: يَعْمَلُونَ فِيهَا بِالْمَعْصِيَةِ. وَأَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مُقَاتِلٍ فِي قَوْلِهِ: أُولئِكَ هُمُ الْخاسِرُونَ يَقُولُ: هُمْ أَهْلُ النَّارِ"[1]

قدرتی ماحول کو نقصان پہنچانا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ایک قسم کا فساد ہے، ایسے لوگ مخلوقاتِ خدا کے لئے تکلیف وضرر کا باعث بن رہے ہیں، یہ لوگ گھاٹے میں ہیں کیونکہ یہ جہنم آگ کا ایندھن بننے والے ہیں۔ تعلیماتِ قرآنی کے مطابق کائنات میں فساد برپا کرنے والے، منفی سرگرمیاں سرانجام دینے والے اور ماحول میں زہریلا مواد پھیلانے والے عقل وشعور سے خالی اور بے حس ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ"[2]

"خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔"

علامہ السمرقندیؒ لکھتے ہیں:

" أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ ألا: كلمة تنبيه، فنبه المؤمنين وأعلمهم نفاقهم، فكأنه قال: ألا أيها المؤمنون، اعلموا أنهم هم المفسدون العاصون. ويكون تكرار كلمة هم على وجه التأكيد، والعرب إذا كررت الكلام تريد به التأكيد. قال تعالى: وَلَكِنْ لاَّ يَشْعُرُونَ أنهم مفسدون"[3]

اللہ تعالیٰ نے ملت اسلامیہ کو فسادیوں کے طرزِ عمل سے آگاہ کیا ہے تاکہ ان کی منافقت کھل کر سامنے آ جائے۔ انسان خلافت وامارت کے مقام ومنصب کو چھوڑ کر خدائی فیصلے لینا شروع کر دیتا ہے اور اپنے اس غلط فیصلوں کی وجہ سے کرہ ارض کو فساد وبگاڑ سے بھر دیتا ہے کیوں کہ زمین کے میزان واعتدال کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اصول و قوانین جاری و نافذ ہوں ورنہ انسانی منفی

---

[1] محمد بن على الشوكانى، فتح القدير، دار ابن كثير، دار الكلم الطيب بيروت، 1414ھ، 70/1

[2] البقرہ، 2:12

[3] أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، بحر العلوم، 28/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرگرمیوں کی انجام دہی کا نتیجہ زمین میں شدید خرابیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

ضرر ولا ضرار (Self and Public Safety)

اسلام میں معاشرہ میں امن و امان اور ماحولیاتی فساد و بگاڑ سے حفاظت کی خاطر "ضرر ولا ضرار" کا زریں اور سنہری اصول و قانون پایا جاتا ہے۔ ضرر ولا ضرار سے مراد معاشرے میں اپنی صحت و جان کی حفاظت کی جائے اور اسی طرح دوسروں کی صحت و جان سے بھی نہ کھلواڑ کیا جائے۔ فیکٹری مالکان سرمایہ کے لالچ میں فضائی آلودگی پیدا کر کے معاشرہ میں رہنے والے عام افراد کی صحت کے لئے شدید خطرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی صحت کا تو بھرپور خیال رکھتے ہیں لیکن عام مزدوروں اور ارد گرد رہنے والے لوگوں کو آلودہ فضا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ٹریٹمنٹ پلانٹ کا بندوبست کئے بغیر فیکڑی کو چلانا "ضرر ولا ضرار" کے سادہ اسلامی اصول کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس کی اجازت دینا اسلامی ریاست کے حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا ہے:

" عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا ضَرر ولا ضِرار، وللرجلَ أن يجعل خشبةً في حائط جاره"[1]

ابن عباس (رض کی مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں خود نقصان اٹھانے کی گنجائش نہیں اور کسی دوسرے کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں۔ اگر کسی شخص کو ضرورت ہو تو وہ اپنے پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھ سکتا ہے۔

اسلام میں عام لوگوں کو تکلیف و ایذا دینے سے منع کیا گیا ہے۔ ماحول کو آلودہ کرنے سے عوام میں بیماریاں پھیلتی ہیں لہٰذا ماحولیاتی آلودگی دراصل کرہ ارض پر فساد و بگاڑ کی بہت بڑی شکل ہے جسے پھیلانے اسلامی طرزِ حیات کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے:

[1] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، رقم الحديث، 2867

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ"[1]

دراصل مومن وہ ہے جس کی منفی سرگرمیوں سے لوگوں کے جان ومال محفوظ رہیں۔ منفی سرگرمیوں میں فساد وبگاڑ، ماحولیاتی تبدیلی پیدا کرنا وغیرہ سب شامل ہیں۔

عوامی مقامات کی صفائی (Cleanliness of Public Places)

اسلام نے عوام الناس کے حفظانِ صحت کی خاطر رستہ سے ہر قسم کی آلودگی ہٹانے کے اصول کا تصور دیا ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ"[2]

حضرت ابوھریرہ (رض) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: راستہ سے گندگی ہٹانا صدقہ ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ"[3]

ایمان کی ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل شاخ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا قول ہے۔ اور ادنیٰ شاخ رستے سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا ہے۔ حیا بھی ایمان کی ہی شاخ ہے۔

ماحول کو آلودگی سے لوگوں کا تحفظ کرنے کے لئے سرگرمیوں سرانجام دینے اللہ تعالیٰ انعام واکرام سے نوازتا ہے۔

---

[1] محمد بن عيسى الترمزى، السنن الترمزى، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، رقم الحديث، 2627

[2] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَاب المَظَالِمِ وَالغَصْبِ، بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى، رقم الحديث، 2467

[3] مسلم بن الحجاج، صيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانَ، بَابُ شُعَبِ الْإِيمَانِ، رقم الحديث 35

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں روایت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ"[1]

ابو ہریرہ (رض) کی روایت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کسی راستہ میں چلا جارہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کا انعام وثواب اس طرح دیا کہ اس کو بخش دیا۔

مذکورہ بالا دلائل و براھین سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں فساد وبگاڑ سے احتراز و اجتناب کا اصول پایا جاتا ہے۔ معاشرے میں رہنے والے افراد کی کسی بھی تکلیف سے دوچار کرنا اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ بغیر ٹریٹمنٹ کے کارخانے کھول کر بھاری سرمایہ کاری کرنا اور فیکٹری کے ارد گرد رہنے والے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیلنا اسلامی اصولوں کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ کارخانہ داروں کو ماحول میں بگاڑ پیدا کرنے کا دنیا اور آخرت میں حساب دینا پڑے گا۔

شجر کاری کی ترغیب و تشویق

تعلیمات اسلامی میں بنجر زمین کی آباد کاری اور کرہ ارض پر زیادہ سے زیادہ پودوں کی شجر کاری کرنے کی ترغیب و تشویق دی گئی ہے۔ اسی طرح بنجر زمین کی آباد کاری کے بارے میں کئی احادیث مبارکہ میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام عالمگیر دین ہے۔ اس لئے اسلام نے انسانیت کے لئے ماحول کو ساز گار بنانے کے لئے شجر کاری وزمین کا اصول متعارف کروایا ہے۔

المفردات فی غریب القرآن میں شجر کی تعریف:

"الشَّجَرُ من النّبات: ما له ساق، يقال: شَجَرَةٌ وشَجَرٌ، نحو: ثمرة وثمر"[2]

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ الأَذَانِ، بابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ، رقم الحديث، 652

[2] امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دار القلم، بیروت، 1412ھ، 446/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ شجر ایسا نبات ہے جس کا تنا ہو۔ شجر کے واحد کو شجرۃ کہا جاتا ہے جیسا کہ ثمر کا واحد ثمرۃ کہلاتا ہے۔ لغوی لحاظ سے جنت دراصل اشجار کا مجموعہ ہوتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانیؒ رقمطراز ہیں:

"والجَنَّةُ: كلّ بستان ذي شجر يستر بأشجاره الأرض"[1]

مذکورہ عبارت سے اصول شجر کاری کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ جنت ایسے منفرد خاصیت والا باغ ہے جس میں اشجار اتنے کثیر ہوں کہ ان کی کثرت کی وجہ سے اس کی زمین نظر نہ آئے۔

متعدد آیاتِ قرآنی میں شجر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید کی آیات الفتح:18، الواقعہ:72، الرحمٰن: 6، الواقعہ:52، الدخان:43، النساء:65 میں شجر کاری کی اہمیت و تفصیل ملاحضہ کی جاسکتی ہے۔ حیاتیاتی تنوع پر کنٹرول کائنات میں میں توازن، دنیا سے نایاب ہوتی ہوئی درختوں کی حفاظت انسان کی ذمہ داری ہے۔ کائنات کے توازن میں بگاڑ کا سب سے زیادہ ذمہ دار جدید انسان ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ دنیا بھر میں درختوں کی بہت سی اقسام ناپید ہو رہی ہیں۔ متعدد قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں شجر کاری کے اہم اسلامی اصول کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کرہ ارض پر اصولِ شجر کاری کی اہمیت و افادیت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ سورہ رحمٰن کی آیت:6 کے مطابق کرہ ارض پر پائے جانے والے تمام اشجار اللہ تعالی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ۔ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ"[2]

"اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم نے اس کو یاد دہانی کا ذریعہ اور حاجت مندوں کے لئے سامان زیست بنایا ہے۔"

صاحب "بحر العلوم" رقمطراز ہیں:

---

[1] المرجع السابق

[2] الواقعہ، 72:56-73

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا يعني: خلقتم شجرها أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِؤُنَ يعني: الخالقون. يعني: الله أنشأها، وخلقها لمنفعة الخلق"[1]

درختوں، پودوں اور جڑی بوٹیوں کو اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ درخت ہوا میں کافی مقدار میں رطوبت شامل کرتے ہیں جس سے درجہ حرارت کم اور ماحول خوشگوار ہو جاتا ہے۔ سرسبز و شاداب صنعتی علاقوں کی ہوا میں شامل 70 فیصد سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرک ایسڈ جذب کر لیتے ہیں۔

مسند احمد کی روایت میں ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ، وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا"[2]

شجر کاری کا شوق دلانے کے لئے بہترین مثال روایت بالا میں موجود ہے۔ قیامت کا وقت آجائے تو بھی تمہارے ہاتھ میں درخت کی قلم ہو اور تم اس کی شجر کاری کر سکتے ہو تو وہ اس کی شجر کاری ضرور کرے۔

درختوں کے کٹاؤ کی وجہ سے جانوروں کی خوراک میں کمی آرہی ہے اور ان کے رہنے کی جگہ بھی سکڑتی جا رہی ہے، ہوا کی تازگی بھی ختم ہو رہی ہے۔ آکسیجن میں کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بڑھتی جارہی ہے، زمین کی زرخیزی بھی متاثر ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے خوراک کی قلت پیدا ہو رہی ہے اور انسان اور جانوروں کی زندگی کو خطرات لاحق ہیں۔

ایک سکالر نے شجر کاری کے بارے میں لکھا ہے:

"Forests are of vital importance to mankind and other plant and animal species, as they provide them oxygen and creat a CO_2balance."[3]

---

[1] ابو الليث نصر بن محمد السمرقندی، بحر العلوم، 396/3

[2] امام احمد بن محمد بن حنبل الشيبانی، مسند احمد، مؤسسة الرساله، 1421ھ، مسند انس بن مالک، رقم الحديث، 12902

[3] Mohsin Jameel Butt,Capacity Building and Employment –Generation in the

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سائنسی تحقیقات کے مطابق پودوں، حیوانات اور بیکٹریا (جراثیم) کے درمیان ایک متوازن عمل رد عمل کا سلسلہ قائم ہے۔ بیکٹریا حیوانوں اور زمینی مٹی سے نائٹروجن لے کر پودوں تک پہنچاتا ہے۔ پودے آکسیجن بناتے ہیں جو حیوانوں اور دوسرے جسیموں کی ضرورت ہے اور حیوانات اور بیکٹریا کے توسط سے نائٹروجن کو پودوں تک پہنچاتے ہیں، اسے زندگی کی زنجیر کہا جاتا ہے۔ ہوا میں آکسیجن کا 20 فیصد ہونا بے حد ضروری ہے۔ ہر قسم کا دھواں اور خارج ہونے والی چیزیں پودوں کے ذریعے آکسیجن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔[1] زمین کی مٹی کو اللہ تعالیٰ نے پودوں، درختوں کی نشوونما کے لئے مخصوص طور موزوں اور ساز گار بنایا ہے۔

ماہر ماحولیات 'گردیپ راج' لکھتے ہیں:

"Weathered unconsolidated surface material in which plants anchor their roots and from which they derive nutrients and moisture."[2]

ذات باری تعالیٰ نے زمین کی سطح میں ایسے مادے رکھے ہوئے ہیں جو شجر کاری کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ پتہ چلا کہ کرہ ارض پر شجر کاری کا عمل ہر ذی روح کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔

حیاتِ انسانی وحیوانی کے لئے شجر کاری کی ضرورت A R Agwān نے بیان کی ہے:

> "By their unique function of production food from the energy of the sun, plants constitute the basic source of sustenance for animal on the earth."[3]

درختوں کی شجر کاری فضا کی نمی اور خوشگوار کیفیت کے لئے ضروری ہے۔

راج گردیپ لکھتے ہیں:

Field of Satellite Remote Sensing,p.152

[1] ہلوک، نور باقی، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، ص۔216

[2] Rāj,Gurdeep,Dictionary of Environment ,p.195

[3] A. R. Agwān, Isām and the Environment, p.81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"The vegetation is a significant source of moisture in the atmosphere ."[1]

دنیا کو سانسیں مہیا کرنے میں بہت بڑا ذریعہ اصولِ شجر کاری ہے۔ شجر کاری پر عمل کرنے کے بہت سے فوائد ہیں، علاقہ کے ماحول اور موسم میں مناسب اور خوشگوار تبدیلی آتی ہے، فضا سے گرد و غبار، آلودگی، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کثافت دور ہوتی ہے۔

خلیفہ راشد صدیق اکبر (رض) نے حضرت اسامہ (رض) کے لشکر کو روانہ کرتے ہوئے ہدایات دیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ دشمن کے علاقہ میں واقع درختوں اور اشجار کو نقصان پہنچانے سے اجتناب کیا جائے۔

علامہ ابن خلدونؒ لکھتے ہیں:

"ولا تقطعوا شجرة"[2]

"ولا تقطعوا شجرة" سے مراد تمام انواع و اقسام کے درختوں کا کٹاؤ یعنی ڈی فار سٹیشن سے منع کرنا ہے جس سے دراصل شجر کاری کی منفعت کو اجاگر ہوتی ہے۔ اسلام میں شجر کاری کی قدر و قیمت کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ جنگ و جہاد میں بھی شجروں، درختوں کی حفاظت یقینی بنانے کا اسلامی قانون و اصول پایا جاتا ہے اور یہ اصول دنیا بھر کے ممالک کے لئے درسِ عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جنگ میں درختوں کے کٹاؤ سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ شجر کاری ہر علاقہ اور ملک کی بنیادی ضرورت اور اثاثہ ہوتی ہے۔ علاقہ کے حسن و جمال، آکسیجن کے اخراج، کاربن ڈائی کے انجذاب، درجہ حرارت میں اعتدال کے علاوہ اشجار سے کسی بھی ریاست کے بہت سے معیشت و خوراک کے فوائد جڑے ہوئے ہیں۔

پروفیسر خالد فاروق اکبر کی رائے میں:

"Forests and Tree Plantations are a great asset for any country and their conservation and expansion is helpful safeguarding economic growth and

[1] Rāj, Gurdeep,Dictionary of Environment,p.227

[2] علامه ابن خلدون أبو زيد، ولي الدين، تاريخ ابن خلدون، دار الفكر، بيروت، 1408 هـ، 489/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

food security in the country."[1]

ڈاکٹر فضل کریم کے مطابق اشجار کی تقطیع کا نقصان:

"Plant cover once removerd from dry lands does not easily reappear because of harsh climatic conditions."[2]

مذکورہ دلائل سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی دورانِ جنگ درختوں کے تحفظ کی نصیحت و تلقین کی حکمت و مصلحت کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔

ابن بیطار(Iban-e-Baitar)

شجر کاری و نباتات پر تحقیق کے حوالے سے مسلم سائنسدان ابن بیطار نے بڑا نام کمایا۔ وہ اپنے زمانے کے معروف اور نباتیات کے ماہر تھے۔ آپ نے دمشق میں شجر کاری کے اصول پر عمل کیا اور مختلف انواع و اقسام کے پودوں کا ایک باغ بنایا۔ آپ اس باغ میں مختلف پودے لگاتے اور ان کی چھان بین اور تحقیقات میں ہمہ تن گوش رہتے۔ آپ شجر کاری کے لحاظ سے علم و فن کا خزانہ تھے کیونکہ نباتات و اشجار کی تحقیق و جستجو کے لئے شمالی افریقہ، مصر، ایشیائے کوچک اور یونانی جنگلات کا چپا چپا چھان مارا۔ آپ کا نام ضیاء الدین تھا۔ بیطار کا لغوی معنی "حیوانات کا ڈاکٹر" ہے آپ والد حیوانات کے ڈاکٹر تھے اس لئے آپ ابن بیطار کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ اسپین کی ایک بستی میں 1197ء میں پیدا ہوئے۔ "عیون الانبا فی طبقات الاطبا" کا مؤلف ابن بیطار کا شاگردِ خاص تھا۔ انہوں نے نباتات اور قدرتی میڈیکل سائنس پر بہت قابل قدر اور نفع بخش کام کیا۔ آپ نے اپنی تالیفات میں پودوں کے خواص کی تحقیق کے لئے دور دراز علاقوں کی خاک چھانتے رہے۔ ان کی تالیف "جامع الادویہ والاغذیہ" میں معدنیات، نباتات اور

---

[1]Khalid Farooq Akbar, Policies and and Strategies for Successful Implementation of Employment –Generating programs in Renewable Energies, Biotechnology, Agriculture , Environment and ICTs,p.157

[2]Fazle Karīm Khān, A Geography of Pakistan: Environment,People and Economy, Oxford University Press ,Oxford , New York, 1991,p.64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیوانات سے علاج کا مفصل طریقہ بیان کیا گیا ہے جس سے اہل مغرب نے جدید میڈیکل سائنس کے لئے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔

صاحب "کشف الظنون" اس کتاب کا تذکرہ کرتے ہیں:

"جامع الأدوية والأغذية المفردةوهو المشهور: (بمفردات ابن البيطار) "[1]

ابن بیطار کی کتاب "جامع الادویہ والاغذیہ المفردہ" نے المفردات کے نام سے شہرت کمائی۔ نباتات کے طبی خواص کے اعتبار سے جامعیت کی حامل کتاب ہے اور نباتاتی و شجریاتی فن کی شاہکار ہے۔

اس کتاب کے متعلق حاجی خلیفہ چلپی بیان کرتے ہیں:

"وكنت وقفت على كثير من الكتب في الفن، فلم أجد أجمع منه، ولا أنفع"[2]

انگریزی میں ابن بیطار کی خدمات و تحقیقات کو (Doctor of Natural Medicines) کتابی شکل میں پبلش کیا گیا ہے جو ان کی ذہانت و فطانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ابن بیطار کے علاوہ بھی مسلم سائنسدان ابن سینا، ابن نفیس، محمد بن ذکریا الرازی وغیرہ کی تالیفات کا عمیق مطالعہ کیا جائے تو شجر کاری کی افادیت و نافعیت جابجا نظر آتی ہے۔

شجر کاری کی تشویق (Motivation for Plantion)

کئی احادیث مبارکہ میں اصول شجر کاری کی پیروی پر صدقہ جاریہ یعنی جاری رہنے والے اجر و ثواب کی بشارتیں دی گئیں ہیں۔ شجر کاری کا فریضہ سرانجام دینے سے انعام و اکرام کے اعلان سے اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے۔

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:

---

[1] مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي حاجي خليفة ، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنونمكتبة المثنى – بغداد,1941م، 1/534

[2] المرجع السابق، 1772/2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً"[1]

مسلمان شجر کاری کرتا ہے، اس سے جو حصہ کھایا جائے تو وہ صدقہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جو اس سے چوری ہو جانے والا میٹریل بھی صدقہ ہے۔ اور جو جنگل کے درندے خوراک بنا، وہ بھی صدقہ ہے۔ اور پرندے کی خوراک بننے والا حصہ بھی صدقہ ہے۔ اس سے کوئی فرد بھی کچھ لے تو پودا لگانے والے لئے صدقہ ہے۔

امام نوویؒ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

" وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ منه انسان ولا دابة ولا شئ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ فَضِيلَةُ الْغَرْسِ وَفَضِيلَةُ الزَّرْعِ وَأَنَّ أجر فاعلى ذلك مستمر مادام الْغِرَاسُ وَالزَّرْعُ وَمَا تَوَلَّدَ مِنْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"[2]

شجر کاری کے اصول کی فضیلت و اہمیت بہت زیادہ ہے کہ شجر کاری کا اجر وثواب قیامت تک کے لئے جاری رہنے والا ہے۔

شجر کاری کے بارے میں مسند احمد کی روایت ہے:

"عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا أَوْ زَرَعَ زَرْعًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ، أَوْ طَيْرٌ، أَوْ سَبُعٌ، أَوْ دَابَّةٌ، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ "[3]

حضرت جابرؓ کی روایت کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کوئی پودہ لگائے یا کوئی فصل

---

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ، بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ، رقم الحديث، 1552

[2] أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1392هـ، 213/10

[3] أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، ، رقم الحديث 15201

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگائے اور اس سے انسان پرندے، جانور یا چوہے کھائیں تو وہ اس کے لئے باعثِ اجر و ثواب ہے۔

قرآن باغ (Quran Garden)

خیبر پختونخواہ کے ایک معروف مدرسہ عثمانیہ میں قرآن باغ لگا کر شجر کاری کے اصول کے بارے ایک قابل تحسین کاوش کی گئی ہے۔ خیبر پختونخواہ کے ضلع نوشہرہ میں واقعہ جامعہ عثمانیہ نامی مدرسہ میں ایک منفرد باغ لگایا گیا ہے۔ اس باغ میں قرآن کریم میں مذکور 21 انواع کے پودے لگائے گئے ہیں۔ ہر پودے کے ساتھ اسٹیل کی تختی پر پودے کا عربی، اردو اور پشتو میں نام لکھا گیا ہے۔ تختی پر پارہ، آیت اور سورت نمبر بھی تحریر ہے۔ ان پودوں پر ایم فل کے تحقیقی مقالات لکھوائے جاتے ہیں۔ مدرسہ کے طلبہ پودوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اس کا مقصد موسمیاتی تبدیلی، آلودگی کے بارے میں آگاہی اور پودوں کی افادیت اجاگر کرنا ہے۔[1] قرآن باغ دراصل شجر کاری کے اصول کا عملی نمونہ ہے جو تمام مدارس و جامعات کے لئے قابل تقلید عمل ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث میں شجر کا لفظ آیا ہے جس سے شجر کاری کے اصول کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اسلام میں بنجر زمین کی آباد کاری اور کھیتوں میں کاشت کاری کا حکم دیا گیا ہے۔ اہل اسلام پر سختی کی گئی ہے کہ وہ کاشت کاری کے اصول پر عمل پیرا ہوں۔

ارشادِ نبویؐ ہے:

" مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ مِنْهَا يَعْنِي أَجْرًا، وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ "[2]

روایت بالا کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے کسی مردہ زمین (بنجر زمین) کو زندہ کیا اسے اس کا اجر ملے گا اس سے ضرورت مند مخلوق (انسان، جانور، پرندے وغیرہ) جو کچھ کھائے، وہ سب اس کی صدقہ ہے۔

اس تناظر میں مقالہ نگار ابو بکر احمد لکھتے ہیں:

---

[1] ماہنامہ معارف (انڈیا)، جولائی 2018ء، ص۔75

[2] أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رقم الحديث، 14271

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"The governmental authorities have the right, and in this age of increased human impact, the obligation to take a guiding role in planning the development of the land."[1]

فرمانِ رسولؐ ہے:

" عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ"[2]

حضرت سعید بن زید (رض) روایت بالا کا مفہوم یہ ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جو شخص مردہ زمین (بنجر زمین) زندہ کرے یعنی بنجر و ویران زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے اور ظالم کی رگ کا کوئی استحقاق نہیں ہے۔

پیارے رسولؐ فرماتے ہیں:

" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ"[3]

مذکورہ بالا حقائق و براھین سے اسلام کے اصول شجر کاری کی قدر و اہمیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

ماحولیاتی بحران (Environmental Crisis)

ماحولیاتی بحران عصر حاضر کے بڑے مسائل میں سے ایک ہے۔ اسلام کے اصول شجر کاری پر عمل کرنے سے بہت سے ماحولیاتی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ گلوبل وارمنگ، فضائی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی، گرین ہاؤس ایفیکٹ، ماحولیاتی تبدیل کا حل اصول شجر کاری کو اپنانے میں مضمر ہے۔ ماحولیات کے ماہرین کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ایک ایکڑ اشجار سالانہ 27647 پونڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو جذب

---

[1] Abūbakar Ahmad Bakadar, Isᾱmic Principles For The conservation Of The Natural Environment, p.96

[2] محمد بن عيسى، سنن الترمذي، أَبْوَابُ الأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ المَوَاتِ، رقم الحديث، 1382

[3] المرجع السابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس زمین حرارت و گرمی میں اضافہ کرتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بار بار اصولِ شجر کاری کا تذکرہ آیا ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق فوسل فیولز کے جلنے سے ہر سال 21 اعشاریہ 3 بلین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے، اس میں سے نصف ہی جذب ہو پاتی ہے، باقی نصف فضا میں موجود رہتی ہے، جو بدترین فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہے۔

زمین کی آبادی کاری و شجر کاری کا اصول اسلام کا ایک آفاقی اور جامع اصول ہے۔ بنجر زمین کی آبادکاری و شجر کاری سے منہ موڑنا دراصل ایک اہم اسلامی اصول سے روگردانی کے مترادف ہے۔ عصر حاضر میں شجر کاری مہم کا شور تمام دنیا میں بپا ہے، حیرت ناک حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں شجر کاری مہم کا تصور 14 سال قبل ہی دے دیا تھا جب دنیا کو شجر کاری کے نافعیت و افادیت سے یکسر لاعلم تھی۔ شجر کاری کے سادہ اور بنیادی اسلامی اصول کو اپنا کر عالمی ماحولیاتی مسائل سے نجات پانا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی جیسے مسائل کا حل شجر کاری کے اسلامی اصول کو پوری دنیا میں لاگو کرنے میں پنہاں ہے۔ اقوام متحدہ کے ماحولیاتی ادارے کو اس اصول کو اپنا ماٹو بنانا چاہئے۔

ماحولیاتی اداروں سے تعاون

دنیا بھر میں قدرتی وسائل کے تحفظ و صفائی اور شجر کاری کے لئے مسلم اور غیر مسلم ادارے سرگرم ہیں۔ تعلیماتِ قرآنی میں یہ اصول صراحت اور وضاحت سے موجود ہے کہ قدرتی ماحول کا تحفظ اور شجر کاری دراصل عوام الناس کی خیر و بھلائی ہے اس لئے ایسے اداروں سے تعاون کرنا لائق تحسین اور قرآنی ہدایات کے عین مطابق ہے۔

کلام الٰہی میں ہے:

" وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى "[1]

"جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو"

---

[1] المائدہ، 5:2

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بغویؒ لکھتے ہیں:

" وَتعاوَنُوا، أي: ليعن بَعْضُكُمْ بَعْضًا، عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوى، قِيلَ: الْبِرُّ مُتَابَعَةُ الْأَمْرِ، وَالتَّقْوَى مُجَانَبَةُ النَّهْيِ، وَقِيلَ: الْبِرُّ: الْإِسْلَامُ، وَالتَّقْوَى: السُّنَّةُ " [1]

تعاون سے مراد معاشرہ کے افراد کی ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔ قرآنی لفظ "البر" سے مراد اچھے امور کی بجا آوری ہے یعنی اسلام پر عمل ہے جبکہ "تقویٰ" سے مراد برے کاموں سے اجتناب و احتراز ہے۔ جبکہ بعض اہل علم نے "البر" کو اسلام اور "التقویٰ" کو سنت قرار دیا ہے۔

پوری دنیا میں بہت سے مسلم اور غیر مسلم ادارے تحفظِ ماحول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ قرآن مجید اور آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے اداروں سے تعاون از حد ضروری ہے۔ رسول کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ظلم وزیادتی، خون ریزی اور جنگ وجدال روکنے کے لئے عبد اللہ بن جدان کے گھر مشورہ ہوا کہ ظلم وزیادتی کو ہر قیمت پر روکا جائے گا۔ تاریخ میں اس معاہدے کو حلف الفضول کہا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ بھی اس معاہدے میں شریک تھے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری اپنی کتاب الرحیق المختوم میں رقم طراز ہیں:

" لقد شهدت في دار عبد الله بن جدعان حلفا ما أحب أن لي به حمر النعم، ولو أدعي به في الإسلام لأجبت"[2]

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ عبد اللہ بن جدعان کے گھر میں ایسے معاہدے میں شریک ہوئے اور فرمایا کہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ (عرب کی سب سے بڑی دولت) پھر بھی مجھے پسند نہیں ہے اگر اسلام میں آنے کے بعد بھی مجھے ایسے معاہدے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

---

[1] ابو محمد، الحسين بن مسعود البغويؒ، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار احياء التراث العربي، بيروت، 1420ھ، 9/2

[2] صفي الرحمن المباركفوري، الرحيق المختوم، دار الهلال – بيروت ، ص- 50

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ "[1]

حضرت جریر بن عبد اللہؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بیعت لی۔ دین ایک دوسرے کی خیر خواہی کا درس دیتا ہے۔

حدیثِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"[2]

مذکورہ روایت کا مفہوم یہ ہے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کس کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، کتاب اللہ، رسول، حکومتِ اسلامیہ اور عام مسلمانوں کے لئے۔ اسلام میں عام لوگوں کے استعمال کے قدرتی وسائل (پانی، آگ، نباتات وغیرہ) کی نگہداشت کی تاکید و تلقین کی گئی ہے۔

سید الانبیاء ﷺ کا ارشاد ہے:

" عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ"[3]

حضرت حذیفہؓ کی مذکورہ روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ عمومی مفادات یعنی ماحول میں پائی جانے والے قدرتی وسائل کی حفاظت و نگہداشت نہ کرنا اور ماحولیاتی اداروں سے تعاون نہ کرنا اسلامی اصول و ضوابط کے برعکس ہے۔

قدرتی وسائل سے کسی بھی قوم کے اجتماعی مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ تعلیماتِ نبویؐ میں اجتماعی مفادات

---

[1] محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ البَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، رقم الحديث524

[2] أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، سنن النسائي، كِتَابُ الْبَيْعَةِ، النَّصِيحَةُ لِلْإِمَامِ، رقم الحديث6200

[3] سليمان بن أحمد، أبو القاسم الطبراني، المعجم الأوسط، رقم الحديث 8473

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے قدرتی وسائل کی حفاظت و نگہداشت پر زور دیا گیا ہے۔ تحفظِ ماحول اور عوام الناس کی خیر خواہی کے لئے کام کرنے والے اداروں سے تعاون کرنا اسلامی ہدایات و تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ بحث

قدرتی وسائل میں ایسے وسائل شامل ہیں جو قدرت و فطرت کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں اور انسان اور کرہ ارض پر پائی جانے والی دوسری مخلوقات انہیں اپنے زندگی میں اپنی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ قدرتی وسائل میں وہ تمام اشیاء شامل ہیں جن کو قدرت یعنی قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے۔ زمین، آبی وسائل، ہوا، سمندر، دریا، جنگلات و نباتات، نمکیات ومعدنیات، مٹی، تیل، گیس، کوئلہ، دھاتی وسائل، لوہا، سونا، چاندیقدرتی وسائل کی عام مثالیں ہیں۔ انسان کرہ ارض پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے لہٰذا زمین اور اس کے قدرتی وسائل کے تحفظ کی بھاری ذمہ داری بھی انسان پر عائد ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں نام نہاد ترقی وخوشحالی اور آسائش و آرام کی خاطر زمین کے قدرتی حسن وجمال کو بے دردی اور تسلسل سے مسخ کیا جارہا ہے۔ اسلام نے قدرتی وسائل اور قدرتی ماحول کی حفاظت کرنیکی تلقین و تاکید کی ہے، اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر قدرتی وسائل کے تحفظ اور ماحولیاتی مسائل سے چھٹکارہ کو یقینی بنایا کیا جاسکتا ہے۔

پانی ایک ایسا قدرتی وسیلہ ہے جو ہر ذی روح کے لیے ذریعہ حیات اور بقائے حیات ہے۔ سمندروں، دریاؤں، چشموں، بارش، گلیشئر، کنویں، زیرزمین پانی، پانی کی اقسام کا مطالعہ ہائیڈرولوجی کے دائرہ کار میں آتا ہے۔ پانی کے اسراف وضیاع کی بدولت دنیا میں آبی بحران عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ پاکستان میں زیر زمین پانی کی سطح مسلسل گر رہی ہے۔ مہذب ممالک میں پانی کے تحفظ کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے جبکہ پاکستان میں جدید ٹیکنالوجی کے فقدان کی بدولت بہت سا پانی ضائع ہو جاتا ہے پانی کی قلت کی وجہ سے زیرِزمین پانی کاری چارجنگ پراسیس رک چکا ہے اور پاکستان میں زیرِ زمین پانی کڑوا، زہریلا اور گہرا ہوتا جارہا ہے۔ تحقیقات کے مطابق آلودہ اور زہریلا پانی پینے سے سالانہ لاکھوں بچے، خواتین اور بزرگ جان لیوا بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں آبی آلودگی سے اجتناب و احتراز کی ترغیب دی گئی ہے۔ آبی آلودگی سے بچاؤ کے لئے اسلامی تعلیمات میں متعدد ہدایات پائی جاتی ہیں۔ تعلیماتِ اسلامی پر عمل پیرا ہو کر آبی مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین میں بے پناہ معدنی وسائل کو رکھا ہے۔ معدنیات معاشی و اقتصادی اعتبار سے بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ جس ملک و قوم کے پاس جس قدر معدنی ذخائر کی کثرت ہوتی ہے وہ دوسروں کے مقابلے میں اقتصادی لحاظ سے زیادہ ممتاز و نمایاں ہوتی ہے۔ کارخانوں، صنعتوں اور ٹرانسپورٹ کا پہیہ کو رواں رکھنے کے لیے پٹرولیم زمین کے اندر قدرتی طور پر پایا جانے والا اہم ترین معدنی وسیلہ ہے۔ کوئلہ اور نمک معروف معدنی وسائل ہیں۔ سونا، چاندی، لوہا اور تانبا کو تمام معدنی وسائل میں عزت و شرف کا مقام حاصل ہے جن کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ پہاڑ زمین کی مضبوطی کے لیے زمین میں میخوں کی طرح گاڑے گئے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات بھی اعتراف کرتی ہیں کہ پہاڑ زمین میں میخوں کا کردار ادا کرتے ہیں تاکہ زمین کا توازن برقرار رہ سکے۔ قابل تجدید ذرائع کے استعمال سے ماحولیاتی مسائل پر قابو پانا آسان ہو جائے گا۔

دنیا میں صرف نباتات ہی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو سورج سے آنے والی شعاؤں میں موجود توانائی کو خوراک میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جسے بعد میں وہ اور دنیا کی ہر مخلوق استعمال کرتی ہے۔ کرہ ارض کی خشکی کا 40 فیصد حصہ سبزہ اور درختوں سے ڈھکا ہوا ہے، اس وقت زمین پر پونے تین لاکھ اقسام کے پودے پائے جاتے ہیں۔ کرہ ارض پر جانوروں اور انسانوں کی زندگی سرسبز نباتات کی پیدا کردہ آکسیجن کی وجہ سے رواں دواں ہے۔ نباتات ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے آکسیجن پیدا کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں۔ چرند و پرند اور متعدد حیوانات کا مسکن بھی جنگلات و نباتات ہیں، اکثر و بیشتر پودے اور جڑی بوٹیاں ادویات کا مخزن ہیں۔ دنیا کو سانسیں مہیا کرنے میں بہت بڑا ذریعہ شجر کاری ہے۔ جنگلات و نباتات کرہ ارض کے درجہ حرارت کو اعتدال و توازن میں رکھتے ہیں۔ اسلام میں نباتات لگانے اور ان کا تحفظ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسلام میں درخت لگانا اور اس کی نگہداشت کرنا مسلمان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ تعلیماتِ اسلامی پر عمل پیرا ہو کر نباتات کا تحفظ ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

کرہ ارض پر حیوانات اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔ کرہ ارض پر حیوانات کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ایک سائنسی تحقیق کے مطابق زمین پر 15 لاکھ سے زائد انواع و اقسام کے حیوانات موجود ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس کی عمارت حیواناتی وسائل کی مرہون منت ہے۔ کرہ ارض پر پائے جانے والے حیوانات، نباتت، پرندے، کیڑے مکوڑے، پہاڑ، دریا، سمندر وغیرہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، ان سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک توازن پایا جاتا ہے۔ سائنسی انکشافات وایجادات کے منفی استعمال اور انسانی سرمایہ دارانہ سوچ نے قدرتی ماحول میں دخل اندازی سے قدرتی حیاتاتی توازن میں فساد و بگاڑ بڑھتا جارہا ہے۔ انسان اپنی سہولت، فائدے اور آسائش کی خاطر رہائشی کالونیاں، فلک بوس عمارتیں، کارخانے وغیرہ مسلسل تعمیر کرتا جارہا ہے۔ ایکو سسٹم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے روزانہ (24 گھنٹوں میں) پودوں، جانوروں، پرندوں اور دوسری جاندار اشیاء کی 150 تا 200 انواع کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ اسلام میں حیوانات کے تحفظ اور ان حقوق کا خیال رکھنے کے بارے میں جامع تعلیمات دی گئی ہیں۔ حیوانات سے متعلقہ اسلامی تعلیمات میں دنیا بھر میں پائے جانے اداروں اور عوام الناس کے لئے لائحہ عمل اور درس عمل پایا جاتا ہے۔

اسلام میں قدرتی وسائل کے استعمال کے جامع اصول و آداب بیان کئے گئے ہیں۔ اسلام میں قدرتی وسائل کے استعمال میں طہارت و نظافت کے اصول کو بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ قدرتی وسائل و ذرائع کے استعمال میں اسراف وضیاع سے اجتناب اور میانہ روی واعتدال کا اہم اصول ہے۔۔ جدید دور کا سب سے اہم مسئلہ ماحولیاتی توازن میں بگاڑ و فساد ہے۔ قدرتی وسائل کا تخریبی و منفی استعمال کئی ماحولیاتی مسائل جنم دیتا ہے۔ قدرتی وسائل کے استعمال میں فساد و بگاڑ سے احتراز اہم سادہ اسلامی اصول ہے۔ اسلام میں زمین کی آبادکاری اور شجرکاری کا اصول نمایاں طور پر پایا جاتا ہے، اس سادہ اسلامی اصول پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو گلوبل وارمنگ، موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ دنیا بھر میں قدرتی ماحول کے تحفظ وصفائی کے لئے کئی سرکاری اور غیر سرکاری ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ تعلیماتِ اسلامی میں یہ اصول صراحت اور وضاحت سے موجود ہے کہ قدرتی وسائل کو فساد و بگاڑ سے بچانا دراصل عوام الناس کی خیر و بھلائی ہے اس لئے ایسے اداروں سے تعاون کرنا لائق تحسین اور اسلامی تعلیمات ایسے اداروں سے تعاون کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتائج تحقیق

1۔ قدرتی وسائل و ذرائع اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ نعمتیں ہیں جن سے نسلِ انسانیآسائش و سہولت حاصل کرتی ہے۔ زمین، دھاتوں و غیر دھاتوں کے خزانے، سمندر، دریا، وسیع و عریض فضائیں، آبی وسائل، معدنیات، نباتات، حیوانات، وادیاں اور بلند و بالا پہاڑ وغیرہ قدرتی وسائل کی اہم مثالیں ہیں۔

2۔ انسان کی ضروریات و حاجات کے پیش نظر دنیا کی سارے قدرتی وسائل و ذرائع کو اس کے زیر تسلط کر دیا گیا ہے۔ ان قدرتی اشیا میں جاندار بھی ہیں اور بے جان بھی۔ ایک جرثومہ سے لے کر سورج جیسے فلکی اجسام سبھی قدرتی اشیا انسان کی خدمت کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں۔

3۔ زمین پر قابل تجدید ذرائع نسبتاً زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ قابل تجدید توانائی کا حصول ناقابل تجدید ذرائع کی نسبت زیادہ مستحکم، دیرپا، سستا اور ماحول دوست ہوتا ہے۔ ہائیڈرو پاور، ونڈ پاور، ٹائڈل پاور، سولر پاور قابل تجدید توانائی کی عام مثالیں ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک اپنی ٹیکنالوجی قابل تجدید توانائی پر منتقل کر رہے ہیں تاکہ ماحولیاتی آلودگی سے بچا جا سکے۔

4۔ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے لہٰذا زمین اور اس پر پائے جانے والے مختلف قدرتی وسائل کے تحفظ کی ذمہ داری بھی انسان پر عائد ہوتی ہے۔ 1947ء میں پاکستان کے گرین بیلٹ کا رقبہ 30 فیصد لگ بھگ تھا جو سکڑتے ہوئے 5 فیصد تک محدود ہو چکا ہے۔

5۔ 1951ء میں پاکستان میں ہر فرد کو 5300 کیوبک میٹر پانی میسر تھا، جو اس وقت 1000 کیوبک میٹر فی کس تک محدود ہو چکا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2025ء تک پاکستان شدید آبی بحران کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لئے پانی کی ایک ایک بوند کا تحفظ کرنا ہر فرد کا قومی و دینی فریضہ ہے۔

6- کرہ ارض پر پائے جانے والے 15 لاکھ سے زائد انواع و اقسام کے حیوانات ہمارے ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں۔ حیوانات کی انواع کی بڑی تعداد مسلسل معدومی کا شکار ہے اس لئے حیوانات کی انواع کا تحفظ انسان کا اولین فریضہ ہے۔

7۔ سطح زمین کا تقریباً ایک تہائی حصہ جنگلات و نباتات سے ڈھکا ہوا ہے۔ پودے گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے ٹانک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دورِ حاضر میں انسانی و حیوانی حیات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات و نباتات کا کٹاؤ ہے۔ لہٰذا نباتات کے تحفظ میں ہر فرد کا کردار ادا کرنا ضروری ہے۔

8۔ اسلام قدرتی وسائل ذرائع کے تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب کے متعلق مکمل ضابطہ اخلاق پیش کرتا ہے۔ اسلام کا پیش کردہ ضابطہ اخلاق جدید سائنس سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔ قدرتی وسائل سے متعلقہ اسلامی اصول وضوابط جدید دور کے مسائل کے تدارک کے لئے رہنمائی کا درجہ وحیثیت رکھتے ہیں۔

9-وسائلِ حیات کے تحفظ کی خاطر گورنمنٹ اور عالمی اداروں سے تعاون کرنا اسلامی شریعت کا اہم اصول ہے۔ قدرتی وسائل کے تحفظ اور ان کو اعتدال و میانہ روی سے استعمال کرنا ہمارا دینی و قومی فریضہ ہے۔

سفارشات و تجاویز

1۔ حکومت کو چاہیے کہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی تمام فیکٹریوں، پلانٹس اور گاڑیوں کیخلاف بلا تفریق کاروائی یقینی بنائے تب ہی ملک میں ماحولیاتی آلودگی میں واضح کمی کی توقع کی جاسکتی ہے۔

2-موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ جدید ٹیکنالوجی (ڈرپ، سپرنکلز آبپاشی، لیزر لینڈ لیولنگ، ٹنل فارمنگ وغیرہ) کو فروغ دیا جائے۔ معاشرے میں ہر سطح پر پانی کو کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کے لیے شعور اجاگر کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔

3۔ قدرتی وسائل کے تحفظ کے بارے میں تعلیماتِ اسلامی کو بذریعہ میڈیا، درسی نصاب، سیمینارز، مضامین، خطباتِ جمعہ وغیرہ کے ذریعے معاشرے میں عام کیا جائے۔

4۔ فیکٹریوں اور موٹر گاڑیوں سے خارج ہونے والی آلودگی میں کمی کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب بغیر چلنے والے کارخانے بند کر دیئے جائیں۔ معاشی ترقی و خوشحالی کی آڑ میں فضائی آلودگی پھیلانے کی اجازت دینا قتل عام کی اجازت کے مترادف ہے۔

5۔ زیر زمین پانی، نہروں، دریاؤں اور سمندر کا پانی آلودہ کرنے والے کارخانوں کے خلاف تادیبی اور بلاامتیاز کاروائی ہونی چاہیے۔ کیمیکل زدہ اور آلودہ پانی زمین میں انجیکٹ کرنا قومی جرم قرار دیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6۔ زیادہ سے زیادہ آبی ذخائر تعمیر کرنے کے ساتھ ساتھ سمندری پانی کو صاف کرنے کی ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے۔ غیر یقینی بارشوں کا پانی محفوظ بنانے کے لئے مقامی اور علاقائی سطح پر منصوبہ بندی کی جائے۔

7۔ ناقابل تجدید قدرتی وسائل مثلاً تیل اور کوئلے کے استعمال سے ممکن حد تک پرہیز کیا جائے جو دنیا بھر میں توانائی کے حصول کے بڑے ذرائع ہیں۔ کوئلے اور تیل پر حد سے زیادہ انحصار سے آب و ہوا میں منفی تبدیلیاں آنے کا اندیشہ ہے۔

8۔ آلودگی پھیلانے والی گیسوں کے اخراج پر بھاری ٹیکس لاگو کرنے سے تیزابی بارش، فضائی آلودگی، سانس کی بیماریوں اور دیگر جان لیوا بیماریوں کا انسداد ممکن الحصول ہو سکتا ہے۔

9۔ بڑے شہروں پر بوجھ کم کرنے کے لیے بنجر زمینوں کو رہائشی کالونیوں میں تبدیل کر کے چھوٹے چھوٹے شہر بسانا وقت کا تقاضا ہے۔ کسی شہر کی آبادی 5 لاکھ سے تجاوز نہ ہونے دی جائے۔ جیسا کہ جرمنی میں قانون لاگو کیا گیا ہے کہ کسی شہر کی آبادی 5 لاکھ سے تجاوز ہو جائے تو نیا شہر بسایا جاتا ہے۔

10۔ اسلام میں بیان کردہ قدرتی وسائل و ذرائع کے تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب اور جدید سائنسی اصول و آداب کافی حد تک ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ قدرتی وسائل و ذرائع کے استعمال میں اسلامی اصول و آداب پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

11- ہر گاؤں، قصبہ اور شہر کے ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لئے ماسٹر پلان بنایا جائے اور ٹاؤن پلاننگ کی جائے تاکہ قوم آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔ ہر گھر، رستے اور سڑک پر درخت لگائیں جائیں اور ماحولیات سے متعلقہ اداروں کو وسعت دی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliography)

عربی کتب

- القرآن الحکیم
- ابن الاثیر، النهاية في غريب الحديث والأثر، المكتبة العلمية – بيروت، 1399ھ
- ابن البيع، أبو عبد الله الحاكم، المستدرك على الصحيحين، دار الكتب العلمية – بيروت، 1411ھ
- ابن الجوزی، ابو الفرج عبدالرحمٰن، زاد المسير فی علم التفسير، دارلکتاب۔عربی بيروت، 1422ھ
- ابن سينا، الحسين بن عبد الله، القانون في الطب، المحقق: وضع حواشيه محمد أمين الضناوي، س–ن
- ابن قيم الجوزية، محمد بن أبي بكر، الطب النبوي، دار الهلال – بيروت، س- ن
- ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، 1420ھ
- الأبياري، إبراهيم بن إسماعيل، الموسوعة القرآنية، مؤسسة سجل العرب، 1405 ھ
- احمد بن خليل، ابو عبدالرحمٰن، كتاب العين، د إبراهيم السامرائي) ، دار ومكتبة الهلال، س- ن
- أحمد مختار عبد الحميد عمر، معجم اللغة العربية المعاصرة، عالم الكتب، 1429 ھ
- الأصبهاني، أبومحمدعبداللهبنمحمدبنجعفربنحيان، العظمة، دار العاصمة – الرياض، 1408ھ
- الأصبهاني، أبو نعيم أحمد بن عبد الله، الطب النبوي، دار ابن حزم، 2006 م
- الأصفهانی، أبو القاسم الحسين بن محمد، المفردات في غريب القرآن، دار القلم، بيروت، – 1412 ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیات(Bibliography)

- الأصمعي أبو سعيد عبد الملك بن قريب بن علی، الإبل، دار البشائر، دمشق – سورية، 1424 ھ
- الإفريقی، جمال الدين ابن منظور، لسان العرب، دار صادر – بيروت، 1414 ھ
- الأندلسي، ابن عطية، المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، دار الكتب العلمية – بيروت، 1422 ھ
- البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، دار طوق النجاة، 1422ھ
- البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو، مسند البزار، مكتبة العلوم والحكم – المدينة المنورة، 2009م
- البغدادي، أبو بكر محمد بن عبد الله، كتاب الفوائد (الغيلانيات) ، دار ابن الجوزي الرياض، 1417ھ
- البغوي، الحسين بن مسعود' معالم التنزيل في تفسير القرآن' دار إحياء التراث العربيبيروت، ، 1420 ھ
- البلخی،أبو الحسن مقاتل بن سليمان، تفسير مقاتل بن سليمان، دار إحياء التراث – بيروت، 1423 ھ
- البيضاوي، ناصر الدين عبد الله بن عمر، أنوار التنزيل وأسرار التأويل، دار إحياء التراث العربي بيروت، 1418ھ
- البيهقي، أحمد بن الحسين، أبو بكر، الآداب للبيهقي، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت، 1408 ھ
- البيهقي، أحمد بن الحسين أبو بكر، شعب الإيمان، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، 1423 ھ
- الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، دار الغرب الإسلامي – بيروت، 1998 م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- الثعالبي، أبو زيد عبد الرحمن، الجواهر الحسان في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي، 1418 ھ
- الجاحظ، عمروبن بحر، أبو عثمان، الحيوان، دار الكتب العلمية بيروت، 1424 ھ
- الخازن، علاء الدين علي بن محمد، لباب التأويل في معاني التنزيل' دار الكتب العلمية بيروت، 1415 ھ
- الخلوتي، إسماعيل حقي بن مصطفى، روح البيان، دار الفكر — بيروت، س–ن
- الدميري، محمد بن موسى، كمال الدين، حياة الحيوان الكبرى، دارلكتب العلمية، بيروت، 1424 ھ
- الدينوري، أبو بكر أحمد بن مروان، المجالسة وجواهر العلم، جمعية، دار ابن حزم، بيروت، 1419ھ
- الرازي، أبو عبد الله محمد بن عمر، مفاتيح الغيب، دار إحياء التراث العربي — بيروت، 1420 ھ
- الرازى، احمد بن فارس معجم مقاييس اللغة، دارلفكر، 1979م
- الرازي، محمد بن زكريا، الحاوي في الطب، دار احياء التراث العربي – لبنان/ بيروت، 1422ھ
- الزَّبيدي، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق، ، ***تاج العروس من جواہر لقاموس***، دار الهداية، س–ن
- الزمخشري، محمود بن عمرو، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، دار الكتاب العربي 1407 ھ
- السِّجِسْتاني، أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، المكتبة العصرية، صيدا — بيروت، س- ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- السيوطي جلال الدين، أسرار الكون، الهيئة السَّنِية في الهيئة السُّنِّية، دار الكتب العلمية، بيروت، 1427 ھ
- الشاربي، سيد قطب إبراهيم حسين، في ظلال القرآن، دار الشروق - بيروت- القاهرة، 1412 ھ
- الشوكانی، محمد بن علی بن محمد بن عبد الله، نیل الاوطار، دار الحدیث، مصر، 1213ھ
- الشيباني، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 ھ
- الطبراني، سليمان بن أحمد، أبو القاسم، الروض الداني، المكتب الإسلامي , دار عمار بيروت، 1405ھ
- الطبراني، أبو القاسم، المعجم الأوسط، دار الحرمين — القاهرة، س-ن
- الطبری، محمدبنجریرأبوجعفرالطبري جامع البيان في تأويل القرآن، مؤسسة الرسالة، 2000 م
- طنطاوی، محمد سید، التفسیر الوسیط للقرآن الکریم، دار نهضة القاهرة، 1997ء
- الطيوري، أبو الحسين المبارك بن عبد الجبار، الطيوريات، مكتبة أضواء السلف، الرياض، 1425 ھ
- العینی، أبو محمد محمود بن أحمد، بدر الدين، عمدة القاري، دار إحياء التراث العربي — بيروت، س-ن
- *الغرناطی، محمد بن احمد، تسہیل لعلوم التنزیل*، شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم بيروت، 1416ھ
- الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي إحياء علوم الدين، دار المعرفة بيروت، س- ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- **الفارابی، ابو نصر**، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية' دار العلم للملايين – بيروت' 1987م
- القحطاني، سعيد بن علي، العروة الوثقى في ضوء الكتاب والسُّنَّة، مطبعة سفير، الرياض، س- ن
- القزويني، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، دار الرسالة العالمية، 1430 ھ
- الكاساني، علاء الدين، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الشرب، دار الكتب العلمية، 1406ھ
- الكبيسي، أحمدعبيد، حقوق الحيوانوالرفقبهفي الشريعة الإسلامية، الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، 1396ھ
- الكرماني، ويعرف بتاج القراء، غرائب التفسير وعجائب التأويل، دار القبلة للثقافة الإسلامية – جدة، س- ن
- المباركفوري، صفي الرحمن، الرحيق المختوم، دار الهلال بيروت، س–ن
- محمد بن يزيد القزويني، سنن ابن ماجه، دار إحياء الكتب العربية، س–ن
- **محمد رشيد بن على رضا، (تفيسر المنار)** ،لهيئة المصرية العامة للكتاب'1990م
- المدني، مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي، موطأ، مؤسسة الرسالة، 1412 ھ
- الناصري، محمد المكي، التيسير في أحاديث التفسير، دار الغرب الإسلامي، بيروت، 1405 ھ
- النسائي,أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب، السنن النسائى، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، 1406ھ
- النسفي، أبو البركات، تفسير النسفي، دار الكلم الطيب، بيروت، 1998 م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- النیسابوري، نجم الدین، إیجاز البیان عن معاني القرآن، دار الغرب الإسلامي — بیروت، 1415 ھ
- النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي — بیروت، س- ن

اردو کتب

- ارشد جمیل، قرآن کریم اور نباتات و زراعت کی تدریس، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، 1982ء
- الازھری، پیر کرم شاہ، ضیاء النبیؐ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان، ربیع الاول 1420ھ
- اسٹیفن ہاکنگ، لیونارڈ ملوڈینو، کائنات کی ساخت، مترجم: یاسر جواد، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، 2015ء
- اسرار احمد، ڈاکٹر، بیان القرآن، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، س-ن
- اقتدار فاروقی، ڈاکٹر، پھلوں سبزیوں کے فائدے المعروف نباتات قرآن، بابا پبلشرز اردو بازار لاہور
- اکبر علی خان، مولانا، قرآن اور جدید سائنس مکتبہ خلیل اردو بازار لاہور، 2014ء
- برق، غلام جیلانی، ہماری عظیم تہذیب، غلام علی اینڈ سنز، لاہور، س-ن
- بشیر الدین محمود، کتابِ زندگی، القرآن الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2010ء
- ثروت صولت، ملتِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ، اسلامک پبلی کیشنز لاہور، جولائی 1988ء
- چغتائی، طارق محمود حکیم، سنت نبوی اور جدید سائنس، علم و عرفان پبلشرز مال روڈ لاہور 2004 ء
- چغتائی، طارق محمود حکیم، معالجات نبوی اور جدید سائنس، علم و عرفان پبلشرز مال روڈ لاہور، 2001ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حافظ حقانی میاں قادری، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن و حدیث کی روشنی میں، دار الاشاعت کراچی، نومبر 2000ء
- خالد سیف اللہ رحمانی، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، انڈیا، 2012ء
- خالد سیف للہ رحمانی، مولانا، میڈیکل انشورنش اسلامی فقہ کی روشنی میں، ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی، (انڈیا)، س-ن
- خرم اقبال، دنیا، حیرت اور حقائق (واقعات عالم کا انسائیکلوپیڈیا)، حق پبلی کیشنز اردو بازار لاہور، س۔ن
- درانی، عائشہ، ڈاکٹر، زیتون کی ڈالی، خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور، س-ن
- دریا آبادی، ارض القرآن، ادارہ فروغ اردو، لکھنؤ، س-ن
- دریا آبادی، عبد الماجد، مولانا، حیواناتِ قرآنی، مجلس نشریات اسلام کراچی، 2006ء
- دہلوی، محمد عبد اللہ، قرآن سے ستاروں تک، مکتبہ نور نئی دہلی، 1970ء
- ذاکر عبد الکریم نائک، ڈاکٹر، (مترجم محمد زاہد ملک) قرآن پاک اور جدید سائنس، زبیر پبلشرز، لاہور، س۔ن
- ذھبی، ابو عبد اللہ، علامہ، طب نبوی ﷺ، مترجم: محمد اقبال قریشی، مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور، س۔ن
- راٹھور، افتخار الدین طارق، اسلام اور سائنس، علمی کتب خانہ لاہور، 1985ء
- رب نواز، اسلامی کلچر اور اسکامادی اور روحانی کلچر سے تقابلی جائزہ، حجاز پبلیکیشنز، لاہور، 2002
- سید اسلم، ڈاکٹر، صحت سب کے لئے، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، طبع اول، 1999

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- شبلی نعمانی، سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، 1991ء
- شبلی نعمانی، مولانا، الفاروق، نذیر پبلی کیشنز لاہور، 2009ء
- شوکانی، محمد شوکت، ڈاکٹر، اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، مکتبہ دانیال، لاہور، 2009ء
- طاہر القادری، ڈاکٹر، اسلام اور جدید سائنس، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، نومبر 2001ء
- طاہر القادری، ڈاکٹر، تخلیقِ کائنات، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، 2017ء
- طاہر القادری، ڈاکٹر، مترجم: عبدالستار منہاجین، تخلیق و توسیع کائنات کا قرآنی نظریہ، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور، جولائی 2004ء
- عبدالروف ظفر، ڈاکٹر، عصر رواں سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2012ء
- عبدالاحد، پروفیسر، حافظ، انسائیکلوپیڈیا برائے کیمیا، اردو سائنس بورڈ لاہور، 2003ء
- عبدالسلام بن محمد، حافظ، تفسیر القرآن الکریم، دارالاندلس پبلشر وڈسٹری بیوٹر لاہور، س۔ن
- عبدالمجید، خواجہ، موضوعاتِ قرآنی اور انسانی زندگی، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 1989ء
- عبدالوحید، گروپ کیپٹن (ر)، قرآنی معلومات، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی، 2011ء
- عبدالودود، مظاہر فطرت اور قرآن، خالد پبلشرز، لاہور، 1988ء
- عثمانی، محمد تقی، مفتی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، ادارۃ المعارف کراچی، 1414ھ
- عزیز احمد خاں، اللہ کی عظمت ااور قرآن کا نظریہ علم و سائنس، ثمنیٰ پبلیکیشنز، سکندر آباد، 1986ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عمری، جلال الدین، سید، مولانا، اسلام میں خدمت خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء
- غزنوی، خالد، ڈاکٹر، طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، جولائی 2011ء
- غلام عباس، سکاڈرن لیڈر (ر)، پانی، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، 2019ء
- فارابی، فضل کریم، ڈاکٹر، اسلامی اصول صحت، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور، 1962ء
- فاروقی، اقتدار حسین، ڈاکٹر، مترم: میاں محمد افضل، قرآن کے پودے، الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، جولائی 2014ء
- فاروقی، ناصر آئی، مترجم: سید سعید احمد، اسلام میں پانی کا انتظام، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ٹ، نیویارک، 2006ء
- قادری، حافظ حقانی میاں، مولانا، ڈاکٹر، سائنسی انکشافات قرآن و حدیث کی روشنی میں، دار الاشاعت کراچی، 2000ء
- قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی، س-ن
- قاسمی، محمد جہانگیر حیدر، اسلام اور ماحولیات، کتب نعیمیہ دیوبند (یوپی) انڈیا، 2008
- قبلہ ایاز، ڈاکٹر، اسلام اور تحفظ ماحول، عالمی تنظیم برائے تحفظ ماحول، لاہور، 2009ء
- قریشی، منیر احمد، کتاب الادویہ، مکتبہ دانیال لاہور، س-ن
- قریشی، احتشام الحق، قدرتی غذاؤں سے علاج، الخیام پبلشرز، اردو بازار لاہور، س-ن
- کتانی، عبد الحئ، علامہ، التراتیب الاداریۃ، اختصار رترجمہ (عہد نبویؐ کا اسلامی تمدن)، مرتب: مولانا رضی الدین فخری، ادارۃ القرآن والعلوم کراچی، جنوری 1991ء
- لدھیانوی، حکیم محمد ادریس، قدرتی غذاؤں سے علاج، دار الشعور مزنگ روڈ لاہور، س-ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- لدھیانوی، حکیم محمد ادریس، حضوراکرم ﷺ کی پسندیدہ غذاؤں سے علاج اور جدید سائنس، مکی دارالکتب لاہور، 2007ء
- لیسٹر آر براؤن، کرسٹفر فلاون اور ساندرہ پوسٹل، (ترجمہ: ریاض احمد)، کرہ ارض کا تحفظ، مشعل بکس نیو گارڈن ٹاؤن لاہور، س۔ن
- مبارکپوری، صفی الرحمٰن، مولانا، الرحیق المختوم، مکتبہ سلفیہ لاہور، 2000ء
- محسن فاروقی، ڈاکٹر جمادات و نبات قرآنی، ادارہ احساس زیاں کلفٹن کراچی، اشاعت اول 1996ء
- محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد، اشاعت چہارم 1992ء
- محمد سعید، سائنس اور کائنات، قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور، اکتوبر 1955ء
- محمد ظفر اقبال، ڈاکٹر، طبعی کیمیا، ادارہ کیمیا پنجاب یونیورسٹی لاہور، س۔ن
- محمد کلیم الرحمن، اسلام اینڈ انوائرونمنٹ، دہلی 1997ء
- محمد موسیٰ، فلکیات جدیدہ، ادارہ تصنیف وادب لاہور، 1392ھ
- مدنی، اقبال احمد، طب نبوی اور جدید سائنس کی روشنی میں، حق پبلشرز اردو بازار لاہور 2008ء
- معاویہ، محمد ہارون، مولانا، خوراک نبوی اور جدید سائنس، دار الشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی، س۔ن
- معظم جاوید، طب نبوی ﷺ- کھجور اور شہد سے علاج، پنجاب بکڈپو، لاہور، 2008ء
- ممتاز حسین، انجنیئر، سیدہ سائرہ حامد، مطالعہ ماحول، آزاد بک ڈپو لاہور، س-ن
- مودودیؒ، مولانا، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن اردو بازار لاہور، دسمبر 2013ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- میر گوہر علی خاں، تذکرہ حیوانات (قرآن حکیم میں)، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 1998ء
- نجاتی، محمد عثمان, ڈاکٹر, حدیث نبوی اور علم النفس، فہیم اختر، (مترجم) الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور، س۔ن
- ندوی، شہاب الدین، چاند کی تسخیر قرآن کی نظر میں، فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور، 1970ء
- ندوی، عبدالباری، مذہب اور سائنس، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ، 1976ء
- ندوی، محمد رضی الاسلام، تخلیق انسانی کے مراحل اور قرآن کا سائنسی اعجاز، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، 1994ء
- ندوی، شاہ معین الدین، مولانا، تاریخ اسلام، ایچ۔ایم اسلام سعید کمپنی کراچی، 1983ء
- ندوی، شہاب الدین، قرآن مجید اور دنیائے حیات: جدید سائنس کی روشنی میں چند حقائق، فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور، 1986ء
- ندوی، سید سلیمان، تاریخ ارض القرآن، مطبع معارف، اعظم گڑھ، 1955ء
- ندوی، شاہ معین الدین، دینِ رحمت، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، جنوری 2016ء
- ندوی، شہاب الدین، قرآن، سائنس اور مسلمان، فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور، 1988ء
- ندوی، شہاب الدین، قرآن اور نظام فطرت، فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور، س-ن
- ندوی، شہاب الدین، اسلام اور جدید سائنس، فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور، 1987ء
- نعمان طارق، تعلیمی انسائیکلوپیڈیا، نشریات اردو بازار لاہور، 2009ء
- نعیم احسن، قرآن اور جدید علوم، اسلامک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، 1995ء
- ہلوک، نور باقی، ڈاکٹر، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، سیف فیروز گیلانی (مترجم) انڈسپبلشنگ کارپوریشن کراچی، 1998ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ہمدانی، محمد کمال الدین، قرآن اور علم الافلاک، رنگ محل پبلیکیشنز، مظفر نگر، 1987ء

لغات اور دائرہ ہائے معارف

- ابن منظور الافریقی، جمال الدین، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1984ء
- اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، 1988ء
- اردو دائرہ معارف اسلامی، دانشگاہ پنجاب، لاہور، 1987ء
- عبدالحمید، خواجہ، جامع اللغات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، 1989ء
- فیروز الدین، مولوی، فیروز اللّغات اردو جامع، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور، 1965ء
- نور الدین، مولوی، نور اللغات (دوئم)، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طبع سوم 2006ء
- وارث سرہندی ایم۔اے، علمی اردو لغت (جامع)، علمی کتب خانہ لاہور، 1993ء

رسائل و جرائد اور اخبارات

- الاضواء (ششماہی)، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- تحقیقات اسلامی (سہ ماہی)، علی گڑھ، انڈیا
- سیرت سٹڈیز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
- فکر و نظر (سہ ماہی)، اسلام آباد
- القلم (ششماہی)، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- معارف (ماہنامہ)، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، یوپی، انڈیا
- ضیائے حرم (ماہنامہ)، اسلام آباد
- غازی (ماہنامہ)، کراچی
- ہلال (ماہنامہ)، آئی ایس پی آر، راولپنڈی
- روزنامہ ایکسپریس، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- روزنامہ پاکستان، لاہور
- روزنامہ جنگ، لاہور
- روزنامہ خبریں، لاہور
- روزنامہ دنیا، لاہور
- روزنامہ نوائے وقت، لاہور
- روزنامہ امت، کراچی

English Books

- A Grainger, The Threatening Desert: Controlling Desertification, Earthscan Publication Ltd. London,1990
- A. R. Agwān, Islām and the Environment,Institute of Objective Studies N. Delhi,1997
- ‘Abdur Rahim,Dr., Our Useful Plants, Polymer publications Urdu Bazaar Lahore, 1996
- Abrahim ‘Abdul Matin,What Isām teaches about protecting, California; Berret-Koheller publishers ،Inc.,2010
- Alan Collinson, Repairing The Damage Pollution, New discovery books New York,1992
- Anatol Lieven,Pakistan: A Hard Country, BBS public Affairs, New York, N.D
- Bakadar, Izzidien, Isāmic Principles for the Conservation of the Environment,Switzwrland, IUCN –Gland,1993
- Bernstein,Winkler,Ziead F Warshah,Environmental Science,Ecology and Human Impact (U.S.A Adison,Wesley publishing company 1996
- Clarence L.Barnhart,Robert K.Barnhart,The World Book Dictionary,World Book,Inc. Chicago LondonSydney Toronto,1989

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- David L. Bender and Bruno Leone, Animal Rights, Greenhaven Press, Inc.,U.S.A.,1989
- Dr.Kibla Ayāz,Dr.Mehraj-ul-Islam Zia,Dr.Muhammad Mumtaz Malik,Bahadur Nawab,Translator: Justice Dr. Munir Ahmad ,"Conservation and Isām",World Wide Fund fro Nature Pakistan –Isāmabad,2003
- Eng. Akthtar K. Bhatti, Dr. Gul-e-Jannat,The Holy Quran On Environment, Royal Book Company,Saddar Karachi,1995
- F.Press,R.Siever, Earth,Newyork: W.H.Freeman,1986
- Fazle Karim Khan, "A Geography of Pakistan: Environment, People and Economy,Oxford University Press, Oxford,1991
- H. A. R. Gibb,J. H. Cramers, E. Levi-Provencal, J. Schacht,The Encyclopaedia of Isām,Leiden, E. J. Brill,Netherlands,1986
- Husaini, Waqar Ahmad, Isāmic Thought In the Rise and Supermacy of Isāmic Technological Culture: Water Resources and Energy,Goodword Books, New Delhi (India) ,2002
- Isāmic Republic of Pakstan ,Country Environment , Environment Analysis, Asian Development Bank,2008
- J. A . Simpson and E.S.C Weiner,The Oxford English Dictionary, ,Clarendon Press,Oxford.1989
- James A. Weber, Plants and the Aquatic Environment, (Plants, people & Environment) ,Macmillan Publishing Co., New York, 1979
- Lawrence Henderson, The fitness of the environment, Boston: Beacon Press, 1958
- M. Ahmad Zahir,Quran and Space Science, Lawndale, U.S.A., 1985
- M.Zaki ,Kirmani, Quran and Future of Science,Global Vision Publishing House, Delhi, 2001
- Mar L, Miller, Richard P. Gale, Perry J. Brown, Natural Resource Manangement Systems, Westview Press ,Boulder and London,1987

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- Marie-Louse Lasson,Legal definitions of the environment ,Stockholm institute for seandianvian,Law,2009
- Maurice Bucaille, The Bible , the Quran an Science, Husnain Social Organization, Karachi, 1980
- Mehdi Gulshani, Holy Quran and Sciences of Nature, Isāmic Prpgation Organisation, Tehran, 1986
- Muhammad Iqtedar Husain Farooqi, Plants of the Quran, Sidra Publishers,Lucknow, 1989
- Muhammad Shahab uddin Nadvi, Holy Quran and Biology,Eng.Tr. ‘Abdul lah Zubair, Fuqania Academy , Banglore, 1988
- Munawar Ahmad Anees,Isāmic Values and Western Science: A Case Study of Reproductive Biology, The Touch of Midas, edited by Ziauddin Sardar, Manchester University Press, Manchester, 1984
- Nasr,Seyyed Hossein,The Need for a Sacred Science,Routledge, 2005
- Oliver.S,Owen and Danial D Chiras,Natural resources Conservation,An Ecological Approach,5th Edition,USA Machmillion Data,1990
- Peter B. Kaufman and J. Donald LaCroix, Plants, People & Environment,Macmillan Publishing Co., Inc. New York,1979
- Ray R. Weil and Nyle C. Brady,The Nature and Properties of Soils,15 the Edition , Pearson New York,2017
- S. Waqar Ahmad Husaini, Quran for Astromomy and Earth Exploration for Space, Goodword Press, New Delhi, 1999
- Shamsuddin Ahmad,Al-Quran and Modern Sceinces,Dhaka, 1992
- Sholimowski, Henryk, Dancing of Shiva in the Eclological Age, New Delhi,Clarion Press, 1991
- Terence R.Lee, Water Resources Management in Latin America and the Caribbean,Westwiew Press Boulder, San Francisco, & Oxford ,1990

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- The Encyclopedia of Religion,MacMillion Publishing Company New York,Collier Macmillion Publishers London
- W. H. O, Briant, Man, Nature and the History of Philosophy, In W. T. Blackstone, (Ed.) Philosophy and Environmental Crisis. (Athens University of Georgia Press, 1974
- Waqar Ahmad Husaini, Isᾱmic Environmental Systems Engireering, Macmillan Press Ltd. U>K and Amrican Trust Publications, U.S.A.,1980
- Worster, Donald, Nature`s Economy: A History of Ecological Ideas, Cambridge University Press, 1977
- Yahya, Harun (Adnan Oktar) , The Creation of the Universe, Global Yayniclick,2011
- Z.R. el Nagar, Sources of Scientific Knowledge: The Geological Concept of Mountains in the Quran,International Institute of Isᾱmic Thought, Herndon (USA) ,1991
- Zakir Naik, Dr., The Quran and Modern Science, Isᾱmic Research Foundation, 2000

Dictionaries and Encyclopedias

- Christopher Brichell, Encylopedia of Garden Plants,Colour Library Direct, A Dorling Kindersley Book London,1996
- Deni, Brown,Encyclopedia of Herbs & Their Uses, Dorling Kindersley Book limited London ,1995
- Encyclopedia Britannica,Encylopedia Britannica, Hazen Watson & Viney Limited, 1962
- M.S. Rao, Dictionary of Geography, Anmol publications Pvt.Ltd., New Delhi (India) ,1998
- Raj, Gurdeep, Dictionary of Environment, Anmol Publications, New Dehli (India) ,1992
- Reeta Rani, Dictionary of Biology, Anmol Publications New Dehli (India) ,N.D
- The Encyclopedic Dictionary of Science, Facts on File Publications, Oxford, England, 1988
- The new Encyclopedia of Britanica,Chicago,1992

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- The Plant world, World book, Inc. a Scott Fetzer company, Chicago, 1989

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عبدالمنان چیمہ نے شہر اقبال سیالکوٹ میں ابتدائی تعلیم مکمل کی۔ جامعہ سرگودھا سے 2022ء میں علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ قومی اور بین الاقوامی جرائد ورسائل میں وقتاً فوقتاً ان کی تحقیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ 40 سے زائد مقالات کے مصنف ہیں اور درجنوں قومی و بین الاقوامی کانفرنسز میں شرکت کرچکے ہیں۔

https: //asianindexing.com

9 786277 680060